

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحيح البخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد دوم ○ حصہ سوئم

کتاب المغازی

۴۲۴۵
احادیث و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد دوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی صاحب دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت دسمبر ۱۹۸۵ء
طباعت:
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے مجملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۱۴
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	سولہواں پارہ							
۴۹۸	خزوات	۵۸۳						
۴۹۹	مقتولین بدر کے متعلق نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی	"						
۴۵۰	غزوہ بدر کا واقعہ	۵۸۵						
۴۵۱	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے"	۵۸۶						
۴۵۲	چند اصحاب بدر	۵۸۸						
۴۵۳	کنفارتش شبہ علیہ، ولید اور ابو جہل بن ہشام کے لئے آپ کی بددعا اور انکی ہلاکت	۵۸۹						
۴۵۴	ابو جہل کا قتل							
۴۵۵	بدر کی روائی میں شریک ہونے والوں کی فضیلت	۵۹۶						
۴۵۶	باب ۴۵۶	"						
۴۵۷	باب ۴۵۷	۵۹۷						
۴۵۸	جنگ بدر میں فرشتوں کی شرکت	۶۰۲						
۴۵۹	باب ۴۵۹							
۴۶۰	بترتیب اسمائے گرامی جنھوں نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی	۶۱۵						
۴۸۱	بنو نضیر کے یہودیوں کا واقعہ	۶۱۶						
۴۸۲	کعب بن اشرف کا قتل	۶۲۲						
۴۸۳	ابورافع عبد اللہ بن ابی ہشیم کا قتل	۶۲۳						

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۴۴۵	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۵۲۲	۶۸۴	غزوہ مدینہ	۵۳	۶۲۸	غزوہ اُحد	۴۸۴
۴۴۹	غزوہ ادھاس	۵۲۳	۷۰۱	قبیل عکل اور عربینہ کا واقعہ	۵۴	۶۳۳	مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر اعتماد رکھنا چاہیے	۴۸۵
۴۵۰	غزوہ طائف	۵۲۴		سترھواں پارہ		۶۳۸	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۴۸۶
۴۵۲	نجد کی طرف ہم کی روانگی	۵۲۵		غزوہ ذات القرد	۵۰۵		اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ وقت یاد کرو جب تم پر طے ہوا ہے"	۴۸۷
"	آپؐ نے خالد بن ولید کو بنی جذلمہ کی طرف بھیجا	۵۲۶	۷۰۳	غزوہ نمیر	۵۴	۶۴۰	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پھر اس نے غم کے بعد تمہارے اوپر راحت نازل کی تھی"	۴۸۸
"	عبداللہ بن مہاذب بھی اور علقمہ بن خبیر کی ہم پر روانگی	۵۲۷	۷۰۴	نبی کریمؐ کا اہل خیبر پر مالی مقرر کرنا	۵۰۷	"	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپؐ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں"	۴۸۹
۴۵۸	حجۃ الوداع سے پہلے آپؐ نے ابو موسیٰؓ اور معاذؓ کو مین بھیجا	۵۲۸	۷۰۵	اہل خیبر کے ساتھ آپؐ کا معاملہ	۵۰۸	۶۴۱	ام سہیلہؓ کا تذکرہ	۴۹۰
"	حجۃ الوداع سے پہلے علیؓ بن ابی طالب اور خالد بن ولید کو مین بھیجا	۵۲۹	۷۰۶	غزوہ زید بن حارثہ	۵۰۹	۶۴۲	حضرت حمزہؓ کی شہادت	۴۹۱
۴۶۲	غزوہ ذوالخلفہ	۵۳۰	۷۰۷	غزوہ موتہ	۵۱۰	۶۴۳	غزوہ اُحد کے موقع پر نبی کریمؐ کو جو زخم پہنچے تھے	۴۹۲
۴۶۵	غزوہ ذات السلاسل	۵۳۱	۷۰۸	نبی کریمؐ کا اسامہ بن زید کو قبیلہ جہینہ کی شاخ حرافات کے خلاف مہم پر بھیجا	۵۱۱	۶۴۴	وہ لوگ جنہوں نے اللہ و رسولؐ کی دعوت پر لبیک کہا	۴۹۳
۴۶۷	جریر بنی مین کو روانگی	۵۳۲	۷۰۹	غزوہ فتح مکہ	۵۱۲	۶۴۵	جین مسلمانوں نے غزوہ اُحد میں شہادت حاصل کی تھی	۴۹۴
۴۶۸	غزوہ سیف البحر	۵۳۳	۷۱۰	غزوہ فتح مکہ	۵۱۳	۶۴۶	اُحد کے پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے	۴۹۵
۴۶۹	ابو بکرؓ کا لوگوں کے ساتھ سفر میں حج	۵۳۴	۷۱۱	غزوہ فتح مکہ رمضان میں ہوا تھا	۵۱۴	۶۴۷	غزوہ ربیع	۴۹۶
۴۷۰	نبی کریمؐ کا وفد	۵۳۵	۷۱۲	فتح مکہ کے موقع پر نبی کریمؐ نے علم کہاں نصب کیا تھا؟	۵۱۵	۶۴۸	غزوہ خندق	۴۹۷
"	ابن اسحاق نے بیان کیا الخ	۵۳۶	۷۱۳	آپؐ کا مکہ کے بلالی علاقہ کی طرف سے داخلہ	۵۱۶	۶۴۹	غزوہ احزاب سے نبی کریمؐ کی واپسی	۴۹۸
۴۷۱	وفد عبدالقیس	۵۳۷	۷۱۴	فتح مکہ کے دن آپؐ کی قیام گاہ	۵۱۷	۶۵۰	غزوہ ذات الرقاع	۴۹۹
۴۷۲	وفد بنو صیفہ اور شامہ بن اثال کا واقعہ	۵۳۸	۷۱۵	باب ۵۱۹	۵۱۸	۶۵۱	غزوہ بنی المصطلق	۵۰۰
۴۷۳		۵۳۹	۷۱۶	فتح مکہ کے زمانہ میں نبی کریمؐ کا مکہ میں قیام	۵۱۹	۶۵۲	غزوہ انار	۵۰۱
۴۷۴	اسود عنی کا واقعہ	۵۴۰	۷۱۷	فتح مکہ کے زمانہ میں نبی کریمؐ کا مکہ میں قیام	۵۲۰	"	واقعہ انک	۵۰۲
۴۷۷	اہل بخران کا واقعہ	۵۴۱	۷۱۸	فتح مکہ کے زمانہ میں نبی کریمؐ کا مکہ میں قیام	۵۲۱			
۴۷۸	عمان و بحرین کا واقعہ	۵۴۲	۷۱۹	فتح مکہ کے زمانہ میں نبی کریمؐ کا مکہ میں قیام	۵۲۲			
"	قبیلہ اشعر اور اہل یمن کی آمد	۵۴۳	۷۲۰	فتح مکہ کے زمانہ میں نبی کریمؐ کا مکہ میں قیام	۵۲۳			
۴۸۱	نبیلہ دوسی اور طیف بن عوذی کا واقعہ	۵۴۴	۷۲۱	فتح مکہ کے زمانہ میں نبی کریمؐ کا مکہ میں قیام	۵۲۴			

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۵۴۴	قبیلہ طے کے وفد اور عدی بن حاتم رحمہ کا واقعہ	۷۸۲						
	اٹھارھواں پارہ	۷۸۳						
۵۴۵	حجۃ الوداع	"						
۵۴۶	غزوہ تبوک	۷۹۰						
۵۴۷	کعب بن مالک کا واقعہ	۷۹۲						
۵۴۸	مقامِ حج میں جنتوز کا قیام	۷۹۹						
۵۴۹	کسریٰ اور قیس کو آپ کے خطوط	۸۰۰						
۵۵۰	آپ کی علالت اور وفات	۸۰۱						
۵۵۱	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلمہ	۸۱۲						
۵۵۲	نبی کریم کی وفات	۸۱۳						
۵۵۳	باب ۵۵۳	"						
۵۵۴	آپ کا اسامہ بن زید کو ہم پر روانہ کرنا	"						
۵۵۵	باب ۵۵۵	۸۱۳						
۵۵۶	نبی کریم نے کتنے غزوے کئے	"						

سولہواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب المغازی غزوات

باب ۳۶۸ غزوة العُشيرة أو العُصيرة
قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْبَاءَ ثُمَّ
بَوَاطِ ثُمَّ الْعُشِيرَةَ

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ كُنْتُ
إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُثَلِّمٍ لَمَّا
كُنَّا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ غَزْوَةٍ قَالَ تَسْمَعُ غُشَرَةً قُلْتُ كَعَمَلِ
غَزَوَاتٍ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَمِعَ غُشَرَةً قُلْتُ
فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ الْعُصِيرَةُ أَوِ الْعُشِيرَةُ
فَمَا كُنْتُ بِمَعْنَاهُ فَقَالَ الْعُشِيرَةُ

باب ۳۶۹ ذِكْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يَقْتُلُ بِبَدْرٍ

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ
بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
مَيْمُونٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ
قَالَ كَانَ صَدِيقًا لِمَيْمُونَةَ بِنْتِ خَلْفٍ وَ
كَانَ مَيْمُونَةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدِ

۳۶۸۔ غزوہ عشیرہ یا عسیرہ

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا غزوہ مقام انباء کی طرف ہوا، پھر جبل بواط کی طرف اور پھر عشیرہ کی طرف۔

۱۱۲۷۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے کہ میں اس وقت زید بن ارقم کے پیلوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ سے پوچھا گیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوات کیے؟ آپ نے فرمایا کہ انیس! میں نے پوچھا، آپ اہل حنظل کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک رہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ سترہ! میں نے پوچھا، آپ کا سب سے پہلا غزوہ کون سا ہے؟ فرمایا کہ عسیرہ یا عشیرہ۔ پھر میں نے اس کا ذکر قنادہ سے کیا تو آپ نے کہا کہ (صحیح لفظ) عشیرہ ہے۔

۳۶۹۔ مقتولین بدر کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی۔

۱۱۲۸۔ محمد سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ محمد سے عمرو بن مایمون نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے، انھوں نے فرمایا کہ وہ امیہ بن خلف کے دوست تھے (جہالت کے زمانے سے)، اور جب بھی امیہ مدینہ سے گذرتا تو ان کے یہاں قیام کرتا تھا اسی طرح

وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَدَّ بِكُمْ نَزَلَ عَلَى أُمِّيَّةٍ
فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَلَمَّا نَزَلَ
عَلَى أُمِّيَّةٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِأُمِّيَّةٍ انْطَلِقِي سَاعَةً
خَلْوَةً لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَخَرَجَ
مِنْ قَدِيمًا مِنْ بَيْتِ النَّخَارِ فَلَقِيَ عُمَرَ ابْنَ جُهَلٍ
فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَنْ هَذَا مَعَكَ فَقَالَ
هَذَا سَعْدٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جُهَلٍ لَا ارْتَدَّ
تَطُوفُ بِمَكَّةَ أَمِنًا وَخَدَاؤُ مَيْتُهُ
الضَّبَابَةَ وَشَأْنُهُمْ أَتَكُفُّ تَنْصُرُ ذُنُوبَهُمْ
وَتَحْيِيئُ ذُنُوبَهُمْ أَمَا وَاللَّهِ تَوَلَّيْتُكَ
مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَحِمْتَ إِلَى أَهْلِكَ
سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ
عَلَيْهِ أَمَا وَاللَّهِ لَبِثْتُ مَسْعَيْنِي هَذَا
لَا مَنَعْتُكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ
طَبَقْتُكَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ كَذِبُ أُمِّيَّةٍ
وَرَفَعَ صَوْتَهُ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ
سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ
يَا أُمِّيَّةُ فَخَوَّاهُ فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُمْ قَاتِلُوكَ
قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَكَ أَدْرِي فَتَدْرِي لَذِيكَ أُمِّيَّةُ
فَزَعَا شَرِيًّا فَلَمَّا رَجَعَ أُمِّيَّةُ إِلَى أَهْلِهَا
قَالَ يَا أُمَّ صَفْوَانَ أَلَمْ تَكْرِي مَا قَالَ لِي
سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ أَنَّ
مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِي فَقُلْتُ لَهُ
بِمَكَّةَ قَالَ لَكَ أَدْرِي فَقَالَ أُمِّيَّةُ وَاللَّهِ لَكَ

سعد رضی اللہ عنہ جب مکہ سے گذرتے تو امیہ کے یہاں قیام کرتے تھے۔
پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے تو ایک
مرتبہ سعد رضی اللہ عنہ مکہ عہد کے ارادے سے گئے اور (وضع کے مطابق)
امیہ کے یہاں قیام کیا، آپ نے امیہ سے فرمایا کہ میرے لئے کوئی تنہائی کا
وقت بتاؤ، میں بیت اللہ کا طواف کروں گا۔ چنانچہ امیہ انھیں دوپہر کے
وقت ساتھ لے کر نکلا، کیونکہ اس وقت خصوصاً عرب کی گریلوں میں لوگ
باہر نہیں آتے، اتفاق سے ابو جہل سے طافات ہو گئی، اس نے پوچھا،
ابو صفوان! یہ تمہارے ساتھ کون صاحب ہیں؟ امیہ نے بتایا کہ آپ سعد
بن معاذ ہیں۔ اس پر ابو جہل نے کہا۔ میں تمہیں مکہ میں مامون و محفوظ طواف
کرنا ہوا نہ دیکھوں، تم لوگوں نے بے دینوں کو پناہ دے رکھی ہے اور اس
خیال میں ہو کہ تم لوگ ان کی مدد کر دے، خدا کی قسم اگر اس وقت تم ابو صفوان
(امیہ کی کنیت) کے ساتھ دہوتے تو اپنے گھر صبح و سلام واپس نہیں جاسکتے
تھے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس وقت آپ کی آواز بلند ہو گئی تھی، کہ
خدا کی قسم اگر تم نے آج مجھے طواف سے روک دیا تو میں بھی مدینہ کی طرف سے
تمہارا گذرنا بند کر دوں گا اور یہ تمہارے لیے زیادہ مشکلات کا باعث بن
جائے گا سعد! ابو الحکم (ابو جہل) اس کے سامنے بلند آواز سے باتیں نہ کر دے، یہ
وادی مکہ کا سردار ہے! سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امیہ اس طرح کی گفتگو
نہ کر دے، خدا گواہ ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا ہوں کہ مسلمان
تمہیں قتل کریں گے۔ امیہ نے پوچھا، کیا مکہ میں مجھے قتل کریں گے؟ آپ نے
فرمایا کہ اس کا مجھے کچھ علم نہیں۔ امیہ اس بات سے بہت زیادہ گھبرا گیا اور جب
اپنے گھر واپس آیا تو اپنی بیوی سے کہا، ام صفوان، دیکھا نہیں سعد میرے
متعلق کیا کہہ رہے تھے! اس نے پوچھا، کیا کہہ رہے تھے؟ امیہ نے کہا کہ
وہ یہ بتا رہے تھے کہ محمدؐ نے انھیں خبر دی ہے کہ مسلمان مجھے قتل کریں گے
میں نے پوچھا، کیا مکہ میں مجھے قتل کریں گے؟ تو انھوں نے کہا کہ اس کا
مجھے علم نہیں۔ امیہ کہنے لگا، خدا کی قسم، اب مکہ سے باہر میں کبھی جاؤں گا ہی
نہیں۔ پھر بدر کی لڑائی کے موقع پر جب ابو جہل نے قریش سے لڑائی کی

لے مکہ کے لوگ شام تجارت کے لیے جاتے تھے اور اس کا راستہ امیہ سے ہو کر گذرنا تھا۔ چونکہ مکہ کی معاش کا دار و مدار اس سے تجارت پر تھا، اس
لیے قدرتی طور پر یہ بندش ان کی موت و زوال کی سبب بن جاتی۔

اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو الفاظ بھی نکلے تھے وہ سچے ہوتے تھے اور ان کی صداقت کا قریش نے ہمیشہ تجربہ کیا تھا۔ (بقیہ صفحہ ۵۸۵)

تبیاری کے لیے کہا۔ اور کہا کہ اپنے قافلہ کی مدد کو پہنچو، تو امیر نے لڑائی میں شرکت پسند نہیں کی۔ لیکن ابو جہل اس کے پاس آیا اور کہنے لگا، اے ابو صفوان! تم داوی کے سردار ہو۔ جب لوگ دیکھیں گے کہ تم ہی لڑائی سے گریز کر رہے ہو تو دوسرے لوگ بھی تمہاری اتباع کریں گے۔ ابو جہل یوں ہی برابر اس کی شرکت پر اصرار کرتا رہا۔ آخر امیر نے کہا، جب تمہارا اصرار ہی ہے تو خدا کی قسم! میں (اس لڑائی کے لیے) مکہ کا سب سے عمدہ اونٹ خریدوں گا تاکہ زیادہ بہتر طریقہ پر اپنی حفاظت کر سکوں (پھر امیر نے اپنی بیوی سے کہا، ام صفوان! میرا ساز و سامان تیار کر دو۔ اس نے کہا، ابو صفوان، اپنے بیڑی بھائی کی بات بھول گئے۔ امیر بولا کہ میں بھولا نہیں ہوں ان کے ساتھ صرف تھوڑی دوزنک جاؤں گا۔ جب امیر نکلا تو راستہ میں جس منزل پر بھی قیام ہوتا۔ یہ اپنا اونٹ دلپتے قریب ہی ابا مذھے دکھتا۔ اسی طرح سارے سفر میں اس نے اہتمام کیا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق بدر میں قتل ہو کر ہی رہا۔

۴۷۰ - غزوہ بدر کا واقعہ

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہاری نصرت کی بدر میں حالاً تم تمہارے تھے، تو اللہ سے ڈرتے رہو، عجب کیا کہ شکر گزار بن جاؤ۔ وہ وقت یاد کیجئے جب آپ مومنین سے کہہ رہے تھے، کیا یہ تمہارے لیے کافی نہیں کہ تمہارا پروردگار تمہاری مدد میں ہزار آتا رہے ہوئے فرشتوں سے کرے، کیوں نہیں بشکر کیے تم نے صبر و تقویٰ قائم رکھا۔ اور اگر وہ تم پر خوراً آپڑی گے تو تمہارا پروردگار تمہاری مدد پر پانچ ہزار نشان کیے ہوئے فرشتوں سے کرے گا اور یہ تو اللہ نے اس لیے کیا کہ تم خوش ہو جاؤ، اور تمہیں اس سے دلچسپی حاصل ہو جائے، اور نہ نصرت تو بس زبردست اور حکمت والے اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اور یہ نصرت اس غرض سے تھی تاکہ کفر کرنے والوں میں سے ایک گروہ کو ہلاک کر دے یا انہیں خوار کر دے کہ وہ ناکام ہو کر واپس ہو جائیں جہاں وحشیانے فرمایا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے طعین بن عدی بن حنیہ کو بدر

أَخْرَجَ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ اسْتَسْفَرَ أَجُودَ جَهْلِيٍّ النَّاسِ قَالَ أَدْرِكُوا غَيْرَكُمْ فَكِرَا أُمِّيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ فَأَنَا أَجُودُ جَهْلِيٍّ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ فَدَا تَخْلُفُكَ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي تَخْلُفُوا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُو جَهْلِيٍّ حَتَّى قَالَ أَمَّا إِذْ غَلَبَتْنِي فَوَاللَّهِ لَا تَشْتَرِي أَجُودَ بَعِيرٍ بِبَكَّةَ ثُمَّ قَالَ أُمِّيَّةُ يَا أَمْرَ صَفْوَانَ جَهْلِيٍّ فَقَالَتْ لَمْ يَأْ أَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيتُ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَشْتَرِي قَالَ لَا مَا أَرِيدُ إِلَّا أَنْ أَجُودَ مِنْهُمْ إِلَّا قَبْرِيًّا فَلَمَّا خَرَجَ أُمِّيَّةُ أَخَذَتْ مِيزْلًا مَسْرُورًا إِلَّا عَقَلُ بَعِيرًا فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُو حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَبْدِيهِ

يَا بَكَّةَ قِصَّةَ عَزَّ وَجَلَّ

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَنَعَدْنَا نَصْرَكُمْ اللَّهُ يَبْدِيهِ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَأَنْفَعُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ إِذْ يَقُولُ الْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ تَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلاَفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فُجَاءٍ هَذَا يُغَدِّدُكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلاَفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ وَمَا جَعَلَ إِلَّا بُنْيَانَكُمْ وَنَسُفْنَا كُتُوبَكُمْ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ وَمَا نَنْصُرُكُمْ إِلَّا مِنْ عِنْدِنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ وَقَالَ وَخَيْشِي قَتَلَ حَنْزَلَةَ طَلْحَةَ بْنَ عَدِيٍّ

واقیہ صفحہ ۱۰ یہ تو محض ایک ضد تھی کہ آپ کی مخالفت سے باز نہیں آتے تھے اور آپ کی دعوت سے اعراض مزدوری سمجھتے تھے۔ دشواری طور پر بھی وہ ان حضرات کو سچا بنی جانتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آلِ حضور کی پیشین گوئی سننے ہی امیر گھبرا گیا اور مدبر سے باہر نکلنے کا عہد کر لیا۔

کی جنگ میں قتل کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ کر رہا تھا، دو جہنموں میں سے ایک کے لیے کہ وہ تمہارے ہاتھ آجائے گی۔" الآية ۳

۱۱۲۹۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب نے، ان سے عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے غزوے کئے، میں غزوہ تبوک کے سوا، اور کسی میں غیر حاضر نہیں رہا۔ البتہ غزوہ بدر میں بھی میں شریک نہ ہو سکا تھا، لیکن جو لوگ اس غزوہ میں شرکت نہیں کر سکے تھے ان پر کسی قسم کا عتاب خداوندی بھی نہیں ہوا تھا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے فائدہ کو تلاش کرنے کے لیے نکلتے تھے اور اس طرح اتفاقاً طور پر مسلمانوں اور ان کے دشمنوں میں ٹھہر ہو جاتی تھی۔

۴۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اس وقت کو یاد کرو

جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے۔

پھر اس نے تمہاری سن لی اور فرمایا کہ میں تمہیں ایک ہزار کیے بعد دیگرے آنے والے فرشتوں سے مدد دوں گا، اور اللہ نے یہ میں اس لیے کیا کہ تمہیں بشارت ہو اور نہ کہ تمہارے دلوں کو اس سے اطمینان ہو جائے اور انہی ایک نہرت تو بس اللہ ہی کے پاس سے ہے، بے شک اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے اور وہ وقت بھی یاد کرو جب اللہ نے اپنی طرف سے چمن دینے کو تم پر فرمودگی کو طاری کر دیا تھا، اور آسمان سے تمہارے اوپر پانی اتار رہا تھا کہ اس کے ذریعے سے تمہیں پاک کر دے اور تم سے شیطان فی وسوسہ کو دفع کر دے اور نہ کہ مضبوط کر دے تمہارے دلوں کو اور اس کے باعث تمہارے قدم چاہے۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب آپ کا پروردگار وحی کر رہا تھا فرشتوں کی جانب کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، سو اب ان لائے والوں کو جاتے رکھو میں اپنی کافروں کے دلوں میں رعب ڈالے

بْنِ الْخِيَارِ يَوْمَ مَكَّةَ بِرَدِّ قَوْلِهِ
نَعَالِي إِذَا يَعْبُو كُمْ اللَّهُ أَحَدِي
الطَّائِفَتَيْنِ أَمَّا لَكُمْ

الْأَمَّةُ ۝

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ تَدْرٍ وَلَمْ يَغَابْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبِيدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مَبِيعَةٍ ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَسْتَعِينُونَ
رَشْكُكُمْ ۝

فَاسْتَعَيْنَ لَكُمْ أَفِي مَيْدَانِكُمْ يَا لَيْفَ مِنَ
الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا
لِبَشَرِي لِيَتَطَهَّرَ بِهِ قُلُوبُكُمْ
وَمَا يَنْفَعُ إِلَّا مِنَ عِندِ اللَّهِ إِنَّ
اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ إِذَا يُغَشِّيكُمُ
النُّعَاسَ أَمْنَةً مِّنْهُ وَكَيِّنَ لَكُمْ
عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَ كُمْ
بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْسَ الشُّحْلِ
وَلِيُبَيِّطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ
بِهِ الْأَقْدَامَ إِذْ يُوحِي رُسُلُكَ إِلَى
الْمَلَائِكَةِ أَفِي مَعَكُمْ فَثَبَّتُوا الَّذِينَ
آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا
الرَّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ

وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ
شَاقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَكَانَ
يُشَاقِقِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ
شَدِيدُ الْعِقَابِ -

دیتا ہوں، سو تم ہافزوں کی گردنوں کے اوپر مارو اور ان کے
پورے پر ضرب لگاؤ۔ یہ حکم قتال اس لیے ہے کہ انھوں نے
اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو کوئی اللہ اور اس
کے رسول کی مخالفت کرتا ہے سو اللہ تعالیٰ سزا دینے میں سخت ہے۔

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ
مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنَ الْمَيْقَدَةِ
بَنِي الْأَسَدِ مَشْهُدًا أَنَّهُمْ أَكُونُ مَنَا حَبِيبًا
أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ أَقْبَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَيْدٌ عَوَا عَلَى الْمُشْرِكِينَ
فَقَالَ لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى أَذْهَبَ
أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلَكِنَّا نَقَاتِلُ عَنْ
يُسُيْبِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ
فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ
وَجْهًا وَسَرَّاهُ يُعَبِّئُ كَوَلَمًا -

۱۱۳۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث
بیان کی، ان سے مخارق نے، ان سے طارق بن شہاب نے بیان کیا، اور
انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے مایقدا
بن اسود رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی بات سنی کہ اگر وہ بات میری زبان سے
ادا ہو جاتی تو میرے لیے کسی بھی چیز کے مقابلے میں زیادہ عزیز ہوتی،
وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اُن حضورؐ اس وقت
مسلمانوں کو مشرکین کے خلاف آمادہ کر رہے تھے، انھوں نے عرض کی،
ہم وہ نہیں کہیں گے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا کہ جاؤ تم اور تمہارا
رب ان سے جنگ کرو۔ بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے جمع
ہو کر لڑیں گے۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک
کھل گیا اور ان کی گفتگو سے آپ مسرور ہوئے۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ حَوْشَبٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَارِبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اللَّهُمَّ
أَشْهَدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ
إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبِدْ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ
بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ
يَقُولُ سَيُحْزَمُ الْجَمْعُ
وَيُؤْتُونَ الدُّجُبَ -

۱۱۳۱۔ مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے
عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے
عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا تھا، اے اللہ! آپ کے عہد
اور آپ کے وعدہ کا واسطہ دیتا ہوں، اگر آپ چاہیں گے تو ردئے زمین
پر مسلمانوں کے خیمے ہو جانے کے بعد، آپ کی عبادت نہ ہوگی۔ اس پر ابو بکر
رضی اللہ عنہ نے اُن حضورؐ کا دست مبارک تھام لیا اور عرض کی اے اللہ! مجھے
یا رسول اللہ! اس کے بعد اُن حضورؐ اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے تو
آپؐ کی زبان مبارک پر یہ آیت تھی "عنقریب کفار کی جماعت کو شکست
ہوگی اور ریشیت پھیر لیں گے۔"

باب ۴۷۲

۱۱۳۲۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ انھیں ہشام
نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبد الکیم نے خبر دی،
انھوں نے عبد اللہ بن حارث کے مولا مقسم سے سنا، وہ ابن عباس

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا (ابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّهُ سَمِعَ مَقْسَمًا مَوْلَى

رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے، آپ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں شرکت کرنے والے اور اس میں شریک نہ ہونے والے برابر نہیں ہو سکتے۔

۴۷۳ رحید اصحاب بدر

۱۱۳۳۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی کہ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براہین عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر مجھے اور ابن عمر کو حکم عموماً قرار دے دیا گیا تھا۔

۱۱۳۴۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے وہی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو اسحق نے اور ان سے براہِ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر مجھے اور ابنِ عمر کو کم عمر قرار دے دیا گیا تھا، اور اس لڑائی میں مہاجرین کی تعداد ساٹھ سے زیادہ تھی اور انصار دو سو چالیس سے زیادہ تھے۔

۱۱۳۵۔ ہم سے عمر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے برابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ، جنھوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، مجھ سے حدیث بیان کی کہ بدر کی لڑائی میں ان کی تعداد اتنی ہی تھی جتنی طائوت رضی اللہ عنہ کے ان اصحاب کی تھی جنھوں نے ان کے ساتھ نہر فلسطین کو پار کیا تھا، تقریباً تین سو تیس۔ برابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں، خدا گواہ ہے کہ طائوت رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہر فلسطین کو صرف وہی لوگ پار کر سکے تھے جو مؤمن تھے۔

۱۱۳۶۔ یہ ہم سے عبدالمذنب بن رجا نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، انھوں نے براہِ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں یہ گفتگو کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد بھی اتنی ہی تھی جتنی اصحاب طائوت کی جنھوں نے آپ کے ساتھ نہر فلسطین کو عبور کیا تھا اور ان کے ساتھ نہر کو عبور کرنے والے صرف مومن ہی تھے، تقریباً تین سو دس افراد۔

۱۱۳۷۔ مجھ سے عبدالمشہد بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے الواسطی نے اور ان سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصُّلُوحِ حُجَّابٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَمْعَةَ
يَقُولُ لَمْ يَسْتَبْرَأِ النَّبِيُّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ
بَنِي إِدْرِيسَ الْحَافِي حُجَّابٌ إِلَى سَدِيدٍ

بِاسْمِكَ عِدَّةُ اَمْصَحَابٍ بِدْرِ

٣٣١- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَاتَةَ قَالَ
اسْتَصْغَرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ :

۴۰۰

۱۱۳۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
اسْتَصْغَرْتُ أَنَا وَأَبْنُ عُمَرَ يَوْمَ مَدْيَنَ وَكَانَ
الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَئِذٍ نِيْفًا عَلَى سِتَيْنِ وَ
الْأَنْصَارُ نِيْفًا وَأَسْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ -

١٣٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ
يَقُولُ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ شَهِيدٍ بَدَأَ أَنَّهُمْ كَانُوا
عِدَّةً أَصْحَابِ طَائِفَتِ الَّذِينَ جَاءُوا
مَعَ النَّبِيِّ بِمِائَةِ عَشْرٍ وَثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ
الْبَرَاءُ لَا وَاللَّهِ مَا جَاءَ مَعَهُ الْقَوْمُ
إِلَّا مِائَةٌ :

۱۱۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُورَةُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَذَتْ أَنْ عِدَّةُ
أَصْحَابٍ بَدِيعُ عِدَّةِ أَصْحَابٍ طَلُوتُ السَّيِّدِينَ
كَارِهُوا مَعَهُ الْفَتْحَ وَلَهُمْ مَجَادِرٌ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ
بِصُغَةٍ عَشْرٍ وَثَلَاثِينَ :

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ النَّبَرَاءِ

برادر رضی اللہ عنہ نے ج۔ اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی۔ انھیں ابواسحاق نے، اور ان سے ہارون عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم آپس میں بیگفتگو کرتے تھے، کہ اصحاب بدر کی تعداد بھی تقریباً تین سو دس تھی، جتنی ان اصحاب طائوت کی تعداد تھی جنھوں نے ان کے ساتھ نہر فلسطین کو عبور کیا تھا۔ اور اسے عبور کرنے والے صرف مومن تھے۔

۳۷۴۔ کفار قریش، شیبہ، عتبہ، ولید اور ابوجہل بن ہشام کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا اور ان کی ہلاکت

۱۱۳۸۔ مجاہد سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مہیران نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف رخ کر کے کفار قریش کے چند افراد، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے حق میں بددعا کی تھی ہیں اس کے لیے اللہ کو گواہ بنا ہوں کہ میں نے (بدر کے میدان میں) ان کی لاشیں بڑی ہوئی پائیں، دھوپ کی وجہ سے ان میں تغیر پیدا ہو گیا تھا، کہو نکرون گرمی کے تھے۔

۳۷۵۔ ابوجہل کا قتل

۱۱۳۹۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں قیس نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر آپ ابوجہل کے قریب سے گزرے، ابھی اس میں تھوڑی سی جان باقی تھی۔ اس نے آپ سے کہا، کتنے بڑے اور شریف شخص کو تم لوگوں نے قتل کر دیا ہے۔

۱۱۴۰۔ مجاہد سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون معلوم کہ تم نے کاکہ ابوجہل کا کیا ہوا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقتاً حل معلوم کرنے آئے تو دیکھا کہ عفرات کے صاحبزادوں (معاذ اور معوذ رضی اللہ

قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَهْلَابَ بَدْرٍ لَكَ مِائَةً وَبِضْعَةَ عَشَرَ بَعْدَ أَهْلَابِ طَائُوتِ الَّذِينَ حَبَا ذَرًا وَمَعَهُ الْقَهْرُ وَمَا حَبَا وَزَمَعَهُ إِلَّا مَوْحِينَ

بَابُ ۴ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيدِ وَأَبِي جَهْلٍ بَنِي هِشَامٍ وَهَلَاكِهِمْ

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفَّةَ قَدَّمَاعًا عَلَى ذَهَبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلَى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِي جَهْلٍ بَنِي هِشَامٍ فَأَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَوْنِي قَدْ غَيَّرَ قَهْمُ الشَّيْءِ وَكَانَ يَوْمًا حَادِثًا

بَابُ ۵ قَتْلُ أَبِي جَهْلٍ

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا قُتَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصَةَ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ وَبِهِ مَقٌّ تَبِعَ مَرْبَدَ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ أَعْمَدُ مِنْ سَرَحِلٍ قَتَلْتُمُوهُ

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَاظْطَنَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَحَّاهُ فَلَمْ يَصْرَفْ أَبَا عَفْرَاءَ

عنها) نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تمہیں ابو جہل ہرہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کچھ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ لی، ابو جہل نے کہا، کیا اس سے بڑا کوئی انسان ہے جسے تم نے آج قتل کر ڈالا ہے؟ یا اس نے یہ کہا کہ کیا اس سے بھی بڑا کوئی انسان ہے جسے اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہے؟ احمد بن یونس نے (اپنی روایت میں) یہ الفاظ بیان کئے "أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ"

۱۱۴۱۔ محمد سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بنی نے امدان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا، کون دیکھ کر اٹھے گا کہ ابو جہل کا کیا ہوا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ معلوم کرنے کے لیے گئے تو دیکھا کہ عفرہ کے دونوں صاحبزادوں نے اسے قتل کر دیا تھا اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ آپ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر کہا تمہیں ابو جہل ہرہ اس نے کہا، کیا اس سے بھی بڑا کوئی آدمی ہے جسے آج اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہے، یا اس نے یوں کہا کہ تم لوگوں نے قتل کر ڈالا ہے۔

۱۱۴۲۔ محمد سے ابن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں معاذ بن معاذ نے خبر دی، ان سے سلیمان بنی نے حدیث بیان کی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی اسی طرح۔

۱۱۴۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے یوسف ابن ماجشون کے واسطے سے یہ حدیث سنی تھی، انھوں نے صالح بن ابراہیم کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد کے واسطے سے، انھوں نے صالح کے دادا (عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) کے واسطے سے، بدر کے بارے میں یعنی یہی عفرہ کے دونوں صاحبزادوں کی حدیث۔

۱۱۴۴۔ محمد سے محمد بن عبد اللہ رقاشی نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابو جہل نے، ان سے قیس بن عباد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں فیصلہ کے لیے دوڑاؤں ہو کر پہنچے گا قیس

حَتَّى بَرَدَ قَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ
فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قَالَ وَهَلْ فَوَ
رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ دَحَلْتُمُوهُ
قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ
يُونُسَ أَنْتَ
أَبُو جَهْلٍ۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِثْنَى حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَلِمَانَ بْنِ
أَنْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ
أَبُو جَهْلٍ فَإِنَّا نَطْلُقُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ
قَدْ هَوَّاهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ
بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ
قَتَلْتُمْ رَجُلًا قَتَلْتُمْ قَوْمَهُ أَوْ قَاتَلْتُمْ
قَتَلْتُمُوهُ؟

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنِي ابْنُ مِثْنَى أَخْبَرَنَا مُعَاذُ
بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سَلِمَةُ بْنُ أَخْبَرَنَا أَنَسُ
بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
كَشَبْتُ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْمَاجِشُونِ
عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ حَبْرَةَ فِي بَدْرٍ نَعْنِي
حَبِيبَةَ ابْنِي
عَفْرَاءَ۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ
حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ
حَدَّثَنَا أَبُو جَهْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عِبَادٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ
قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُجَاهِدُ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ

بن عباد نے بیان کیا کہ انھیں حضرات حمزہ، علی اور عبیدہ رضی اللہ عنہم
اجمعین کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ ”یہ دو فریق ہیں جنہوں نے
اللہ کے بارے میں نبروا زانی کی“ بیان کیا کہ یہ وہی ہیں جو بدر کی لڑائی میں
نبروا زانی کے لیے دستہا تنہا نکلتے تھے، یعنی حمزہ، علی اور عبیدہ یا ابو عبیدہ
بن حارث رضوان اللہ علیہم اجمعین (مسلمانوں کی طرف سے)۔ اور شبہ بن
ربیع، عتبہ اور ولید بن عتبہ (کفار قریش کی طرف سے)۔

۱۱۴۵۔ ہم سے قسبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے ابواسم نے ان سے ابو مجلز نے ان سے قیس بن عباد
نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت کریمہ ہذا ان
خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي سَبْطِجْھُ ”یہ دو فریق ہیں جنہوں نے
اللہ کے بارے میں نبروا زانی کی“ قریش کے چھ افراد کے بارے میں نازل
ہوئی تھی (تین مسلمانوں کی طرف کے یعنی، علی، حمزہ اور عبیدہ بن حارث
رضی اللہ عنہم اور تین کفار کی طرف کے یعنی، شبہ بن ربیع، عتبہ بن ربیعہ اور
ولید بن عتبہ)۔

۱۱۴۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم صوفی نے حدیث بیان کی، ان سے
یوسف بن یعقوب نے حدیث بیان کی، آپ کا بنی صبیحہ کے یہاں آنا
جانا تھا اور آپ بنی سدوش کے مولا تھے۔ ان سے سلیمان بنی نے حدیث
بیان کی، ان سے ابو مجلز نے اور ان سے قیس بن عباد نے بیان کیا کہ
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی۔
”هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي سَبْطِجْھُ“

۱۱۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی،
انھیں سفیان نے، انھیں ابواسم نے، انھیں ابو مجلز نے، انھیں قیس
بن عباد نے اور انھوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ قسمیہ بیان
کرتے تھے کہ یہ آیت (جو اوپر گزری) انھیں چھ افراد کے بارے میں،
بدر کی لڑائی کے موقع پر نازل ہوئی تھی، پہلی حدیث کی طرح۔

۱۱۴۸۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم
نے حدیث بیان کی، انھیں ابواسم نے خبر دی، انھیں ابو مجلز نے، انھیں
قیس نے، کہا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ قسمیہ بیان کرتے
تھے کہ یہ آیت ”هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي سَبْطِجْھُ“ ان لوگوں

لِلْخَصْمَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ
وَبَيْنَهُمْ اُتْرُكْتُ هَذَا اِنْ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّجْھُ
قَالَ هُمُ الَّذِينَ تَبَايَرُوا يَوْمَ بَدْرٍ يَحْكُمُ
دَعْوَى دَعْبِيدَةَ اَوْ اَبُو عَبِيدَةَ اَبْنُ
الْخُرَيْثِ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ
وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ“ :-

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ
بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ تَرَكْتُ
هَذَا اِنْ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّجْھُ فِي
سَبْطِجْھُ مِنْ قُرَيْشٍ عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ
وَعَبِيدَةَ بْنِ الْخُرَيْثِ وَشَيْبَةَ
بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ
وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ“ :-

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصَّوْفِيُّ
حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ مِيْزَلًا
فِي بَنِي صَبِيْعَةَ وَهُوَ مَوْلَى لِبَنِي سَدُوشَ
حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ التَّبَّيْ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ
بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ فِينَا فَرَكْتُ هَذِهِ الْاَيَةَ
هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّجْھُ“ :-

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي
مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ
لَتَرَكْتُ هَؤُلَاءِ الْاَيَاتِ فِي هَؤُلَاءِ الرَّحْطِ
السَّبْطِجْھِ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى“ :-

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
هَشِيْمٌ أَخْبَرَنَا اَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ
عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ قَسْمًا
اَنَّ هَذِهِ الْاَيَةَ هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي

کے بارے میں نازل ہوئی جو بدر کی لڑائی میں مبارزت کے لیے نکلے تھے
یعنی حضرت حمزہ، علی اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور عقیبہ، شیبہ، جو
ربیعہ کے بیٹے تھے، اور ولید بن عقیبہ۔

۱۱۴۹۔ مجھ سے ابو عبد اللہ محمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق
بن منصور سلولی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث
نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابواسحاق نے
کہ ایک شخص نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور میں سن رہا تھا کہ کیا علی رضی
اللہ عنہ بدر کی جنگ میں شریک تھے؟ آپ نے فرمایا کہ انھوں نے مبارزت
کی تھی اور غالب رہے تھے

۱۱۵۰۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یوسف
بن ماجشون نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن عبد الرحمن بن عوف نے،
ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے
حوالے سے، آپ نے بیان کیا کہ امیر بن خلف سے ہجرت کے بعد
میرا عہد نامہ ہو گیا تھا پھر لڑائی کے موقع پر آپ نے اس کے اور اس
کے قتل کا ذکر کیا، بلال رضی اللہ عنہ نے جب اسے دیکھ لیا تو فرمایا کہ
اگر آج امیر بیچ نکلا تو اسے میں اپنی سب سے بڑی ناکامی سمجھوں گا۔

۱۱۵۱۔ ہم سے عیدان بن عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد
نے خبر دی، انھیں شیعہ نے انھیں ابواسحاق نے، انھیں اسود نے اور انھیں
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ
مکہ میں) سورہ النجم کی تلاوت کی اور سجدہ تلاوت کیا تو جتنے لوگ وہاں
موجود تھے سب سجدہ میں گر گئے، سوا ایک بوڑھے کے کہ اس نے ہتھیلی میں
مٹی لے کر اپنی پیشانی پر اسے لگا لیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے بس اتنا ہی
کافی ہے۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے دیکھا کہ
کفر کی حالت میں قتل کیا گیا (یعنی امیر بن خلف)

۱۱۵۲۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے ہشام بن یوسف نے
حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے
بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے جسم پر تلوار کے تین (گہرے) زخموں کے
نشانات تھے، ایک ان کے شانے پر تھا (اور اتنا گہرا تھا کہ میں اپنی
انگلیاں ان میں داخل کر دیا کرتا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ان میں سے

رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِي الدِّينِ بَرًّا وَأَوْفًا بِرَحْمَةٍ وَ
عَلَى وَعَبِيدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَحُتَيْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنِي
رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدَ بْنَ عُقَيْبَةَ -

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ اسْتَلَوْنِي حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنِ عَلِيٍّ رَحِلُ الْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْتَعِ
قَالَ أَشْهَدُ عَلَى تَبَارِكًا قَالَ تَابَرَسًا وَ
ظَاهَرَ -

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ
كَاتَبْتُ أُمِّيَّةَ بَنِي خَلْفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صَبْرِ
فَدَاكَ قَتْلُهُ وَتَنَلَّ ابْنَهُ فَقَالَ بَدَلُ
لَوْ نَجَوْتُ لَأَنْفَجَا أُمِّيَّةَ -

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ فَرَا وَالتَّجْمِيمَ فَسَجَدَ بِهَا وَصَحَّادًا
مَنْ مَحَهُ غَيْرَ أَنَّهُ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا
مِنْ تَرَابٍ فَدَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ
يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَمَّا
رَأَيْتُهُ كَعْدًا قَتَلْتُ كَاغِدًا -

۱۱۵۲۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ
عُرْوَةَ قَالَ كَانَ فِي الذُّبَيْرِ ثَلَاثُ ضَرْبَاتٍ
بِالسَّيْفِ إِحْدَاهُنَّ فِي عَاقِبِهِ قَالَ إِنْ كُنْتُ
لَوْ دَخِلْتُ أَصَابِعِي فِيهَا قَالَ ضَرْبٌ ثَلَاثِينَ

و در زم آپ کو بدر کی لڑائی میں آئے تھے اور ایک جنگ یرموک کے موقع پر عروہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو مجھ سے عبدالملک بن مروان نے کہا اے عروہ! کیا زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار تم پہچانتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں، پہچانتا ہوں، اس نے پوچھا اس کی کوئی نشانی بناؤ؟ میں نے کہا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر اس کی دھار کا ایک حصہ لوٹ گیا تھا۔ جو ابھی تک اس میں باقی ہے۔ عبدالملک نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔ فوجوں کے ساتھ ہندو آرائی میں ان تلواروں کی دھار کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ پھر اس نے وہ تلوار عروہ رحمۃ اللہ علیہ کو واپس کر دی۔ ہشام نے بیان کیا کہ ہمارا اذانہ تھا کہ اس تلوار کی قیمت تین ہزار ہے۔ وہ تلوار ہمارے ایک عزیز کے حصے میں چلی گئی تھی (دراشت میں) میری بڑی خواہش تھی کہ کاش! وہ میرے حصے میں آتی۔

۱۱۵۳۔ ہم سے عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔ ہشام نے بیان کیا کہ (میرے والد) عروہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔

۱۱۵۴۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے یرموک کی جنگ کے موقع پر کہا، آپ حملہ کرتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کرتے، آپ نے فرمایا کہ اگر میں نے ان پر زور کا حملہ کر دیا تو پھر تم لوگ پیچھے رہ جاؤ گے۔ سب حضرات بولے کہ ہم ایسا نہیں کریں گے (بلکہ آپ کا ساتھ دیں گے) چنانچہ آپ نے دشمن (ردی فوج) پر حملہ کر دیا اور ان کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے نکل گئے۔ اس وقت آپ کے ساتھ کوئی بھی (مسلمان) نہیں تھا۔ پھر (مسلمان فوج کی طرف) آئے لگے تو درمیروں نے آپ کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور شانے پر دو کاری زخم لگائے۔ عروہ بدر کی لڑائی کے موقع پر آپ کو لگا تھا وہ ان دونوں زخموں کے درمیان میں پڑ گیا تھا۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں چھوٹا تھا تو ان زخموں میں اپنی انگلیاں ڈال کر کھینچا کرتا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ یرموک

يَوْمَ بَدْرٍ وَوَاحِدَةً يَوْمَ السِّيمُوكِ قَالَ عُرْوَةُ وَ قَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَا عُرْوَةُ هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمَا فِيهِ قُلْتُ فِيهِ فَكَّةٌ فَكَّاهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ مَدَّ يَدِي فَجِئْتُ فَنُكِّلْتُ مِنْ خِرَاجِ الْكُتَّابِ - ثُمَّ سَدَّهَا عَلَى عُرْوَةَ قَالَ هَيْشَامُ مَا فَنَئَاهُ بَيْنَنَا ثَلَاثَةٌ أَلَا فِي وَاحِدَةٍ بَعْضُنَا وَ لَوْ سَدَّتُ إِيَّاهُ كُنْتُ أَحَدَهُ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ عَنْ أَبِي عَنِ هَيْشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ سَيْفَ الزُّبَيْرِ مُحَلًى بِفَيْفَةٍ قَالَ هَيْشَامُ وَ كَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًى بِفَيْفَةٍ

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هَيْشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ السِّيمُوكِ أَلَا شَدُّ فَنَشَدُّ مَعَكَ فَقَالَ إِنْ شَدَدْتُ كَدَّ نَفْسِي فَقَالُوا لَا نَفْعُ خَمَلٍ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صَفُوفَهُمْ فَبَا وَرَاهُ وَ مَا مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ رَجِعَ مُقْبِلًا فَآخَذَ ذَا بِلِحَافِهِمْ فَضَرَبَهُمْ بِصَوْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقَيْهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضَرَبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ كُنْتُ أَذْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الصُّرَبَاتِ الْغُبِ وَأَنَا صَغِيرٌ

کی لڑائی کے موقع پر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ گئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر کل دس سال کی تھی (جو نیک بہادری اور فروسیت کا جوہر رکھتے تھے) اس لیے آپ کو ایک گھوڑے پر سوار کر کے ایک صاحب کی نگرانی میں دے دیا (کہ کہیں جنگ میں یہ بھی شریک نہ ہو جائیں)۔

۱۱۵۵۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھوں نے درج بن عبادہ سے سنا۔ ان سے سعید بن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے قریش کے چوبیس سردار (جو قتل کر دیئے گئے تھے) بدر کے ایک بہت ہی گندے اور اندھیرے کونٹوں میں پھینک دیئے گئے تھے۔ عادت مبارک تھی کہ آلِ حضورؐ جب دشمن پر غالب آتے تو میدانِ جنگ میں تین دن تک قیام فرماتے۔ جنگ بدر کے خاتمہ کے تیسرے دن آپ کے حکم سے آپ کی سواری پر کجاوہ باندھا گیا اور آپ روانہ ہوئے۔ آپ کے اصحابؓ بھی آپ کے ساتھ تھے (صحیحاً) نے کہا، غالباً آپ کسی ضرورت کے لیے فخرتریف لے جا رہے ہیں، آخر آپ اس کونٹوں کے کن رے آکر کھڑے ہو گئے اور کفارِ قریش کے سرداروں کے (جو قتل کر دیئے گئے تھے) اور اسی کونٹوں میں ان کی لاشیں پھینک دی گئی تھیں) نام ان کے باپ کے نام کے ساتھ لے کر آپ انھیں آواز دیتے تھے اے فدا بن فدا، اے فدا بن فدا، کیا آج تمھارے لیے یہ بات بہتر نہیں تھی کہ تم نے دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی، بے شک ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ ہمیں پوری طرح حاصل ہو گیا (یعنی ثواب اور فتح و کامیابی کا) نو کیا تمھارے ب کا تمھارے متعلق جو وعدہ تھا (عذاب کا) وہ بھی تمھیں پوری طرح مل گیا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے، یا رسول اللہ! آپ ان لاشوں سے کیوں خطاب فرما رہے ہیں جن میں کوئی جان نہیں ہے۔ آلِ حضورؐ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں، تم لوگ ان سے زیادہ اسے نہیں سن رہے ہو، قتادہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں زندہ کر دیا تھا (اس وقت) تاکہ آلِ حضورؐ انھیں اپنی بات سنا دیں، ان کی توبیح،

قَالَ زَادَ وَكَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُبَيْرٍ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ مِنْ عَشِيرَةِ سَيْبِ بْنِ خُزَيْمَةَ عَلَى فَرَسٍ وَكَلَّ بِهِ رَجُلًا۔

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَعِيدٌ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعِينَ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ وَقَدْ نَزَلُوا فِي طُلُوعِ مَتْنِ الطُّوَارِ بِدَرْخِيئِثٍ مَخْبِيئَةٍ وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَمَامَ بِالْعَرَصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرِ الْيَوْمِ الثَّلَاثِ أَمَرَ بِدَرْخِيئِثٍ فَشَدَّ عَلَيْهَا رَحْلَهَا ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا مَا نَرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَةٍ عَنَّا فَأَمَّ شَفَاةَ الرَّحْمِيِّ فَعَلَّ يَتَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءُ أَبَا يَهُدَى يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَيْسَرُكُمْ أَتَكْفُرُ أَطَعْتُمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّا قَاتِلُكُمْ مَا وَعَدْنَا رَبَّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَكَلَّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَدَا أَسْوَاحٍ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَكَلْتُمْ بِأَسْمَعٍ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَاهُمْ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيخًا

ذلت نامرادی اور حسرت و زلالت کی توثیق کے لیے۔

۱۱۵۶۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، قرآن مجید کی آیت ”الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا“ کے بارے میں، آپ نے فرمایا، خدا گواہ ہے کہ یہ کفار قریش تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد قریش تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت تھے۔ کفار قریش نے اپنی قوم کو داراللبود یعنی جہنم میں جھونک دیا، جنگ بدر کے موقع پر۔

۱۱۵۷۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کسی نے اس کا ذکر کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ میت کو قبر میں اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے بھی عذاب ہوتا ہے پس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آل حضورؐ نے تو یہ فرمایا تھا کہ عذاب میت پر اس کی بد عملیوں اور گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کے گھر والے میں کہ اب بھی اس کی جدائی میں روتے رہتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے اس کو نبی پر کھڑے ہو کر جس میں مقتولین مشرکین کی لاشیں ڈال دی گئی تھیں، ان کے متعلق فرمایا تھا کہ جو کچھ میں ان سے کہہ رہا ہوں میرا سے سن رہے ہیں تو آپ کے فرمانے کا مقصد یہ تھا کہ اب انھیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ ان سے میں جو کچھ کہا کرتا تھا وہ حق تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ ”آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے“ اور جو لوگ قبر میں دفن ہو چکے انھیں آپ اپنی بات نہیں سنا سکتے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے جو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا چکے ہیں۔

۱۱۵۸۔ مجھ سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کوئیں پر کھڑے ہو کر فرمایا، کیا جو کچھ تمہارے رب نے تمہارے لیے وعدہ کر رکھا تھا، اسے تم نے حق پایا، پھر آپ نے فرمایا، جو کچھ میں نے کہا ہے،

وَكُضِبْنَا وَنَقِيْمَةٌ وَحَمْرٌ وَوَدَّ مَا يَدُ ۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الثَّانِيْنَ مَبْدَلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا ۱۱ قَالَ هُمْ وَاللّٰهُ كُفَّارٌ قُرَيْشٌ قَالَ عَمْرُو هُمْ قُرَيْشٌ وَمُحَمَّدٌ مِّنْهُمْ ۱۱ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللّٰهِ وَآحَلُوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبُؤَادِ ۱۱ قَالَ الثَّانِيْ يَوْمَ مَدِيْنَةِ ۱۱

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا شَيْخِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ مَا شِئْنَا أَنْ ابْنُ عَمْرٍو رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّسَالَةَ الْمُتَيَّعَةَ فِي قَلْبِهِ بِكَأَمْرِ أَهْلِهِ وَقَالَتْ لَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِمُحْطِنِيَّتِهِ وَذُنُوبِهِ وَإِنْ أَهْلُهُ لَيَكُونُونَ عَلَيْهِ الْإِنِّ قَالَتْ وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلْبِ وَجَنِّهِ فَتَنَّى مَذْبَرٍ مِنَ الْمَشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالُوا إِنْهُمْ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنْمَا قَالُوا لَهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ تَسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ فَقُولُ حَبِيبُ نَبَوٍّ وَآمَنَ بِهِمْ مِنَ النَّارِ ۱۱

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا شَيْخِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا دَعَا رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِنْهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذَكَرَ

یہ اب بھی اسے سن رہے ہیں۔ اس حدیث کا ذکر جب عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا گیا تو آپ نے کہا کہ اُن حضوڑ نے یہ فرمایا تھا کہ انھوں نے اب جان لیا ہوگا کہ جو کچھ میں نے ان سے کہا تھا وہ حق تھا۔ اس کے بعد آپ نے اُمت میں شک آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے، پوری طرح۔

۴۷۶۔ بدر کی لڑائی میں مشرکین ہونے والوں کی فتنیت

۱۱۵۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ حارث بن سراقہ انصاری رضی اللہ عنہ، جو ابھی نو عمر تھے۔ بدر کے موقع پر شہید ہو گئے تھے (بانی پینے کے لیے حوض پر آئے تھے کہ ایک تیر نے شہید کر دیا) پھر ان کی والدہ درہج بنت النضر رضی اللہ عنہا انس رضی اللہ عنہ کی چھوٹی بیوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارث سے کتنا تعلق تھا، اگر وہ اب جنت میں ہے تو میں اس پر صبر کروں گی اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھوں گی، اور اگر کہیں دوسری جگہ ہے تو آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس حال میں ہوں۔ اُن حضوڑ نے فرمایا، خدا تم رحم کرے، کیا دیوانی ہوئی جا رہی ہو، کیا دہل کوئی ایک جنت ہے، بہت سی جنتیں ہیں اور تمہارا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔

۱۱۶۰۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن ادریس نے خبر دی، کہا کہ میں نے حفص بن عبد الرحمن سے سنا، انھوں نے سعد بن عبیہ سے، انھوں نے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے، ابو مرثد اور زبیر رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم پر بھیجا۔ ہم سب شہسوار تھے۔ اُن حضوڑ نے فرمایا کہ تم لوگ سیدھے چلے جاؤ۔ جب روضہ خارج پر پہنچے کہ توڑاں تمھیں مشرکین کی ایک عورت ملے گی، وہ ایک خط لیے ہوئے ہوگی جسے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے مشرکین کے نام بھیج رکھا ہے، چنانچہ اُن حضوڑ نے جس جگہ کی نشان دہی کی تھی ہم نے وہیں اس عورت کو ایک اونٹ پر جاتے ہوئے پایا۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط لاؤ۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کے اونٹ کو

لَعَّاشَةً فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ الْأَنْ لَعَلَّيْمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْخَوْنُ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسَبِّحُ النَّمُوْنِي حَتَّى قَرَأْتَ الْآيَةَ ۖ

۱۱۶۱۔ فَضَّلَ مَنْ شَهِدَ بَدْرَ

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مُصِيبٌ حَارِثَةُ كَيْدَ مَبْدُودٍ هُوَ غَلَامٌ خَبَأَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَدَدْتُ مِنْزِلَةَ حَارِثَةَ مَيْمَنِي فَإِنْ سَكَنَ فِي الْخَنَةِ أُصِيبُ وَأُخْتَسِبُ وَإِنْ سَدَّ الْخَنْدَرُ قَدَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَخَيْكَ أَوْ هَبْلَيْتِ أَوْ خَنَيْتِ وَاحِدَةً هِيَ أَمَّا حَارِثَةُ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي جَنَّةٍ

الْفُرْدُوسِ - ۶

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنِي اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِذْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَدْبِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدَةَ وَالزُّبَيْرُ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاجِرٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ الْخَنْدَرِ الْمُشْرِكِينَ فَإِذَا دَرَسْنَا هَا شَبَّيْهِ عَلَى بَعْضِهِنَّ لَهَا خَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقُلْنَا لَكُنَّا بِ مَا مَعَنَا كِتَابٌ فَأَنخَنَّا
فَأَلَمَسْنَا فَكُفِّرْنَا كِتَابًا فَقُلْنَا مَا كُنَّا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنُخْرِجَنَّ
الْكِتَابَ أَوْ لَنُجِيبَهُ وَثَلَّ فَلَمَّا رَأَتْ الْجَبَّةَ
أَهْوَتْ إِلَى مُخْرَجَتِهَا وَهِيَ مُخْتَجِرَةٌ بِكِسَاءٍ
فَأَخْرَجَتْهُ فَأَنطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْ عَنِّي فَدَلَّ
ضَرْبَ عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَاللَّهِ
مَا بِي أَنْ لَوْ أَكُونُ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَدَّتْ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ
يَدٌ يَدُ فَمُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ أَحَدٌ
مِنَ أَهْلِ بَيْتِي إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ مِنْ
يَدٍ فَمُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَقَّ وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا
فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ
فَدَعْ عَنِّي فَدَلَّ ضَرْبَ عُنُقِهِ فَقَالَ أَكَيْسِي مِنْ
أَهْلِ بَيْتٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ إِلَى أَهْلِ بَيْتِهِ
فَقَالَ أَعْمِلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَّهْتُ
لَكُمْ الْجَنَّةَ أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ
فَدَا مَعَتْ عَيْنًا عُمَرُ وَ
قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ

بٹھا کر اس کی تلاشی لی تو واقعی ہمیں بھی کوئی خط نہیں ملا لیکن ہم نے کہا
کہ اگلے حضور کی بات کبھی غلط نہیں سکتی، خط نہ لکھو اور نہ ہم تمہیں تنگ
کر دیں گے جب اس نے ہمارا سخت رویہ دیکھا تو ازار باندھنے کی جگہ
کی طرف اپنا ہاتھ لے گئی وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھی اور اس نے
خط نکال کر ہمارے حوالے کیا ہم اسے لے کر آنحضرت کی خدمت میں حاضر
ہوئے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے (حاطب بن ابی بلتعتر رضی اللہ
عنه، اللہ! اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، اگلے حضور وہ
مجھے غایت فحاشی ہے کہ اس کی گردن مار دوں، لیکن اگلے حضور نے ان سے
دریافت فرمایا کہ تم نے یہ طرز عمل کیوں اختیار کیا تھا، حاطب رضی اللہ
عنه نے عرض کی، خدا گواہ ہے یہ وجہ برکز نہیں تھی کہ اللہ! اس کے رسول
پر میرا ایمان باقی نہیں رہا تھا، میرا مقصد تو صرف اتنا تھا کہ قریش پر اس طرح
میرا ایک احسان ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے دہرہ مکہ میں باقی رہ جائے
وہاں میرے اہل و مال کی حفاظت کریں گے۔ آپ کے اصحاب میں جتنے
مجھے حضرات (مہاجرین) ہیں ان سب کا قبیلہ وہاں موجود ہے اور اللہ
کے حکم سے وہاں وہ ان کے اہل و مال کی حفاظت کرتا ہے۔ آنحضرت نے
فرمایا کہ انھوں نے سچی بات بتادی اور تم لوگوں کو چاہیے کہ ان کے متعلق اچھی
بات ہی کہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی کہ اس شخص نے اللہ! اس کے
رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس
کی گردن مار دوں، آنحضرت نے ان سے فرمایا، کیا یہ اہل بدر میں سے نہیں ہیں؟
آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اہل بدر کے احوال کو پیچھے ہی سے جانتا تھا اور
وہ خود فرما چکا ہے کہ تمہارا جو جی چاہے کرو، تمہیں جنت ضرور ملے گی
و آپ نے یہ فرمایا کہ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔ یہ سن کر عمر رضی
اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور عرض کی، اللہ! اور اس کے رسول کو
زنا یہ علم ہے۔

باب ۴۷

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ
الْجُعْفِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدُ الزُّبَيْرِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ
حُمُرَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي
۱۱۶۱۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے
ابو احمد زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن غسیل نے حدیث
بیان کی ان سے حمزہ بن ابی اسید اور زبیر بن منذر بن ابی اسید نے اور
ان سے ابی اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جنگ بدر کے موقع پر ہمیں ہدایت کی تھی کہ جب کفار تمھارے قریب آجائیں تو ان پر تیر بربان شروع کر دینا اور جب تک دور ہیں اپنے تیرول کو محفوظ رکھو۔

۱۱۶۲۔ مجھ سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو احمد زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن غیل نے، ان سے حمزہ بن ابی اسید اور منذر بن ابی اسید نے اور ان سے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ جب تمھارے قریب کفار آجائیں یعنی حملہ وجوم کریں (اور انھیں قریب آجائیں کہ تم اپنے تیر کا نشانہ انھیں بنا سکو) تو پھر ان پر تیر بربان شروع کر دینا اور اب (جب تک وہ اتنے قریب نہیں ہیں) اپنے تیر کو محفوظ رکھو۔

۱۱۶۳۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے بلوین عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کی لڑائی میں تیر اندازوں پر عبد اللہ بن جبر رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر کیا تھا۔ اس لڑائی میں ہمارے سردار آدمی شہید ہوئے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے بدر کی لڑائی کے موقع پر ایک سوجھ بوجھ مشترکین کو نقصان پہنچا تھا، سرداران میں سے قتل کر دیئے گئے تھے، اور سردار قتیبہ بن کلاب لائے گئے تھے۔ اس پر ابو سفیان نے کہا کہ آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے اور لڑائی کی مثال ہے بھی ڈول کی سی۔

۱۱۶۴۔ مجھ سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسید نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ان کے دادا نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے، غالباً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کہ آپ نے فرمایا، خیر و عیال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں احد کی لڑائی کے بعد عنایت فرمائی، اور غصہ عمل کا بدلہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کی لڑائی کے بعد عنایت فرمایا۔

۱۱۶۵۔ مجھ سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطے سے کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بدر کی لڑائی کے موقع پر میں

أُسَيْدٌ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَأَرْمُوهُمْ وَاسْتَبَقُوا نَبْلَكُمْ؛

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدُ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغُسَيْلِ عَنْ حَمَزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ لَيْعِي كَثُرَ ذُكُّكُمْ فَأَرْمُوهُمْ وَاسْتَبَقُوا نَبْلَكُمْ؛

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ قَالَ حَبَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الثَّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُكَ أَصَابُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا قَالَ أَبُو سَفْيَانَ يَوْمَ بَدْرٍ بَدْرٌ وَالْحَرْبُ سَجَالٌ؛

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَمَّا هُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا حَانَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي أَنَا نَجْدُ يَوْمَ بَدْرٍ؛

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبٌ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنِّي لَنَجَى الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا لَنَفَتِ

صف میں کھڑا تھا۔ میں نے مرٹے دیکھا تو میری داسہنی اور بائیں طرف دو نوجوان کھڑے تھے، ابھی میں ان کے متعلق کوئی فیصلہ بھی نہیں کر پایا تھا کہ ایک نے مجھ سے چپکے سے پوچھا، تاکہ اس کا ساتھی سننے نہ پائے، چچا! مجھے ابو جہل کو دکھا دیجئے، میں نے کہا، بھتیجے! تم اسے دیکھ کے کیا کرو گے؟ اس نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ عہد کیا ہے کہ اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو یا اسے قتل کر کے رہل کایا پھر خود اپنی جان دے دوں گا۔ دوسرے نوجوان نے بھی اپنے ساتھی سے چھپاتے ہوئے مجھ سے یہی بات پوچھی۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت ان دونوں نوجوانوں کے درمیان میں کھڑے ہو کر مجھے مہرت محسوس ہوئی۔ میں نے اشارے سے انھیں ابو جہل کو دکھایا۔ وہ دونوں باز کی طرح اس پر جھپٹے اور آخر اسے مار گرایا۔ یہ دونوں عفرات کے بیٹے تھے۔

۱۱۶۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی کہا کہ مجھے عمر بن الاسد بن جاریہ ثقفی نے خبر دی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے تلامذہ میں شامل تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس جاسوس بھیجے اور ان کا امیر عامر بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو بنایا جو عامر بن عمر بن خطاب کے نانا بھوتے ہیں۔ جب یہ لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان مقام بدر پر پہنچے تو بنی ہذیل کے ایک قیدی کو ان کے آنے کی اطلاع مل گئی اس قیدی کا نام بنی لحيان تھا چنانچہ اس کے تقریباً سو تیر انداز ان حضرات کی تلاش میں نکلے اور ان کے نشان قدم کے اندازے پر چلنے لگے۔ آخر اس جگہ بھی پہنچ گئے جہاں بیٹھے ان حضرات نے کھجور کھانی تھی، انھوں نے کہا کہ یہ شرب (دربہ) کی کھجور کی گٹھلیاں ہیں اب پھر وہ ان کے نشان قدم کے اندازے پر چلنے لگے۔ جب عامر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے ان کی نقل و حرکت کو محسوس کر لیا تو ایک دعوفا (جگہ پر پناہ ملی) قصبہ والوں نے انھیں اپنے گھر سے پس لے لیا اور کہا کہ نیچے اتر آؤ اور ہماری حراست خود سے قبول کر لو تو تم سے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے کسی فرد کو بھی ہر قتل نہیں کریں گے۔ عامر بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمانو! میں کسی کا فریاد پناہ میں نہیں اتر سکتا۔ پھر آپ نے دعا کی اے اللہ! ہمارے حالات کی اطلاع اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دیجئے۔ آخر قصبہ والوں نے

فَإِذَا عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي قَتَيَانِ حَدِيثَا
السِّنِّ فَكَانِي لَمْ أَمَنْ بِمَا نَهَمَارُ قَالَ لِي
أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ يَا عَمْرُؤُ ابْنِي أَبَا جَهْلٍ
فَقُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي وَمَا قُصْنُكُمْ بِهِ قَالَ عَاهَدْتُ
اللَّهَ إِنْ سَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ أَذَا مَوْتٍ دُونَهُ
فَقَالَ لِي الْاْخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ
ثُمَّ قَالَ فَمَا سَرَرْتَنِي أَتَيْتُ سَبِينَ وَحَبْلَيْنِ
مَكَانَهُمَا فَأَسْرَرْتُهُمَا الْيَمِينِ
فَنَشَدَا عَلَيَّ مِثْلَ الصَّقَرَيْنِ
حَتَّى صَرَبَاكَ وَهَمَّا
ابْنَا عَفْرَاءَ -ۛ

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ
الْأَسَدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي هُرَيْرَةَ
وَكَانَ مِنَ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَشْرَةَ عَيْنًا وَآمَرَ عَلَيْهِمُ عَامِرَ بْنَ ثَابِتٍ
الْأَنْصَارِيَّ حَتَّى عَامِرَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا
كَانُوا بِالْمَدِينَةِ بَيْنَ عَسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا إِلَيْهِ
مِنْ هَذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لَحِيَانَ فَتَنَفَرُوا إِلَيْهِمْ
بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ زَاهِرًا قَصَصُوا آثَارَهُمْ حَتَّى
وَحَدَّوْا مَا كَلِمَةُ التَّمَرَةِ فِي مَنَابِلٍ فَذَلُّوهُ فَقَالُوا
تَمَرٌ يَتَرَبُّبُ مَا تَلْعَوُ آثَارَهُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ
عَامِرٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَوْا إِلَى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمْ
الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ اأْخُذُوا مَا غَطَوْا بِأَيْدِيكُمْ وَ
لَكُمْ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَوْ قَتَلْنَا مِنْكُمْ أَحَدًا
فَقَالَ عَامِرُ بْنُ ثَابِتٍ أَيْهَا الْقَوْمُ أَمَا أَنَا فَلَا أَذِلُّ
فِي دِمَتِهِ كَأَفْرِ ثَمَرٍ قَالَ أَلَهُمْ أَحْبَبُ عَنَّا نَبِيَّتُكَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِصُواهُمْ بِاللَّبْلِ فَاقْتُلُوا

عَامِدًا وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةٌ نَفَرًا عَلَى الدَّيْدِ
وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خَبِيبٌ وَشَدِيدُ بْنُ الدَّثَنَةِ وَ
رَجُلٌ آخَرٌ فَلَمَّا اسْتَمَعُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا
أَوَّلَ رَقَبَتِهِمْ فَرَبَطُوهُمَا قَالَ الرَّجُلُ
الثَّلَاثَةُ هَذَا أَوَّلُ الْعَزْرِ وَاللَّهُ لَا أَصْحَابَكُمْ
إِنْ لِي بِهَلْوَ لَا أُسَوِّهُ تَرِيدُ الْقَتْلُ فَجَرُّوهُ
وَعَالَجُوهُ فَأَبَى أَنْ يَمَحُجِبَهُمْ فَاطْلَقَ بِخَبِيبٍ
وَشَدِيدِ بْنِ الدَّثَنَةِ حَتَّى بَاعُوهُمَا بَعْدَ وَفَاءٍ
بَعْدَ بِنَاءٍ لَبَّجُوا الْخَبْرَ بْنَ عَامِرِ بْنِ
تَوْفِيلٍ خَبِيبًا وَكَانَ خَبِيبٌ هُوَ قَتَلَ
الْخَبْرَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ مَبْدٍ فَلَبِثَ
خَبِيبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى اجْتَمَعُوا
فَتَكَلَّهُ فَاسْتَحَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْخَبْرِ
مُوسَى بَيْتُهَا بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَذَكَرَ رَجُلٌ
مِنْهُمْ لَهَا وَهِيَ غَائِلَةٌ حَتَّى أَتَاهَا
فَوَحَدَتْهُ فَجَلَسَتْ عَلَى عَجْدِهِ وَالْمُوسَى
بِجَدِّهِ قَالَتْ فَغَضِبَتْ فَدَرَعَتْ عَرَفَهَا
خَبِيبٌ فَقَالَ اتَّخَشَّيْتُ أَنْ أَقْتُلَكَ
مَا كُنْتُ لَدَا فَعَلْتُ ذَلِكَ خَالَتْ
وَاللَّهُ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا
مِنْ خَبِيبٍ وَاللَّهُ لَعَنَهُ وَحَدَّثَهُ
يَوْمَ مَا تَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي
مَبْدٍ وَإِنَّهُ لَمَوْثِقٌ بِالْحَدِيدِ
وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَأَنْتُمْ تَقُولُ
إِنَّهُ لَسِرٌّ قَدْ رَأَى فَهُوَ اللَّهُ خَبِيبًا فَلَمَّا
خَرَجُوا مِنْ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي
الْبَحْلِ قَالَ لَهُمْ خَبِيبٌ دَعُونِي أَصْلِي
رُكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ اتَّخَشَّيْتُ
أَنْ مَآبِي حَبْرٌ لَزِدْتُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ

مسلمانوں پر تیر اندازی کی اور عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ بعد میں ان کے
وعدہ پر تین صحابہ اتر آئے۔ یہ حضرات حضرت خبیب، زید بن دثنہ
اور ایک تیسرے صحابی تھے (رضی اللہ عنہم)۔ قبیلہ والوں نے جب ان حضرات
پر قابو پایا تو ان کی کمان سے تانٹ نکال کر اسی سے انھیں باندھ دیا۔
تیسرے صحابی نے فرمایا۔ یہ تھاری پہلی بدعہدی ہے، میں تمہارے ساتھ
کبھی نہیں جاسکتا، میرے لیے تو انھیں کی زندگی منور و مثال ہے، آپ
کا اشارہ ان حضرات کی طرف تھا جو ابھی شہید کئے جا چکے تھے۔ لکھارنے
انھیں گھسیٹنا شروع کیا اور زبردستی کی لیکن وہ کسی طرح ان کے ساتھ
جانے پر تیار نہ ہوئے۔ تو انھوں نے آپ کو بھی شہید کر دیا (اور خبیب اور
زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر گئے اور مکہ میں جا کر انھیں
بیچ دیا۔ یہ بدر کی لڑائی کے بعد کا واقعہ ہے۔ چنانچہ حارث بن عامر بن نوفل
کے دلوں نے خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا۔ آپ نے ہی بدر کی لڑائی میں
حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ کچھ دنوں تک تو آپ ان کے یہاں قید رہے
آخر انھوں نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا، انھیں دنوں حارث کی کسی لڑکی
سے آپ نے استرا مانگا، موئے زیر ناف بنانے کے لیے۔ اس نے دے
دیا۔ اس وقت اس کا ایک چھوٹا سا بچہ ان کے پاس رکھینٹا ہوا چلا گیا، اس
عورت کی غفلت میں، پھر جب وہ آپ کی طرف آئی تو دیکھا کہ بچہ آپ کی ران
پر بیٹھا ہے اور استرا آپ کے ہاتھ میں ہے۔ بیان کیا کہ یہ دیکھتے ہی وہ اس
درجہ گھبرا گئی کہ خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کی گھبراہٹ کو محسوس کر لیا اور فرمایا
کیا انھیں اس کا خوف ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا، یقین رکھو
کہ میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ ان خاتون نے بیان کیا کہ خدا کی قسم میں نے
کبھی کوئی قیدی خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا، خدا گواہ ہے کہ
میں نے ایک دن انھیں انگوڑے کے ایک خوشے سے انگوڑے کھاتے دیکھا جو
ان کے ہاتھ میں تھا، حالانکہ وہ کوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور
مکہ میں اس وقت کوئی پھل بھی نہیں تھا۔ وہ بیان کرتی تھیں کہ وہ تو اللہ کی طرف
سے بھیجی ہوئی روزی تھی جو اس نے خبیب رضی اللہ عنہ کے لیے بھیجی تھی۔
پھر بنو حارث انھیں قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے تو
خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ مجھے دو رکعت پڑھنے کا اجازت
دے دو۔ انھوں نے اس کی اجازت دی تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور

فرمایا، خدا گواہ ہے، اگر تمہیں یہ خیال نہ پہنچے گا کہ میں پریشانی کی وجہ سے (دیر تک نماز پڑھ رہا ہوں) تو اور زیادہ دیر تک پڑھنا۔ پھر آپ نے دعاء کی کہ اے اللہ! ان میں سے ایک ایک کو الگ الگ ہلا کر اور ایک کو بھی باقی بچھوڑ اور یہ اشعار پڑھے، "جب کہ میں اسلام پر قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ اللہ کی راہ میں مجھے کس پیلو پر بچھا ڈرا جائے گا، اور ہر طرف اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے ہے، اگر وہ چاہے گا تو میرے جسم کے ایک ایک جوڑ پر ثواب عطا فرمائے گا" اس کے بعد ابو سہر و عقبہ بن حارث ان کی طرف بڑھا اور انہیں شہید کر دیا۔ خبیب رضی اللہ عنہ نے ہر اس مسلمان کے جسے قید کر کے قتل کیا جائے، امن زکی سنت قائم کی ہے (قتل سے پہلے دو رکعت) اور جس دن ان صحابہؓ پر مصیبت نازل ہوئی تھی آل حضورؐ نے اپنے صحابہؓ کو اسی دن اس کی اطلاع دے دی تھی۔ قریش کے کچھ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ عاصم ابن ثابت رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں تو ان کے پاس اپنے آدمی بھیجے تاکہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لائیں جس سے انہیں پہچانا جاسکے، کیونکہ آپؐ نے بھی (اور) میں ان کے ایک سرو اور قتل کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش پر بادل کی طرح شہد کی مکھبوں کے پر سے بھیج دیئے اور انھوں نے آپؐ کے جسم کی کفار قریش کے ان فرستادوں سے حفاظت کی۔ چنانچہ وہ آپؐ کے جسم کا کوئی حصہ بھی نہ کاٹ سکے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (اپنی طویل حدیث میں) کہ میرے سلسلے لوگوں نے مراد بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا (جو غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے) کہ وہ اصل صحابی سے ہیں اور بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔

۱۱۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے نافع نے کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسجد کے دن ذکر کیا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ جو بدری صحابی تھے، بیاد ہیں۔ دن چڑھ چکا تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ان کے پاس تشریف کے گئے۔ اتنے میں مسجد کا وقت قریب ہو گیا اور آپؐ جمعہ کی نماز نہیں پڑھ سکے۔

۱۱۶۸۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن خباب نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے حدیث بیان

أَخْبَرَهُ نَدْعَادًا لَا أَقَاتِلُهُمْ يَدَاؤِلًا وَلَا يَتَّقِي
مِنْهُمْ أَحَدًا ثُمَّ أَنشَأَ يَقُولُ
فَلَسْتُ أَبَا بَلِيٍّ حِينَ أَمْتَلْتُ مُسْلِمًا
عَلَى أَمَى حَنْبٍ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْيَلِّ وَانْشَأَ
يُبَارِكُ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ مُنْزِعٍ
ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سَدَّةَ وَعَقِبَةُ ابْنُ
الْخَارِثِ فَقَتَلَهُ وَكَانَ خَبِيبٌ هُوَ سَنَ لِكُلِّ
مُسْلِمٍ قَتَلَ صَبْرًا الْمَثْلَةَ وَأَخْبَرَهُ
أَصْحَابُهُ يَوْمَ أُمِّ سَيْبُوا خَبَرَهُمْ وَ
بَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ
ثَابِتٍ حِينَ حَبَسَ ثَوًّا أَنَّهُ قَتَلَ أَنْ
سُئِلُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ
رَجُلًا عَظِيمًا مِنْ عَظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللَّهُ
لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظِّلَّةِ مِنَ الدَّبَرِ خَمْسَةَ
مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا
مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوا
مَكْرَمَةَ ابْنِ الرَّجَّةِ الْعَمْرِيَّ وَ
هَلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيِّ
رَحِلَيْنِ مَالِكَيْنِ قَتَلَ

شہید شد ۴۰۲

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ يَحْيَى
عَنْ سَابِقٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ أَنَّ
أَبَا سَعِيدٍ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ
كَانَ بَارِئًا مَرِيضًا فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ ذَكَرَ إِلَيْهِ
بَعْدَ أَنْ تَخَالَى النَّهَارُ وَاسْتَدْبَرَتِ الْجُمُعَةُ
وَنَزَلَتِ الْجُمُعَةُ

۱۱۶۸۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَقِبَةَ

کی کہ ان کے والد نے عمر بن عبدالمطلب اترم زہری کو لکھا کہ وہ سبعیہ بنت حارث اسلمی رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے ان کے واقعہ کے متعلق پوچھیں کہ جب انھوں نے اُن حضورؐ سے مسئلہ پوچھا تھا تو آپ نے ان سے کیا فرمایا تھا۔ چنانچہ انھوں نے میرے والد کو اس کے جواب میں لکھا کہ سبعیہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی ہے کہ وہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں آپ کا تعلق بنی عامر بن لؤی سے تھا اور آپ بدر کی جنگ میں شرکت کرنے والوں میں سے تھے۔ پھر حجرہ الوداع کے موقعہ پر ان کی وفات ہو گئی تھی اور اس وقت وہ چل سے تھیں سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے کچھ ہی دن بعد ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا۔ نفاس کے ایام جب وہ گذر چکیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لیے انھوں نے اچھے کپڑے پہنے اس وقت نبی عبدالدار کے ایک صحابی ابوالسنا بل بن لبک کہ ان کے یہاں گئے اور ان سے کہا میرا خیال ہے کہ تم نے نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لیے برزیب و زینت کی ہے۔ کیا نکاح کا ارادہ ہے؟ لیکن خدا کی قسم، جب تک چار مہینے دس دن نہ گزر جائیں رسد رضی اللہ عنہ کی وفات کو تم نکاح کے قابل نہیں ہوگی۔ سبعیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ابوالسنا بل نے یہ بات مجھ سے کہی تو میں نے شام ہوتے ہی کپڑے پہنے اور حضورؐ اگر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق میں نے آپ سے سوال کیا۔ اُن حضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میں ولادت کے بعد واقعی عدت سے نکل چکی ہوں اور اگر میں چاہوں تو نکاح کر سکتی ہوں۔ اس روایت کی متابعت اصمغ نے ابن وہب کے واسطے سے کی، ان سے یونس نے بیان کیا اور یونس نے کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، (آپ نے بیان کیا کہ ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ مجھے بنو عامر بن لؤی کے مولا محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے خبر دی کہ محمد بن ایاس بن بکیر نے انھیں خبر دی اور ان کے والد بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔

۴۷۸۔ جنگ بدر میں فرشتوں کی شرکت

۱۱۶۹۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انھیں جریر بن جبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں معاذ بن رافع بن رافع زرقی نے اپنے والد رافع بن رافع رضی اللہ عنہ کے واسطے سے، ان کے والد

بن عبثہ ان ابنا کہ کتبہ (لی عمر بن عبد اللہ بن الزبیر) قمر الہدیٰ یا مریہ ان ابنا خلد علی سبعیہ بنت الخریث الدسلیمیتہ قیساً لہا عن حمہ یثعنا وعن ماس قال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین استفتتہ فکتب عمر بن عبد اللہ بن الزبیر قمر الہدیٰ یا مریہ عن عبثہ بن عبثہ لہا ان سبعیہ بنت الخریث اخبرتہ انہا کانت تحت سعد بن خولہ وهو من بنی عامر بن لؤی وکان مبن شہید بدر ففتو فی عنہا فی حجابہ الوداع وہی حاملہ فلما تنشب ان وضعت حملہا بعد وقاتہ فلما تحلت من ینفا سہا تجملت للخطاب فدخل علیہا ابو السنا بل بن لبک رجل من بنی عبد الدار فقال لہا مانی ازالک تجملت للخطاب ترجین النکاح فابک وادلت ما انت بنا کح حتی قمر علیک امر بعة اشھر وعشر قالت سبعیہ فلما قال لی ذلک جمعت علی ثیابی حین انمسیت واکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالت عن ذلک فاذننا فی باقی قد حلت حبیبہ وصنعت حنیی وامر فی بالتزوج ان مباد الی تابعہ اصبح عن ابن وہب عن یونس عن ابن شہاب قال لکما فکال اخبرنی محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان موالی بنی عامر بن لؤی ان محمد بن ایاس بن بکیر وکان ابوہ شہید بدر ما اخبرنا

باب شہود الملائکۃ بدر

۱۱۶۹۔ حدثنی اسحاق بن ابراہیم اخبرنا جریر عن یحییٰ بن سعید عن معاذ بن رافع عن رافع بن رافع عن ابیہ وکان ابوہ من

أَهْلُ بَدْرٍ قَالَ حَازَ جَبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعْدُونَ أَهْلَ بَدْرٍ فَنَبِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةٍ نَحْوَهَا قَالَ ذَلِكَ مِنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ -

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عِثْبَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَاجِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَاجِعٌ مِنْ أَهْلِ الْعُقَبَةِ فَكَانَ يَقُولُ لِذَوَيْهِ مَا يَسُرُّنِي إِنْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعُقَبَةِ قَالَ سَأَلَ جَبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى ۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا عِثْبَةُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ أَنَّ مَكْبَأَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عِثْبَةَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْهَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ حُدَيْيَةَ مُعَاذُ هَذَا أَخْبَرَنِي فَقَالَ يَزِيدُ فَقَالَ مُعَاذُ إِنَّ السَّائِلَ هُوَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَلِيمٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا جَبْرِيلُ أَخْبَرَنَا بِدْرًا فَدَسِمَ عَلَيْهِ إِذَا الْخَرْبُ ۱۱۷۳ - حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّضَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا تَأْتِيكُمْ ذَمِيمٌ وَلَمْ

کی لڑائی میں شریک ہونے والوں میں تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے پوچھا کہ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کا آپ کے یہاں مرتب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل، یا آلِ حضورؐ نے اسی طرح کا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا، جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ جو ملائکہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے ان کا بھی مرتبہ یہی ہے۔

۱۱۷۰ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عیثی نے، ان سے معاذ بن رافع بن رافع نے رافع رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے اور (ان کے والد) رافع رضی اللہ عنہ سبقت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ تو آپ نے اپنے صاحبزادے (روفاہ رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کرتے تھے کہ میت عقبہ کی شرکت کے مقابلے میں بدر کی شرکت مجھے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تھا۔

۱۱۷۱ - ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں یزید نے خبر دی، انھیں یحییٰ نے خبر دی اور انھوں نے معاذ بن رافع سے سنا، کہ ایک فرشتے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اور یحییٰ سے روایت ہے کہ یزید بن ہاد نے انھیں خبر دی کہ جس دن معاذ بن رافع نے ان سے یہ حدیث بیان کی تھی تو وہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ یزید نے بیان کیا کہ معاذ نے فرمایا تھا کہ پوچھنے والے جبریل علیہ السلام تھے۔

۱۱۷۲ - مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا تھا، یہ ہیں جبریل علیہ السلام، اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اور ہتھیار بند۔

باب ۴۹

۱۱۷۳ - مجھ سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمود بن عبداللہ الغداری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو زبیر رضی اللہ عنہ وقت

۱۱۷۳ - حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّضَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا تَأْتِيكُمْ ذَمِيمٌ وَلَمْ

يَتَرَكُ عَقِيْبًا وَكَانَ
سَدْرًا ثِيَابًا

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
النَّيْتُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَجِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ خُبَّابٍ أَنَّ اَبَا
سَعِيْدٍ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ
فَقَدَّمَ اِلَيْهِ اَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لَحْوٍ
الْمَضْحَى فَقَالَ مَا اَنَا بِاَكِلِهِ حَتَّى
اَسْأَلَ فَاَنْطَلَقْتُ اِلَى اَخِيهِ لِدُعَايِهِ وَ
كَانَ سَدْرًا ثِيَابًا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ
فَسَأَلَهُ فَقَالَ اِمَّا هَذِهِ حَدَّثَ اَقْرَبُ
فَقَصُّ لَحْمًا كَانُوا يَتَهَمُونَ عَنْهُ مِنْ
اَكْلِ لَحْوٍ اِنْ اَصْحَى بَعْدَ ثَلَاثَةِ
اَيَّامٍ۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَجِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ
اَبُو اسْمَاعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيهِ
قَالَ قَالَ الرَّبِيبُ لَقِيْتُ يَوْمَ سَدْرٍ
عَبِيْدَةَ بْنَ سَعِيْدٍ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مَدْحَجٌ
لَوْ يُرَى مِنْهُ اِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يَكْنِي
اَبُو ذَاتِ الْكُرْشِ فَقَالَ اَنَا اَبُو ذَاتِ
الْكُرْشِ فَمَلَّتْ عَلَيَّ بِالْحَنْزَةِ فَطَعَنَتْهُ
فِي عَيْنَيْهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَاُخْبِرْتُ اَنَّ
الرَّسِيْدَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ
كَمَطَاتٍ فَكَانَ الْجَهْمُ اَنْ تَزْغَتْهَا وَقَدْ
اَنْشَأَ طَرَفَاهَا ثَالَ عُرْوَةَ فَمَسَّاهُ بِمَا هَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ
فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا
قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا اَيُّاهُ عُمَرُ فَاَعْطَاهُ

پاگئے اور آپ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی، آپ بدر کی لڑائی میں شریک
ہوئے تھے۔

۱۱۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی
ان سے قاسم بن محمد نے، ان سے ابن خباب رضی اللہ عنہ نے کہ ابو سعید بن
مالک خدری رضی اللہ عنہ سفر سے واپس آئے تو ان کے گھر والے قربانی
کا گوشت ان کے لیے لائے، انھوں نے فرمایا کہ میں اسے اس وقت
نہیں کھاؤں گا۔ جب تک اس کا حکم۔ معدوم کر لوں کہیو نہ ابتداء اسلام
میں تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کے کھانے کی ممانعت کر
دی گئی تھی چنانچہ آپ اپنی والدہ کی طرف سے ایک بھائی کے پاس
گئے، وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں میں تھے یعنی قتادہ بن
نعمان رضی اللہ عنہ۔ انھوں نے بتایا کہ بعد میں وہ حکم منسوخ کر دیا
گیا تھا جس میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت
کی گئی تھی۔

۱۱۶۵۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد
نے بیان کیا اور ان سے زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع
پر میری مدبیر عبیدہ بن سعید بن عاص سے ہو گئی۔ اس کا سارا جسم بے
سے ڈھکا ہوا تھا اور صرف آنکھ دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی کینٹ
ابو ذات الکرش تھی کہنے لگا کہ میں ابو ذات الکرش ہوں۔ میں نے چھوٹے
نیزے سے اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ ہی کو نشانہ بنایا چنانچہ اس
نیزے سے وہ مر گیا۔ ہشام نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ زبیر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر میں نے اپنا پاؤں اس کے اوپر رکھ کر پورا
زور لگایا اور بڑی دشواری سے وہ نیزہ اس کی آنکھ سے نکال سکا۔
اس کے دونوں کنارے مڑ گئے تھے۔ عروہ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کا وہ نیزہ عاریۃً طلب فرمایا تو آپ
نے پیش کر دیا۔ جب حضور اکرم کی وفات ہو گئی تو آپ نے اسے واپس
لے لیا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا تو آپ نے انھیں بھی دے
دیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا،

إِيَّاهَا فَلَمَّا فُتِحَ عَمْرُ أَحْذَاهَا شَحْدًا
طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا
فَلَمَّا قَتَلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ
الرَّحْلِ عَيْنِي فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الرَّذِيئِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى
مُتِلَتْ

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الرُّهَيْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدٌ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ
شَهِيدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَعُوثُ

۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حَذِيفَةَ وَكَانَ
مَعَ شَهِيدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَبَتِي سَابِئًا وَأَنْكَحَهُ
بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ وَ
هُوَ مَوْلَى رِثْمَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَيَّنَ رِثْمَةُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنًا وَكَانَ مِنْ تَبَتَّى
وَحَبْلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَدَرِيَّةٌ
مِنْ مَيْمَنَةٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَدْغُوهُمْ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ عَنْ سَهْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
الْحَدِيثُ

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ
حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ
مَعُوذٍ قَالَ كُنْتُ وَحْدَ عَلِيٍّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِدَّةً أَهْلًا بِيَّ عَلَى فُجَسَ عَلَى حِدَا شَيْءٍ

آپ نے انھیں بھی دے دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ نے
اسے لے لیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا تو آپ نے انھیں بھی
دے دیا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وہ نیز علی رضی اللہ عنہ
کے پاس چلا گیا اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کے پاس۔ اس کے بعد عبداللہ
بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور آپ کے پاس ہی وہ رہا، یہاں
تک کہ آپ شہید کر دیئے گئے۔

۱۱۶۶ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی،
انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابوالدیس عائد بن عبد اللہ نے خبر
دی اور انھیں عباد بن صامت رضی اللہ عنہ نے آپ بدر کی لڑائی
میں شہید ہونے کے لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا،
کہ مجھ سے چھوڑ دو۔

۱۱۶۷ - ہم سے یحییٰ بن مکیم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں
عروہ بن زبیر نے اور انھیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے والوں میں تھے، نے سالم
رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولنا بیٹا بنا لیا تھا اور ان کی اپنی بھانجی ہند بنت
ولید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر دی تھی۔ سالم رضی اللہ عنہ ایک
انصاری خاتون کے مولا تھے، جیسے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن
حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولنا بیٹا بنا لیا تھا۔ جاہلیت میں یہ دستور
تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا منہ بولنا بیٹا بنا لیتا تو لوگ اسی کی طرف اسے
منسوب کر کے پکارتے تھے، اور منہ بولنا بیٹا اس کی میراث کا بھی وارث
ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”انھیں ان کے آباء
کی طرف منسوب کر کے پکارو“ تو سہلہ رضی اللہ عنہا اک حضور کی خدمت
میں حاضر ہوئیں۔ پھر تفصیل سے آپ نے حدیث بیان کی۔

۱۱۶۸ - ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے
حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے، ان سے ربیع بن معوذ
رضی اللہ عنہا کے بیان کیا کہ جس رات میری شادی ہوئی تھی، بنی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم اسی کی صبح کو میرے یہاں تشریف لائے اور میرے لہجہ پر بیٹھے،

جیسے اب تم میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ چند بچیاں دف بجادی تھیں اور وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جن میں ان کے خاندان والوں کا ذکر تھا جو بدر کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے، انھیں اشعار میں ایک لڑکی نے مصرعہ بھی پڑھا کہ ہم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو کل ہر نے والی بات جانتے ہیں۔ آل حنفزہ نے فرمایا، یہ بڑا سو، جو پہلے تم پڑھ رہی تھیں وہی پڑھو۔

۱۱۷۹۔ ہم سے ابراہیم بن یونس نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے۔ ح۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عقیق نے، ان سے ابن شہاب (زہری) نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقیق بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، آپ آل حنفزہ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔ کہ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو، آپ کی مراد جاندار کی تصویر سے تھی۔

۱۱۸۰۔ ہم سے عریان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی۔ ح۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عتبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی، اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کی غنیمت میں سے مجھے ایک اونٹنی ملی تھی اور اسی جنگ کی غنیمت میں سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو جس کے طور پر حصہ مقرر کیا تھا اس میں سے بھی آل حنفزہ نے مجھے ایک اونٹنی عنایت فرمائی تھی۔ پھر میرا ارادہ ہوا کہ آل حنفزہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ علیہا السلام کی رخصتی کرالاول، اس لیے میں نے بنی قریظہ کے ایک سدا سے بات چیت کی کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر لکھاس وائیں، میرا ارادہ تھا کہ میں اس لکھاس کو سدا کے ہاتھ بیچ دوں گا اور اس کی قیمت و تعمیر کی دعوت میں لگاؤں گا۔ میں ابھی اپنی اونٹنیوں کے لیے پالان، ٹوکے اور دریاں جمع کر رہا تھا۔ اونٹنیاں ایک انصاری صحابی کے حجرہ کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں میں جن انتظامات میں تھا جب وہ پورے ہو گئے تو اونٹنیوں کو لینے آیا (وہاں یہ منظر تھا کہ

لَجَلَسُوا مَعِيَ وَجَدُوا رِيَاءَ كَيْفَرٍ بَيْنَ الدَّفِ بَيْنَهُ مِنْ تَيْلٍ مِنْ آبَاءِ نَهْدَةَ يَوْمَ مَدْيَدٍ حَتَّى قَالُوا جَارِيَةً وَفِيْنَا شَيْءٌ نَعْلَمُ مَا فِي عَدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولِي هَكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتَ تَقُولِينَ؟

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا اسْتَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَجْبَى عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا دَخَلَ الْمَلِكَةُ بَنِيًا فِيهِ كَلْبٌ وَرَ صُورَةٌ يَرِيدُ السَّمَاءَ تِلْكَ الَّتِي فِيهَا الْأَوْجُ ۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِي مِنَ الْغَنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مِنْهَا فَأَخَذَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمْسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَوْدَتْ أَنْ أَبْنِيَهَا بِعَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بَنَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْدَدْتُ رَحْلَةً صَوَاغًا فِي مَبْنِيٍّ فَنُفِخَ أَنْ يَرْحَلَ مَعِيَ فَنَافِي بِأَذْخِرٍ فَأَمَرْتُ أَنْ أُبَيِّعَهُ مِنْ الصَّوَاغِيْنَ فَتَسْتَبَعِينَ بِهِ فِي وَلِيْمَةٍ عَزِيزِي نَبِيْنَا أَنَا أَجْنَعُ بِشَارِفِي مِنَ الرَّقَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْجِبَالِ وَشَارِفَايَ مَبَاهِنًا إِلَى جَنْبِ حُجْرَةٍ رَحْلٍ مِنَ الرِّفَارِ حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا

أَنَا مِثْرِي قَدْ أَجَبْتَ أَسْمَهُمَا وَبَقَرْتَ خَوَاصِمَهُمَا
 وَاحِدًا مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمَّا أُمِدَّ عَيْنِي حِينَ
 رَأَيْتُ الْمُنْظَرُ قُلْتُ مَنْ هَذَا أَتَانَا فَعَدَّ
 حَمْرَةً بَنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَهْوًا هَذَا الْبَيْتُ فِي
 شَرْبٍ مِنَ الْبَقَرِ عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَتْ
 فِي غَنَائِكُمَا أَلَا يَا حَمْرُ لِلشَّرَفِ التَّوَادُّ وَتَوَيْتَ حَمْرَةً
 إِلَى السَّيْفِ فَأَجَبْتُ أَسْمَهُمَا وَبَقَرْتُ خَوَاصِمَهُمَا
 وَاحِدًا مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عِنْدِي فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَذْخُلَ
 عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ
 حَارِثَةَ وَعَدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي
 لَقِيتُ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ
 كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْرَةً عَلَى نَاقَتِي فَأَجَبْتُ أَسْمَهُمَا
 وَبَقَرْتُ خَوَاصِمَهُمَا وَهَا هُوَذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبُ
 خَدَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدَا شَه
 فَا نَزَلْتُ ثُمَّ أَنْطَلَقْتُ يَمِينِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَ
 زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الشَّرِيفَ
 فِيهِ حَمْرَةٌ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأُذِنَ لَهُ
 فَطَلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ
 حَمْرَةً فِيمَا فَعَلَ فَأَذَا حَمْرَةً ثَمَلَتْ ثُمَّ
 عَنِهَا فَنَظَرَ حَمْرَةً إِلَى رُكْبَتِي ثُمَّ مَعَهَا
 انْطَلَقَ فَنَظَرَ إِلَيَّ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ حَمْرَةً
 وَهَذَا أَنْتُمْ إِنَّ عَيْبِدُودَ لَدِي فَعَرَفَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ثَمَلٌ
 فَتَكَفَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَهُ عَلَى عَيْبِيهِ الْقَهْقَرَى فَخَرَجَ
 فَخَرَجْنَا مَعَهَا

۱۱۸۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ أَخْبَرَنَا
 ابْنُ عِيَيْنَةَ قَالَ أَلْفَنَدُهُ لَنَا ابْنُ الْأَصْبَغِ فِي سَمْعِهِ
 مِنْ ابْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا كَسَبَهُ عَلَى سَهْلٍ بَنٍ

ان کے کو ان کسی نے کاٹ دیئے تھے اور کو نکھ چیر کر اندر سے کلیجی نکال
 لی تھی۔ یہ منظر دیکھ کر میں اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکا۔ میں نے پوچھا یہ
 کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے
 اور وہ ابھی اسی حجرہ میں موجود ہیں، انفار کے ساتھ شراب نوشی کی ایک
 مجلس میں، ان کے پاس ایک گائے والی ہے اور ان کے دوست و
 احباب ہیں۔ گائے والی نے گائے پر نے جب یہ مصرعہ پڑھا "ہاں، اے
 حمزہ! یہ عمرہ اور فریہ اونٹنیاں، تو حمزہ نے کو دکر اپنی تلوار تھامی اور ان
 دونوں اونٹنیوں کے کو ان کاٹ ڈالے اور ان کے کو کھیر کر اندر سے
 کلیجی نکال لی۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں وہاں ہی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آنحضرت
 کی خدمت میں موجود تھے۔ آنحضرت نے میرے رنج و غم کو پہلے ہی بجانب
 لیا اور دریافت فرمایا، کیا بات پیش آئی؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ!
 آج جیسی تکلیف دہ بات کبھی پیش نہیں آئی تھی، حمزہ رضی اللہ عنہ نے
 میری دونوں اونٹنیوں کو بکڑ کے ان کے کو ان کاٹ ڈالے اور ان کی
 کو کھیر ڈالی، وہ یہیں ایک گھر میں شراب کی مجلس جاتے بیٹھیں ہیں۔ آنحضرت
 نے اپنی چادر مبارک منگوائی اور اسے اوڑھ کر آپ تشریف لے چلے میں
 اور حضرت زید بن حارثہ بھی ساتھ ساتھ ہوئے۔ جب اس گھر کے قریب
 آپ تشریف لائے جہاں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے تو آپ نے اندر آنے کی
 اجازت چاہی۔ آنحضرت کو اندر جانے کی اجازت ملی تو آپ اندر تشریف
 لے گئے اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اس پر اچھی تنبیہ فرمائی،
 حمزہ رضی اللہ عنہ شراب کے نشے میں مست تھے اور ان کی آنکھیں سرخ
 تھیں، انھوں نے آنحضرت کی طرف نظر اٹھائی، پھر ذرا اور اوپر اٹھائی اور
 آپ کے کھٹوں پر دیکھنے لگے، پھر اور نظر اٹھائی اور آپ کے چہرہ پر دیکھنے
 لگے، پھر کہنے لگے، تم سب میرے باپ کے غلام ہو، آنحضرت سمجھ گئے کہ وہ
 اس وقت مدبروش ہیں۔ اس لیے آپ فرما لے پاؤں واپس آگئے اور
 اس گھر سے باہر نکل آئے، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔

۱۱۸۱ - مجھ سے محمد بن عباد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے
 خبر دی، کہا کہ یہ روایت ابن الاصبہانی سے پہنچی اور انھوں نے
 ابن معقل سے سنا کہ علی رضی اللہ عنہ نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی

حَنِيفٍ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِيدٌ مَبْرَأٌ ۝

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ حَدَّثَنَا يَمِينُ بْنُ حَفْصَةَ بْنِ عُمَرَ
بْنِ خُنَيْسٍ بَنِي حَذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَا شَهِيدٌ مَبْرَأٌ تَوَفَّى بِالْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ
فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ
حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا أَتَكَخُنُكَ حَفْصَةُ
بِنْتُ عُمَرَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَصْرِي فَكَلِمَتُ
لِيَا لِي فَقَالَ فَدَا بَدَا لِي أَنْ لَكَ كَرُوحٌ يَوْمِي
هَذَا قَالَ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنَّ
شَيْئًا أَتَكَخُنُكَ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ فَصَمَّتْ
أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى شَيْئٍ فَكَلِمَتُ عَلَيْهِ
أَوْ حَبْدٌ مَتَى عَلَى عُثْمَانَ فَلَمَّا لِي لِي ثُمَّ
خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَنكحَهَا إِنَّا كُفَلَيْتِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ
وَحَدَّثَنِي عَلَى حِينٍ عَرَضْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَلَمْ
أَرْجِعْ إِلَيْكَ ثُمَّ لَعَمْرُكَ قَالَ فَإِنَّهُ لَعَمْرِي
أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتُ إِلَهُ أَيْ وَتَدَا
عَلَيْكَ أَوْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ وَتَدَا وَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ
لِي فَنَشِي سَيِّدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ وَتَدَا وَتَدَا كَمَا
لَقِيتُهَا ۝

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
عَدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَيْمِيٍّ سَمِعَ أَبَا
مَسْعُودٍ الْبَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مَنَاخِزَهُ طَرَحَاتٍ أَدْرَفَا كَرُوهُ بَدْرِي لِرَاطِي مِثْلِي شَرِيكِي تَحِيَّ

۱۱۸۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی،
ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ
عنه کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے
شوہر خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی، آپ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں تھے اور بدر کی لڑائی میں آپ نے شرکت
کی تھی اور مدینہ میں آپ کی وفات ہو گئی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
میری ملاقات عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے
حفصہ کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اس کا نکاح میں آپ سے
کر دوں۔ انھوں نے کہا کہ میں سوچوں گا۔ اس لیے میں چند دنوں کے لیے
بٹھ گیا، پھر انھوں نے کہا کہ میری رائے یہ ہوئی ہے کہ ابھی میں نکاح
نہ کر دوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میری ملاقات ابوبکر رضی اللہ عنہ سے
ہوئی اور ان سے بھی میں نے یہی کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح
حفصہ بنت عمر سے کر دوں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے اور کوئی
جواب نہیں دیا۔ ان کا یہ طرز عمل عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ میرے
لیے باعث تکلیف ہوا۔ کچھ دنوں میں نے اور توقف کیا تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے خود حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام بھیجا اور میں نے ان کا نکاح
آن حضور کے کر دیا۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات مجھ سے ہوئی
تو انھوں نے کہا، غالباً آپ کو میرے اس طرز عمل سے تکلیف ہوئی ہوگی
کہ جب آپ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور آپ نے حفصہ کے متعلق مجھ سے
بات کی تو میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا کہ ہاں ہوئی تھی۔ انھوں نے
بتایا کہ آپ کی بات کا میں نے صرف اس لیے کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ میرے
علم میں یہ بات آچکی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تہ کر فرمایا ہے
میں آنحضرت کے راز کو کھولنا نہیں چاہتا تھا اور اگر آپ اپنا ارادہ بدل
دیتے تو میں ضرور ان سے نکاح کرتا۔

۱۱۸۳۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے عدی نے، ان سے عبد اللہ بن تیمییہ نے، انھوں نے ابومسعود بدری
رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کا اپنے بال

بچوں پر خرچ کرنا بھی باعث قزاق ہے (بشیر لیک جانر طریقہ پر خرچ کرے)
 ۱۱۸۴ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی،
 انھیں زہری نے، انھوں نے عروہ بن زہری سے سنا کہ امیر المؤمنین عمر بن
 عبد العزیز سے انھوں نے ان کے عہد خلافت میں یہ حدیث بیان کی کہ مغیرہ
 بن شعبہ رضی اللہ عنہ حب کو ف کے امیر تھے، تو انھوں نے ایک دن عصر کی
 نماز دیر سے پڑھی۔ اسی پر زید بن حسن کے نانا ابو مسعود عقیم بن عمرو
 انصاری رضی اللہ عنہ ان کے یہاں گئے، آپ بدر کی لڑائی میں شریک
 ہونے والے صحابہ میں تھے، اور کہا، آپ کو معلوم ہے کہ جبریل علیہ السلام
 آئے (نماز کا طریقہ بتانے کے لیے) اور آپ نے نماز پڑھی اور آنحضرت
 نے (آپ کے پیچھے نماز پڑھی، پانچوں وقت کی نمازیں۔ پھر فرمایا کہ اسی
 طرح مجھے حکم ملا ہے۔ بشیر بن ابی مسعود بھی یہ حدیث اپنے والد کے
 واسطے سے بیان کرتے تھے۔

۱۱۸۵ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث
 بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبد الرحمن بن
 زید نے ان سے علقمہ نے اور ان سے ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے
 بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورہ بقرہ کی دو آیتیں
 دامن الرسول سے آخر تک، اسی ہیں کہ جو شخص انھیں رات میں پڑھ لے
 وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ عبد الرحمن نے بیان کیا کہ پھر میں نے خود
 ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی، آپ اس وقت بیت اللہ کا طواف
 کر رہے تھے، میں نے آپ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو آپ نے
 حدیث مجھ سے بھی بیان کی۔

۱۱۸۶ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے حدیث نے حدیث
 بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، انھیں محمود بن یحییٰ
 نے خبر دی کہ عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 اصحاب میں تھے، بدر میں شریک ہوئے تھے اور انصار میں سے تھے، نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم سے احمد بن رابع نے حدیث
 بیان کی، ان سے ابن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عتبہ نے حدیث بیان
 کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ
 پھر میں نے حصین بن محمد سے جو نبی سالم کے سرداروں میں سے تھے۔

وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقْتُ الرُّجُلَ عَلَى أَهْلِهِ مَدَّ فَذَرْتُهُ
 ۱۱۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
 الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ
 عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ أَخَذَ الْمَغِيرَةَ
 بْنُ شُعْبَةَ الْعَقَرِ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ فَدَخَلَ
 أَيْتُ مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ النَّضَارِ
 حَبْدُ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ شَهِيدًا بَدَا فَقَالَ
 لَقَدْ عَلِمْتُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ
 ثُمَّ قَالَ هَذَا أُمُورُكَ كَذَلِكَ
 كَانَ لِبَشِيرِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ
 عَنْ أَبِيهِ

۱۱۸۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
 الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 زَيْدٍ عَنْ عُلُقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ
 الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ
 الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّرْنَا
 قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ
 وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَنَسَا لَسْتُ
 فَحَدَّثْتُ بِهِ

۱۱۸۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
 عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى
 السَّرِيعُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ
 أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِمَّنْ شَهِدَ بَدَا مِنَ النَّضَارِ أَنَّهُ أَقْبَى
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا
 أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ
 يُوسُفَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ

محمود بن ربع کی حدیث کے متعلق پوچھا جس کی روایت انھوں نے عتبان بن مالک سے کی تھی تو انھوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔

۱۱۸۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عبداللہ بن عامر بن ربعی نے خبر دی۔ آپ قبیلہ بنی عدی کے عمر رسیدہ بزرگوں میں تھے اور آپ کے والد بدر بن بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے (آپ نے بیان کیا کہ) کہ عمر رضی اللہ عنہ نے قدام بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین کا عامل بنایا تھا آپ بدر کے معرکے میں شریک تھے اور عبداللہ بن عمر اور حفصہ رضی اللہ عنہم کے مامول تھے۔

۱۱۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے، انھیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی، بیان کیا کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ ان کے دو چچاؤں، جنھوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارع (کاشت کرنے والے) سے (معموم اور عرب میں مروج طریقوں سے) اجرت لینے سے منع کیا تھا۔ میں نے سالم سے کہا لیکن اجرت (لگان) لیتے ہیں، انھوں نے کہا کہ ہاں، رافع رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر زیادتی کی تھی۔

۱۱۸۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبدالرحمن نے، انھوں نے عبداللہ بن شداد بن ابی لہی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے دافع بن رافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے، آپ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔

۱۱۹۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر اور یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ بن زہیر نے خبر دی، انھیں مسور بن مخمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عروہ بن عوف

خُصِمَ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَوَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَهَذَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَيْبَعَةَ وَكَانَ الْبَرْتَنِيُّ عَدِيًّا وَكَانَ أَبُوهُ شَهِيدًا مَعَ الْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قَدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِيدًا مَرًّا وَهُوَ خَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَمِّيهِ وَكَانَا شَهِيدًا مَعَهُ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِبَرَاءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ يَا سَالِمُ فَتَكْرِيهًا أَمْ قَالَ لَعَنَ أَنْ رَافِعًا كَثُرَ عَلَى تَفْسِيرِ۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ زَأَيْتُ رِفَاعَةَ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ الْخَضَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ شَهِيدًا مَرًّا۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خُبْرَةَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَنَّ الْيَسُودَ بْنَ الْخَزَمَةَ

لے معصوم ہے کہ کاشتکار زمین کا مالک جو اجرت اپنی زمین کے استعمال کی لے گا، اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو وہ جو عرب میں رائج تھیں کہ کھیت کے جس حصے میں زیادہ پیداوار ہوتی تھی اسے مالک اپنے لیے معموم کر لیتا تھا اور باقی کی پیداوار کاشتکار کو مل جاتی تھی۔ اسی طرح اور بھی بعض غیر منصفانہ طریقے تھے تو ان معموم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح زمین کی اجرت لینے سے منع فرمایا تھا لیکن جہاں تک زمین پر نقد اجرت لینے کا سوال ہے، یعنی لگان، تو ان معموم نے اس سے منع نہیں کیا تھا، اسی طرح اس باب کے ان معاملات سے بھی منع نہیں کیا جو انصاف پر مبنی ہوں۔ تو رافع رضی اللہ عنہ جو منافعت کو بالکل عام رکھتے ہیں۔ گویا اپنے اوپر زیادتی کرتے ہیں۔ اس حدیث کے معموم پر نوٹ گذر چکا ہے۔

رضی اللہ عنہ، جو نبی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور مدینہ کی لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، (نے بیان کیا کہ) اُن حضورؐ نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحیرین، وہاں کا جزیرہ لانے کے لیے بھیجا، ابو عبیدہؓ نے بحیرین والوں سے صلح کی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا تھا۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحیرین سے مال لے کر آئے (جزیرہ کا) حب انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے آنے کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے فجر کی نماز اُن حضورؐ کے ساتھ پڑھی مسجد نبویؐ میں، اُن حضورؐ جب نماز سے فارغ ہوئے تو تمام انصار آپ کے سامنے آئے، اُن حضورؐ انھیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا، میرا خیال ہے کہ تمہیں یہ اطلاع مل گئی ہے کہ ابو عبیدہ مال لے کر آئے ہیں، انھوں نے عرض کی، جی ہاں، یا رسول اللہ! اُن حضورؐ نے فرمایا، پھر تمہیں خوشخبری ہو اور جس سے تمہیں خوشی ہوگی اس کی امید رکھو، خدا گواہ ہے کہ مجھے تمہارے متعلق محتاجی سے ڈرتے ہیں، مجھے تو اس کا خوف ہے کہ دنیا تم پر بھی اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی جس طرح تم سے پہلوں پر کشادہ کی گئی تھی۔ پھر پہلوں کی طرح اس کے لیے منافست کر دے گا اور جس طرح وہ ہلاک ہو گئے تھے تمہیں بھی یہ چیز ہلاک کر کے رہے گی۔

۱۱۹۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر طرح کے سانپ مار ڈالا کرتے تھے (جب بھی انھیں نظر آجاتا)، لیکن جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے، ان سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں نکلنے والے سانپ کے مارنے سے منع کیا تھا تو آپ نے بھی اسے مارنا چھوڑ دیا تھا۔ (حدیث گزر چکی ہے)۔

۱۱۹۲۔ مجھ سے ابیہم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن قیس نے حدیث کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انصار کے چند افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اور عرض کی کہ آپ ہمیں اجازت عنایت فرمائیں، ہم اپنے بھائی بنی عباس (رضی اللہ عنہ) کا فدیہ معاف کر دیں (جو بدر کی قید سے آزادی حاصل کرنے کے لیے انھیں ادا کرنا پڑتا)، لیکن اُن حضورؐ نے فرمایا، خدا گواہ، ان کے فدیہ سے ایک درہم بھی نہ چھوڑنا۔

اخْبَرَنَا أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ لَيْثِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدًا مَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بَابِي بِحَيْرِيْنِمَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَالِحٌ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقِيَادِهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ فَأَوَّا فَوَاصِلَهُ فَالْفَجْرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَشْتَمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظَنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ فَأَلَا أَهْلِيَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَأَنْشُرُوا وَأَمَلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَهْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي وَأَخْشَى أَنْ تُسَيِّطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بَسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُتِنُوا كَمَا تَنَّا فُتِنُوا وَتَهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكَكُمْ هُ:

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتَّى حَادَتْهُ أَبُو لَيْثَةَ الْبَدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَى عَنْ قَتْلِ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا.

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَدْنُ لَنَا فَتَنْتَرِلُ لِبَنِي أَخِيْنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ قَالَ ذَاكَ اللَّهُ لَتَدْرُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا:

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جَرِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدَى عَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ثِيَابُ السُّحَّاقِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَاهِبٍ عَنْ عَمِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثَمَّ الْعَبْدِيُّ عَمِّي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَدَى بْنَ الْخِيَارِ أَخْبَرَنَا أَنَّ ابْنَ الْمُقَدَّادِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْكُنْدِيِّ كَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا آتَيْتَ ابْنَ لَقَيْتٍ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَأَخْتَلَلْنَا فَضْطَبَّ أَحْدَى مِدَى بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَمْ ذَمَّ بِي شَجَرَةً فَقَالَ اسْتَلَمْتُ يَدَهُ أَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَاتَلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ قَطَعُ أَحْدَى مِدَى ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُولَ كَلِمَةَ الشَّتَّى قَالَ :

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ الشَّيْبِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُؤْمَرُ بَدْرٌ مِمَّنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَإِنْ نَظَرَ بَنُو مُسْعُودٍ فَوَحِيدًا فَدَعْ ضَوْمَكَ إِنَّمَا عَفْرَانَةٌ حَتَّى تَبْدَدَ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَلِمْتُ هَذَا كَذَا قَاتَلَهَا أَنَسُ قَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ ضَوْقُ

۱۱۹۳۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن یزید نے، ان سے عبد اللہ بن عدی نے اور ان سے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے، حم۔ اور مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبد اللہ) نے اپنے چچا (محمد بن مسلم بن شہاب) کے واسطے سے بیان کیا، انھیں عطاء بن یزید لیشی ثم الحجدلی نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن عدی بن خیاری نے خبر دی اور انھیں مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ نے، آپ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کرنے والوں میں تھے، انھوں نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، اگر کسی موقع پر میری مدد بھیج کر کسی کا سر سے ہر جائے اور ہم ایک دوسرے کو قتل کرنے کے درپے ہو جائیں اور وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کاٹ ڈالے، پھر جب میں اس پر غالب ہونے لگوں تو وہ مجھ سے بھاگ کر ایک درخت کی پناہ لے اور کہنے لگے کہ میں اللہ پر ایمان لایا، تو کیا، یا رسول اللہ! اس کے اس اقرار کے بعد مجھ پر بھی اسے قتل کر دینا چاہیے، ان حضوڑ نے فرمایا کہ پھر تم اسے قتل نہ کرنا، انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! وہ پہلے میرا ایک ہاتھ بھی کاٹ چکا ہے، اور یہ اقرار میرے ہاتھ کاٹنے کے بعد کیا ہے، ان حضوڑ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ اسے قتل نہ کرنا، کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کر ڈالا تو اسے قتل کرنے سے پہلے جو تمہارا مقام تھا، وہ اس مقام پر فائز ہوگا اور تمہارا مقام وہ ہوگا جو اس کا مقام اس وقت تھا جب اس نے اس کلمہ کا اقرار نہیں کیا تھا۔

۱۱۹۴۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بنی نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا، کون دیکھ آئے گا کہ ابو جہل کے ساتھ کیا ہوا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے لیے رواں ہوئے اور دیکھا کہ غفراء کے دونوں بیٹوں نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کی لاش ٹھنڈی ہونے والی ہے، انھوں نے پوچھا، ابو جہل تمہی ہو؟ ابن علی نے بیان کیا کہ سلیمان نے اسی طرح بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا تھا،

کیا تھی ابو جہل ہو؟ اس پر اس نے کہا، کیا اس سے بڑا بھی کوئی ہوگا جسے تم نے آج قتل کر دیا ہے؟ میدان نے بیان کیا کہ یا اس نے یوں کہا ”جیسے اس کی قوم نے قتل کر دیا ہے“ کہیا اس سے بھی بڑا کوئی ہوگا، کہا کہ ابو جہل نے میان کیا کہ ابو جہل نے کہا، کاش! ایک کسان کے سوا مجھے کسی اور نے قتل کیا ہوتا۔

رَحْبٍ قَتَلْتُمُوهُ قَالَ سَكِينٌ أَوْ قَالَ
ثَنَّهُ قَوْمُهُ قَالَ مَالِ
أَبُو جَهْلٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ
فَلَوْ غَيْرُ أَكْبَارٍ
وَتَشَدَّى ۝

۱۱۹۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا، ہمیں ساتھ لے کر ہمارے انصار بھائیوں کے یہاں چلے پھر رہا رہی ملاقات دو صالح انصاری اصحاب سے ہوئی جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی۔ پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن زہر سے کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ دونوں اصحاب عروہ بن ساعدہ اور معمر بن عدی رضی اللہ عنہما تھے۔ ۱۱۹۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انہوں نے اسماعیل سے، انہوں نے قیس سے کہ بدری صحابہ کا (سالانہ) وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا (جو انھیں بیت المال سے ملتا تھا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں انھیں (بدری صحابہ کو) ان اصحاب پر فضیلت دوں گا جو ان کے بعد ایمان لائے ہیں۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَ ثَنِيَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ
لَمَّا تُوُفِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْتُ يَا بَنِي كُؤَيْلٍ أَنْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا
مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلَيْنِ مَلَاحِظَ شَعْرَةٍ
مَدَامَا أَخَذَتْ عُمَرُوًّا بَنَ الرَّبِيعِ فَقَالَ هُمَا
عُورِيٌّ بَنُ سَاعِدَةَ وَمَعْرُ بْنُ عَدِيٍّ ۝

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا سُحَيْبُ بْنُ إِدْرِاهِيمَ سَمِعَ
مُحَمَّدَ بْنَ فَضِيلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ
كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِ مِائَتَ خَمْسَةِ أَلْفٍ
خَمْسَةَ أَلْفٍ وَقَالَ عُمَرُ لَا فَضِيلَتَكُمْ
عَلَى مَنْ بَعَدَ هُمَا ۝

۱۱۹۷۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، انھیں محمد بن جہیر نے، ان سے لان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ مغرب کی نماز میں سورہ والطور کی تلاوت کر رہے تھے یہ پہلا موقع تھا جب ایمان میرے دل کو لگا تھا۔ اور زہری سے روایت ہے، ان سے محمد بن جہیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد جہیر بن مطعم رضی اللہ عنہما نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا تھا، اگر مطعم بن عدی رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے اور ان (بدر کے) قیدیوں کے لیے سفارش کرتے تو میں انھیں ان کے کہنے سے چھوڑ دیتا۔ اور لیث نے یہ بھی کہ واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے کہ پہلا فقرہ جب برپا ہوا یعنی عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا، تو اس نے اصحاب بدر

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا ثَنِيٌّ اسْمُ بَنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْبَبْنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ
بِالطُّورِ وَذَلِكَ أَوَّلُ مَا وَقَدَ الْإِيمَانُ فِي
قُلُوبِي وَعَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بَنِ
مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فِي أُسَارِي مَدَارٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بَنُ عَدِيٍّ حَيًّا
لَكُنَّا كَلَمْتَنِي فِي هَؤُلَاءِ الْقَتْلَى لَنَرَّكَ تَقْتُلُهُ وَ
كَالَ النَّيْتِ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَعَتْ
لِفَتْنَةِ الْوَلِيِّ نَعِيٍّ مَقْتَلِ عُثْمَانَ فَكُلُّ ثَنِيٍّ مِنْ

أَصْحَابُ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ لِعَنَى الْخُرَافَةِ
فَلَمْ تَلْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْعَمَاءِ يُبَيِّنُ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ
الثَّالِثَةُ كُلُّكُمْ تَرَ فَتَحَهُ وَاللَّيْسَ طَبَاخُ

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ مُنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ الشَّامِيِّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مِزْيَدٍ قَالَ
سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ مَوْلَى
الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ
قَاصٍ وَعُصَيْدًا أُنْشِدُوا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قَاتِلْتُ
أَنَا وَأُمُّ سُبَيْحَةَ فَعَثَرْتُ أُمَّ سُبَيْحَةَ فِي
مِرْطَبِهَا فَقَاتَلَتْ نَعْسَ مَسْطَعٍ فَقُلْتُ بَيْتُ مَا
قُلْتُ تَسْبِيحِينَ رَحِلًا شَهِيدَ بَدْرًا فَذَا كَرُّ
حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا بُرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ مُنْكَدٍ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ
عُقَيْبَةَ عَنْ ابْنِ شَيْخَابٍ قَالَ هَذِهِ صُغَارِي رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ
يُلْقِيهِمْ هَلْ وَحَدَّثَهُ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا
قَالَ مُوسَى قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ نَافِعٌ
أَخْبَانِي يَا رَسُولَ اللَّهِ تَنَادَى نَاسًا مَوَاتًا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعٍ
لَمَّا قُلْتُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِحَبِيبِهِ
مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيشٍ مِثْلَ ضَرْبِ
لَمَّا يَسْتَهْلِمُ أَحَدًا وَتَمَانُونَ رَحِلًا
وَكَانَ عُرْوَةَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ
قَالَ الزُّبَيْرُ قَسَمْتُ سَهْمًا مِنْهُمَا فَكَانُوا
مِائَةً وَاللَّهُ أَعْلَمُ

میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ پھر جب دوسرا فتنہ برپا ہوا یعنی حوہ کا،
تو اس نے اصحابِ ہدیہ میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ پھر تیسرا فتنہ برپا
ہوا تو اپنے ساتھ لوگوں کی تمام عقل و خوبی لیتا گیا۔

۱۱۹۸۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن
شامی نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن مزید نے حدیث بیان کی، کہا کہ
میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ
بن قاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے، بخاری مسلم اللہ علیہ وسلم کی روایت بطور
عائشہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ (افک) کے متعلق سنا، ان حضرات میں سے
ہر ایک نے مجھ سے اس واقعہ کا کوئی ایک حصہ بیان کیا، عائشہ رضی اللہ عنہا
نے بیان کیا تھا کہ میں اور ام مسطح رضی اللہ عنہا جابریہ تھے کہ ام مسطح
رضی اللہ عنہا اپنی چادر میں الجھ کر پھسل پڑیں اس پر ان کی زبان سے نکلا،
مسطح کا بڑا ہوا، میں نے کہا، آپ نے اچھی بات نہیں کہی، ایک ایسے شخص
کو آپ بڑا کہتی ہیں جو بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ پھر انھوں نے افک
تہمت (کا واقعہ بیان کیا۔

۱۱۹۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن قلیح
بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے اور ان سے
ابن شہاب نے بیان کیا اور غزوات کی کچھ تفصیلات بیان کرنے کے بعد کہ
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کا بیان تھا۔ پھر انھوں نے حدیث
بیان کی کہ جب (بدر کے) گھارے مقتولین کنوئیں میں ڈالے جانے لگے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں مخاطب کر کے کیا تم نے اس چیز
کو حق پایا جس کا تم سے تمھارے رب نے وعدہ کیا تھا رسولی نے بیان کیا،
ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس
پر حضور اکرم کے چند اصحاب نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ ایسے لوگوں کو
آواز دے رہے ہیں جو مر چکے ہیں، ان حضرات نے فرمایا، جو کچھ میں نے ان
سے کہا ہے، اسے خود تم نے بھی ان سے زیادہ بہتر طریق پر نہیں سنا ہوگا،
ابو عبد اللہ نے کہا کہ قریش (صحابہ) کے جتنے افراد بدر میں شریک ہوئے تھے
اور جن کا حصہ بھی اس کی تہمت میں لگا تھا، ان کی تعداد اکیاشی تھی۔ عروہ بن
زبیر بیان کیا کرتے تھے کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے ان مہاجرین
کے حصے (تقسیم کئے تھے اور ان کی تعداد سو تھی۔ اور زیادہ وہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ
ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لَتَمَّهَا جَرِيْنٌ بِمِائَةِ سَهْمٍ
بِأَنَّهُ تَسْمِيَةٌ مِّنْ سَمِيِّ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي
الْحَبَايِجِ النَّبِيِّ وَضَعَهُ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَى
حُرُوفِ الْمُحَجِّمِ .

النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَيَّاسُ بْنُ الْكَيْبِ - بِلَالُ بْنُ
رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيُّ - حَمْرَةُ بْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ - حَالِبُ بْنُ أَبِي بَلْعَةَ
حَلِيفُ قُرَيْشٍ - أَبُو حَذَفَةَ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ
رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ - حَارِثَةُ بْنُ الدَّبِيعِ الْخَضْرَاءِيُّ
قَتْلُ يَوْمَ بَدْرٍ وَحَارِثَةُ بْنُ سَدَاةَ كَانَ
فِي النَّظَارَةِ - خَبِيبُ بْنُ عَدِيٍّ الْخَضْرَاءِيُّ -
خُنَيْسُ بْنُ حِذَافَةَ السَّهْمِيُّ رِفَاعَةُ
ابْنُ سَرِيعٍ الْخَضْرَاءِيُّ رِفَاعَةُ بْنُ عَدِيٍّ
الْمُنْذِرُ أَبُو لُبَابَةَ الْخَضْرَاءِيُّ - الزُّبَيْرُ
بْنُ الْعَدَا الْقُرَشِيُّ - زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ -
أَبُو طَلْحَةَ الْخَضْرَاءِيُّ - أَبُو زَيْدٍ الْخَضْرَاءِيُّ -
سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ السُّهْرِيُّ - سَعْدُ بْنُ حَوْلَةَ
الْقُرَشِيُّ - سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ الْخَضْرَاءِيُّ -
ظَهْرُ بْنُ رَافِعٍ الْخَضْرَاءِيُّ وَآخِرُهُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الْمَسْبُودِيُّ
الْقُرَشِيُّ - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ السُّهْرِيُّ -
عُبَيْدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَمْدِيُّ - عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۱۲۰۰۔ یہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی
انھیں معمر نے، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان کے
زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کے موقع پر مہاجرین کے سوجھے تھے۔

۴۸۰۔ مرتبہ ترتیب حروف تہجی، ان اصحاب کے اسماء گرامی
جنہوں نے بدر کی جنگ میں شرکت کی تھی۔

اور جنھیں ابو عبد اللہ (امام بخاری) اس جامع میں ذکر کرتا ہے،
جس کی اس نے ترتیب دی ہے (یعنی یہی صحیح بخاری) :-

(۱) النبی محمد بن عبد اللہ الهاشمی صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ایاس بن
بکر رضی اللہ عنہ (۳) ابو بکر صدیق القرشی رضی اللہ عنہ کے مولا بلال
بن رباح رضی اللہ عنہ (۴) حمزہ بن عبد المطلب الهاشمی رضی اللہ
عنہ (۵) قریش کے حلیف حالب بن ابی بلعہ رضی اللہ عنہ ۔

(۶) ابو حذافہ بن عتبہ بن ربیعہ القرشی رضی اللہ عنہ (۷) حارثہ بن ربیع
انصاری رضی اللہ عنہ، آپ نے بدر کی جنگ میں شہادت پائی تھی آپ
کو حارثہ بن سراقہ بھی کہتے ہیں، آپ جنگ کے میدان میں صرف
تماشا کی حیثیت سے آئے تھے، کم عمری کی وجہ سے، لیکن
بدر کے میدان میں ہی آپ کے ایک نیکو کار کی طرف سے اگر لنگا
اور اس سے آپ نے شہادت پائی۔ (۸) خبیب بن عدی

انصاری رضی اللہ عنہ (۹) خنیس بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ،
(۱۰) رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ (۱۱) رفاعہ بن عبد المنذر
لبا انصاری رضی اللہ عنہ (۱۲) زبیر بن العوام القرشی رضی اللہ عنہ،

(۱۳) زید بن سہل ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ، (۱۴) ابو زید انصاری
رضی اللہ عنہ (۱۵) سعد بن مالک زہری رضی اللہ عنہ (۱۶) سعد بن
خولہ القرشی رضی اللہ عنہ (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی
رضی اللہ عنہ (۱۸) سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ (۱۹) ظہیر

بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ (۲۰) اور ان کے بھائی و منظر رضی
اللہ عنہ)۔ (۲۱) عبد اللہ بن عثمان ابو بکر صدیق القرشی رضی اللہ عنہ

(مستقل صفحہ) اسے حضرت علی، زبیر، طلحہ، سعد اور سعید رضی اللہ عنہم، اکابر صحابہ جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے، عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد زندہ
رہے ہیں۔ اس لیے بعض محدثین نے لکھا ہے کہ راوی کا یہ کہنا کہ شہادت عثمان کے بعد کوئی بھی مددگار باقی نہیں رہا تھا، صحیح نہیں ہے لیکن غالباً راوی کی مراد یہ ہے کہ
یہ قدر جس نبی پر اٹھا تھا، ابھی وہ ختم نہیں ہوئی تھی کہ تمام اکابر بدر میں اس دنیا سے رخصت کر چکے تھے۔ یا پھر اکثریت پر کل حکم لگایا ہو۔

بْنُ عَوْفٍ النَّضْرِيُّ - عَبِيدَةُ بْنُ الْحَارِثِ
الْقُرَشِيُّ - عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ النَّضْرِيُّ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ - عُمَثَانُ
بْنُ عَمَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلْفَةُ ابْنِ صُلَيْ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِهِ وَ
خَوْبَةُ بَنِي سَهْمٍ - عَلِيُّ بْنُ أَبِي
طَالِبٍ النَّهَشَبِيُّ - عُمَرُ بْنُ عَوْفٍ
حَلِيفُ بَنِي عَاجِرٍ لُؤَيٍّ - عُقْبَةُ بْنُ
عَمْرِو النَّضْرِيُّ - عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ
الْعَنْزِيُّ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ النَّضْرِيُّ
عَوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ النَّضْرِيُّ -
عُثْمَانُ بْنُ مَالِكٍ النَّضْرِيُّ
قَتَادَةُ بْنُ مَطْعُونٍ قَتَادَةُ ابْنُ
الْعُثْمَانَ النَّضْرِيُّ - مَعَاذُ بْنُ عَمْرِو
الْجُمُوحِ - مَعُوذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ
مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أَسِيدٍ النَّضْرِيُّ
مُرَّاسَةُ ابْنِ الرَّبِيعِ النَّضْرِيُّ
مَعْنُ بْنُ عَبْدِ النَّضْرِيِّ مَسْطَعُ
بْنُ أَثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ
بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ - مَيْتَادُ بْنُ عَمْرِو
الْكَنْدِيِّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ - هِلَالُ بْنُ أَبِي
أُمَيَّةَ النَّضْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ -

بَابُ ۱۵ حَدِيثُ بَنِي النَّضْرِ

وَمَخْرَجُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَيْهِمْ فِي بَيْتِ الرَّحْلَيْنِ وَمَا أَدْوَامَا
الْعَدُوَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲) عبد اللہ بن مسعود البہذلی رضی اللہ عنہ (۲۳) عتبہ بن مسعود
البہذلی رضی اللہ عنہ (۲۴) عبد الرحمن بن عوف الزہری
رضی اللہ عنہ (۲۵) عبیدہ بن حارث القرشی رضی اللہ عنہ -
(۲۶) عبادہ بن الصامت النضاری رضی اللہ عنہ (۲۷) عمر بن
خطاب العدوی رضی اللہ عنہ (۲۸) عثمان بن عفان القرشی
رضی اللہ عنہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی،
جو آپ کے گھر میں تھیں، کی تیار داری کے لیے مدینہ منورہ میں ہی
چھوڑا تھا، لیکن بدر کی غنیمت میں آپ کا بھی حصہ لگایا تھا (۲۹) علی
بن ابی طالب البہاشمی رضی اللہ عنہ (۳۰) بنی عامر بن لوی کے حلیف
عمر بن عوف رضی اللہ عنہ (۳۱) عقبہ بن عمرو النضاری رضی اللہ عنہ
(۳۲) عامر بن ربیع العنزہ رضی اللہ عنہ (۳۳) عاصم بن ثابت
النضاری رضی اللہ عنہ (۳۴) عویم بن ساعدہ النضاری رضی
اللہ عنہ (۳۵) عتبہ بن مالک النضاری رضی اللہ عنہ (۳۶) قتادہ
بن مطعون رضی اللہ عنہ (۳۷) قتادہ بن لعمان النضاری رضی
اللہ عنہ (۳۸) معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ (۳۹) معوذ
بن عفرہ رضی اللہ عنہ (۴۰) اوران کے بھائی عوف رضی اللہ
عنہ - (۴۱) مالک بن ربیع البواسید النضاری رضی اللہ عنہ -
(۴۲) مرارہ بن ربیع النضاری رضی اللہ عنہ (۴۳) معن بن عدی النضاری
رضی اللہ عنہ (۴۴) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن
عبد مناف رضی اللہ عنہ (۴۵) مقداد بن عمرو الکندی رضی
اللہ عنہ، بنی زہرہ کے حلیف (۴۶) اور ہلال بن ابی امیہ النضاری
رضی اللہ عنہ ورضوان اللہ علیہم اجمعین -

۴۸۱ - بنو نضیر کے یہودیوں کا واقعہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو مسلمانوں کی دیت کے سلسلے
میں ان کے پاس جانا اور حضور اکرم کے ساتھ ان کا خلاف معاہدہ
طرز عمل، زہری نے عروہ کے واسطے سے بیان کیا کہ عروہ بن نضیر

سے بنو نضیر اور بنو قریظہ یہودیوں کے مدینہ میں دوڑے قبیلے تھے اور مدینہ کی اقتصادیات پر بڑی مذہک حاوی تھے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان کے ساتھ امن اور صلح کا معاہدہ کیا تھا۔ لیکن عذرا اور بدعہدی کے یہ عادی تھے۔ اس معاہدہ میں بھی ان کا یہی طرز عمل رہا۔ اس
لیے آل حضور نے ان کی بدعہدلی سے تنگ آکر انھیں ربیع، تیماد اور داوی القرظی کی طرف حلاً وطن کر دیا تھا۔

غزوہ بدر کے چھ مہینے بعد اور غزوہ احد سے پہلے ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ ہی وہ ہے جس نے اہل کتاب کے کفار کو ان کے گھروں سے نکالا اور یہ (جزیرہ عرب سے) ان کی پہلی جلا وطنی ہے۔“ ابن اسحاق کی تحقیق میں یہ غزوہ ”غزوہ بدر موتہ اور غزوہ احد کے بعد ہوا ہے۔“

۱۲۰۱۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر سے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (معاہدہ کے خلاف کر کے) لڑائی مول لی۔ اس لیے آپ نے قبیلہ بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا لیکن قبیلہ بنو قریظہ کو جلا وطن نہیں کیا، لہذا اس طرح ان پر احسان کیا۔ پھر بنو قریظہ نے بھی جنگ مول لی۔ اس لیے آپ نے ان کے مردوں کو قتل کروا دیا اور ان کی عورتوں، بچوں اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، صرف لعین بنی قریظہ اس سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے تھے، کیونکہ وہ آل حضورؐ کی پناہ میں آگئے تھے، اس لیے آپؐ نے انھیں پناہ دی اور انھوں نے اسلام قبول کر لیا تھا جنھوں نے کرم نے مدینہ کے تمام یہودیوں کو جلا وطن کر دیا تھا۔ بنو قریظہ کو بھی جو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا قبیلہ تھا۔ یہودی بنی حارثہ کو بھی اور مدینہ کے تمام یہودیوں کو۔

۱۲۰۲۔ محمد سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عوانہ نے خبر دی، انھیں ابوشمرہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے کہا ”سورہ حشر، تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے ”سورہ نضیر“ کہو، کیونکہ یہ سورت بنو نضیر کے ہی بارے میں نازل ہوئی، اس روایت کی متابعت مہشیم نے ابوشمرہ کے واسطے سے کی ہے۔

۱۲۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؐ نے بیان کیا کہ انصاری صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کچھ کھجور کے درخت مخصوص رکھتے تھے تاکہ اس کا پھل آپؐ کی خدمت میں بھیج دیا جائے، لیکن جب انصاری نے بنو قریظہ اور بنو نضیر پر فوج عطا

ثَانَ الذَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتْرَةٍ أَشْهَرَيْنِ وَ كَعْبَةَ بَدْرٍ قَبْلَ اخْذِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحُمْرِ وَ جَعَلَ ابْنَ إِسْحَاقَ بَعْدَ بَيْتِ مَعُونَةَ وَ أَحِبَّ -

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا أَبُو جُبَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيرُ قُرَيْظَةَ فَأَحْبَلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقْدَقُوا قُرَيْظَةَ وَ قَاتَ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رَجُلَهُمْ وَ قَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَ أَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لِحَقْوٍ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ فَأَمَتَهُمْ وَ أَسْلَمُوا وَ أَحْبَلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنِقَاعَ وَ هُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَ يَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَ كُلَّ يَهُودٍ الْمَدِينَةِ -

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا الْيَسْرُ بْنُ مَدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ الْحُشْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ ثَابِعًا هَشِيمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ -

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الرَّحْلُ يُعْبَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَ النَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ

فرمائی تو آنحضرتؐ ان کے چہل واپس فرمادیا کرتے تھے۔

۱۲۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجور کے باغات جلوادیشے تھے اور ان کے درختوں کو کٹوا دیا تھا۔ یہ باغات مقام بوریہ میں تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی "جو درخت تم نے کاٹ دیئے ہیں یا جنھیں تم نے چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی جڑوں پر کھڑے ہیں تو یہ اللہ کے حکم سے ہوا ہے"۔

۱۲۰۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جہان نے خبر دی انھیں جویر بن اسماعیل نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے باغات جلوادیشے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسی کے متعلق یہ شعر کہا تھا، (ترجمہ) "بنو لوی (قریش) کے شریفوں نے بڑی آسانی کے ساتھ بڑا شہت کمری، مقام بوریہ کی وہ آگ جو پھیل رہی تھی" بیان کیا کہ پھر اس کا جواب ابوسفیان بن حارث نے ان اشعار میں دیا۔ "خدا کرے کہ مدینہ میں ہمیشہ یوں ہی آگ لگتی رہے اور اس کے اطراف سے بھی جہاں مسلمانوں کی آبادیاں ہیں، یوں ہی شعلے اٹھتے رہیں، جنھیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہم میں سے کون اس مقام بوریہ سے دور ہے دوسرا اس آگ کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے" اور جنھیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کی سرزمین کو نقصان پہنچتا ہے۔"

۱۲۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں مالک بن ادس بن حذثان نصری نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھیں بلایا تھا (وہ ابھی امیر المؤمنین کی خدمت میں موجود تھے کہ) امیر المؤمنین کے حاجت رفا آئے اور عمر بنی کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ان کے آگے کی اجازت چاہتے ہیں، کیا آپ کی طرف سے انھیں اجازت ہے؟ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ ہاں، انھیں اندر بلاؤ۔ مخدومی دربار پر آئے اور عمر بنی کہ عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ بھی اجازت چاہتے ہیں، کیا انھیں اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں (انھیں بھی اندر بلاؤ) جب یہ دونوں حضرات اندر تشریف لائے

بَرَدٌ عَلَيْهِمْ۔

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَلُّ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَهُ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ فَذَلَّتْ مَا قَطَعَتْ ثُمَّ مِنَ الْبَيْتَةِ وَأَوْتَدَكْتُمُوهَا فَأُثِمَتْ عَلَى أُمُومِلَاحَ فَبَاذَنَ اللَّهُ۔

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا تَحْتَلُّ بَنِي النَّضِيرِ قَالَ وَلَكِنَّا نَقُولُ حَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ۔

وَهَٰذَا عَلَى سَرَاةٍ دَرِيٍّ لُؤَيٍّ حَرِيقٌ يَا لِمَوْنَةٍ مُسْتَظْفِرٍ قَالَ فَأَجَابَهُ أَبُو سُوَيْبٍ بْنُ الْحَرِثِ۔
أَدَا هَٰذَا اللَّهُ ذَلِكُ مِنْ صَنِيعٍ وَحَدَّثَ بِي فَأَوْجَحِمَا السَّعِيدُ سَلَعْلَمُ أَيْبَا مِنْهَا بَرَدَةٌ وَتَعْلَمُ أَيْ أَرْضَيْنَا نَضِيرُ

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ بْنُ الْحَدَّادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَاجَبَهُ حَاجِبُهُ فَبَاذَنَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ سُوَيْبٍ إِذْ ذُنُوقًا فَقَالَ نَعَمْ فَأَذْخَلَهُمْ فَلَيْثَ قَلِيلَةٍ ثُمَّ حَاجَبَهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ وَسَعْدِ بْنِ زَانٍ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ احْضُرِي سُبْنَى وَمَيْنَ هَٰذَا وَهُمَا عَمَلِيَّتَانِ فِي الدِّيَارِ

أَفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَأَسْتَبَّ عَلَى وَعَبَّاسٌ فَقَالَ
 الرَّهْطُ يَا مِيرَاثُ الْمُؤْمِنِينَ أَفْنِ بَيْنَهُمَا وَ
 أَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرِ فَقَالَ عُمَرُ
 إِنِّي عَبْدٌ ذَا وَاقٍ أَنشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بَاذَنَهُ
 تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ نَعْلَمُونَ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
 نُذِرُكَ مَا تَرَكْنَا مِنْكَ شَيْئًا بِذَلِكَ نَفْسُهُ
 قَالُوا فَتَدَا قَالَ ذَلِكُ قَدْ قَبِلَ عُمَرُ عَلَى
 عَبَّاسٍ وَعَبَّاسٌ فَقَالَ أَنشُرْكُمْ بِاللَّهِ هَلْ
 تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكُ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَأَبَى
 أَحَدٌ تَكُفُّ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ
 كَانَ يَخْصِي رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي هَذَا الْفَيْءِ بَشِيًّا ثُمَّ يُعْطِي أَحَدًا غَيْرَكَ
 فَقَالَ حَبَلٌ ذِكْرُكَ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى
 رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَفْجَفْتُكَ عَلَيْهِ مِنْ
 خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ إِلَى قَوْلِهِ فَتَدَا
 فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللَّهِ مَا
 اخْتَارَهَا دُونَكُمْ وَلَا أَسْتَاثَرَهَا
 عَلَيْكُمْ لَفَنَّا أَعْطَاكُمْ مَوَاهَا وَقَسَمَهَا
 بَيْنَكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ مِنْهَا
 فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُبْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ فَفَقَدَ سَكَنَهُمْ مِنْ
 هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَا خُدَّاءَ بَقِيَ فَيَجْعَلُ
 فَيَجْعَلُ مَالُ اللَّهِ فَعَمِلَ ذَلِكَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتِهِ ثُمَّ
 تُوَفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، امیر المؤمنین! میرا اور ان کا (علی رضی اللہ عنہ)
 فیصلہ کر دیجئے۔ ان دونوں حضرات کا اس جائیداد کے بارے میں اختلاف
 تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مالِ بنو نضیر سے
 فی ف کے طور پر دیا تھا۔ اس موقع پر علی اور عباس رضی اللہ عنہما نے ایک
 دوسرے پر تنقید کی تو حاضرین نے عرض کی کہ امیر المؤمنین! آپ دونوں
 حضرات کا فیصلہ کر دیجئے تاکہ دونوں حضرات کا کوئی جھگڑا باقی نہ رہے
 عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جلدی نہ کیجئے، میں آپ لوگوں سے اس اللہ کے
 واسطے سے پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، کیا
 آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا،
 ہم (انبیاء کی درانت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ
 صدقہ ہوتا ہے، اور اس سے آل حضور کی مراد خود اپنی ذات سے تھی
 حاضرین نے کہا کہ جی ہاں، آل حضور نے یہ فرمایا تھا۔ پھر عمر رضی اللہ
 عنہ، عباس اور علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا
 میں آپ حضرات سے بھی اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ
 حضرات کو بھی معلوم ہے کہ آنحضرت نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی؟ ان
 دونوں حضرات نے بھی جواب اثبات میں دیا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ
 عنہ نے فرمایا۔ پھر میں آپ حضرات سے اس معاملے پر گفتگو کرتا ہوں،
 اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فی ف میں
 سے (جو بنو نضیر سے ملی تھی) ایک خصوصیت کے ساتھ عنایت کیا تھا جس
 میں آپ کے سوا اور کسی کی شرکت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کا اس کے متعلق
 ارشاد ہے کہ ”بنو نضیر کے اموال سے جو اللہ نے اپنے رسول کو دیا ہے
 تو تم نے اس کے لیے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے (یعنی
 جنگ نہیں ہوئی تھی) اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”قدیر“ تک۔ تو یہاں خاص
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا، لیکن خدا گواہ ہے کہ آل
 حضور نے تجسب منظر انداز کر کے اپنے لیے اسے مخصوص نہیں کیا تھا، انتم
 پر اپنی ذات کو ترجیح دی تھی، پہلے اس مال میں سے تمہیں دیا اور تم میں اس
 کی تقسیم کی اور آخر اس فی ف میں سے یہ جائیداد بچ گئی تھی۔ پس آپ اپنی ازواج
 کا سالانہ خرچ بھی اسی میں سے دیتے تھے، اور جو کچھ اس میں سے باقی
 بچتا تھا اسے آپ اللہ تعالیٰ کے مال کے مصارف میں خرچ کیا کرتے تھے،

(یعنی رفاہ عام) اور اجتماعی ضرورتوں میں) اُن حضرو نے اپنی زندگی میں یہ جائداد انھیں مصارف میں خرچ کی۔ پھر جب آپ کی وفات ہو گئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اُن حضرو کا جانشین بنایا گیا ہے، اس لیے آپ نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا اور اسے انھیں مصارف میں خرچ کرتے رہے جس میں اُن حضرو خرچ کرتے تھے اور آپ حضرات یہیں موجود تھے۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی طرز عمل اختیار کیا، جیسا کہ آپ لوگوں کو بھی اس کا اعتراف ہے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ اپنے اس طرز عمل میں سچے مخلص صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرتے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی اٹھالیا، اس لیے میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جانشین بنایا گیا ہے۔ چنانچہ میں اس جائداد پر اپنی امارت کے دو ساول سے قاضی ہوں اور اسے انھیں مصارف میں صرف کرتا ہوں جس میں اُن حضرو صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اور اللہ جانتا ہے کہ میں بھی اپنے طرز عمل میں سچا، مخلص، صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں، پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے، آپ دونوں ایک ہی میں اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے۔ پھر آپ میرے پاس آئے، آپ کی مراد عباس رضی اللہ عنہ سے تھی، تو میں نے آپ دونوں کے سامنے یہ بات صاف کر دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے تھے کہ ”ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ ہدقہ ہے۔“ پھر جب میرے سامنے یہ بات آئی کہ وہ جائداد میں آپ دونوں حضرات کو دے دوں (تاکہ آپ اس کا انتظام کریں اور ان مصارف میں خرچ کریں جس میں وہ خرچ ہوتی آئی ہے، ملکیت کے طور پر نہیں) تو میں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں یہ جائداد آپ کو دے سکتا ہوں، لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عہد و میثاق کی تمام ذمہ داریوں کو آپ پورا کریں، آپ لوگوں کو بخوبی معلوم ہے کہ اُن حضرو نے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خود میں نے جب سے میں دلی بنا ہوں، اس جائداد کے معاملہ میں کس طرز عمل کو اختیار کیا ہے۔ اگر یہ شرط منظور نہ ہو تو پھر مجھ سے اس کے بارے میں

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنَّا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضْنَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْتَحَنَ حِينَئِذٍ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ تَذَكَّرَانِ أَيْتَ أَبَا بَكْرٍ عَمِلَ فِيهِ كَمَا فَعَلُوا نِ وَاللَّهِ لَيَعْلَمَنَّ إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارِكُ وَاسْمُهُ ثَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ شَوَّفَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّ مَنُورَةٍ فَقَبَضْنَاهُ سَنَكَيْنَ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمِلْ فِيهِ بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارِكُ وَاسْمُهُ ثَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْنَا فِي كَلَامٍ كَمَا وَكَلِمَتُكُمْ وَاحِدَةٌ وَأَفْرُكُكُمْ جَمِيعٌ فِجِئْتَنِي يَعْزِي عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِثُ مَا تَرَكَتُمْ مَدَقَّتْ فَلَمَّا مَدَّ إِلَيَّ أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ قُلْتُ إِنَّ شِئْتُمَْا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمْ عَلَى أَنْ عَلَيْكُمْ عَهْدُ اللَّهِ وَمِيثَاقُهُ لَتَعْمَلَنَّ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ دَعَمِلْتُ فِيهِ مَدَّ وَلِيَّتٌ وَارَةً فَلَمَّا تَكَلَّمْتُ فِي فَقُلْتُ مَا أَدْفَعُهُ إِلَيْنَا مِنْ ذَلِكَ فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمْ أَفَتَلْتَمِيسَانِ مِنِّي فَصَاءَ عَزِيدٌ ذَلِكَ فَوَاللَّهِ الَّذِي بَارَكْتُ بِهِ شَعْرَتُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَنْ لَمْ أَقْضِ فِيهِ بِقَضَائِهِ عَزِيدٌ ذَلِكَ حَتَّى تَقْضَوْهُ

آپ لوگ گفتگو نہ کریں۔ آپ لوگوں نے اس پر کہا کہ ٹھیک ہے، آپ اسی شرط پر وہ جائداد ہمارے حوالے کر دیں جتنا کچھ میں نے اسے آپ لوگوں کے حوالے کر دیا، کیا آپ حضرات اس کے سوا کوئی اور فیصلہ اس سلسلے میں مجھ سے کر دانا چاہتے ہیں؟ اس اللہ کی قسم جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں، قیامت تک میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا! اگر آپ لوگ بشرط کے مطابق اس کے انتظام و انصرام سے، عاجز ہیں تو وہ جائداد مجھے واپس کر دیجیے میں خود اس کے انتظامات کر لوں گا۔ زہری نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن زہیر سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ مالک بن اوس نے یہ روایت تم سے صحیح بیان کی ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زہرہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے، آپ نے بیان کیا کہ آل حضورؐ کی ازدواج نے عثمان رضی اللہ عنہ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا (جب وہ خلیفہ ہوئے) اور ان سے مطالبہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تھی اس میں سے ان کے حصے ملنے چاہئیں لیکن میں نے انھیں روکا اور ان سے کہا، تم خدا سے نہیں ڈرتے کیا ان حضورؐ نے خود نہیں فرمایا تھا کہ ہماری میراث نہیں تقسیم ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے، ان حضورؐ کا اشارہ اس ارشاد میں خود اپنی ذات کی طرف تھا، النبی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جائداد میں سے دسابق کی طرح ان کی ضروریات کے لیے ملتا رہے گا جب میں نے ازدواج مطہرات کو حدیث سنائی تو انھوں نے بھی اپنی رائے بدل دی عروہ نے بیان کیا کہ یہی وہ صدقہ ہے جس کا انتظام پیٹے علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا علی رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کو اس کے انتظام میں شریک نہیں کیا تھا بلکہ خود اس کا انتظام کرتے تھے (اور جس طرح آل حضورؐ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ نے اسے خرچ کیا تھا، اسی طرح انھیں مصارف میں آپ بھی خرچ کرتے تھے) اس کے بعد وہ صدقہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے انتظام میں آگیا تھا، پھر حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے انتظام میں رہا۔ پھر جناب علی بن حسین اور حسن بن حسن کے انتظام میں رہا۔ یہ دونوں حضرات اس کا انتظام و انصرام نوبت بنوبت کرتے رہے۔ اور آخر میں یہ صدقہ جناب زید بن حسن کے انتظام میں آگیا تھا۔ اور یہ حق ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ تھا۔

السَّاعَةِ فَإِنَّ عَجْزَتُنَا عَنَّا فَأَدْعَا إِلَى قَاتَا
الْكُفْيُكَمَا قَالَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْوَعْدِ
عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مَدَقَّ مَا لَيْتُ
بُنْ أَوْسٍ أَنَا سَمِعْتُ قَاتِشَتَا زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَرْسَلْتُ
أَنَا وَاجِرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عُثْمَانَ إِلَى أَبِي مَكْرٍ يَسْأَلُنَا نَمْنُفَنَ
مِثْلًا فَأَدْعَا اللَّهُ عَجْزَتُنَا عَنَّا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا رَدُّهُ
فَقُلْتُ لَهْمُتْ أَلَا تَتَّقِينَ اللَّهَ
أَلَمْ تَعْلَمَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ
لَا تَوَرَّثُوا مَا شَرَكْنَا مَعَهُ قَتْلًا
يُرِيدُ بِذَلِكَ تَقْدِيرَهُ إِنَّمَا
يَأْكُلُ كُلُّ الْخَمْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْكَمَالِ فَاسْتَفْهَى
أَنَا وَاجِرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَخْبَرْتُمُنَّ قَالَ
فَكَانَتْ هَذِهِ الصَّدَقَةُ بِبَيْدِ
عَبِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عِيَّاشًا فَغَلَبَهُ
عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِبَيْدِ حَسَنِ
بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِبَيْدِ حُسَيْنِ بْنِ
عَبِيٍّ ثُمَّ بِبَيْدِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ
وَحَسَنِ بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ هَذَا
كَانَ يَتَدَاوَلُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ بِبَيْدِ
ابْنِ حَسَنِ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَقًّا ۝

لے یہ حدیث اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔ اور پہلے بھی نوٹ میں اس کی وضاحت کر دی گئی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جو کچھ بھی مذکور کی اس جائداد (یعنی آگے)

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اِبْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْعِيَّاسُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ فَلَمَسَا مِنْهُمَا أَرْحَمَهُ مِنْ فَتَاهُ وَسَمِعَهُ مِنْ حَبِيبٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزْنِي مَا شَرَكْنَا مَدَقَّةً لَأَنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا السَّالِ وَاللَّهُ لَقَرَأَتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي -

باب ۸۷ قتل کعب بن الاشرف

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكُوبُ ابْنَ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ أَدَى اللَّهُ دَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَيْبٌ أَنْ أَقْتُلَهُ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنْ لَيْتَ أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَإِنَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنِي مَدَقَّةً وَإِنَّهُ قَدْ عَنَانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَ أَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمْلِكَنَّ قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّجَعْنَا مَدَقَّةً نَحْبُ أَنْ نُدَاعِيَ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَمْرٍ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ وَ قَدْ

۱۲۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فاطمہ علیہا السلام اور عیاس رضی اللہ عنہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین جو خاک میں تھی اور جو خیمہ میں آپ کو حصہ ملا تھا اس میں سے اپنی میراث کا مطالبہ کیا۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا تھا کہ ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ العیال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جائداد میں سے حصہ ضرور ملتا رہے گا (حسب سابق) اور خدا گواہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزوں کے ساتھ عمدہ معاملہ، خود اپنے عزیزوں کے ساتھ حسن معاملت سے مجھے زیادہ عزیز ہے

۱۲۰۸۔ کعب بن اشرف کا قتل

۱۲۰۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کا کام کون تمام کر آئے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو بیت اذیتیں دے چکا۔ اس پر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ پسند فرمائیں گے کہ میں اسے قتل کر دوں؟ ان حضرات نے اثبات میں جواب دیا، انھوں نے عرض کی، پھر آنحضرت مجھے اجازت عنایت فرمائیں کہ میں اس سے کچھ باتیں کہوں جس سے پہلے اسے مطمئن اور خوش کر دوں، اگرچہ وہ باتیں خلاف واقعہ ہی کیوں نہ ہوں! ان حضرات نے انھیں اجازت دے دی۔ اب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، کعب بن اشرف کے پاس آئے اور اس سے کہا، یہ شخص (اشارہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف) مبارک کی طرف تھا، ہم سے صدقہ مانگتا رہتا ہے اور اس نے ہمیں تھکا مارا ہے۔ (اب ہمارے پاس کچھ باقی نہیں رہا ہے، اس لیے میں تم سے حق لینے آیا ہوں۔ اس پر کعب نے کہا، ابھی آگے دیکھتا، خدا کی قسم، بالکل اکتا جاؤ گے)

(بقیہ صفحہ) اسکے بارے میں اختلاف تھا وہ صرف اس بات کا تھا کہ اس کی نگرانی کون کرے اور اس صدقہ کا متولی کون ہو۔ حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر پہلے کچھ غلط بھی رہی بھی ہوگی تو وہ ان حضرات کی اس حدیث کے سبب حضرت کو معلوم ہو جانے کے بعد کہ انبیاء کی میراث تقسیم نہیں ہوتی دور ہوئی تھی۔ فقہ حنفی میں یہ جزئیہ ملتا ہے کہ جب تک خیانت ظاہر نہ ہو، بہتر یہی ہے کہ وقف کے متولی واقف ہی کی اولاد میں سے ہوں۔

محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ نے کہا، چونکہ ہم نے بھی اب ان کی اتباع کر لی ہے اس لیے جب تک یہ نہ کھل جائے کہ ان کا ارتکاب کس کوڑ بٹھنسا ہے، انھیں چھوڑنا بھی مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ میں تم سے ایک وسق یا دروی نے بیان کیا کہ دو وسق قرض لینے آیا ہوں۔ اور ہم سے عمرو بن دینار نے یہ حدیث کئی مرتبہ بیان کی، لیکن ایک وسق یا دو وسق کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ میں نے ان سے کہا کہ حدیث میں ایک وسق یا دو وسق کا تذکرہ آیا ہے۔ کعب بن انشرف نے کہا، ہاں، (میں قرض دینے کے لیے تیار ہوں، لیکن) میرے یہاں کچھ رہن رکھ دو، انھوں نے پوچھا، رہن میں تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا، اپنی عورتوں کو رہن رکھ دو، انھوں نے کہا کہ تم عرب کے خوبصورت ترین فرد ہو، ہم تمھارے پاس اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں، اس نے کہا، پھر اپنے بچوں کو گروی رکھ دو، انھوں نے کہا، ہم بچوں کو کس طرح گروی رکھ دیں۔ کل انھیں اسی پرگایاں دی جائیں گی کہ ایک یا دو وسق پر اسے رہن رکھ دیا گیا تھا، یہ تو بڑی بے غیرتی ہے۔ البتہ ہم تمھارے پاس "دائمہ" رہن رکھ سکتے ہیں۔ یسفیان نے بیان کیا کہ مراد اس سے ہتھیار تھے۔ محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ نے اس سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا اور رات کے وقت اس کے یہاں آئے، آپ کے ساتھ ابوناثر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ کعب بن انشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ پھر اس کے قلعہ کے پاس جا کر انھوں نے اسے آواز دی۔ وہ باہر آنے لگا تو اس کی بہری سنے کہا۔ کہ اس وقت (اتنی رات گئے) کہاں باہر جا رہے ہو؟ اس نے کہا، وہ تو محمد بن مسلم اور میرا بھائی ابوناثر ہے۔ عمرو کے سوا دوسرے راوی اسے بیان کیا کہ اس کی بیوی نے اس سے کہا تھا کہ مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے۔ جیسے اس سے خون ٹپک رہا ہو۔ کعب نے جواب دیا کہ میرے بھائی محمد بن مسلم اور میرے رضاعی بھائی ابو ناثر ہیں۔ شریف کو اگر رات میں بھی نیزہ بازی کے لیے بلایا جاتا ہے، تو وہ نکل پڑتا ہے۔ بیان کیا کہ جب محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ اندر گئے تو آپ کے ساتھ دو آدمی اور تھے یسفیان سے پوچھا گیا کہ کیا عمرو بن دینار نے ان کے نام بھی لیے تھے؟ انھوں نے بتایا کہ بعض کا نام لیا تھا۔ عمرو نے بیان کیا کہ وہ آئے تو ان کے ساتھ دو آدمی اور تھے۔ اور عمرو بن دینار کے سوا راوی نے، ابوبس بن جبر و حارث بن اوس اور عباد بن بشر نام بتائے تھے عمرو نے بیان کیا کہ وہ اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لائے تھے اور انھیں یہ ہدایت

أَمْ ذَا أَنْ تَسْلِقَنَا وَسُقًا أَوْ وَسْقَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَرُّ وَسُقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقُلْتُ لِمَا فِيهِ وَسُقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ أَسَا فِيهِ وَسُقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ أَمْ هُنُوْنِي قَالُوا أَيْ شَيْءٍ سَرَيْدُ قَالَ أَرْهَنُونِي نِسَاءً كَعَمْرٍ قَالُوا كَيْفَ تَرْهَنُكَ نِسَاءً نَا وَأَنْتَ أَحْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَأَرْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ تَرْهَنُكَ أَبْنَاءُ نَا فَخَسِبَ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهْنٌ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَنِّي وَبَلَّتْ نَرْهَنُكَ اللَّهُمَّ قَالَ سَفِينٌ يَعْصِي السِّلَاحَ فَنَوَاعِدُ أَنْ يَأْتِيَهُ خَبَاءٌ لَمِيلًا وَمَعَهُ أَبُو نَابِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الصَّنَاعَةِ فَدَعَا هُمُ إِلَى الْهَيْصِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ أَمْدَأْتَهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَ أَخِي أَبُو نَابِلَةَ وَقَالَ عُمَرُ عَمْرٍو قَالَتْ أَسْمُهُمْ صَوْنًا كَمَا نَتَقَطُرُ مِنْهُ السَّحَابُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيْعِي أَبُو نَابِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوُدِعِيَ إِلَى قَلْعَةٍ بِبَيْلِدٍ لَرَجَابٍ قَالَ فَوَيْدُ خَلِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ قِيلَ بِسَفِينٍ سَتَا هُمُ عَمْرُو قَالَ سَتَا بَعْضُهُمْ قَالَ عَمْرُو وَجَاءَ مَعَهُ بَرَجَلَيْنِ وَقَالَ عُمَرُ عَمْرُو وَابْنُ عَبَّاسٍ بَنِي حَبْرٍ وَالْهَرِثُ بْنُ أَدِيسٍ وَعَبَّادُ بْنُ يَشْرٍ قَالَ عَمْرُو جَاءَ مَعَهُ بَرَجَلَيْنِ فَقَالَ

إِذَا مَا جَاءَ فَنَاقِي قَاتِلٍ بِشَعْبِهِ
فَأَسْمَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ
اسْتَمَكَنْتُمْ مِنْ رَأْسِهِ فَذُكُّوا
فَاضْرِبُوهُ وَقَالَ مَرَّةً ثَمَّ
أَسْمِكُمْ فَنَذَلَ إِلَيْهِمْ مَوْشِحًا
وَهُوَ يَنْفَخُ مِنْهُ رِيحُ الطَّيِّبِ
فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَأَنِّيَوْمِ رَجَعْنَا
أَعْمَا طَيِّبٍ وَقَالَ عُبَيْدُ عَمْرٍو وَ
قَالَ عُبَيْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ
وَأكْبَدُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرٍو فَقَالَ
أَنَا ذُنُوبِي إِنْ أَشْطَرَّ رَأْسُكَ قَالَ
فَنَسَمَهُ ثُمَّ أَسْمَأَ أَصْحَابَهُ ثُمَّ
قَالَ أَنَا ذُنُوبِي قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا
اسْتَمَكَنْتُمْ مِنْهُ قَالَ ذُكُّوا
فَفَتَلَكُمُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرُوهُ بِهِ

باب ۱۵۸ - تَبَلَّغَ فِي رَاجِعِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَقِيقِ
وَقِيلَ سَلَامٌ مِنَ ابْنِ الْحَقِيقِ كَانَ
يُجَبِّدُ قِيلَ فِي حِمْلِهِ لَهُ بِأَمْرٍ مِنَ
الْجَوَابِ وَقَالَ الرَّهْبِيُّ هُوَ بَعْدَ
كُفِّ بْنِ الرَّشَفِ

۱۲۰۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ابْنُ تَعْرِفَةَ ثنا يَحْيَى
بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى
أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ
مَبْتَئَةً لَيْسَ لَهُ وَهُوَ نَائِمٌ فَفَتَلَهُ

۱۲۱۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ

کی تھی کہ جب کعب آئے گا تو میں اس کے بال (سر کے) اپنے ہاتھ میں لے
لوں گا اور اسے سونگھنے لگوں گا جب تمہیں اندازہ ہو جائے کہ میں نے اس
کا سر پوری طرح اپنے قبضہ میں لے لیا ہے تو پھر تیار ہو جانا اور اسے
قتل کر ڈالنا۔ عمرو نے ایک مرتبہ یوں بیان کیا کہ پھر اس کا سر سونگھ لیا گیا۔
آخر کعب چادر لپیٹے ہوئے باہر آیا۔ اس کے جسم سے خوشبو پھوٹی پڑتی
تھی۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آج سے زیادہ عمدہ خوشبو میں نے
کبھی نہیں سونگھی تھی۔ عمرو کے سوا (دوسرے راوی) نے بیان کیا کہ کعب
اس پر بولا، میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو ہر وقت عطر میں مٹی ہوتی
ہے اور حسن و جمال میں بھی اس کی کوئی منظر نہیں۔ عمرو نے بیان کیا کہ
محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا، کیا تمہارے سر سونگھنے کی مجھے
اجازت ہے؟ اس نے کہا، سونگھ سکتے ہو۔ بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ
عنہ نے اس کا سر سونگھا اور آپ کے بعد آپ کے ساتھیوں نے بھی سونگھا۔
پھر آپ نے کہا، کیا دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے اس مرتبہ بھی
اجازت دے دی، پھر جب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسے پوری طرح
اپنے قابو میں لے لیا تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تیار ہو جاؤ، چنانچہ انھوں
نے اسے قتل کر دیا اور آلِ حفصہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دی
(حدیث پہلے گزر چکی ہے)۔

۴۸۳ - ابورافع عبد اللہ بن ابی حقیق کا قتل

اس کا نام سلام بن ابی حقیق بنایا گیا ہے۔ وہ خیر میں رہتا تھا
اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سر زمین حجاز میں اپنے ایک قلعہ میں رہتا
تھا۔ زہری نے بیان کیا کہ اس کا قتل کعب بن اشرف کے بعد
ہوا تھا۔

۱۲۰۹ - مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان
کے والد نے ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہؓ کو ابورافع (پیوڑی
کے قتل) کے لیے بھیجا اور رات کے وقت اس کے گھر میں عبد اللہ بن عتیک
رضی اللہ عنہ نے داخل ہو کر اسے قتل کر ڈالا، اس وقت وہ سو رہا تھا۔

۱۲۱۰ - مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن موسیٰ

نے حدیث بیان کی، ان سے اسرئیل نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے برابر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع یہودی (کے قتل) کے لیے چند انصاری صحابہ کو بھیجا اور عبد اللہ بن عقیل رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنایا، ابو رافع، حضور اکرم کی ایزد کے در پہلے رہا کرتا تھا۔ اور آپ کے خلاف (آپ کے دشمنوں کی) مدد کیا کرتا تھا۔ سرزمین حجاز میں اس کا ایک قلعہ تھا اور وہیں وہ رہا کرتا تھا جب اس کے قلعہ کے قریب یہ حضرات پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے موتی لے کر واپس آچکے تھے (اپنے گھروں کو) عبد اللہ بن عقیل رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ آپ لوگ یہیں رہیں، میں (اس کے قلعہ پر) جارا ہوں لیکن ہے دربان پر کوئی تدبیر کارگر ہو جائے اور میں اور جانے میں کامیاب ہو جاؤں، چنانچہ آپ (قلعہ کے پاس) آئے اور دروازے سے قریب پہنچ کر آپ نے خود کو اپنے کپڑوں میں اس طرح چھپا لیا جیسے کوئی فقیر، جا جت کر رہا ہو، قلعہ کے تمام افراد اندر داخل ہو چکے تھے۔ دربان نے انھیں بھی قلعہ کا آدمی سمجھ کر آواز دی، خدا کے بندے، اگر اندر آنا ہے تو جلدی آ جاؤ، میں اب دروازہ بند کر دوں گا۔ (عبد اللہ بن عقیل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) چنانچہ میں بھی اندر چلا گیا اور چھپ کر اس کی نقل و حرکت کو دیکھنے لگا۔ جب سب لوگ اندر آ گئے تو اس نے دروازہ بند کیا اور کنجیوں کا گچھا ایک کھونٹی پر ٹانگ دیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ اب میں ان کنجیوں کی طرف بڑھا اور انھیں اپنے قبضہ میں کر لیا۔ پھر میں نے دروازہ کھول لیا۔ ابو رافع کے پاس اس وقت کہا نیاں اور واستائیں بیان کی جا رہی تھیں۔ وہ اپنے خاص بالا خانے میں تھا۔ جب داستان کو اس کے بیان سے اٹھ کر چلے گئے تو میں اس کے کمرے کی طرف چڑھنے لگا، اس عرصہ میں میں جتنے دروازے اس تک پہنچنے کے لیے کھولتا تھا۔ انھیں اندر سے بند کر دیتا تھا، اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ اگر قلعہ والوں کو میرے متعلق معلوم بھی ہو جائے تو اس وقت تک یہ لوگ میرے پاس نہ پہنچ سکیں جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں۔ آخر میں اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس وقت وہ ایک تاریک کمرے میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ (سوتا) تھا، مجھے کچھ اعزازہ نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں ہے اس لیے میں نے آواز دی، یا ابارافع! وہ بولا کون ہے؟ اب میں نے آواز کی طرف بڑھ کر تلواریں ایک ضرب لگائی، اس وقت میں

بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ
السَّيِّدِ قَالَ كَيْفَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ
رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَرَ عَلَيْهِمْ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَقِيلٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ
يُؤَدِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيُعِينُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ فِي حِمْنٍ لَهُ بَارِزٍ
الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْنَاهُ وَقَدْ عَزَبَتْ
الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ تَبَرَّحَهُمْ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ لِي مُصَاحِبِي اجْلِسُوا مَا كَانَ
فَإِذَا مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلنَّبِيِّ اب
لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ فَأَنْتَبِهُ حَتَّى دَنَا مِنَ
الْبَابِ ثُمَّ تَفَنَّنَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَفْضِيهِ
حَاجَةً وَفَتَا دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ
النَّبَوِيُّ يَا عَبْدُ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ تَرِيدُ أَنْ
تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ
الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكُنْتُ فَلَمَّا دَخَلْتُ
النَّاسُ أَعْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الدَّغَالِيَقَ
عَلَى دَحَبٍ قَالَ فَكُنْتُ إِلَى الدَّغَالِيَقِ
فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو
رَافِعٍ يُسَمِّرُ عِيْدَهُ وَكَانَ فِي عِلَاقِي لَدَى
فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ
إِلَيْهِ فَخَجَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ
عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ إِنَّ الْقَوْمَ قَدْ رَوَّاهُ
ثُمَّ يَخْلُصُونَ إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَأَنْتَفَيْتُ
إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُطْلِعٍ وَسَطٍ
عِيَالِهِ لَمْ أَذِرْهُ أَبَيْتَ هُوَ مِنَ النَّبِيِّ
فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هَذَا أَفَأَهْوَيْتُ
نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ حَذْبَةً بِالسَّيْفِ وَ

سبب گھرا یا ہوا تھا اور یہی وجہ ہوئی کہ میں اس کا کام تمام نہیں کر سکا۔ وہ چینا تو میں کرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر تک باہر ہی ٹھہرا رہا۔ پھر دوبارہ اندر گیا اور میں نے پوچھا۔ البورافع! یہ آواز کیسی تھی؟ وہ بولا، تیری ماں پر تباہی آئے۔ ابھی ابھی مجھ پر کسی نے تلوار سے حملہ کیا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آواز کی طرف بڑھ کر میں نے تلوار کی ایک مزب لگائی، انھوں نے بیان کیا کہ اگرچہ میں اسے زخمی تو بہت کر چکا تھا لیکن وہ ابھی مرا نہیں تھا۔ اس لیے میں نے تلوار کی نوک اس کے سپٹ پر رکھ کر دبائی جو اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی۔ مجھے اب یقین ہو گیا تھا کہ میں اسے قتل کر چکا ہوں۔ چنانچہ میں نے دروازے ایک ایک کر کے کھولنے شروع کیے، آخر میں ایک زینے پر پہنچا۔ میں یہ سمجھا کہ زمین کی سطح تک میں پہنچ چکا ہوں (لیکن ابھی میں اوپر ہی تھا) اس لیے میں نے اس پر پاؤں رکھ دیا اور نیچے گر پڑا، چاندنی رات تھی، اس طرح گر پڑنے سے میری پٹنی ٹوٹ گئی، میں نے اسے اپنے عمامہ سے باندھ لیا۔ اور اگر دروازے پر پہنچ گیا۔ میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک یہ نہ معلوم ہو جائے کہ آیا میں اسے قتل کر چکا ہوں یا نہیں۔ جب دسح کے وقت (مرغ نے بانگ دی تو اسی وقت قتل کی تفصیل پر ایک لپکارنے والے نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ اہل جاز کے تاجر البورافع کی موت ہو گئی ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اب جلدی کرو، اللہ تعالیٰ نے البورافع کو قتل کر دیا ہے چنانچہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔ آپ حضورؐ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ، میں نے پاؤں پھیلا دیے تو آپ حضورؐ نے اس پر دست مبارک پھیرا۔ اور اس کی بکت سے پاؤں اتار اچھا ہو گیا جیسے کبھی اس میں چوڑ آئی ہی نہیں تھی۔

أَنَا دَهَشْتُ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا فَصَاحَ فَنَزَحْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمَكْتُ غَيْرَ مُعَيَّدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ يَا مَلِكُ الْوَيْلُ إِنَّ رَحْبَةَ فِي الْبَيْتِ ضَرَبَتْكَ بِالسَّيْفِ قَالَ فَا ضَرْبُهُ ضَوْبَةٌ أَتَخَشُّهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ طَبَعَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَخَرَفَتْ أَفَى قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ يَا أَبَا رَافِعٍ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى دَرَجَةِ لَسَا فَوَضَعْتُ رَحْبِي وَأَنَا أُمْسِي أَفَى حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي السَّيْلَةِ مُضْمِرَةً فَأَنْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبَتْهُمَا بَعْمًا ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ أَقْتَلْتُهُ فَكَلَّمَا صَاحَ الدَّيْلُ قَامَ النَّاسُ عَلَى السُّورِ وَقَالَ أُنْثَى أَبَا رَافِعٍ تَأْجِرُ أَهْلَ الْحُجَبَارِ فَا تَطَلَّقْتُ إِلَى أُمَّيَّيْنِ فَقُلْتُ النَّحَاءُ فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ فَتَقَمَّيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَّيْ ثُمَّ فَقَالَ أَلْبَسْتُ رَجُلًا فَبَسَطْتُ رَحْبِي فَسَحَّهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتِكْهَا قَطُّ -

۱۲۱۱ - ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح نے حدیث بیان کی، آپ مسلم کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عتیک اور عبداللہ بن عتیر رضی اللہ عنہما

۱۲۱۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحٌ هُوَ ابْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَتِيكَ فِي
 نَاسٍ مَعَهُمْ فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى دَلُّوا هِزْلَ الْحِصْنِ
 فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكَ امْكُثُوا
 أَنْتُمْ حَتَّى انْطَلِقَ أَنَا فَإِنِّي نَظَرْتُ مَا
 نَتَكَلَّفْتُ أَنْ أَدْخَلَ الْحِصْنَ فَقَدْ وَاحْتَارَا
 لَهُمْ قَالَ خَرَجُوا بِقَبَسٍ تَطْلُبُونَهُ قَالَ
 فَخَشِيتُ أَنْ أُعْرِفَ مَا لَمْ تَعْرِفْ رَأَيْتُ
 صَافِيًا أَقْبَضِي حَاجِبَةً ثُمَّ نَادَى صَاحِبَ
 الْبَابِ مَنْ أَمَّا أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ
 خَلِيدٌ خُلْ قَبْلَ أَنْ أُغْلِقَهُ فَدَخَلْتُ
 ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي مَرْبِطٍ حِمَارِ عَبْدِ
 بَابِ الْحِصْنِ فَتَعَسَّوْا عَيْنًا أَيْ
 رَافِعٍ وَ تَحَدَّ ثَوًّا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ
 مِنَ السَّيْلِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ
 فَلَمَّا هَدَّاتِ الْأَمْوَاتُ وَلَا أَسْمَعُ
 حَرَكَتَهُ خَرَجْتُ قَالَ وَمَا بَيْتُ صَاحِبِ
 الْبَابِ حَيْثُ وَ مَنَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِي
 كُوَّةٍ فَأَخَذْتُهِ فَقَبِضْتُ بِهِ بَابَ
 الْحِصْنِ قَالَ قُلْتُ أَنْ تَنْدَرَ فِي الْقَوْمِ
 أَنْطَلَقْتُ عَلَى مَهْلٍ ثُمَّ عَمِدْتُ إِلَى
 أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ فَعَلَقْتُهَا عَلَيْهِمْ
 مِنْ ظَاهِرٍ ثُمَّ مَعِدْتُ إِلَى أَبِي رَافِعٍ
 فِي سَكْمٍ فَإِذَا لَبِيتُ مُظْلَمٌ كَدُّ
 طَفِيءٍ سِرَّاحِلَةٍ فَلَمَّا أَذِيرَ أَيْنَ الرَّجُلِ
 فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مِنْ هَذَا قَالَ
 فَعَمِدْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَصْرَيْتُهُ وَ
 صَاحٍ فَلَمَّا نَعْنُ سَبِيًّا قَالَ ثُمَّ حَيْثُ
 كَأَنِّي أُغَيِّثُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا أَبَا رَافِعٍ
 وَ عَمِدْتُ صَوْتِي فَقَالَ أَلَا أَمُحِبُّكَ لِمَ

کو چن صحابہؓ کے ساتھ ابورافعؓ (کے قتل) کے لیے بھیجا۔ یہ حضرات اندر
 ہوئے۔ جب اس کے قلعہ کے قریب پہنچے تو عبداللہ بن عتیک رضی اللہ
 عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ لوگ یہیں ٹھہر جائیں، پہلے میں جاتا
 ہوں، دیکھوں کیا صورت حال ہے۔ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ
 نے بیان کیا کہ قلعہ کے قریب پہنچ کر (میں اندر جانے کے لیے تدابیر کرنے
 لگا۔ اتفاق سے قلعہ کا ایک گڑھا گم تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ اس گڑھے
 کو تلاش کرنے کے لیے قلعہ والے اس کا ایک شعلہ لے کر باہر نکلے۔ بیان
 کیا کہ میں ڈرا کہ کہیں مجھے کوئی پہچان نہ دے، اس لیے میں نے اپنا سر ڈھک
 لیا، جیسے میں قضا حاجت کر رہا ہوں۔ اس کے بعد دربان نے آواز
 دی کہ اس سے پہلے کہ میں دروازہ بند کر لوں جسے قلعہ کے اندر داخل ہونا ہے
 وہ جدی آجائے۔ میں نے (موقعہ غنیمت سمجھا اور) اندر داخل ہو
 گیا۔ اور قلعہ کے دروازے کے پاس ہی جہاں گڑھے بانڈھے جاتے
 تھے۔ وہیں چھپ گیا۔ قلعہ والوں نے ابورافعؓ کے ساتھ کھانا کھایا
 اور پھر اسے قلعے سناتے رہے۔ آخر کچھ رات گئے وہ سب (قلعہ کے
 اندر) اپنے اپنے گھروں میں واپس آ گئے، اب سنا چکا تھا کہ اس کو
 حرکت بھی محسوس نہیں ہوتی تھی، اس لیے میں باہر نکلا۔ آپ نے بیان کیا کہ
 میں نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا کہ دربان نے کئی ایک طاق میں رکھی ہے،
 میں نے پہلے کئی اپنے قبضہ میں لی اور پھر سب سے پہلے قلعہ کا دروازہ
 کھولا۔ بیان کیا کہ میں نے یہ سوچا تھا کہ اگر قلعہ والوں کو میرا علم ہو گیا تو میں
 بڑی آسانی کے ساتھ راہ فرار اختیار کر سکوں گا۔ اس کے بعد میں نے ان
 کے کمروں کے دروازے کھولنے شروع کئے (جن کے بعد ابورافعؓ کا مخصوص
 کمرہ پڑتا تھا) اور انھیں اندر سے بند کرتا جاتا تھا، اب میں زمینوں سے ابورافعؓ
 کے بالا خانے تک پہنچ چکا تھا۔ اس کے کمرہ میں اندر پڑتا تھا، اس کا چراغ گل
 کر دیا گیا تھا۔ میں یہ نہیں اذان کر پاتا تھا کہ ابورافعؓ ہے کہاں! اس لیے
 میں نے آواز دی! یا ابورافع! اس پر وہ بولا کہ کون ہے؟ آپ نے بیان کیا کہ
 پھر کداز کی طرف میں بڑھا اور میں نے تموار سے اس پر حملہ کیا۔ وہ چلائے لگا۔
 لیکن یہ وار اوجھا پڑا تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر دوبارہ میں اس کے قریب
 پہنچا گویا اس کی مدد کو آیا ہوں میں نے آواز بدلی کہ پوچھا، کیا بات پیش
 آئی، ابورافع! اس نے کہا، تیری مال پر تباہی آئے، ابھی کوئی شخص میرے

الْمُرِيلُ وَخَلَّ عَلَى رَحْلٍ فَضَرَبَ بِنَجْدٍ بِالسَّيْفِ
فَقَالَ وَقَعَدَتْ لَدُنَّيْنَا كَأَصْرِبَةٍ أُخْزِي
خَلْمُ نَعْنٍ شَيْئًا فَصَاحَ وَقَامَ أَهْلُ قَالَ
شَمَّ جِئْتُ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي كَهَيْئَةِ
الْمُعْتِثِ فَإِذَا مَسْتَلَقِي عَلَى ظَهْرِهِ فَأَنْعَمَ
السَّيْفُ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ اسْتَكْبَى عَلَيْهِ
حَتَّى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظَمِ ثُمَّ خَرَجْتُ
وَهَبًا حَتَّى أَتَيْتُ السُّلْهُ أُمَامَةَ
أَنْزِلُ فَأَسْقَطَ مِنْهُ مَا تَخَلَّعَتْ رِحْلِي فَعَصَبَتْهَا
لَحْمًا أَتَيْتُ أَصْحَابِي أَخْبِلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوا
فَبَشِّرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَبَى لَدَا بَرَحٍ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَلَمَّا كَانَ
فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةَ فَقَالَ أَنْعَى أَمَا
رَأَيْتُمْ قَالَ فَقُمْتُ أَمْشِي مَا فِي قَلْبِي فَأَذْكُرْتُ
أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا السَّيْفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ ۝

باب غزوة أحد

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذْ عَدُوْتُ مِنْ
أَهْلِكَ تَتَوَيَّ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ
لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ مُسِيحٌ عَلَيْهِمْ وَقَوْلِهِ
حَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا
وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ
إِنْ يَسْسِسْكُمْ قَدْ رُمِ قَتْلُ مَسْ الْقَوْمِ
قَدْ رُمِ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نَدَاؤُهَا
سَبِينَ النَّاسِ وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا وَبَيَّضَهُ مِنْكُمْ شُرَكَاءُ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَلَيَمَحْضِ
اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمَحْضِ الْكَافِرِينَ
يَوْمَ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْحَبَّةَ وَ

کمرے میں آگیا تھا اور تلوار سے مجھ پر چمکدیا۔ آپ نے بیان کیا کہ اس مرتبہ
مجھ میں نے اس کی آواز کی طرف بڑھ کر دوبارہ حمد کیا۔ اس حملہ میں بھی وہ
قتل نہ ہو سکا۔ مجھ وہ چلانے لگا اور اس کی بیوی بھی اٹھ کھڑی اور چلانے
لگی آپ نے بیان کیا کہ مجھ میں فریادیں سن کر پہنچا اور میں نے اپنی
آواز بدل لی اس وقت وہ چپٹ لیا ہوا تھا میں نے اپنی تلوار اس کے
پیٹ پر رکھ کر زور سے اسے دبایا۔ آخر جب میں نے بڑی ٹوٹنے کی
آواز سن لی تو میں وہاں سے نکلا، بہت گھبرا ہوا۔ اب زہر پر اچکا تھا
میں اترا چاہتا تھا کہ نیچے گر پڑا جس سے میرا پاؤں ٹوٹ گیا میں نے
اس پر پٹی باندھی اور منگوڑے ہونے اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا میں
نے ان سے کہا کہ تم لوگ جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری
سناد میں تو بہاں سے اس وقت تک نہیں بہو گے کہ جب تک اس کی موت
کا اعلان نہ سن لوں۔ چنانچہ سحر کے وقت موت کا اعلان کرنے والا رتلہ کی
فصیل پر چڑھا اور اعلان کیا کہ ابراہیم کی موت واقع ہو گئی ہے۔ آپ
نے بیان کیا کہ مجھ میں چلنے کے لیے اٹھا، مجھے (فروست میں) کوئی تکلیف
محسوس نہیں ہوتی تھی۔ اس سے پہلے کہ میرے ساتھی حضور اکرم کی خدمت
میں پہنچیں، میں نے انھیں پالیا اور انھیں خوشخبری سنائی۔

۴۸۴ - غزوة أحد

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہ وقت یاد کیجئے، جب آپ صبح
کو اپنے گھروں کے پاس سے نکلے مسلمانوں کو قتال کے لیے
مناسب مقامات پر لے جاتے ہوئے اور اللہ بڑا سننے والا ہے
بڑا جاننے والا ہے" اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد "اور نہ ہمت
ہارو اور نہ غم کرو، تمہیں غالب رہو گے اگر تم مؤمن رہو گے۔ اگر
تمہیں کوئی زخم پہنچ جائے تو ان لوگوں کو بھی ایسا ہی زخم پہنچ
چکا ہے" اور ہم ان ایام کی الٹ پھیر تو لوگوں کے درمیان کرتے
ہی رہتے ہیں، تاکہ اللہ ایمان لانے والوں کو جان لے۔ اور
تم میں سے کچھ کو شہید بنانا تھا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست
نہیں رکھتا، اور تاکہ اللہ ایمان لانے والوں کو میل کچیل سے
صاف کر دے اور کافروں کو مٹا دے۔ شاید تم اس گمان میں
ہو کہ جنت میں داخل ہو گے، حالانکہ ابھی اللہ نے تم میں سے ان

لوگوں کو جانا نہیں جنہوں نے جہاد کیا اور نہ صبر کرنے والوں کو جانا۔ اور تم قنوت کی تمنا کر رہے تھے قبل اس کے کہ اس کے سامنے آؤ، سو اس کو اب تم نے کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور یقیناً تم سے اللہ نے سچ کر دکھایا اپنا وعدہ نصرت، جب کہ تم انہیں اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب تم خود ہی کمزور پڑ گئے اور باہم جھجھک پڑے، حکم رسول کے باب میں، اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ اللہ نے دکھا دیا تھا جو کچھ کرتے چاہتے تھے۔ بعض تم میں وہ تھے جو دنیا چاہتے تھے اور بعض تم میں ایسے تھے جو آخرت چاہتے تھے، پھر اللہ نے تم کو ان میں سے بٹھالیا۔ تاکہ تمہاری پوری آزمائش کرے، اور اللہ نے یقیناً تم سے درگزر کی اور اللہ ایمان لانے والوں کے حق میں بڑا فضل والا ہے (اور آیت) ”اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انہیں ہرگز مردہ مت خیال کرو“ الآیۃ

لَمَّا تَعْلَمَ اللَّهُ السَّيِّئَاتِ مِنْ حَاضِرًا مِنْكُمْ وَتَعْلَمَ الصَّابِرِينَ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُلَاقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ وَقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ صَدَّقَ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحْسُرُونَ بِأَذْيِهِ حَتَّى إِذَا فُتِنْتُمْ وَمَثَلٌ فِي الْأَمْرِ وَعَصَبْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرْسَلْنَا مَا تَحِبُّونَ مِنْكُمْ مَنْ يَرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْهُمْ مَنْ يَرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَّفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الْآيَةِ :-

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا عَنْهُ السَّوْهَابِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا جَبْرِيلُ اخْذُوا بِرَأْسِهِ فَرَسَهُ عَلَيْهِ إِذَا عَادَ الْحَرْبَ۔

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلِ أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَأَنَّمَا يَوْمَ لَدَى حَيَاءٍ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَعَمَ الْمَيْتَةَ فَقَالَ إِنْ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَطَرٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ وَإِنْ مَوْعِدُكُمْ الْحَوْضُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي لَأَسْتَأْخِشُ عَلَيْكُمْ

۱۶۱۲۔ مرحوم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ ابی نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحد کے موقع پر فرمایا، یہ جبریل علیہ السلام ہیں، ہتھیار بند، اپنے گھوڑے کی لگام بخامیے ہونے۔

۱۶۱۳۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انہیں زکریا بن علی نے خبر دی، انہیں ابن المبارک نے خبر دی، انہیں حیاۃ نے، انہیں یزید بن ابی حبیب نے، انہیں ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد سال بعد وفات سے کچھ پہلے (غزوہ اُحد کے شہداء کے لیے دعا کی، جیسے آپ زہد اور مردوں سب کو دُعا کر رہے ہو۔ اس کے بعد آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا، میں تم سے آگے آگے ہوں، میں تم پر گواہ رہوں گا اور مجھ سے رقیامت کے دن تمہاری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی، اس وقت بھی میں اپنی اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔ تمہارے بارے میں مجھے اس کا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے، ہاں میں تمہارے بارے

میں دنیا سے ڈرتا ہوں کہ تم کہیں دنیا کے لیے باہم منافست نہ کرنے لگو۔ عقیبن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ آخری دیوار تھا۔

۱۲۱۴ھ - ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن اسحاق نے اور ان سے ہراء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ احد کے موقع پر جب مشرکین سے مقابلہ کے لیے ہم پہنچے تو ان حضورؐ نے تیر اندازوں کا ایک دستہ عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں (سپاہی پر) متعین کر دیا تھا اور ہمیں حکم دیا تھا کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، اس وقت بھی جب تم دیکھ لو کہ ہم ان پر غالب آگئے ہیں پھر بھی یہاں سے نہ ہٹنا اور اس وقت بھی جب تم دیکھ لو کہ وہ ہم پر غالب آگئے، تم لوگ ہماری مدد کے لیے نہ آنا۔ پھر جب ہماری مدد بھیڑ کفار سے ہوئی تو ان میں جھگڑا مچ گئی اس نے دیکھا کہ ان کی عورتیں (جو ان کی بہت بڑھانے کے لیے آئی تھیں)، سپاہیوں پر بڑی تیزی کے ساتھ بھاگی جا رہی ہیں، سپاہیوں سے دوپٹے اٹھائے ہوئے جس سے ان کے پارسیب دکھائی دے رہے تھے۔

عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے (تیر انداز) ساتھی کہنے لگے کہ غنیمت غنیمت اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ مجھے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی تھی کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اس لیے تم لوگ مال غنیمت لٹنے نہ جاؤ لیکن ان کے ساتھیوں نے ان کا حکم ماننے سے انکار کر دیا ان کی اس حکم عدد دل کے نتیجے میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور ستر مسلمان شہید ہوئے۔ اس کے بعد ابوسفیان نے سپاہی پر سے آواز دی کیا تمھارے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں؟ اُن حضورؐ نے فرمایا کوئی جواب نہ دے گا پھر انھوں نے پوچھا، کیا تمھارے ساتھ ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) موجود ہیں؟ اُن حضورؐ نے اس کے جواب کی بھی ممانعت فرمادی، انھوں نے پوچھا، کیا تمھارے ساتھ ابن خطاب (عمر رضی اللہ عنہ) موجود ہیں؟ اس کے بعد وہ کہنے لگے کہ یہ سب قتل کر دیئے گئے، اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ بے قابو ہو گئے اور فرمایا، خدا کے دشمن! تم جھوٹے ہو، خدا نے ابھی انھیں بخش دیل کرنے کے لیے باقی رکھا ہے۔ ابوسفیان نے کہا مہبل (ایک بنت ابلہ

أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنَّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَكُنْتُمْ فَسَوْهَا قَالَ فَكَانَتْ أَخْرَجَ نَظْرَةً نَظَرَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۱۲۱۴ھ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ اسْحَاقَ قَالَ لَقِينَا الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ مَدْيَنَ وَاجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ شَاءَ الرُّمَاحُ ذَامَرَعَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ وَ قَالَ لَا تَبْرَحُوا إِنْ رَأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوا وَإِنْ رَأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلَا تُعِينُونَا فَلَمَّا لَقِينَا هَرَبُوا فَخَشِيَ رَأْيُنَا النَّبَاءَ يَشْتَدُونَ فِي الْجَبَلِ وَنَعْنُ عَنْ سَوَاقِهِمْ فَكَانَتْ خَلْفَهُمْ فَأَخَذُوا يَقُولُونَ الْغَنِيمَةُ الْغَنِيمَةُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَهْدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَوْ تَبْرَحُوا فَأَبَوْا فَلَمَّا أَبَوْا صُرِفَتْ وَجُوهُهُمْ فَأَصْحَبُ سَبْعُونَ قَبِيلًا وَأَشْرَفَ أَبُو سُهَيْلٍ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ حَمْدٌ فَقَالَ لَا تَحْبِيبُوهُ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قَحَافَةَ فَقَالَ لَا تَحْبِيبُوهُ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنْ هُوَ لَدَاءٌ فَتَبَوُّوا فَتَلَوْا كَانُوا أَحْيَاءَ لَا حَابُوا فَتَلَوْا يَمْلِكُ غَمْرٌ لِنَفْسِهِمْ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ أَبْقَى اللَّهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِيكَ قَالَ أَبُو سُهَيْلٍ اْعْلُ هُبَلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبِيبُوهُ قَالُوا مَا يَقُولُ قَالَ

رہے، آل حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا جواب دو صحابہؓ نے عرض کی کہ ہم کیا جواب دیں؟ آل حضورؐ نے فرمایا کہ کہو، اللہ سب سے بلند اور بزرگ تر ہے۔ ابوسفیانؓ نے کہا، ہمارے پاس عزیٰ (رمت) ہے اور تمہارے پاس کوئی عزیٰ نہیں۔ آل حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا جواب دو صحابہؓ نے عرض کی، کیا جواب دیں؟ آل حضورؐ نے فرمایا کہ کہو، اللہ ہمارا حامی اور مددگار ہے اور تمہارا کوئی حامی نہیں۔ ابوسفیانؓ نے کہا، آج کا دن، بد کے دن کا بدلہ ہے، اور لڑائی کی مثال ڈول کی ہوتی ہے۔ (کبھی ہمارے حق میں اور کبھی تمہارے حق میں) تم اپنے مقتولین میں کچھ لاشوں کو ملکہ کیا ہوا پاؤ گے، میں نے اس کا حکم نہیں دیا تھا، لیکن مجھے برا بھی نہیں معلوم ہوا۔

۱۲۱۵۔ مجھے عبداللہ بن محمدؓ نے خبر دی، ان سے سفیانؓ نے حدیث بیان کی، ان سے عروہؓ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض صحابہؓ نے غزوہ احد کی صبح کو شراب پی۔ (ابھی حرام نہیں ہوئی تھی) اور پھر شہادت کی موت نصیب ہوئی (رضی اللہ عنہم)

۱۲۱۶۔ ہم سے عبدانؓ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہؓ نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہؓ نے خبر دی، انھیں سعد بن ابراہیمؓ نے ان سے ان کے والد ابراہیمؓ نے کہ (ان کے والد) عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا، آپ کا روزہ تھا، تو آپ نے فرمایا، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ (احد کی جنگ میں) شہید کر دیئے گئے۔ وہ مجھ سے افضل اور بہتر تھے، لیکن انھیں جس جادو کا کفن دیا گیا (وہ اتنی چھوٹی تھی کہ اگر اس سے ان کا سر چھپایا جاتا تو پاؤں کھل جاتا تھا اور اگر پاؤں چھپایا جاتا تو سر کھل جاتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے فرمایا، اور حمزہ رضی اللہ عنہ۔ اسی جنگ میں) شہید کئے گئے، وہ مجھ سے بہتر اور افضل تھے۔ پھر جیسا کہ تم دیکھتے ہو، ہمارے لیے دنیا میں فراغت اور وسعت دی گئی، یا آپ نے یہ فرمایا کہ پھر جیسا کہ تم دیکھتے ہو، ہمیں دنیا دی گئی، ہمیں تو اس کا ڈر ہے کہ کہیں یہی ہماری نیکیوں کا بدلہ نہ ہو جو اسی دنیا میں ہمیں دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد آپ اتار روئے کہ کھانا تناول نہ فرما سکے۔

۱۲۱۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمدؓ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیانؓ نے حدیث بیان کی، ان سے عروہؓ نے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صحابیؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوہ

قُورُوا اللّٰهَ اَعْلٰی وَاَحَدٌ قَالَ اَبُو سَفْیَانَ لَنَا الْعُزٰی وَلَا عَزٰی لَكُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْبَبُوْهُ قَالُوْا مَا نَقُوْلُ قَالَ قُورُوا اللّٰهَ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَكُمْ قَالَ اَبُو سَفْیَانَ یَوْمَ یَوْمٍ یُّؤْمِرُ بِدَارِ الْحَرْبِ سِجَالٌ وَتَحْبُودٌ مِّثْلَةُ لَحْمٍ اَمْرٌ لِّہَا وَتَحْمُؤٌ لِّہَا

۱۲۱۵۔ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمَدٍ حَدَّثَنَا سَفْیَانٌ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ حَبَابٍ قَالَ اصْطَبَحَ الْخَمْرُ یَوْمَ اَحَدٍ نَّاسٌ ثُمَّ قَتَلُوْا شَہِدًا

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنۡ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرٰہِیْمَ عَنْ اَبِیْہِ اِبْرٰہِیْمَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَقْبٰی بَطْعَامٍ وَكَانَ صَاحِبًا فَقَالَ قَتَلَ مَصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَهُوَ حَیْرٌ مِّنِّیْ کَفِیْ فَا بُرَدَ اِنْ عَطِیَ رَاسُہُ مَدَّتْ رِحْلَہُ وَاِنْ عَطِیَ رِحْلَہُ مَدَّتْ رَاسُہُ وَاَمَّا ہُوَ قَالَ وَ قَتَلَ حَمْرَةَ وَهُوَ حَیْرٌ مِّنِّیْ ثُمَّ بَسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا بَسِطَ وَ قَالَ اُعْطِیْنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا اُعْطِیْنَا وَقَدْ خَشِیْنَا اَنْ نَّشْکُوْنَ حَسَنًا تَا عَجَلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ یَبْکِیْ حَتّٰی تَرَکَ الطَّعَامَ

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْیَانٌ عَنْ عُمَرَ وَ سَمِیْعَ حَبَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ أَحْمَدُ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَمِنَ أَنَا
قَالَ فِي الْحَيَّةِ فَأَلْفَيْ شَمَدَاتٍ فِي بَيْدَةٍ
ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ۝

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ
خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَغِي وَحْبَةَ اللَّهِ
فَوَحِبَ أَجْرُ نَا عَلَى اللَّهِ وَمِنَّا مَنْ مَضَى
أَوْ ذَهَبَ كَمَا يَأْكُلُ مِنْ أَجْرِهِ
شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْنَبُ ابْنِ
عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أَحْمَدٍ لَمْ يَكُنْ فِي
الرَّأْسِ نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ
خَرَجَتْ رَحِلَاهُ وَإِذَا غُطِيَ بِهَا
رَحِلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا
رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رَحِلِهِ الرَّذْخَةَ أَوْ قَالَ
اسْقُوا عَلَى رَحِلِهِ مِنَ الرِّذْخَةِ وَمِنَّا حَتَّى
أُتِيتُ لَدَى شَرِكَتِهِ فَهُوَ يَهْدِي بَعْدَ ۝

۱۲۱۹۔ أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ
أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ
عَبْتُ عَنْ أَوَّلِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمَّا أَشْهَدَ فِي أَنَّهُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَدَنِيَّ اللَّهُ
مَا أَحَدٌ فَلَقِي يَوْمَ أَحْمَدٍ فَمَزِمَ النَّاسُ
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَغْتَدِرُ إِلَيْكَ مَنَابِرَ
بِالْمَشْرِعُونَ فَتَقَدَّمَ يَسْلِفِهِ
فَلَقِي سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ أَيْنَ يَا
سَعْدُ إِنِّي يَا أَحْمَدُ رَجِمَ الْخَبَّةَ دُونَ

احد کے موقع پر پوچھا، یا رسول اللہ! اگر میں قتل کر دیا گیا تو میں کہاں
جاؤں گا؟ آپ حضورؐ نے فرمایا کہ جنت میں! انھوں نے کھجور پھینک
دی جو ان کے ہاتھ میں تھی اور رٹنے لگے یہاں تک کہ شہید ہوئے۔

۱۲۱۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث
بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے
خباب بن الارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ ہمارا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی اور رضا
تھی، اس کا اجر و ثواب اللہ کے ذمے تھا۔ پھر ہم میں سے بعض حضرت
تو وہ تھے جو گزرتے گئے اور کوئی اجر انھوں نے اس دنیا میں نہیں دیکھا
انھیں میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے، احد کی لڑائی میں
آپؐ نے شہادت پائی تھی ایک دھاریا رچا در کے سوا اور کوئی چیز ان کے
پاس نہیں تھی (اور وہی ان کا کفن بنی) جب ہم اس سے ان کا سر چھپاتے
تھے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں چھپانے تو سر کھل جاتا، آل حضورؐ نے
فرمایا کہ سر چادر سے چھپا دو اور پاؤں پر رذخہ گھاس ڈال دو یا آل
حضورؐ نے یہ الفاظ فرمائے تھے کہ (اسقوا علی رجليه من الرذخه من الذخيرة)
بجائے (اجعلوا علی رجليه من الرذخه من الذخيرة) اور ہم میں بعض
وہ تھے جنھیں ان کے اس عمل کا بدلہ (اسی دنیا میں) مل رہا ہے اور وہ اس
سے نفع اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۲۱۹۔ ہم سے حسان بن حسان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ
نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی
اللہ عنہ نے کہ ان کے چچا بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ پھر آپ
نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی ہی لڑائی میں غیر حاضر رہا،
اگر ان حضورؐ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی اور لڑائی میں شرکت کا
موقع دیا تو اللہ دیکھے گا کہ میں کتنی بے جگری سے لڑتا ہوں۔ پھر غزوہ احد
کے موقع پر جب مسلمانوں کی جماعت میں افراتفری پیدا ہو گئی تو انھوں نے کہا
اے اللہ! مسلمانوں نے آج جو کچھ کیا، میں آپ کے حضور میں اس کے لیے
معذرت خواہ ہوں، اور مشرکین نے جو کچھ کیا، میں آپ کے حضور میں اس
سے برکت اور اپنی سزا دی ظاہر کرتا ہوں۔ پھر اپنی تلوار کے کراسے بڑھے،
راستے میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان سے کہا،

سعد کہاں جا رہے ہو؟ میں تو اہل بیت کی دامن میں جنت کی ہوائیں محسوس کر رہا ہوں۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھ گئے اور شہید کر دیئے گئے۔ ان کی لاش بچانی نہیں جا رہی تھی۔ آفران کی بہن نے ایک تیل یا ان کی انگلیوں سے ان کی لاش کی شناخت کی، نیز سے، تلوار اور تیر کے تقریباً انہی زخم ان کے جسم پر تھے (رضی اللہ عنہ)

۱۲۲۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، انھیں خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی اور انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب ہم قرآن مجید کو ترتیب وار لکھنے لگے (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) تو مجھے سورۃ احزاب کی ایک آیت (لکھی ہوئی) نہیں ملی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تلاوت کرتے بار بار سنا تھا۔ پھر جب ہم نے اس کی تلاش کی تو وہ آیت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے یہاں ہمیں ملی۔ (آیت یہ تھی) ”مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهُ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَتَلَ نَجْرًا وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ“ پھر ہم نے اس آیت کو اس کی سرورت میں قرآن مجید کی ترتیب کے مطابق لکھ دیا۔

۱۲۲۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے انھوں نے عبداللہ بن زبیر سے سنا، وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے بیان کیا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کے لیے نکلے تو کچھ لوگ جو آپ کے ساتھ تھے (منافقین کی جماعت، بہانہ بنا کر) واپس چلے گئے۔ پھر صحابہؓ کی ان واپس ہونے والے منافقین کے بارے میں دوڑیں ہو گئی تھیں، ایک جماعت تو کہتی تھی کہ ہمیں پہلے ان سے جنگ کرنی چاہیے اور دوسری جماعت کہتی تھی کہ ان سے ہمیں جنگ نہ کرنی چاہیے۔ اس پر آیت نازل ہوئی ”پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تمہاری دو جماعتیں ہو گئی ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال اور سرکشی کی وجہ سے انھیں کفر کی طرف لوٹا دیا ہے“ اور ان حضوروں نے فرمایا کہ دین ”طہیر“ ہے، سرکشوں کو یا اس طرح اپنے سے دور کر دینا ہے جیسے آگ چاندی

اِحْدٍ فَتَضَىٰ فَقَتِلَ كَمَا عُرِفَ حَتّٰى عَزَمَتْهُ اُخْتُهُ بِشَامَةً اَوْ بِنَايَةً وَّيَمُ يَفْعُهُمْ وَتَشَاكُؤُنَ مِنْ طَلْعَةِ وَضُكَيْهِ وَرُمِيَةٍ بِسَهْمِهِ

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي شَهَابٍ اَخْبَرَنِي فِي حَادِثَةٍ بَيْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اُمِّهِ سَمِيعِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَمَى يَقُولُ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْاَحْزَابِ حِينَ فَسَحْنَا الْمُصْحَفَ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاَهَا فَوَحَدَنَا هَا مَعَ خَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ النَّضَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهُ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَتَلَ نَجْرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ فَالْحَقْنَاَهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ -

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاُحُدِ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ خَرَجَ مَعَهُ وَكَانَ اَمْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَتَيْنِ فَرَقَةٌ تَقُولُ نَقَاتِلْهُمْ وَفَرَقَةٌ تَقُولُ لَا تَقَاتِلْهُمْ فَتَزَلْتُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فَيُشَكُّونَ وَاللّٰهُ اَسَاسُكُمْ بِمَا كَسَبُوا وَقَالَ لَنْتَهَا طَيِّبَةٌ تَكْفِي الدُّنُوْبَ كَمَا تَكْفِي الْمَنَامَ

کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

۴۸۵۔ (قرآن مجید کی آیت) جب تم میں سے دو جامعین اس کا خیال کر بیٹھیں کہ بہت مار دیں، درآنحالیکہ اللہ دونوں کا مدد کرتا رہتا اور مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر اعتماد رکھنا چاہیئے۔

۱۲۲۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی ”وَإِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا“ (ترجمہ عنوان میں گزر چکا) یعنی بنی حارثہ اور بنی سلمہ کے بارے میں۔ میری یہ خواہش نہیں ہے کہ یہ آیت نازل نہ ہوئی، جبکہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے (آیت میں) کہ ”اور اللہ ان دونوں جماعتوں کا مددگار ہے“

۱۲۲۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، جابر! کیا نکاح کر لیا؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ اہل حضورؐ نے دریافت فرمایا، کنواری سے یا ثیبہ سے؟ میں نے عرض کی کہ ثیبہ سے، اہل حضورؐ نے فرمایا، کسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ کیا، جس کے ساتھ تم کھیل کرتے ہیں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے والد احمہ کی لڑائی میں شہید ہو گئے، نوڑ کیاں چھوڑیں، گویا میری نو بہنیں موجود ہیں، اسی لیے میں نے مناسب نہیں خیال کیا کہ انھیں جیسی ناخبر بہ کار لڑکی ان کے پاس لاکے بٹھا دوں۔ بلکہ ایک ایسی عورت لاؤں جو ان کی دیکھ بھال کرے اور ان کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھے، انھیں غور سے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔

۱۲۲۴۔ ہم سے احمد بن ابی شریح نے حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے فرس نے، ان سے شعبی نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ کے والد عبد اللہ رضی اللہ عنہ احمہ کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے اور قرع چھوڑ گئے تھے اور چھوڑ کیاں بھی جب دختروں سے کھجور ادا سے جانے کا وقت قریب آیا تو، آپ نے بیان کیا کہ میں بنی کریم صلی اللہ

خَبَثَ الْفِطْرَةِ۔

۴۸۵۔ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ هَذَا الرَّامِيَّ فِينَا إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا بَنِي سَلَمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ وَمَا أَحْبَبُ أَفْعَالَهُمْ أَنْزَلَ اللَّهُ يَقُولُ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَحْمَدُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا ذَا أَمَكْرًا أَمْ ثَيْبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيْبًا قَالَ فَهَلْ حَارِثَةُ قُلْتُ نَعَمْ عِنْدَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ فَاكْرَهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ حَارِثَةُ خَرَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلَكِنَّ امْرَأَةً تَسْتَطِيعُ وَتَقْدُمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَصَبْتَ۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شَرِيحٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فَرَسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دُبًّا وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَهُ هَذَا التَّحَدُّ

عمر و سلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ جیسا کہ آنحضرت کے علم میں ہے والد احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے اور قرض چھوڑ گئے ہیں، میں چاہتا تھا کہ قرضخواہ آپ کو دیکھ لیں (اور قرض کے مطالبہ میں نرمی برتیں) آل حضور نے فرمایا، جاؤ اور ہر قسم کی کجیور کا الگ الگ ڈھیر لگا لو، میں نے حکم کے مطابق عمل کیا اور پھر آپ کو بلائے گیا۔ جب قرضخواہوں نے آپ کو دیکھا تو جیسے اس وقت مجھ پر زور زیادہ بھر پڑا اٹھے۔ (قرضخواہ ہیروئی تھے) آل حضور نے جب ان کا طرز عمل دیکھا تو آپ پہلے سب سے بڑے ڈھیر کے چاروں طرف تین مرتبہ پھرے، اس کے بعد اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا، اپنے قرضخواہوں کو بلاؤ۔ آل حضور برابر انھیں نہپ کے دیتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کی طرف سے ان کی امانت ادا کر دی۔ میں اس پر خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی امانت ادا کر دے اور میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کجیور بھی بڑے جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام دوسرے ڈھیر بچا دیئے بلکہ اس ڈھیر کو بھی جب میں نے دیکھا جس پر آل حضور بیٹھے ہوئے تھے (اور جس میں سے آپ نے قرض ادا کیا تھا) کہ جیسے اس میں سے ایک کجیور کا دانہ بھی کم نہیں رہا۔ ۱۲۲۵۔ ہم سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطے سے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا، غزوہ احد کے موقع پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ دو اور صاحب (یعنی جبریل اور میکائیل علیہما السلام انسانی صورت میں) تھے، وہ آپ کو اپنی حفاظت میں لے کر کفار سے بڑی بے جگری سے لڑ رہے تھے، ان کے جسم پر سفید کپڑے تھے، میں نے انھیں نراس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

۱۲۲۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہاشم بن ہاشم سعدی نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ احد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش کے تیرے کھال کر دیئے اور فرمایا خوب تیر برباؤ، میرے مال باپ تم پر فدا ہوں۔

قَالَ أَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كُنَّا عِلْمَتِ آتٍ وَالْبَيْتِ خَدِ اسْتَشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَوَكَّلْ دَيْتَ كَشَيْدًا وَرَأَيْتُ أَحِبُّ إِن يَزَالُ الْعُرْمَاوُ فَقَالَ إِذْ هَبْ فَيَبْدُرُ كُلُّ شَيْءٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرْتُ وَرَأَيْتُ كَأَنَّهُمْ أُعْزُوِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَلَمَّا أَيْ مَا يَفْتَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَغْطِيهَا بَيْدًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ حَبَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِذْ لَكَ أَهْلًا بِكَ فَمَا زَالَ يَكْبُلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ عَنْ وَالْبَيْتِ أَمَا كُنْتَ دَامَا أُنْصِيَ أَنْ يَبْدُوِي اللَّهُ أَمَا نَتَّ وَالْبَيْتِ وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي يَمْرُؤَ فَسَلَّمَ اللَّهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ الْبَيْتِ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ ثَمَرَةً وَاحِدَةً ۖ ۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ أَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ بَيْتًا سَلَاكَ عَنْهُمَا عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضُ كَأَنَّ شَدَّ الْقِتَالِ مَا دَرَأَتْهُمَا قَبْلُ وَلَا يَعْلَمُ ۖ

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ نَشَلَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ أَرُمِرْتُمْنِي الْبَيْتِ ۖ

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّ ثَنَا يَحْيَى عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ
سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو نُوَيْمٍ
أُحِبُّهُ -

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ثَنَا لَيْثٌ عَنْ
يَحْيَى عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ اللَّهَ قَالَ قَالَ سَعْدُ
بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَمَعَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ
أَبَدَ بِهِ كِلَيْهِمَا مِرْبِدٌ حِينَ
قَالَ فَذَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَهُوَ
يَقَاتِلُ -

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ
عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَلِيًّا يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبُوَيْهِ
بِحَدِّ غَيْرِ سَعْدٍ -

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبُوَيْهِ
بِحَدِّ إِسْحَاقَ بْنِ مَالِكٍ خَلِّفِي
سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ
إِسْمِي وَابْنُ أَبِي وَأُمِّي -

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى أَبُو عُمَرَ
أَنَّ اللَّهَ يُنْقِضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ

۱۲۲۷۔ ہم سے مسد بن حداد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ اُحُد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ہمت افزائی کے لیے اپنے والد اور والدہ دونوں کا ایک ساتھ ذکر کیا اور فرمایا کہ میرے مال باپ تم پر فدا ہوں۔

۱۲۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیس نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابن المسیب نے، انھوں نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحُد کے موقع پر میری ہمت افزائی کے لیے اپنے والد اور والدہ دونوں کا ایک ساتھ ذکر فرمایا، ان کی ملا حضور اکرم کے اس ارشاد سے تھی جو آپ نے اس وقت فرمایا تھا جب وہ جنگ کر رہے تھے کہ میرے مال باپ تم پر فدا ہوں۔

۱۲۲۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسمون نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے ابن شداد نے بیان کیا، انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ سعد رضی اللہ عنہ کے سوا میں نے کسی (کی ہمت افزائی) کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر نہیں سنا۔

۱۲۳۰۔ ہم سے شیبہ بن مرقان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبد اللہ بن شداد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن مالک رمالک سعد رضی اللہ عنہ کے والد ابی وقاص کا اصل نام تھا، اسے سوا میں نے اور کسی کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کرتے نہیں سنا میں نے خود سنا کہ اُحُد کی لڑائی کے موقع پر آل حضور فرما رہے تھے، سعد! خوب تیرا سوا، میرے مال باپ تم پر فدا ہوں۔

۱۲۳۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ابو عثمان بیان کرتے تھے کہ ان غزوات میں سے جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے قتال کیا بعض غزوہ (احد) میں ایک موقع پر آپ کے ساتھ طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہ

کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہ گیا تھا۔ ابو عثمان نے یہ حدیث حضرت طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کی تھی۔

۱۲۳۲۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے سائب بن یزید نے بیان کیا کہ میں عبد الرحمن بن عوف، طلحہ بن عبید اللہ، مقداد بن اسود اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کی صحبت میں رہا ہوں لیکن میں نے ان حضرات میں سے کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرنے نہیں سنا، صرف طلحہ رضی اللہ عنہ سے غزوہ احد کے متعلق حدیث سنی تھی۔

۱۲۳۳۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا جو شل ہو چکا تھا۔ اسی ہاتھ سے آپ نے غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی۔

۱۲۳۴۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ احد میں جب مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے منتشر ہو گئے اور پیا ہو گئے اور آں حضورؐ میدان جنگ میں اپنی جگہ پورے استقلال اور بہادری کے ساتھ کھڑے رہے، تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، حضور اکرمؐ کی، اپنے چڑے کی ڈھال سے حفاظت کر رہے تھے، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بڑے ماہر تیر انداز تھے اور

کمان خوب کھینچ کر تیر چلا کرتے تھے۔ اس دن انھوں نے دو یا تین کمانیں توڑ دی تھیں مسلمانوں میں سے کوئی اگر تیر کا ترکش لیے ہوئے گزرنا تو ان حضورؐ ان سے فرماتے کہ تیر ابو طلحہ کے لیے ہیں رکھئے تجاؤ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ مشرکین کو دیکھنے کے لیے سر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی ڈھال کے اوپر سے اٹھا کر جھانکتے تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے، میرے مال باپ آپ پر فدا ہوں، سر مبارک اور پڑاٹھائے کہیں مشرکین کی طرف سے کوئی تیر آں حضورؐ کو اگر زد مل جائے، میری گردن آپ سے پہلے سے ہر اور میں نے دیکھا کہ ام المؤمنین عائشہ بنت ابی بکرؓ (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے کپڑے اٹھاٹے ہوئیں۔

النَّبِيُّ يُقَاتِلُ فِيهِمْ عَنِ طَلْحَةَ وَ سَعْدٍ

عَنْ حَدِّ يَثْرَمًا ۖ

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ

قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

بْنَ عَوْفٍ وَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَالْمِقْدَادَ

وَسَعْدَ بْنَ عَدِيٍّ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي سَمِعْتُ طَلْحَةَ

يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ ۖ

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ

يَدَ طَلْحَةَ سَلَامَةً وَ فِي يَدَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ۖ

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ قَالَ

لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَخَذَ زَمَّ النَّاسِ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

أَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبَ عَائِدِهِ

بِحِفْظِهِ لَمَّا وَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ

رَجُلًا زَامِيًا شَدِيدَ التَّوَدُّعِ كَسَرَ

يَوْمَ مِثْلَ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَ كَانَ

السَّحْلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةِ مِثْلِ

النَّبْلِ فَيَقُولُ ائْتُرْهَا لِأَنِّي طَلْحَةُ

قَالَ وَ يُشِيرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو

طَلْحَةَ يَا بِي أَنْتَ وَ أُمِّي لَا تَشْرُفُ بِصَيْبِكَ

سَمْعُكَ مِنْ سَهَامِ الْقَوْمِ فَخَرِي دُونَ

خَوْرِكَ وَ لَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَ

کران کی بیڈیاں نظر آرہی ہیں اور مشکینہ سے اپنی بیٹیوں پر لیے ہوئے دوڑ رہی ہیں اور اس کا پانی مسلمانوں کو (خصوصاً جو زنجی ہو گئے تھے) پلا رہی ہیں، پھر جب اس کا پانی ختم ہو جاتا ہے تو وہ ایس آتی ہیں اور مشک بھر کر لے جاتی ہیں اور مسلمانوں کو پلاتی ہیں۔ اس دن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو یاقین مرتبہ تلواریں گر گئی تھیں۔

۱۲۳۵۔ محمد سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسام نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عروہ احد میں پہلے مشرکین شکست کھا گئے تھے، لیکن ابلیس، اللہ کی اس پر لعنت ہو، چلایا کہ اے عباد اللہ (مسلمانو!) اپنے پیچھے والوں سے خبردار ہو جاؤ۔ اس پر آگے جو مسلمان تھے وہ لوٹ پڑے اور اپنے پیچھے والوں سے گتھم گتھا ہو گئے۔ حذیفہ بن میان رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو ان کے والد میان رضی اللہ عنہ بھی انھیں میں ہیں (جنہیں مسلمان اپنا دشمن مشرک سمجھ کر مار رہے تھے) وہ کہنے لگے، اے عباد اللہ! میرے والد ہیں، میرے والد عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، پس خدا گواہ ہے مسلمانوں نے انھیں اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک قتل نہ کر لیا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا فرمایا کہ خدا تمہاری مغفرت کرے عروہ نے بیان کیا کہ اس کے بعد حذیفہ رضی اللہ عنہ (اپنے والد کے قتل کرنے والوں کے لیے) برابر مغفرت کی دعا کرتے رہتے تھے تا آنکہ وہ اللہ سے جا ملے (کہونکہ یہ قتل محض غلط فہمی اور ذہنی پریشانی کی وجہ سے ہوا تھا)۔ لہرت، یعنی میں علی وجہ البصیرت اس معاملہ کو سمجھتا ہوں اور ابھرت، آنکھ سے دیکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ لہرت اور ابھرت ہم معنی ہیں۔

۴۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یقیناً تم میں سے جو لوگ اس دن پھر گئے تھے جس دن کہ دونوں جماعتیں باہم مقابل ہوئی تھیں تو یہ تو میں اس سبب سے ہوا کہ شیطان نے انھیں ان کے بعض کرتوتوں کے سبب الغرض سے دی تھی اور بیشک اللہ انھیں معاف کر چکا ہے، یقیناً اللہ بڑا مغفرت والا، بڑا احکم والا۔"

اُمِّ سَلِيمٍ وَرَتَمَا لِمُسْتَسْرَتَاتٍ اُرِي حَدَّ سَوْقِهِمَا تَنَفَّرَا انْ قَرَّبَ عَلَىٰ مُتَوَيْهِمَا تَفَرَّغَا فِي اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرَجَّعَا فَتَمَلَّكَا فِيهَا ثُمَّ تَحَيَّيَا ثُمَّ تَفَرَّغَا فِي اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَكَّحَ السَّيْفُ مَنْ يَدَايَ اَيُّ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمَ اُحُدٍ هُبِنَ الْمُشْرِكُونَ فَصَرَخَ ابْنُ لُبَيْسٍ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ اَيُّ عِبَادِ اللَّهِ اُخْرَاكُمْ فَرَجَعْتَ اَوْلَاهَهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هَيَّ وَ اُخْدَاهُمْ فَصَرَخَ حُذَيْفَةُ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ اَيُّ عِبَادِ اللَّهِ اَيُّ اَيُّ قَالَ قَالَتْ نَوَاكِلُهُ مَا اخْتَلَفَ ذَا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ يُخَفِّرُ اللَّهُ لَكُمْ قَالِ عَمْرُوَةُ فَوَاللَّهِ مَا دَا لَكَ فِي حُذَيْفَةَ بِهَيْبَتِهِ خَبِرْتُ لَقِي بِاللَّهِ لَبَّيْتُ عَلَيْكَ مِنَ الْبَصِيرَةِ فِي الْأَمْرِ وَابْصُرْتُ مِنْ لَبِيصِ الْعَيْنِ وَيُقَالُ لَبَّيْتُ وَابْصُرْتُ

فَاحِدٌ۔

بجود: بن: بن:

بَابُ ۴۸۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ۔

لے گویا جو جماعت ان کے پیچھے ہے وہ کفار کی ہے اور ان پر حملہ کرنا چاہتی ہے مسلمانوں کو غلط فہمی ہوئی اور انھوں نے اسے اپنے ہی کسی امیر کی آواز سمجھ کر پیچھے والوں پر حملہ کر دیا حالانکہ ان کے پیچھے بھی مسلمان ہی تھے اس طرح مسلمان آپس میں گتھم گتھا ہو گئے اور مسلمانوں نے مسلمانوں کو قتل کیا۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ
عُمَانَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ النَّبِيَّ
فَدَايَ قَوْمًا حَبَشًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ
قَالُوا هَؤُلَاءِ قَدَشٌ قَالَ مَنْ الشَّيْخُ قَالُوا
ابْنُ عُمَرَ فَإِنَّا قَالُوا فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ عَنْ شَيْءٍ
مُحَمَّدٌ شَيْءٌ قَالَ أَسْأَلُكَ بِحُرْمَةِ هَذَا
النَّبِيِّ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ
قَرِيبًا أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ
تَغْيِبَ عَنْ سَبَرٍ فَلَمْ يَسْمَعْهَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ إِنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ
بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَسْمَعْهَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ
تَخَالَ بِحُبِّكَ دِرْبَيْنِ لَكَ عَمَّا
سَأَلْتُ عَنْهُ أَمَا فَدَايَ كُيُومًا أَحَدٍ
فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا
تَغْيِبُهُ عَنْ سَبَرٍ فَإِنَّهُ كَانَ
مُحْتَمًا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ
لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
لَكَ أَحَبَّ رَجُلٍ مِمَّنْ شَقِيحٌ بَدْرًا

۱۲۲۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں ابو حازم نے خبر دی،
ان سے عثمان بن مرثد نے بیان کیا کہ ایک صاحب بیت اللہ کے حج
کے لیے آئے تھے اور لکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ پوچھا کہ یہ بیٹھے
ہوئے کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ قریش ہیں۔ پوچھا کہ ان میں شیخ
کون ہیں؟ بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ وہ صاحب ابن عمر رضی اللہ عنہ کے
پاس آئے اور آپ سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں، آپ
مجھ سے واقعات (صحیح اور واضح طور پر) بیان کر دیجئے، اس گھر کی
حرمت کا واسطہ دے کر میں آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ کو معلوم ہے
کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد کے موقع پر راہ فرار اختیار کی تھی؟
آپ نے فرمایا کہ ہاں صحیح ہے۔ انھوں نے پوچھا، آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ
عثمان رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں تھے؟ فرمایا کہ ہاں یہ بھی ہوا
تھا۔ انھوں نے پوچھا، اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ وہ بیعت الرضوان (بیعت
حدیبیہ) میں بھی تیغچہ رہ گئے تھے اور حاضر نہ ہو سکے تھے؟ آپ نے فرمایا
کہ ہاں، یہ بھی صحیح ہے اس پر ان صاحب نے (مارے غرضی کے) اللہ اکبر
کہا۔ لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہاں آؤ، میں تمھیں بتاؤں گا اور جو
سوالات تم نے کیے ہیں، ان کی میں تمھارے سامنے تفصیل بیان کر دوں گا۔
احد کی لڑائی میں فرار سے متعلق جو تم نے کہا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ
نے ان کی یہ غلطی معاف کر دی ہے۔ بدر کی لڑائی میں ان کے نہ ہونے کے
متعلق جو تم نے کہا، تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں اور یہاں تھیں انھوں نے

لے غزوہ احد کے موقع پر تمام مسلمانوں میں کفار کے اچانک اور غیر متوقع حملے کی وجہ سے گھبراہٹ اور دھشت پھیل گئی۔ اور حیزہ صحابہ کے سوا تمام حضرات
منتشر ہو گئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے تھے اور دو ایک صحابہ کے ساتھ، جن کا ذکر ان احادیث میں آیا ہے کہ ان کے کفار کے تمام حملوں
کا انتہائی پامردی سے مقابلہ کر رہے تھے۔ حضور کا دیر کے بعد ان حضور نے صحابہ کو آواز دی اور پھر تمام صحابہ جمع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی اس غلطی کو عاف
کر دیا تھا اور اپنی معافی کا خود قرآن مجید میں اعلان کیا، اکثر صحابہ منتشر ہو گئے تھے۔ اور انھیں میں عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے مسلمانوں کو اس غزوہ میں اگرچہ
نقصان بہت اٹھانا پڑا تھا لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مسلمانوں نے غزوہ احد میں شکست کھائی تھی کیونکہ مسلمانوں نے متنبہ ہونے والے تھے اور ان کے
تادم یعنی آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان جنگ چھوڑا تھا شکست دفع کا مدار کیا نہ کہ اس کے ساتھ فوج کی سپاہی پر ہوتا ہے۔ فوج یعنی صحابہ رضوان اللہ
علیہم اجمعین میں اگرچہ حضور دیر کے لیے انتشار پیدا ہو گیا تھا، لیکن پھر یہ سب حضرات جلوس میدان میں آ گئے تھے یہ بھی نہیں ہوا تھا کہ صحابہ نے میدان چھوڑ دیا
ہو۔ بلکہ ایک غیر متوقع صورت حال سے گھبراہٹ اور صفوں میں انتشار پیدا ہو گیا تھا، مگر ایک اخذ اتفری کی صورت تھی کہ جب اللہ کے نبی نے انھیں نکارا۔
تو وہ فوراً منبہل گئے اور پھر اگر آپ کے چاروں طرف جمع ہو گئے۔

وَسَمِعْنَاهُ وَأَمَّا تَعْيِبُهُ لَعَنَ بَيْعَةَ
السَّيِّئُونَ فَنَامَتْهُ تَوَكَّانَ
أَحَدٌ أَعَزُّ بَيْطُنَ مَكَّةَ مِنْ
عُثْمَانَ بْنِ عَمَّاتٍ لِبَعْثِهِ مَكَانَهُ فَبَعَثَ
عُثْمَانُ وَكَانَ بَيْعَةُ السَّيِّئُونَ
تَعْبِدُ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ
السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو
النُّيْمِيُّ هَذَا بَيْدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ
بِهَا عَلَى سَيْدِهِ فَقَالَ هَذَا لِعُثْمَانَ
إِذْ هَبَّ بِمِلْءِ الدُّنِّ مَخْلَفَ -

باب ۳۸۔ اِذْ تَصْعِدُونَ وَكَانَ تَكُونُ عَلَى
أَحَدٍ وَالرَّسُولُ مَيْدُ عُوذُكُمْ فِي
أُحُدٍ مَكَّةَ فَإِنَّ بَيْعَهُ عَمَّا بَيْعَهُ تَكْنِيذُ
تَحْدُثُوا عَلَى مَا قَا كَكُ وَلَا مَا أَمَّا كَكُ وَاللَّهُ
حَبِيرُ بَا تَعْمَلُونَ لَصْعِدُونَ تَذْ هَبُونَ
أَمْعَدَ وَصَعِدَ قَوْفَ النَّبِيِّ
۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَالِبٍ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ
السَّيِّئَةَ بْنَ عَمَّازٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّحَالَةِ يَوْمَ مَحَبٍ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُبَيْرٍ وَاقْبَلُوا مَعْمُومِينَ فَنَذَاكَ
إِذْ بَدَّ عُوذُكُمْ الرَّسُولُ فِي أُحُدٍ هُمْ -

باب ۳۸۔ تَعْبِدُ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ
السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو
النُّيْمِيُّ هَذَا بَيْدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ
بِهَا عَلَى سَيْدِهِ فَقَالَ هَذَا لِعُثْمَانَ
إِذْ هَبَّ بِمِلْءِ الدُّنِّ مَخْلَفَ -

نے دیکھا اور مدینہ کی تیاری کے لیے چھوڑا تھا اور فرمایا تھا کہ جس
اس شخص کے برابر اجر و ثواب ملے گا جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو گا اور اسی
کے برابر مال غنیمت سے حصہ بھی ملے گا۔ بیعت رضوان میں ان کی عدم
شرکت کا جہاں تک سوال ہے تو اگر وہادی مکہ میں عثمان بن عفان سے
زیادہ کوئی شخص ہر دلعزیز ہوتا تو ان حضورؐ آپ کے بجائے اٹھی کو بھیجتے
اس لیے عثمان رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیجا پڑا۔ اور بیعت رضوان اس وقت
ہوئی جب وہ مکہ میں تھے۔ بیعت لیتے ہوئے ان حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے واسطے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا
ہاتھ ہے اور اسے اپنے ربائیں ہاتھ پر مار کر فرمایا کہ یہ بیعت عثمانؓ
کی طرف سے ہے۔ اب جاسکتے ہو اللہ میری باتوں کو یاد رکھنا۔

۳۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وہ وقت یاد کرو جب تم چلے
جاءے تھے اور مڑ کر بھی کسی کو نہ دیکھتے تھے اور رسول تم کو
پکار رہے تھے اور تمہارے پیچھے کی جانب سے سو اللہ نے
تمہیں غم دیا غم کی پاداش میں تاکہ تم رنجیدہ نہ ہو اور اس چیز پر
جو تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور نہ اس مصیبت سے
جو تم پر پڑے اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

۱۲۳۷۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ذہیر نے حدیث
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براہ بن عازب
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ غزوۂ احد کے موقع پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (تیرا نازل کے) پیل دستہ کا امیر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ
عنہ کو بنایا تھا لیکن وہ لوگ شکست خوردہ ہو کر آئے۔ آیت اذین عوہم
الرسول فاحذرہم، اسی بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۳۸۸۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) مجھ اس نے اس غم کے بعد
تمہارے اوپر راحت نازل کی، بحسب غم و غم کی،

کہ اس کام میں سے ایک جماعت پر غلبہ ہو رہا تھا اور ایک جماعت
وہ تھی کہ اسے اپنی جانوں کی پڑی ہوئی تھی یہ اللہ کے بارے میں
خلاف حقیقت خیالات اور جاہلیت کے خیالات قائم کر رہے
تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ ہمارا کچھ اختیار چلتا ہے؟ آپ کہہ
دیجیے کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے۔ یہ لوگ دلوں میں ایسی بات

چھپائے ہوئے ہیں جو آپ پر ظاہر نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ کچھ بھی ہمارا اختیار چلتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم گھروں میں ہوتے جب بھی وہ لوگ جن کے لیے قتل مقدمہ ہو چکا تھا اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل ہی پڑتے اور یہ سب اس لیے ہوا کہ اللہ تمہارے باطن کی آزمائش کرے اور تاکہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے صاف کر داور اللہ تعالیٰ باطن کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔“

۱۲۳۸۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن ذریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہیں غزوہ احد کے موقع پر ظہارینت و سکون پیدا کرنے کے لیے اونگھنے آگھیرا تھا اور اسی حالت میں میری تلوار کئی مرتبہ گر پڑی تھی، مگر جاتی راتھ سے پھوٹ کر، بے اختیار تو میں اسے اٹھا لیتا۔ پھر گر جاتی اور میں اسے اٹھا لیتا۔

۶۸۹۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں۔ اللہ فرما ان کی توبہ قبول کرے، خواہ انھیں عذاب ہے اس لیے کہ وہ ظالم ہیں۔“

حمید اور ثابت بنانی نے انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا کہ غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں زخم آگئے تھے، تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کیسے فحاش پا سکتی ہے جس نے اپنی ہی کو زخمی کر دیا ہے۔ اس پر مذکورہ بالا آیت ”لَسِنَّ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ“ نازل ہوئی۔

۱۲۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن عبد اللہ شیبلی نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے، اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جب آنحضرت فجر کی آخری رکعت کے رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو یہ دعا کرتے ”اے اللہ! غلال! غلال! غلال! (یعنی صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام، کو اپنی رحمت سے دور کر دیجئے) یہ دعا آپ سميع اللہ لمن حمدا، اربا لث الحمد کے بعد کرتے

لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَهُنَا خَلَّ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَكَزَتِ الْأَيَّانُ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَّا مَضَاجِعَهُمْ وَلَيْبَتِي بِاللَّهِ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي صُدُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔

۱۲۳۸۔ وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ تَغَشَّاهُ النَّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدِي مِرَّاسًا يَسْقُطُ وَاحِدُهُ وَ يَسْقُطُ وَاحِدُهُ۔

۶۸۹۔ لَسِنَّ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ وَ يَتُوبُ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔

قَالَ حُسَيْدٌ وَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ شَخِ الْيَتَى مَكَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجَّوْا نَجِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ لَسِنَّ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ۔

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكَوعِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَ فُلَانًا وَ فُلَانًا مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ

حَمْدًا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَكَ مِنَ الْأَمْشِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَارْتَمَعُوا ظِلْمُونَ وَعَنْ حَظَلَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِحَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْدًا عَمَّا عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَ سَهْمِيلُ بْنُ عَمْرٍو وَالْخَرِثُ بْنُ هِشَامٍ فَتَنَزَّلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْشِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَارْتَمَعُوا ظِلْمُونَ

باب ۴۹۹ فِي كَرَامَةِ سُلَيْطِ

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَجِيْبُ بْنُ مُبَكِّرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مَرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطَحَبِيْدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَعْطِ هَذَا ابْنَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أَمْ كُنْتُمْ بِنْتُ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أَمْ سُلَيْطٌ أَحَقُّ بِهِ وَأَمْ سُلَيْطٌ مِمَّنْ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ وَإِنَّمَا كَانَتْ تَزْفِرُنَا الْغُرَبَ نَزِمَ أَحِبُّ

باب ۴۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَمْشِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَفْصَحِيِّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ سَبَّارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الصَّمْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبِيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمَصَ قَالَ لِي عَبِيْدُ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي وَحْشِيْ نَسْأَلُ عَنْ قَتْلِ حَمْرَةَ قُلْتُ نَعَمْ وَكَانَ وَحْشِيْ يُسَكِّنُ حِمَصَ نَسْأَلُ

تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْشِ شَيْءٌ فَأَرْتَمَعُوا ظِلْمُونَ،، تک نازل کی، (ترجمہ عنوان کے تحت گزر چکا ہے)۔ اور حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت ہے، انھوں نے سالم بن عبد اللہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کے لیے بد دعا کرتے تھے، اس پر آیت،، وَلَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْشِ شَيْءٌ سے فَأَرْتَمَعُوا ظِلْمُونَ،، تک نازل فرمائی۔

۴۹۰۔ ام سلیط رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

۱۲۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس، ان سے ابن شہاب نے کہ ثعلبہ بن ابی مالک نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی خواتین میں چادریں تقسیم کروائیں۔ ایک عمرہ قسم کی چادر باقی بچ گئی تو ایک صاحب نے جو وہیں موجود تھے، عرض کی ایا امیر المؤمنین! یہ چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دے دیجئے جو آپ کے نکاح میں ہیں، ان کا اشارہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ام سلیط، ان سے زیادہ مستحق ہیں۔ ام سلیط رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ انصار سے تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ احد میں وہ ہمارے لیے مشک اٹھا اٹھا کر لاتی تھیں۔

۴۹۱۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

۱۲۴۲۔ مجھ سے ابو جعفر محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عمرو بن امیہ صمری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عبید اللہ بن عدی بن حیار رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوا، جب ہم حمص پہنچے تو مجھ سے عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کو وحشی (ابن حرب حبشی جنھوں نے غزوہ احد میں بحالت کفر حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے ان کی لاش کا مشہ بنایا تھا) سے کچھ دلچسپی ہے۔ ہم چل کے ان سے حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے مشورہ واقعات معلوم کرتے، میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ چلنا چاہیے۔ وحشی

کا قیام حص میں تھا۔ چنانچہ ہم لوگوں نے ان کے متعلق معلوم کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ اپنے مکان کے سامنے میں بیٹھے ہوئے ہیں، جیسے کوئی بڑا سا کپڑا ہو۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر ہم ان کے پاس آئے اور تھوڑی دیر ان کے پاس کھڑے رہے۔ پھر سلام کیا تو انھوں نے سلام کا جواب دیا۔ بیان کیا کہ عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے عمامہ کو اس طرح لپیٹ لیا تھا کہ وحشی صرف ان کی آنکھیں اور پاؤں دیکھ سکتے تھے۔ عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے وحشی! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ بیان کیا کہ پھر انھوں نے عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور کہا کہ نہیں، خدا کی قسم! العینہ میں اتنا جاننا ہوں کہ عدی بن حنیار نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا، اسے ام قتال بنت ابی العیسٰی کہا جاتا تھا، پھر مکہ میں اس کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا اور میں اس کے لیے کسی آنکھ کی تلاش کے لیے گیا تھا، پھر میں اس بچے کو اس کی (رضاعی) ماں کے پاس لے گیا اور اس کے حوالہ کر دیا، غالباً میں نے تمھارے پاؤں دیکھے تھے۔ بیان کیا کہ اس پر عبید اللہ بن عدی رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے سے کپڑا ڈھٹا لیا اور کہا، ہمیں آپ حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات بتا سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، بدر کی لڑائی میں حمزہ رضی اللہ عنہ نے طعیم بن عدی بن حنیار کو قتل کیا تھا، میرے مولا جبر بن مطعم نے مجھ سے کہا کہ اگر تم نے حمزہ کو میرے چچا (طعیم) کے بدلے میں قتل کر دیا تو تم آزاد ہو۔ انھوں نے بتایا کہ پھر جب قریش عینین کی جنگ کے لیے نکلے عینین احد کی ایک پہاڑی ہے اور اس کے اور احد کے درمیان واوی حامل ہے۔ تو میں بھی ان کے ساتھ جنگ کے ارادہ سے ہولیا۔ جب (دونوں فوجیں آمنے سامنے) لڑنے کے لیے صف بستہ ہو گئیں تو (قریش کی صف میں سے) سباع بن عبد العزیٰ نکلا اور اس نے آواز دی ہے کوئی رٹنے والا؟ بیان کیا کہ اس کی اس دعوت مبارزت پر حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نکل کر آئے اور فرمایا، اے سباع، اے ام انار کے بیٹے جو عورتوں کے شتے کیا کرتی تھی، تو اللہ اور اس کے رسول سے رٹنے آیا ہے، بیان کیا

عَنْهُ فَقِيلَ لَنَا هُوَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ فَصَرَّحَ بِكَامَتَا حَبِيبُ قَالَ لِحَبِيبُنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ يَسِيرُ فَسَلَّمْنَا فَدَوَّ السَّلَامَ قَالَ وَعَبِيدُ اللَّهِ مُعْتَجِزٌ بَيْنَنَا مَتِّعَ مَا بِيَرَى وَحَشِيٌّ رَأَى عَيْنَيْهِ وَرَحْبَتَيْهِ فَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ يَا وَحَشِيٌّ أَلَعُوْنِي قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَا وَاللَّهِ إِنْ لِي دَأْلُهُمْ أَنِّي عَبْدُ حَتَّى بَنَ الْخِيَارِ مَذْذُوجَ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ قَتَالِ بِنْتُ أَبِي الْعَيْصِ قَوْلَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ أَسْتَذِنُهُمْ لَهُ فَحَصَلْتُ ذَلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَأَوْلَاهَا أَبَا هُفَاةً فَكَأَنِّي فَتَنْتُ إِلَى قَتْلِهِ قَالَ فَكَشَفَ عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ إِنْ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةُ بِنْتُ عَبْدِ بَنَ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِي مَوْلَى جَبْرِ بَنٍ مُطْعِمٍ إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَيْنِي فَأَنْتَ حَرٌّ قَالَ فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٍ بِبَجَالٍ أَحَدٍ مَبِينَةٍ وَبَيْنَهُ وَادٍ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا صُطِفُوا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سَبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ مُبَارِرٍ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سَبَاعُ يَا ابْنَ أُمِّ آدَمَ ارْمِ قِطْعَةً الْبُطُورِ بِحَادٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ

لے عورتوں کا غشتہ۔ ہم ہندوستانیوں کے لیے عجیب سی بات ہے، لیکن عرب میں، مردوں کی طرح عورتوں کا بھی غشتہ ہوتا تھا اور جس طرح مردوں کے غشتے مرو کیا کرتے تھے، عورتوں کے غشتے عورتیں کیا کرتی تھیں۔ یہ طریقہ جاہلیت میں بھی رائج تھا اور اسلام نے اسے باقی رکھا کیونکہ اگر ہم اس پر عمل کر لیں تو جو احق سنتیں عربوں میں باقی رہ گئی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ عرب ممالک میں عورتوں کے غشتے کا اب بھی رواج ہے لیکن ہم ہندوستانی مسلمان ہیں (یعنی برصغیر)

كَامِسِ الدَّاهِبِ قَالَ وَكُنْتُ لِحَمْزَةٍ نَحْتِ
صَفْرَةٍ لَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ حِزْبِي
فَأَصْعَقَهَا فِي شَتَبِهِ حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ مَيْيَنِ
وَرَكْبِهِ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ الْعَهْدَ بِي
فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَأَقْبَلْتُ
بِمَكَّةَ حَتَّى شَأَفْتُ فِيهَا الْإِسْلَامَ ثُمَّ
خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ فَأَرْسَلُوا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَسُولًا فَقِيلَ لِي إِنَّهُ لَا يَجِئُ
الرَّسُولَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى
قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى أَنِّي أَنْتَ وَخَشْيَتِي
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ
قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا بَلَغَكَ
قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ
وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا
قَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَخَرَجَ مُسَيِّئَةً الْكَذَابِ قُلْتُ
لَا تُخْرِجَنِي إِلَى مُسَيِّئَةٍ لَعَلِّي أُقْتَلُ
فَا كَفَى بِهِ حَمْزَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ
فَكَانَ مِنْ أَمْرِ مَا كَانَ قَالَ فَإِذَا رَجُلٌ
قَاتِلٌ فِي ثَلَاثَةِ حِجَابٍ كَأَنَّهُ حِمْلٌ أَوْ رَقِ
ثَا يُرَى النَّاسُ قَالَ فَدَمَيْتُهُ بِحِزْبِي

(بقیہ صفحہ ۱۰) اور اس سے کوئی واقفیت بھی نہیں رکھتے۔ جس طرح مرد دل کا خنزیر سنت ہے، عورتوں کا خنزیر بھی سنت ہے۔ چو نکو سباع بن

کہ پھر حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کیا اور قتل کر دیا۔ اب وہ گذرے ہوئے دن کی طرح بوچکا تھا۔ وحشی نے بیان کیا کہ ادھر میں ایک چٹان کے نیچے حمزہ کی تاک میں تھا اور جوں ہی وہ مجھ سے قریب ہوئے میں نے ان پر اپنا جھوٹا نیزہ پھینک کر مارا۔ نیزہ ان کی ناف کے نیچے جا کر لگا اور سرین کے پار ہو گیا۔ بیان کیا کہ یہی ان کی شہادت کا سبب بنا۔ پھر جب قریش واپس ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ واپس آ گیا اور مکہ میں مقیم رہا۔ لیکن جب مکہ بھی اسلامی سلطنت کے تحت آ گیا تو میں طائف چلا گیا۔ طائف والوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قاصد بھیجا (اپنی اطاعت اور اسلام کے لیے) تو مجھ سے وہاں کے لوگوں نے کہا کہ انبیاء کسی پر زیادتی نہیں کرتے اس لیے تم مطمئن رہو، اسلام قبول کرنے کے بعد تمہاری پچھلی تمام غلطیاں معاف ہو جائیں گی (چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب میں آں حضورؐ کی خدمت میں پہنچا اور آپؐ نے مجھے دیکھا تو دریافت فرمایا۔ کیا تمہارا یہی نام وحشی ہے! میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تمہیں نے حمزہ کو قتل کیا تھا؟ میں نے عرض کیا، جہاں آں حضورؐ کو اس معاملے میں معلوم ہے وہی صحیح ہے۔ آں حضورؐ نے اس پر فرمایا، کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ اپنی صورت مجھے کبھی نہ دکھاؤ۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں وہاں سے نکل گیا۔ پھر آں حضورؐ کی جب وفات ہوئی تو مسیلہ کذاب نے خدج کیا۔ اب میں نے سوچا کہ مجھے مسیلہ کے خلاف جنگ میں ضرور شرکت کرنی چاہیے، ممکن ہے میں اسے قتل کر دوں اور اس طرح حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کی مکافات ہو سکے۔ انھوں نے میان کیا کہ پھر میں بھی اس کے خلاف جنگ کے لیے مسلمانوں کے ساتھ نکلا، اس سے جنگ کے واقعات سب کو معلوم ہیں۔ بیان کیا کہ (میدان

عبد العزیٰ کی ماں عورتوں کے خنثے کیا کرتی تھی، اس لیے حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسے اس کی ماں کے پیشے پر عار دلائی۔ متعذر صفحہ ۱۱) اسے اسلام لانے کے بعد ان کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے، لیکن انھوں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور اس میں بھی اتنا بے دردی کا مظاہرہ کیا تھا کہ جب وہ شہید ہو گئے تو ان کا سینہ چاک کر کے اندر سے دل نکالا تھا اور لاش کو بگاڑ دیا تھا۔ اس لیے یہ ایک قدرتی بات تھی کہ انھیں دیکھ کر حمزہ رضی اللہ عنہ کی غم انگیز شہادت آں حضورؐ کے سامنے آجاتی اور پھر یہ بھی سوچئے کہ آں حضورؐ، روحی وانی وادی فدا، اپنے چچا کو اتنا بے دردی سے قتل کرنے والے کی محبت کیسے برداشت کر سکتے تھے۔

جنگ میں انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص (مسلم) ایک دیوار کی دروازے سے لگا کھڑا ہے، جیسے گندمی رنگ کا کوئی اونٹ ہو، سر کے بال پریشان تھے۔ بیان کیا کہ میں نے اس پر بھی اپنا چھوٹا نیزہ پھینک کر مارا۔ نیزہ اس کے سینے پر لگا، اور شانوں کو پار کر گیا۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک انصاری صحابی بھیٹے اور تلوار سے اس کی کھوپڑی پر مارا (عبدالعزیز بن عبداللہ نے) بیان کیا، ان سے عبداللہ بن فضل نے بیان کیا کہ پھر مجھے سلیمان بن یسار نے خبر دی اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کر رہے تھے کہ مسلم کے قتل کے بعد ایک لڑکے نے حجت پر کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ ”امیر المؤمنین کو ایک کالے غلام (یعنی حضرت وحشی) نے قتل کر دیا۔“

۴۹۲۔ غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زخم پہنچے تھے۔

۱۲۴۳۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انہوں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم پر انتہائی سخت ہے جنہوں نے اس کے نبی کے ساتھ یہ کیا، آپ کا اشارہ آگے کے دوران مبارک رکے ٹوٹ جانے کی طرف تھا، اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص (ابن ابی خلف) پر انتہائی سخت ہے جسے اس کبھی نے اللہ کے راستے میں قتل کیا ہے، صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۲۴۴۔ مجھ سے محمد بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید اموی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر انتہائی غضب نازل ہوا جسے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس قوم پر نازل ہوا جنہوں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو خون آلود کر دیا تھا (غزوہ احد کے موقع پر)۔

۱۲۴۵۔ مجھ سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے اور انہوں نے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (غزوہ احد کے موقع پر) آنے والے انہوں کے متعلق پوچھا کیا تھا، تو آپ نے بیان کیا کہ خدا گواہ ہے مجھے اچھل چلا دیا۔

فَمَا مَنَعَهَا بَيْنَهُمَا تَنَاقُصًا حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ مَبْنًى كَعَقَبَيْهِ قَالَ دَوْمَةُ شَبَّ لَكُمِ رَحْبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضَمَّ يَدَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتَيْهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَعْصَى فَأَخْبَدَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُسَارٍ أَمْتُهُ سَمِعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ فَقَالَتْ حَارِثَةُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ۔

باب ۱۲۴۶ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنَ الْخِرَاجِ يَوْمَ أُحُدٍ

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ يُشِيرُ إِلَى رِبَاعَيْنِهِ أَشَدُّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَشَدُّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشَدُّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَوْا وَحَبَّ سَيْفِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَمْتُهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنْ لَأَعْرِفُ مَنْ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کو کس نے دھویا تھا، انھوں نے بیان کیا کہ فاطمہ علیہا السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی، خون کو دھو رہی تھیں، علی رضی اللہ عنہ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون اور زیادہ نکلا اور ابے تو آپ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر اسے جلایا اور پھر اسے زخم پر چپکا دیا۔ اس عمل سے خون رونا بند ہو گیا۔ اسی دن آنحضرت کے آگے کے ورنان مبارک ٹوٹے تھے، اُن حضور کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا اور خود مبارک پر ٹوٹ گئی تھی۔

۱۲۴۶۔ مجھ سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس شخص پر نازل ہوا جسے اللہ کے نبی نے قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس پر نازل ہوا جس نے یعنی عبداللہ بن قثمیہ نے لعنۃ اللہ علیہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو خون آلود کیا تھا۔

۴۹۳۔ وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا۔

۱۲۴۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (آیت) وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا۔ آپ نے عروہ سے اس آیت کے متعلق فرمایا۔ میرے بھائی! تمھارے والد زبیر اور زاننا ابوبکر رضی اللہ عنہما بھی انھیں می سے تھے، احد کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ تکلیف پہنچی تھی جب وہ پہنچی اور مشرکین واپس جانے لگے تو اُن حضور کو اس کا خطرہ ہوا کہ کہیں وہ پھر لوٹ کر حملہ نہ کریں، اس لیے آپ نے فرمایا کہ ان کا تعاقب کرتے کون جائے؟ اس وقت سریر صحابہؓ نے اپنی خدمات پیش کیں۔ بیان کیا کہ ابوبکر اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی انھیں میں تھے۔

كَانَ يَحْسِلُ حُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَجَمَادٍ وَوَيْقَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِرَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلَى يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْيَحْنِ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَانْصَفَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رِجْلُهَا فَيَمِينُ وَجُحْرُ وَجَعُهُ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ ۝

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَمَى وَجْهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بن بن بن

بَابُ الشَّذِينَ اسْتَحَابُوا

بِئْتِهِ وَالرَّسُولِ

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الشَّذِينَ اسْتَحَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنَ الْبَعْدِ مَا أَمَّا بِهِمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرٌ عَظِيمٌ قَالَتْ لَعَزُوزَةٌ يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ أَبُوكَ مِنْهُمْ الزَّكِيَّ وَأَبُو حَكِيمٍ لَمَّا أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابَ كَيْفَ أَحَدٍ وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُونَ خَافَ أَنْ يَزْجِعُوا قَالَ مَنْ خِيَدُ هَبْ فِي أَثَرِهِمْ فَأَنْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيهِمْ أَبُو كَكْبَرٍ وَالزُّبَيْرُ ۝

لہذا یہ اس لیے تاکہ مشرکین یہ نہ سمجھیں کہ احد کے نقصان نے مسلمانوں کو نہ ڈھال کر دیا ہے اور اگر ان پر دوبارہ حملہ کیا گیا تو وہ کامیاب ہو جائے گا۔

بَا ۴۹۴ مَن قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ
مِنْهُمْ حَنْزَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلَبِ وَالْيَمَانُ
وَأَسْنُ بْنُ النُّظَرِ وَمُصْعِبُ بْنُ عُمَيْرٍ

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي حَدَّ ثَنَا مَعَاذُ بْنُ
هَبِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثَنَادَةٍ قَالَ مَا
نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا
أَعَزُّ نِيْزًا الْقَيْمَةِ مِنَ الْأَنْفَارِ قَالَ ثَنَادَةٌ
وَحَدَّثَنَا أَسْنُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ
مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَ نِيْزًا
مِثْرَ مَعُونَةٍ سَبْعُونَ وَ نِيْزًا الْيَمَامَةِ
سَبْعُونَ قَالَ وَكَانَ مِثْرَ مَعُونَةٍ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَ نِيْزًا الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ
مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الَلْبِثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَدَهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَجْتَمِعُ بَيْنَ الرَّحْلَيْنِ مِنْ قَتْلِيٍّ أَحَدٌ فِي
ثَوْبٍ وَ أَحَدٍ شَمٌّ يَقُولُ أَنَّهُمْ أَكْثَرُ
أَحَدُ الْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ قَدِمَهُ
فِي النَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وَأَمَرَ بِهِ فَنَهَمَ بِمَا بَيْنَهُمْ وَكَمْ نَجَّسَ
عَلَيْهِمْ وَكَمْ يَغْتَسَلُوا وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ
عَنِ ابْنِ الْمُسْكِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ كَمَا قُتِلَ أَبِي
حَجَلْتُ أَبْنِيَّ وَ أَكْشَفْتُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَجَعَلَ
أَمْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْمُوْنَ فِي
وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّ مَيْتَهُ وَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيَهُ أَوْ صَا تَبْكِيَهُ

۴۹۴۔ جن مسلمانوں نے غزوہ احد میں شہادت حاصل کی تھی
انھی میں حمزہ بن عبد المطلب، ابو حذیفہ الیمان، انس بن نضر اور
مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔

۱۲۴۸۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہشام
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے
قتادہ نے بیان کیا کہ عرب کے تمام قبائل میں کوئی قبیلہ انصار کے مقابلے
میں اس سعادت کو حاصل نہیں کر سکا کہ اس کے سب سے زیادہ افراد
شہید ہوئے اور وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عزت سے اٹھے گا،
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ غزوہ احد میں قبیلہ
انصار کے ستر افراد شہید ہوئے، بیڑ معونہ کے واقعہ میں اس کے ستر
افراد شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی میں اس کے ستر افراد شہید ہوئے۔ بیان
کیا بیڑ معونہ کا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیش آیا تھا اور
یمامہ کی جنگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی تھی جو مسیلح کذاب
سے لڑی گئی تھی۔

۱۲۴۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے
اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے احد کے شہداء کو (دفن کے لیے) ایک ہی کپڑے میں دو دو صحابہ
کو گھسن دیا اور آپ دریافت فرماتے کہ ان میں قرآن کے عالم سب سے
زیادہ کون ہیں؟ جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر کے آپ کو بتایا جاتا تو گھر
میں آپ انھیں آگے کرتے، آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں ان سب پر
گواہ ہوں گا، پھر آپ نے تمام شہداء کو خون سمیت دفن کا حکم دیا اور ان کی
مناز نہیں پڑھی اور نہ انھیں غسل دیا۔ اور ابو الوہید نے بیان کیا، ان سے
شعبہ نے، ان سے ابن المنکدر نے بیان کیا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب میرے والد (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) شہید کر
دیئے گئے تو میں رونے لگا تو جابر باران کے چہرے سے کپڑا مہاتا رہا صحابہ نے
مجھ روکتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روکا۔ (فاطمہ بنت عمرو
رضی اللہ عنہا، عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی بہن بھی رونے لگی تھیں تو اہل حضور
نے ان سے فرمایا کہ روؤ مت اہل حضور نے نہ تنکیر فرمایا یا ماتبکیر

راوی کو شک تھا، فرشتے برابر ان کی لاش پر اپنے پیر دل کا سایہ کھٹے ہوئے تھے، تا آنکہ اسے اٹھا لیا گیا۔

۱۲۵۰۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابوربدہ نے اور ان سے ابویوسف اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے تلوار کو ہلایا اور اس سے اس کی دھار ٹوٹ گئی، اس کی تعبیر مسلمانوں کے اس نقصان کی صورت میں ظاہر ہوئی جو غزوہ احد میں اٹھائی پڑی تھی۔ پھر میں نے دوبارہ اس تلوار کو ہلایا، تو وہ اس سے بھی زیادہ اچھی صورت میں ہو گئی۔ جیسی پہلے تھی، اس کی تعبیر اللہ تعالیٰ نے فتح اور مسلمانوں کے اتحاد و اجتماع کی صورت میں ظاہر کی۔ میں نے اسی خواب میں ایک گائے دیکھی تھی (جو ذبح ہو رہی تھی) اور اللہ تعالیٰ کے تمام کار و بار برابر حکمت ہوتے ہیں۔ اس کی تعبیر مسلمان تھے (جو) احد کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

۱۲۵۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عمار نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے خواب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور ہمارا مقدس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا تھی۔ ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ہمیں اجر دیتا۔ اب بعض حضرات تو وہ تھے جو اللہ سے جا ملے اور دنیا میں (انہوں نے اپنا کوئی اجر نہیں دیکھا) مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں سے تھے، غزوہ احد میں آپ نے شہادت پائی تھی اور ایک چادر کے سوا اور کوئی چیز انہوں نے نہیں چھوڑی تھی۔ اس چادر سے رکھن دیتے وقت جب ہم ان کا سر چھپاتے تھے تو پاؤں کھل جاتا تھا اور پاؤں چھپاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا، ان حضرات نے ہم سے فرمایا کہ چادر سے سر چھپا دو اور پاؤں پر لاؤ تو گھاس رکھ دو یا ان حضرات نے فرمایا کہ! انہوں نے رجلیہ من الاذخر (اجعلوا علی رجلیہ الاذخر کے بجائے، دو نزل جملوں کا منوم ایک ہے) اور ہم میں بعض وہ ہیں جنہیں ان کے اس عمل کا پھل (اسی دنیا میں) دے دیا گیا اور وہ اس سے خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔

۴۹۵۔ احمد ہاڑم سے محبت رکھتا ہے،

مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تَعْبُدُهُ بِأَجْنَحَتِهَا حَتَّى رَفَعَتْ۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بِحَدَّثِ ابْنِ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ حَبِيبَةَ أَبِي مُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَمْرِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي مَرُؤِيَّاتٍ إِنِّي هَزَرْتُ سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَوْجُأُ مُصِيبٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَرْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللَّهُ عَنِ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا لِي فِيهَا بَعْدًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعَشَى عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ رَضِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ هَذَا جُرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَنُ ثُبَيْحِي وَحَبِيبِ اللَّهِ فَوَحَبَ أَخْبَرَنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَتْنِي أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أُخْبِرِهِ شَيْئًا كَانَ مُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ قَتَلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَكُلَّ كَيْدُكَ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا عَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلُهُ وَإِذَا عَطَيْنَا بِهَا رِجْلَهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَحَبَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ إِذَا خَرَأَ وَقَالَ أَلْفُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ الْأَذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَتَيْتَ لَمْ تَمُرْهُ فَهُوَ يَهْبِ بِهَا۔

۴۹۵۔ اُحْمَدُ يُحِبُّنَا۔

قَالَ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حَنِيبَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا هُشَيْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ
قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قُتَادَةَ سَمِعْتُ أَسَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا
حَبْلٌ يُجَبُّنَا وَنَحْبِيهِ -

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَمَعَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا
حَبْلٌ يُجَبُّنَا وَنَحْبِيهِ اللَّهُمَّ إِنَّا
إِنْبَاءُ هَيْبِهِمْ حَرَمٌ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَمْتُ مَا
بَيْنَ رَدَّتْهَا -

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنِيبَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ
عَنْ عُقْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أَحَدٍ صَلَوَاتَهُ
عَلَى الْمَنِيِّ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ
إِنِّي خَرُطُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ
وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى هَوَاجِ الْأَنْوَاعِ
أُعْطِيَتْ مَفَاجِيئُهُمْ خَزَائِنُ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاجِيئِ
الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ
تَشْرَبُوا نَجَسِي وَ لِكُنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ
أَنْ تَنَا فَتَسُوا فَنِيحًا -

باب ۶۹۶ غَزْوَةُ الرَّحْبِ

وَبَعْدُ وَذَكَوَانٌ وَبَيْتُ مَعُونَةٍ وَحَدَّثَ

عباس بن سہل نے ابو حمید کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے -

۱۲۵۲۔ ہم سے نصر بن علی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے
خبر دی، انھیں قرہ بن خالد نے، انھیں قتادہ نے اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ
عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (احد کے بارے میں، یہ ہار
ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۱۲۵۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں امام مالک
نے خبر دی، انھیں مطلب کے مولا عمرو نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخبر سے واپس ہوتے ہوئے (احد
کو دیکھ کر فرمایا۔ یہ ہار ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے
ہیں، اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو با حرمت علاقہ قرار دیا تھا۔
(آپ کے حکم کے مطابق) اور میں (آپ کے حکم کے مطابق) ان دو پتھر لیے
میدانوں کے درمیانی علاقے (مدینہ منورہ) کو با حرمت قرار دیتا ہوں۔

۱۲۵۴۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن
ابی حنیبلہ نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور شہداء احد
کے حق میں وعدہ کی، جیسے مردوں کے لیے دعا کی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر
تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے جاؤں گا میں تمہارے حق
میں گواہ رہوں گا، میں اب بھی اپنے حوضِ دُکھ کو دیکھ رہا ہوں، مجھے دنیا
کے خزانوں کی کجی عطا فرمائی گئی ہے، یا (آپ نے فرمایا) مفاہج الارض
(مفاہج خزان الارض کے بجائے، دونوں جہول کے مفہوم میں کوئی فرق
نہیں)، خدا گواہ ہے کہ میں تمہارے بارے میں اس سے نہیں ڈرتا کہ
تم میرے بعد مشرک کرنے لگو گے۔ بلکہ مجھے اس کا خطرہ ہے کہ تم دنیا
کے لیے منافست کرنے لگو گے۔

۶۹۶۔ غزوہ رجب

غزوہ بر معونہ جو قبائل رعل و ذکوان کے ساتھ پیش آیا تھا

لے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے غزوہ رجب اور غزوہ بر معونہ دونوں کو ایک باب میں ذکر کر دیا ہے یہ دونوں مختلف اوقات میں پیش آئے تھے غزوہ رجب
کا تعلق دین محمد کی اس جماعت سے ہے جس میں عاصم اور حذیفہ رضی اللہ عنہما شریک تھے۔ یہ حادثہ قبائل عضل و قدارہ کی اسلام دشمنی کا نتیجہ تھا اور بر معونہ کا تعلق
ان شتر تازی صحابہ سے ہے جو اسلام کی تعلیم کے لیے بھیجے گئے تھے اور جنھیں قبائل رعل و ذکوان نے دھوکہ دے کر شہید کیا تھا۔

عَضُدٌ وَ الْقَارِءُ وَ عَامِمٌ بِنِ ثَابِتٍ
وَ خُبَيْبٍ وَ أَخْبَاهُ بِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ
حَدَّثَنَا عَامِمٌ بِنُ عُمَرَ أَخْبَاهُ

أَحَدًا -

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ ابْنِ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَيْشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَ أَمْرًا عَلَيْهِمُ
عَامِمُ بْنُ ثَابِتٍ وَ هُوَ حَدَّثَنَا عَامِمُ بْنُ عُمَرَ
مِنْ الْخَطَّابِ فَإِذَا طَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ
مَسِيرُ عُسْفَانَ وَ مَكَّةَ ذُكِرُوا الْحَبَّ
مِنْ هَذَا يُلْ يُقَالُ لَهُمْ مَبْنُو الْحَيَّانَ
فَتَتَّبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَاةٍ
فَا تَنْصُرُوا أَوْ تَارَهُمْ حَتَّى أَتُوا مَنَزِلًا
مَنْزِلُهُ فَوَحَّدُوا فِيهِ نَرَى ثَمَرَاتَهُ وَ دَوَا
مِنْ الْمَسْبُوتِ فَقَالُوا هَذَا ثَمَرُ شَرِّبٍ
فَتَتَّبِعُوا أَوْ تَارَهُمْ حَتَّى لَحِقُواهُمْ
فَلَمَّا اسْتَهْمَى عَامِمٌ وَ أَخْبَاهُ لَحِقُوا
إِلَى مَنْدَقٍ وَ جَاءَ الْقَوْمُ فَاحْطَطُوا بِهَذَا
فَقَالُوا لَكُمْ لَعْنَةُ الْعَهْدِ وَ الْمِيثَاقِ إِنَّ
نَزَلَكُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا
فَقَالَ عَامِمٌ وَ أَمَّا أَنَا فَلَا أُنْزِلُ فِي
ذِمَّةٍ كَا ذِمَّةِ الْيَهُودِ أَخْبَرَنَا خُبَيْبُ بْنُ
فَقَالُوا لَهُمْ حَتَّى قَتَلُوا عَامِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ
بِالنَّبْلِ وَ بَقِيَ خُبَيْبٌ وَ رَضِيٌّ وَ
رَجُلٌ آخَرُ فَأَعْطَوْهُمْ الْعَهْدَ وَ
الْمِيثَاقَ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اسْتَمَكُوا
مِنْهُمْ حَلَّوْا أَوْ تَارَقَسِيَّتِهِمْ فَدَبَّطُوهُمْ بِهَا

قبائل عضل و قارہ کا واقعہ اور عامر بن ثابت اور آپ کے ساتھیوں
رضی اللہ عنہم کا واقعہ۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ ہم سے عامر بن
عمر نے حدیث بیان کی کہ غزوہ رجب، غزوہ احک کے بعد پیش آیا
تھا۔

۱۲۵۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن
یوسف نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عمرو بن ابی
سفیان ثقفی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاسوسی کے لیے ایک جماعت رکھ کر قریش
کی سرگرمیوں کی خبر لانے کے لیے بھیجی اور اس کا امیر عامر بن ثابت رضی اللہ
عنه کو بنایا، آپ عامر بن عمر بن خطاب کے نانا ہیں، یہ جماعت رداد ہوئی اور
جب عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچی تو قبیلہ نذیل کی ایک شاخ کو
جسے بنو لحیان کہا جاتا تھا، ان کا علم ہو گیا اور قبیلہ کے تقریباً سو تیرہ افراد
نے ان کا پیچھا کیا اور ان کے نشانات قدم کو تلاش کرتے ہوئے چلے آئے
ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں کامیاب ہو گئے، جہاں صحابہؓ کی جماعت نے پڑاؤ کیا
تھا۔ وہاں انھیں ان کھجوروں کی گھٹلیاں ملیں جو صحابہؓ درمیز سے لائے
تھے (اور وہیں بیٹھ کر انھیں کھایا تھا) قنید والوں نے کہا کہ یہ تو شرب
کی کھجور کی گھٹلی ہے۔ اب انھوں نے پھر تلاش شروع کی اور صحابہؓ کو
پالیا۔ عامر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے جب یہ صورت حال
دیکھی تو صحابہؓ کی اس جماعت نے ایک ٹیلے پر چڑھ کر پناہ لی۔ قبیلہ
والوں نے وہاں پہنچ کر قبیلہ کو اپنے گھر سے میں لے لیا اور صحابہؓ سے
کہا کہ ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ اگر تم نے ہتھیار ڈال
دیئے تو ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ اس پر عامر رضی اللہ
عنه نے فرمایا کہ میں تو کسی کافر کی حفاظت و امن میں، اپنے کو کسی صورت
میں بھی نہیں دے سکتا، اے اللہ! ہمارے ساتھ ہمیشہ آئے و لے
حالات کی اطلاع اپنے نبی کو پہنچا دے۔ چنانچہ حضرات صحابہؓ نے
ان سے قتال کیا اور عامر رضی اللہ عنہ اپنے چھ ساتھیوں کے ساتھ ان
کے تیروں سے شہید ہو گئے۔ حضرت خبیب، زید، اور لکھ صہابی رضی
اللہ عنہ ان کے حملوں سے ابھی محفوظ تھے۔ قبیلہ والوں نے انھیں پھر
حفاظت و امن کا یقین دلایا۔ یہ حضرات ان کی یقین دہانی پر اتر آئے۔

فَقَالَ الرَّحْبُلُ الثَّلَاثُ الشَّيْءُ مَعَهُمَا هَذَا اَوَّلُ
فَاَبَى اَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَوَّزَهُ وَوَعَالَهُوهُ
عَلَى اَنْ يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَتَقَتُّوهُ وَانْطَفَا
بِحَبِيبٍ وَزَيْدٍ حَتَّى بَاغَوْهُمْ بِمَكَّةَ فَاشْتَرَى
عَبِيدًا بَنُو الْحَارِثِ ابْنُ عَامِرِ بْنِ نُوفَلٍ وَ
كَانَ حَبِيبٌ هُوَ تَتَلَّ الْحَارِثُ يَوْمَ مَبْدَابٍ
فَمَكَتْ عَلَيْهِمْ اَسِيرًا حَتَّى اِذَا احْبَعُوا
فَتَلَكَ! سَتَعَارَ مُوسَى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ
الْحَارِثِ لَيْسَتْ جَدًّا بِهَا فَاعَارَتْهُ فَالَتْ
تَحْفَلَتْ عَنْ صَبِيٍّ لِي فَهَرَجَ اِلَيْهِ حَتَّى اَمَاةُ
فَوَضَعَهُ عَلَى فَنْدِهِ فَلَمَّا رَاَيْتُهُ
فَزَعَتْ فَزَعَةً عَرَفَتْ ذَلِكَ مَبِيٍّ وَفِي
مَبِيٍّ الْمَوْسَى فَقَالَ اَخْبَسِيْنِ اَنْ
اَسْأَلَهُ مَا كُنْتُ لِي فَعَلْتُ ذَلِكَ اَنْ
شَاءَ اللهُ وَكَانَتْ تَقُولُ مَا رَاَيْتُ اَسِيرًا
قَطُّ خَيْرًا مِنْ حَبِيبٍ لَقَدْ رَاَيْتُهُ
يَا كُلُّ مِنْ قِطْفٍ عَيْبٍ وَمَا بِمَكَّةَ
يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَارْتَهَ فَمَوْثِقٌ فِي
الْحَبْدِيدِ وَمَا كَانَ اِلَّا سِرْدَقٌ رَزَقَهُ
اللهُ فَخَرَجُوا مِنْ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ
فَقَالَ دَعُوْنِي اُصَلِّيْ دَعَوْتَيْنِ ثُمَّ
انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ كَا اَنْ
شَرَدُوا اَنْ مَا فِي حَبْرٍ مِنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ
فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ السُّكَّعَيْنِ عَلَيْهِ
الْقَتْلُ هُوَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ احْصِهِمْ
عَدَدًا ثُمَّ قَالَ ه

مَا اُبَالِي حِينَ اَقْتُلُ مُسْلِمًا
عَلَى اَنِّي شَقِيقٌ كَانَ بَيْنَهُ مَضْرُوعِي

پھر جب قنبلہ والوں نے انھیں پوری طرح اپنے قبضہ میں لے لیا تو ان کی
کمان کی تانٹ اتار کر ان حضرات کو انھیں سے باندھ دیا تیسرے صحابی
حزب خبیب اور زید رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، انھوں نے کہا کہ یہ تمھاری سب
سے پہلی غداری ہے، انھوں نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا، پہلے
توقید والوں نے انھیں گھسیٹا اور اپنے ساتھ لے جانے کے لیے زور لگاتے
رہے لیکن جب وہ کسی طرح تیار نہ ہوئے تو انھیں وہیں قتل کر دیا رضی اللہ
عنه اور حزب خبیب اور زید رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ پھر
انھیں مکہ میں لا کر بیچ دیا۔ حزب خبیب رضی اللہ عنہ کو تو حارث بن عامر بن نوفل کے
بیٹوں نے خرید لیا، حزب رضی اللہ عنہ نے بدر کی جنگ میں حارث کو
قتل کیا تھا۔ آپ ان کے یہاں کچھ دنوں تک قیدی کی حیثیت سے رہے۔
جس وقت ان سب کا حزب رضی اللہ عنہ کے قتل پر اتفاق ہو چکا تھا تو
اتفاق سے انھیں دنوں حارث کی ایک لڑکی (زینب بنت حارث
رضی اللہ عنہا) سے آپ نے استرمانا لگا تھا۔ موئے زینب صاف
کرنے کے لیے اور انھوں نے آپ کو استرا دے بھی دیا تھا، ان کا بیان
تھا (اسلام لانے کے بعد) کہ میرا لڑکا میری عقلیت میں حزب رضی اللہ عنہ
کے پاس چلا گیا، آپ نے اسے اپنی ران پر بٹھالیا، میں نے حواس سے اس حالت
میں دیکھا تو بہت گھبراؤ، انھوں نے میری گھبراہٹ کو بھانپ لیا۔ استرمان
کے ساتھ میں تھا، انھوں نے مجھ سے کہا، کیا تمھیں اس کا خواہ ہے کہ میں اس
بچے کو قتل کر دوں گا۔ انشاء اللہ میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ ان کا بیان تھا
کہ حزب رضی اللہ عنہ سے بہتر قیدی میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے
انھیں انگور کا خوشہ کھاتے ہوئے دیکھا، حالانکہ اس وقت مکہ میں کسی طرح
کا پھل موجود نہیں تھا، جبکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے بھی تھے۔ وہ تو
اللہ کی بھیجی ہوئی روزی تھی۔ پھر حارث کے بیٹے انھیں لے کر حرم کی حدود
سے باہر گئے قتل کرنے کے لیے۔ حزب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا قتل
کرنے سے پہلے (کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دو۔) انھوں
نے اجازت دے دی اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے
فرمایا کہ اگر تم یہ خیال ذکر کرنے لگتے (اگر میں نماز طویل کرتا، کہ موت سے گھبرا
گیا ہوں تو اور زیادہ پڑھتا) حزب رضی اللہ عنہ ہی پہلے وہ شخص ہیں جن سے

لے کر انھیں اس بات یقین تو ہے کہ مجھے قتل کیا جائے گا، کہیں خدا انھیں میرے بچے کو استرے سے ذبح نہ کر دیں۔

قتل سے پہلے دو رکعت نماز کا طریقہ چلا ہے۔ اسی کے بعد آپ نے ان کے لیے بدعا دی، اے اللہ! انھیں ایک ایک کر کے ہلاک کر دے اور یہ اشعار پڑھے، جبکہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ کس پہلو پر اللہ کی راہ میں مجھے قتل کیا جائے گا، یہ سب کچھ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ چاہے گا تو جسم کے ایک ایک کسے ہونے لگے جس میں برکت دے گا، پھر عقبہ بن حارث نے کھڑے ہو کر انھیں شہید کر دیا اور قریش نے عامر رضی اللہ عنہ کی لاش کے لیے آدمی بھیجے، تاکہ ان کے جسم کا کوئی بھی حصہ لاش جس سے انھیں بچایا جاسکے۔ عامر رضی اللہ عنہ نے قریش کے ایک بہت بڑے سردار کو بدر کی لڑائی میں قتل کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیل کا بادل کی طرح ایک دل بھیجا اور ان مکھیلوں نے ان کی لاش کو قریش کے آدمیوں سے محفوظ رکھا اور یہ لوگ ان کی لاش میں سے کوئی بھی عضو لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

۱۲۵۶۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جبیب رضی اللہ عنہ کو ابو سہرہ (عقبہ بن حارث) نے قتل کیا تھا۔

۱۲۵۷۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر صحابہؓ کی ایک جماعت تبلیغ اسلام کے لیے بھیجی تھی۔ انھیں ”القرآء“ کہا جاتا تھا۔ بنو سہم کے دو قبیلے بدل اور دو ان نے ایک کوئی کے قریب ان کے ساتھ قراعت کی یہ کہیں ”بنو مہود“ کے نام سے مشہور تھا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے ان سے کہا کہ خدا گواہ ہے، ہم تمہارے خلاف لڑنے یہاں نہیں آتے ہیں، بلکہ ہمیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک ضرورت پر آمون کیا گیا ہے لیکن تمہارے ان قبیلوں نے تمام صحابہؓ کو شہید کر دیا صرف ایک صحابی کعب بن زید رضی اللہ عنہ زخمی ہو کر بچ نکلے تھے۔ اور مدینہ آکر اطلاع دی تھی اس واقعہ کے بعد ان حضرات نے صبح کی نماز میں ان کے لیے ایک مہینے تک بدعا کی تھی۔ اسی دن سے دعائے قنوت کی ابتداء ہوئی، ورنہ اس سے پہلے ہم دعائے قنوت کے بارے میں پوچھا کہ یہ دعاء کون کون کے بعد پڑھی جائے گی یا قرأت قرآن سے فارغ ہونے کے بعد درود کر کے سے پہلے، انس رضی اللہ

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْيَلَاءِ وَأَنْ يَشَارَ
بِبَارِكٍ عَلَى أَوْصَالٍ شَلْهُ مُنْزَعٍ
ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا عَقْبَةُ بْنُ
الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَبَعَثَتْ
فَرَسًا إِلَى عَامِرٍ لِيَقْتُلَهُ بِشَيْءٍ
مِنْ حَبْسِهِ يَغْرِقُوهُ وَ
كَانَ عَامِرٌ قَتَلَ عَظِيمًا
مِنْ عَظَمَاءِ يَهُودٍ يَوْمَ بَدْرٍ
فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِثْلَ
الطَّلَّةِ مِنَ السَّجَرِ فَمَاتَ
مِنْهُمْ سَبْعُونَ قَتَلَ رُوَامِنًا
عَلَى شَيْءٍ - ۱۶

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَسَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ
قَتَلَ جَبِيْبًا هُوَ أَبُو سَهْرَةَ - ۱۶

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ
رَجُلًا لِحَاجَةٍ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءَةُ
فَعَرَضَ لَهُمْ حَتَّانُ بْنُ مَبِيٍّ سَلِيمٍ
رِجْلًا وَذَكَوَاتُ عَيْنِهِ جُرِيَتْ لَهَا
سِتْرٌ مَعُونَةٌ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا
إِيَّاكُمْ أَسَدْنَا أَنْتُمْ خَنُفٌ مُخَنَذُونَ
فِي حَاجَتِنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَتَلُوهُمْ حَتَّى عَاثَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي
مَكَّةَ الْعَدَاةِ وَذَلِكَ بَدَأُ الْقُنُوتِ
وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَ
سَأَلَ رَجُلٌ أَشْنَأَ مِنَ الْقُنُوتِ أَوْ بَعْدَ

عمرؓ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ قرأتِ قرآن سے فارغ ہونے کے بعد :-

۱۲۵۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھی جس میں آپ صوب کے بعض قبائل کے لیے بددعا کرتے تھے۔

۱۲۵۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریج نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رعل ذکوان عصبیہ اور بنو لحیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اسلام کی تبلیغ کے لیے مدد چاہی۔ آپ حضورؐ نے ستر انصاری صحابہؓ سے ان کی مدد کی، ہم ان حضرات کو ”القرآء“ (قاری کی جمع) کہا کرتے تھے۔ اپنی زندگی میں یہ حضرات دن میں کئی بار جمع کرتے تھے (معاشرہ حاصل کرنے کے لیے) اور رات میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرات بڑھو نہ پہنچے تو ان قبیلے والوں نے انھیں دھوکہ دیا اور انھیں شہید کر دیا۔ جب آپ حضورؐ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے صبح کی نماز میں ایک مہینے تک بددعا کی، عرب کے انھیں چند قبائل رعل، ذکوان، عصبیہ اور بنو لحیان کے لیے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان صحابہؓ کے بارے میں قرآن میں (آیت نازل ہوئی اور) ہم اس کی تلاوت کرتے تھے، پھر وہ آیت منسوخ ہو گئی (آیت کا ترجمہ) ہماری طرف سے ہماری قوم (مسلمانوں) کو سمجھا دیجئے کہ ہم اپنے رب کے پاس آگئے ہیں، ہمارا رب ہم سے راضی ہے اور ہمیں بھی (اپنی نعمتوں سے) اس نے خوش و خرم رکھا ہے۔ اور قتادہ سے روایت ہے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک صبح کی نماز میں، عرب کے چند قبائل یعنی رعل، ذکوان، عصبیہ اور بنو لحیان کے لیے بددعا کی حتیٰ کہ غنیفہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ان سے ابن زریج نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ستر صحابہ قبیلہ انصار سے نفرت رکھتے تھے اور انھیں بڑھو نہ کہ پس شہید کر دیا گیا تھا۔ قرآن سے ملا کتاب اللہ ہے، عبد اللہ بن حماد کی روایت کی طرح۔

الرَّكُوعِ أَوْ عِنْدَ خُرُوجِ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ خُرُوجِ مِنَ الصَّلَاةِ :-

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ مَدْعُوًا عَلَى أَخْيَارِ مِنَ الْعَرَبِ۔

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رِعْلًا وَذُكْوَانَ وَعَصَبِيَّةً وَبَنِي لَحْيَانَ اسْتَمَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَدُوٍّ فَأَمَدَهُمْ سَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَحْمِيهِمُ الْأَنْصَارُ فِي زَمَانِهِمْ كَانُوا يَحْتَضِبُونَ بِالْخَنَازِيرِ وَيَهْتَكُونَ بِاللَّيْلِ حَتَّى كَانُوا يَسْتُرُوعُونَ فَتَلَوْهُمْ وَعِنْدَ رُؤُوسِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُنْتُ شَهْرًا فِي الصُّبْحِ عَلَى أَخْيَارٍ مِنَ أَخْيَارِ الْعَرَبِ عَلَى رِعْلٍ وَذُكْوَانَ وَعَصَبِيَّةً وَبَنِي لَحْيَانَ قَالَ أَنَسٌ فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا ثُمَّ إِسْمُ ذَلِكَ رُفِعَ فَلَبَّوْا عَنَّا قَوْلَنَا إِنَّا لَفَيُّسَاءُ رَبَّنَا فَزَحْنِي عَنَّا وَادْعَنَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُنْتُ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ مَدْعُوًا عَلَى أَخْيَارٍ مِنَ أَخْيَارِ الْعَرَبِ عَلَى رِعْلٍ وَذُكْوَانَ وَعَصَبِيَّةً وَبَنِي لَحْيَانَ إِذَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رِعْلًا وَذُكْوَانَ وَعَصَبِيَّةً وَبَنِي لَحْيَانَ اسْتَمَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ قَتَادَةُ قَرَأْنَا كَمَا بَايَحُوا :-

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَسَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّامِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِئَتْ خَالَهُ أَخَاهُ رَدْمَ سُلَيْمٍ فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا وَكَانَ رُئُوسُ الْمُشْرِكِينَ عَامِرُ بْنُ الطَّفِيلِ حَتَّى بَنِينَ فَلَمَّا خَصَّالَ فَقَالَ سَيَكُونُ لَكَ أَهْلُ الشَّهْرِ وَلِيٌّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَوْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ أَوْ أَغْزُوكَ يَا هَلِيلَ عَطْفَانٍ بِالْفِئَةِ وَالْفِئَةِ فَطُعِينَ عَامِرٌ فِي بَيْتِ أُمِّ قِلْدَةَ فَقَالَ عَمْرُو كَعْدَةُ الْبَكْرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ قِلْدَةَ اسْتَوْنِي بِفَرَسِي فَجَاءَتْ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ فَأَنْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ أَغْدَجٌ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي حُلَافٍ قَالَ كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُوا فِي كُنْتُمْ وَإِنْ فَتَلُونِي آتَيْتُمْ أَمَحَا بِكُمْ فَقَالَ اسْتَوْمِنُونِي أَمَلَيْتُمْ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحِبُّهُمْ ثُمَّ وَادُّهُمْ وَآوَى إِلَى رَجُلٍ فَأَتَا لَهُ مِنْ خَلْفِهِ فَنَظَرَ فَقَالَ هَمَّامُ أَحْسِبُهُ حَتَّى أَنْفَذَ بِالْأَدْمِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَزَنَتْ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ فَقَتَلُوا كُلَّهُمْ غَيْرَ الدَّاعِجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَسْخُوحِ إِنَّمَا مَدَّ لِقَيْنَا رَبَّنَا فَرَضِي عَنَّا وَارْضَانَا وَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ مَبَا حَا عَلَى رِعْلٍ

۱۲۶۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اہل ام سلمہ رضی اللہ عنہا (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) کے بھائی (حرام بن طحان رضی اللہ عنہ) کو بھی ان کو بھی ان ستر سواروں کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ رئیس المشرکین عامر بن الطفیل نے حضور اکرم کے سامنے تین صورتیں رکھی تھیں اس نے کہا کہ یا تو یہ کیجئے کہ یہاں آبادی پر آپ کی حکومت رہے اور شہر ہی آبادی پر میری یا مجھے آپ کا جانشین منتخب کیا جائے ورنہ پھر میں ہزاروں غطفانیوں کو لے کر آپ پر چڑھائی کروں گا۔ اس پر ان حضور نے اس کے لیے بددعا کی (اولم فلاں کے گھر میں وہ طاعون میں مبتلا ہوا۔ کہنے لگا کہ آل فلاں کی عورت کے گھر کے حوان اونٹ کی طرح مجھے بھی غلام کر لیا ہے۔ میرا گھوڑا لاؤ، چنانچہ وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر ہی مرکب ہر حال ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی حرام بن طحان رضی اللہ عنہ، ایک اور صحابی جو لنگڑے تھے اور ایک تیسرے صحابی جن کا تعلق بنی فلان سے تھا، آگے بڑھے حرام رضی اللہ عنہ نے (اپنے دونوں ساتھیوں سے) نبو عامر تک پہنچ کر پہلے ہی کہہ دیا کہ آپ دو نزل میرے قریب ہی کہیں رہیں۔ میں ان کے پاس پہنچ جاتا ہوں، اگر انھوں نے مجھے امن دے دیا تو آپ لوگ قریب ہی ہیں اور اگر مجھے انھوں نے قتل کر دیا تو آپ حضرات اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جائیں (اور صورت حال کی اطلاع کریں)۔ چنانچہ قیدہ میں پہنچ کر انھوں نے ان سے کہا، کیا تم مجھے امان دیتے ہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام تمہیں پہنچا دوں؟ پیچہ وہ ان حضور کا پیغام انھیں پہنچانے لگے تو قیدہ والوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا اور اس نے پیچھے سے آکر آپ پر نیزہ سے وار کیا، ہمام نے بیان کیا، میرا خیال ہے کہ نیزہ آراہ ہو گیا تھا حرام رضی اللہ عنہ کی زبان سے اس وقت نکلا، اللہ اکبر، کہہ کے رب کی قسم، میں نے تو کامیابی حاصل کر لی۔ اس کے بعد ان ایک صحابی کو بھی مشرکین نے پکڑ لیا (جو حرام رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا) انھیں شہید کر دیا، پھر اس مہم کے تمام صحابہ کو شہید کر دیا۔ صرف لنگڑے صحابی بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے، وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تھے ان شہداء کی شان میں اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی، بعد میں وہ آیت مسوخ ہو گئی، آیت یہ تھی، ”إِنَّا قَدْ لَقَيْنَا رَبَّنَا فَخَرِّصْنِي عَنَّا وَاسْرَ صَانَا“ (ترجمہ

۱ گزر چکا، اُن حضورؐ نے ان قبائل رعل، ذکوان، بنو لیان اور عصبیہ کے لیے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی تھی تیس دن تک صبح کی نماز میں بددعا کی۔

۱۲۶۱۔ مجھ سے حیان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہؓ نے خبر دی، انھیں معمرؓ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے عطاء مر بن عبداللہ بن انس نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب حرام بن لیحان رضی اللہ عنہ کو جو آپ کے ماموں تھے نہر معونہ کے موقع پر زخمی کیا گیا تو زخم پر سے خون کو ہاتھ میں لے کر انھوں نے لیل اپنے چہرہ اور سر پر لگا لیا اور فرمایا، میں کامیاب ہو گیا، کعبہ کے رب کی قسم!

۱۲۶۳۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب قریش کی اذیتیں بہت بڑھ گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی اجازت چاہی۔

اُن حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ بھی نہیں ٹھہرے رہو۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ بھی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اپنے لیے ہجرت کی اجازت کے متوقع ہیں؟ اُن حضورؐ نے فرمایا، مجھے اس کی امید ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ انتظار کرنے لگے۔ آخر آنحضرتؐ ایک دن ظہر کے وقت (ہمارے گھر) منتشر لیٹ لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکارا۔ (گھر کے اندر منتشر لیٹ لاکر) فرمایا کہ تخلیہ کر لو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ صرف میری دونوں لڑکیاں یہاں موجود ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا۔ آپ کو معلوم ہے، مجھے بھی ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا مجھے بھی رفاقت کی سعادت حاصل ہوگی؟ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، آپ بھی میرے ساتھ چلیں گے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں اور میں نے انھیں ہجرت ہی کی نیت سے تیار کر رکھا ہے، چنانچہ آپ نے آنحضرتؐ کو ایک اونٹنی جس کا نام ”الحبباء“ تھی، دے دی۔ دونوں حضرات سواری پر کوردانہ بولے اور غار، یہ غار نور پہاڑی کا تھا، میں روپوش ہو گئے۔ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ جو عبداللہ بن طفیل بن سخرہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے والدہ کی طرف سے بھائی تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک دودھ شیشی

وَذَكَوَانًا وَبَنِي لُحْيَانَ وَعُصَيْبَةَ
الْبَنَيْنِ عَصُومًا اللَّهُ وَرَسُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنِي حَيَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَمَا
طَلْعُنَ حَرَامُ بْنُ لِيحَانَ وَكَانَ خَالَهُ سَيِّدُهُ
سَيِّدُ مَعُونَةَ قَالَ يَا لِمَ هَكَذَا فَنَضَعَهُ عَلَى
وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبُو بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ
الَّذِي قَالَ لَهُ أَقِمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَنْظِمُ أَنْ تُؤْذَنَ لَكَ فَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي
لَا رَجُوءَ ذَالِكَ قَالَتْ فَا نْتَظِرُكَ أَبُو بَكْرٍ
فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ يَوْمٍ مُطَهَّرًا فَتَأَذَّاهُ فَقَالَ أَخْرِجْ مِنْ عِنْدِي
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ أَشْعَرَتَا
أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ الصُّحْبَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الصُّحْبَةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي
ثَلَاثَتَانِ قَدْ كُنْتُ أَغْدُوَهُمَا لِلْخُرُوجِ
فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِحْدَاهُمَا وَهِيَ الْحَبَابَةُ فَذَكَرْنَا فَانْطَلَقَا
حَتَّى أَتَيْنَا الْغَارَ وَهُوَ بِثَوْرٍ فَتَوَارَى بَيْنَهُمَا
فَكَانَ هَامِرُ بْنُ فَهَيْرَةَ عِنْدَ مَا لَعِبَ اللَّهُ
بِالْطُّفْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَحْوَجًا عَائِشَةَ لِحَمِيمَا

والی ادلتی حتی تو عامر بن نفیرہ رضی اللہ عنہ صبح و شام رعام موشیوں کے ساتھ) اسے چرانے لے جاتے تھے اور رات کے آخری حصہ میں آنحضرتؐ زاد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تھے (غارتوں میں آپ حضرات کی خوراک اسی کا دودھ تھی) اور پھر اسے چرانے کے لیے لے کر روانہ ہو جاتے تھے اس طرح کوئی چرواہا اس راڈ پر مطلع نہ ہو سکا۔ پھر جب آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ غار سے نکل کر روانہ ہوئے تو پیچھے پیچھے عامر بن نفیرہ رضی اللہ عنہ بھی پہنچے تھے۔ آخر دونوں حضرات مدینہ پہنچ گئے۔ بیڑ معوز کے حادثہ میں عامر بن نفیرہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے تھے۔ ابو اسامہ سے روایت ہے، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ جب بیڑ معوز کے حادثہ میں قاری بھی اپنے شہید کئے گئے اور عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ قید کئے گئے تو عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انھوں نے ایک لاش کی طرف اشارہ کیا۔ عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ یہ عامر بن نفیرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس پر عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ شہید ہو جانے کے بعد ان کی لاش آسمان کی طرف اٹھالی گئی، میں نے اوپر نظر اٹھائی تو لاش آسمان اور زمین کے درمیان معلق تھی، پھر وہ زمین پر رکھ دی گئی و مشرکین کی دستبرد سے بچانے کے لیے ان شہداء کے متعلق بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (جبریل علیہ السلام نے) بتا دیا تھا۔ چنانچہ آل حضورؐ نے ان کی شہادت کی اطلاع صحابہؓ کو دی اور فرمایا کہ یہ تمھارے ساتھی شہید کے بیٹے گئے ہیں اور شہادت کے بعد انھوں نے اپنے رب کے حضور میں عرض کی کہ اے ہمارے رب! ہمارے (مسلمان) بھائیوں کو اس کی اطلاع دے دیجئے کہ ہم آپ کے یہاں پہنچ کر کس طرح خوش اور مسرور ہیں اور آپ بھی ہم سے راضی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید کے ذریعہ) مسلمانوں کو اس کی اطلاع دے دی، اسی حادثہ میں عروہ بن اسامہ بن صلت رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے تھے (پھر زبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے جب تولد ہوئے) تو ان کا نام عروہ، انھیں عروہ بن اسامہ رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا گیا۔ منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی اس حادثہ میں شہید ہوئے تھے (اور زبیر رضی اللہ عنہ کے دوسرے صاحبزادے کا نام منذر انھیں کے نام پر رکھا گیا۔

وَكَاثَتْ لَدَى بَكْرِ مَنَعَهُ نَكَانَ يَدُوحَ يَمَا
وَقَيْدًا وَاعْلَاهُمْ دَيْصُ مَقْدَلِجٍ
الْيَمِيمَا شَحَّ تَسْرَحُ فَلَا يَفْطَنُ بِهِ
أَحَدٌ مِنَ الْبَعَاءِ فَلَمَّا خَرَجَا خَرَجَ
مَعَهُمَا يُعْقِبَا حَتَّى حَادَا الْمَدِينَةَ
عَامِرُ بْنُ نُفَيْرَةَ لَيَوْمَ بَيْتِ مَعُونَةَ
وَعَبَّ ابْنُ أَسَامَةَ قَالَ قَالَ مِشَارُ
بْنُ عَمْرٍو وَهَ فَاحْضَرْنِي أَبِي قَالَ لَمَّا
فُجِلَ الْبَيْنَ بَيْتِ مَعُونَةَ وَأُسْمُو
عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ لَهُ
عَامِرُ بْنُ الطَّفِيلِ مَنْ هَذَا فَاسْأَلْنِي
فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ
هَذَا عَامِرُ بْنُ نُفَيْرَةَ فَقَالَ
لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رَفِيعٌ
إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ نُنْظُرْ إِلَى
السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرُّدْصِ ثَمَّ
وَضَحِيقٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَبَرَهُمْ فَنَحَاهُمْ
فَقَالَ إِنْ أَصْحَابُكُمْ قَدْ أَصِيبُوا
وَلَا تَهْمُ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ فَقَالُوا
رَبَّنَا أَخْبِرْنَا إِنْ خَوَّانَا جَمًّا
رَضِينَا عَنْكَ وَرَضِينَا عَنْكَ فَخَبَرَهُمْ
عَنْهُمْ وَأُصِيبَ بِيَوْمِئِذٍ
فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ نُفَيْرَةَ
أَسْمَاءُ بْنُ الصَّلْتِ تَشْمِي
عَمْرُو بْنُ مَعْنَدٍ
بَنُ عَمْرِو سَمِي

—

مَنْذَرُ

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ السَّيِّغِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَقْرًا مَدْعُوًّا
عَلَى رِغْلٍ وَذِكْرَانٍ وَفَعَلَ عُصِيَّةَ عَصِيَّةِ
اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۝

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
الَّذِينَ قَتَلُوا تَعْيِيَّ أَهْلَ حَابَةَ بِبُئْرِ
مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ مَبَاحِثِينَ مَدْعُوًّا عَلَى
رِغْلٍ وَذِكْرَانٍ وَعُصِيَّةَ عَصِيَّةِ اللَّهِ
وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَنَسٌ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ
قَتَلُوا أَصْحَابَ بُئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا
قَرَأْنَا لَا حَتَّىٰ شَيْخٌ بَعْدَ بَلْعُوٍّ أَقْرَبَنَا لَقَدْ
لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضَىٰ عَلَيْنَا وَوَضِعْنَا عَنْهُ ۝

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْكُحُولُ قَالَ
سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقِنُوتِ فِي الصَّلَاةِ
فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ
أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنْ فَلَدَنَا
أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنْتَ قُلْتُ بَعْدَهُ قَالَ
كَذَبَ إِذَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَقْرًا مَدْعُوًّا
كَانَ بَعَثَ نَاسًا يَقَالُ لَكُمْ الْقُرْآنُ وَ
هُمْ سَبْعُونَ رَحِلًا إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ

۱۲۶۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں
سلیمان تیمی نے خبر دی، انھیں ابو مجاہد نے اور ان سے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک
رکوع کے بعد دعا قنوت پڑھی، اس دعا قنوت میں آپ نے رِغْل اور
ذکران کے لیے بددعا کی۔ آپ فرمانے تھے کہ قبیحہ عصیہ نے اللہ اور
اس کے رسول کی نافرمانی و عصیان کیا۔

۱۲۶۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے آپ کے اصحاب کو بئرمعورہ کے حادثہ میں
شہید کیا تھا۔ تیس دن تک صبح کی نماز میں بددعا کی تھی، آپ قبائل رعل
بنو لحيان اور عصیہ کے لیے ان نمازوں میں بددعا کرتے تھے، جنہوں
نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تھی۔ انس رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر انھیں عذاب
کے بارے میں جو بئرمعورہ کے حادثہ میں شہید کر دیئے گئے تھے، قرآن
مجید کی آیت نازل کی، ہم اس آیت کی تلاوت کرتے تھے لیکن بعد میں وہ
منسوخ ہو گئی تھی۔ (آیت کا ترجمہ) ”ہماری قوم کو پہنچا دو کہ ہم اپنے رب
سے آئے ہیں۔ ہمارا رب ہم سے راضی اور خوش اور ہم بھی اس کے یہاں
راضی اور خوش ہیں ۝“

۱۲۶۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے
حدیث بیان کی، ان سے عاصم کحول نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز میں قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا
کہ ہاں ٹھیک ہے۔ میں نے پوچھا کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے
بعد؟ آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے۔ میں نے عرض کی کہ کدال صاحب نے
تو آپ ہی کے واسطے سے مجھے بتایا ہے کہ قنوت رکوع کے بعد ہے انس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھوں نے غلط کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع
کے بعد صرف ایک مہینے تک قنوت پڑھی۔ آپ نے صحابہ کی ایک جماعت
کو جو ”القرآن“ کے نام سے مشہور تھی اور جو ستر کی تعداد میں تھے۔ مشرکین کے
بعض قبائل کے یہاں بھیجا تھا۔ مشرکین کے ان قبائل نے حضور اکرم کو ان

يَنْبَغُهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدُ قَبْلِهِمْ فَظَهَرَ هُوَ لَكُمْ الدِّينَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَمَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدُ فَقُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الزَّكَاةِ شَهْرًا ابْدَعُوا عَلَيْهِمْ

باب ۴۷ غَزْوَةُ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْأَخْزَابُ
قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كَانَتْ فِي شَوَالِ سَنَةِ أَرْبَعٍ -

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَاهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ فَلَمْ يَجْزِهِ وَغَزَاهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ خَاصًّا لَا -

۱۲۶۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُونَ وَنَحْنُ نَمْلَأُ الثَّرَابَ عَلَى الْكِنَادِ نَافِعٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ فَأَغْفِرَ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ -

۱۲۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْبُودُ بْنُ عَمِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حَمِيدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي عَهْدِهِ بَارِدَةً فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَيْدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا يَبْهَمُ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُبُودِ قَالَ أَلَسْتُمْ بِأَنْ تَعِيشَ عَيْشَ الْآخِرَةِ

صحابہ کے بارے میں پہلے حفظ و امان کا یقین دلایا تھا، لیکن یہ لوگ صحابہ کی اس جماعت پر غالب آ گئے اور غدار کی، اور انھیں شہید کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی موقع پر رکوع کے بعد ایک مہینے تک تنوت پڑھی تھی اور اس میں ان مشرکین کے لیے بد دعا کی تھی۔

۲۶۹ - غزوہ خندق، اس کا دوسرا نام غزوہ اخزاب ہے موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ غزوہ خندق شوال سنہ ۳ میں ہوا تھا۔

۱۲۶۶ - ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے بیان کیا کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے آپ کو انھوں نے غزوہ احد کے موقع پر پیش کیا (تاکہ رٹنے والوں میں انھیں بھی شامل کر لیا جائے) اس وقت آپ چودہ سال کے تھے، تو آنحضرت نے انھیں اجازت نہیں دی تھی، لیکن غزوہ خندق کے موقع پر جب آپ نے ان حضوروں کے سامنے پیش کیا تو ان حضوروں نے اجازت دے دی۔ اس وقت آپ پندرہ سال کی عمر میں تھے۔

۱۲۶۷ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق میں تھے، صلی اللہ علیہ وسلم خندق کھود رہے تھے اور میں ہم اپنے کانڈھوں پر منتقل کر رہے تھے اس وقت ان حضوروں نے دعا کی، اے اللہ! آخرت ہی کی زندگی بس زندگی ہے۔ پس آپ انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمائیے۔

۱۲۶۸ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف تشریف لے گئے، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار سردی میں صبح سویرے ہی خندق کھود رہے ہیں، ان کے پاس ملازم نہیں تھے کہ ان کے بجائے وہ اس کام کو انجام دیتے، جب ان حضوروں نے ان کی اس مشقت، بھوک اور فاقہ کو دیکھا تو دعا کی اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے پس انصار اور مہاجرین کی

مغفرت کیجئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کے جواب میں کہا ہم ہی ہیں جنہوں نے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اسے جہاد کا عہد کیا ہے، جب تک ہماری جان میں
جان ہے۔

۱۲۶۹۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
ہرینہ کے چاروں طرف مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں مصروف ہو
گئے اور مٹی اپنی پیٹھ پر منتقل کرنے لگے اس وقت وہ بیشتر بڑھاپے
تھے، ہم نے ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر عہد کیا، جب تک ہماری
جان میں جان ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے دعا کی، اے اللہ! بغیر تو صرف آخرت ہی کی حیر ہے، پس انصار
اور مہاجرین کو آپ برکت عطا فرمائیے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
ایک مٹھی جو آنا اور ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے ایسے روغن میں جس کا مزہ بھی بگڑ
چکا ہوتا ملا کر پکا دیا جاتا، یہی ماحضر ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے رکھ دیا جاتا،
صحابہ مبھوکے ہوتے، یہ ان کے حلق میں چپکتا تھا اور اس میں بدلہ بھی
ہوئی تھی۔

۱۲۷۰۔ ہم سے خلا دین یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد بن
ایمن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں جابر رضی
اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بیان فرمایا کہ ہم غزوہ خندق
کے موقع پر خندق کھود رہے تھے کہ ایک بہت سخت قسم کی چٹان سی ٹپکی،
جس پر کہال اور بھادڑے کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا، اس لیے خندق کی
کھدائی میں رکاوٹ پیدا ہو گئی صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کی کہ خندق میں ایک چٹان ٹپا ہو گئی
ہے۔ ان حضروں نے فرمایا کہ میں اندازتہا ہوں چنانچہ آپ کھڑے ہوئے
اس وقت دھجوک کی شدت کی وجہ سے آپ کا پیٹ پیچھے سے بندھا ہوا
تھا۔ تین دن سے ہمیں ایک دانہ بھی کھانے کے لیے نہیں ملا تھا، نغصہ
نے کہال اپنے ہاتھ میں لی اور چٹان پر اس سے مارا چٹان (ایک ہی ضرب
میں) بالوکے ڈھیر کی طرح بہ گئی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے
گھر جانے کی اجازت عنایت فرمائیے (گھر آکر) میں نے اپنی بڑی سے
کہا کہ آج میں نے حضور اکرم کو (خافق کی وجہ سے) اس حالت میں دیکھا

فَاَعْرِضْ لِدُنْصَارِ الْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ
نَحْنُ السَّيِّئِينَ يَا كَعُوَامُ مُحَمَّدًا
عَلَى الْجَهَادِ مَا يَقْبَلُكَ اَمْرًا

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَحْمُودٌ شَا عَمْرُو بْنُ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ
وَالْأَنْصَارُ يُخْفِرُونَ الْخَنْدُقَ فِي حَوْلِ الْمَدِينَةِ
وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ
نَحْنُ السَّيِّئِينَ يَا كَعُوَامُ مُحَمَّدًا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا يَقْبَلُكَ اَمْرًا
ثُمَّ قَالَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يُجِيبُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَأَخِيرُ الْأَخِيرِ
وَأَخِيرُ الْأَخِيرِ - فَأَبْرَكَ فِي الْأَنْصَارِ وَ
الْمُهَاجِرَةِ قَالَ لِيُتَوَنَّ بِكَ كَعُوَامُ الشَّعِيرِ فَيُضَنَّهُ
لَهُمْ بِأَهَالِهِ سَبْعَةَ تَرْمِجٍ يَبْدِي الْقَوْمَ وَالْقَوْمَ
جِياعٌ وَهُمْ يَشْتَعُونَ فِي الْخَلْقِ وَالْهَارِجِ مُشْتَبِهٌ -

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا خَلْدٌ وَبْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
ابْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ إِنَّا
بِیَوْمِ الْخَنْدُقِ نَخْفِرُ فَعَرَضَتْ كَدْبَةٌ شَدِيدَةٌ
فَجَاءَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
هَذِهِ كَدْبَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدُقِ فَقَالَ
أَنَا نَزِلٌ ثُمَّ نَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحُجْرَةٍ
لَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ رَدَدْنَا وَقَدْ وَاقَا فَآخَذَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلُ
فَضْرَبَ فَعَادَ كَثِيرًا أَهْيَلًا أَوْ أَهْلِيهِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَثَدَّنَ لِي إِلَى الْبَيْتِ
فَقُلْتُ لَمْ أَرَأِي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكَ
شَيْءٌ قَالَتْ عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ
الْعَنَاقَ وَطَحَنْتِ الشَّعِيرَ حَتَّى حَقَلْنَا اللَّحْمَ

کہ صبر ہو سکا، کیا تھا رے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ انھوں نے بتایا کہ ہاں، کچھ جو ہیں اور ایک بکری کا بچہ۔ میں نے بکری کے بچے کو زبحہ کیا اور میری بیوی نے جو پیسے۔ پھر گوشت کو سم نے ہانڈی میں رکھا رکھنے کے لیے، اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انا گودھا جاچکا تھا اور گوشت چو لھے پر پکھنے کے قریب تھا۔ حضور اکرمؐ سے میں نے عرض کی، گھر کھانے کے لیے مختصر سی چیز تیار ہے، یا رسول اللہ! آپ اپنے ساتھ ایک دو آدمیوں کو لے کر تشریف لے چلیں، اہل حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کتنا ہے؟ میں نے آپؐ سے سب کچھ بتا دیا۔ اہل حضورؐ نے فرمایا کہ بہت ہے اور نہایت عمدہ و طیب۔ اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دو کہ چو لھے سے ہانڈی نہ اتاریں اور نہ تنور سے روٹی نکالیں میں ابھی آ رہا ہوں۔ پھر صحابہؓ سے فرمایا کہ سب لوگ چلیں۔ تمام انصار اور مہاجرین تیار ہو گئے۔ جب جابر رضی اللہ عنہ گھر میں پہنچے تو اپنی بیوی سے انھوں نے کہا، اب کیا ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام مہاجرین و انصار کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ انھوں نے پوچھا، اہل حضورؐ نے آپؐ سے کچھ پوچھا بھی تھا؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں۔ انھوں نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اندر داخل ہو جاؤ، لیکن ارحام نہ ہرنے پائے اس کے بواہل حضورؐ روٹی کا چوراکہ نے لٹکے اور گوشت اسی پر ڈالنے لگے، ہانڈی اور تیز دو زوئل ڈھکے ہوئے تھے۔ اہل حضورؐ نے اسے لیا اور صحابہؓ کے قریب کر دیا۔ پھر آپؐ نے گوشت اور روٹی نکالی اس طرح آپ برابر روٹی چوراکہ لے جاتے اور گوشت اس میں ڈالتے جاتے، یہاں تک کہ تمام صحابہؓ رضی اللہ عنہم شکم سیر ہو گئے اور کھانا باقی بھی بچ گیا۔ آخر میں انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی سے فرمایا کہ اب یہ کھانا تم خود کھاؤ اور لوگوں کے یہاں حدیر میں بھیجو، کیونکہ آج کل لوگ فقر و فاقہ میں مبتلا ہیں۔

۱۲۶۱ - مجھ سے عمر دین علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، انھیں حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی، انھیں سعید بن میں نے خبر دی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپؐ نے بیان کیا کہ جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے محسوس کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی جھوک میں مبتلا ہیں۔ میں فوراً اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا، کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میرا خیال ہے کہ حضور اکرمؐ انتہائی جھوک میں

فِي السُّبُرَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجَبِينَ قَدْ انْكَسَرَتِ السُّبُرَةُ بَيْنَ الرَّثَائِيَةِ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْفَجِرَ فَقُلْتُ طَعِبْتُ لِي فَقُمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَهُ قَالَ كَثِيرٌ طَيِّبٌ قَالَ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ السُّبُرَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُورِ حَتَّى آتِي فَقَالَ قَوْمُوا فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ وَجِئْتُ بِهَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَأَلْتُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوا وَلَا تَصَاغَطُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِمُ اللَّحْمَ وَيُجَبِّدُ السُّبُرَةَ وَالتَّنُورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيُعِيفُ حَتَّى سَبَّعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ صَلَّى هَذَا وَ

أَهْدِي فَإِنَّ النَّاسَ

أَصَابَتْهُمْ

مَتَاعَةٌ

۱۲۶۱ - حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ شَمْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ حَبَابَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَفَرَ الْخَنْدَقَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمُصًا شَدِيدًا فَانْكَفَتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ

مبتدا میں۔ میری بیوی ایک ہتھیار لکال کر لائیں جس میں ایک صاع جوڑھے گھر میں ہمارا ایک بکری کا بچہ بھی بندھا ہوا تھا۔ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو کو چلی میں پیسا۔ جب میں ذبح سے فارغ ہوا تو وہ بھی جو پیس چکی تھیں۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں کر کے ہانڈی میں رکھ دیا اور آل حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میری بیوی نے پہلے ہی تنبیہ کر دی تھی کہ حضور اکرمؐ اور آپؐ کے صحابہ رض کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا رہیں جتنا کھانا ہے، کہیں اس سے زیادہ آدمیوں کو لے کر چلے آؤ، چنانچہ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپؐ کے کان میں یہ عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بچہ ذبح کر لیا ہے اور ایک صاع جوڑھے میں جو ہمارے پاس تھے، اس لیے آپؐ دو ایک صحابہؓ کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں لیکن حضور اکرمؐ نے بہت بلند آواز سے فرمایا اے اہل خندق! جا رہے تھے اسے لیے کھانا تیار کر دیا ہے بس اب سارا کام چھوڑ دو اور جلدی چلے چلو۔ اس کے بعد آل حضورؐ نے فرمایا کہ جب تک میں آنے جاؤں ہانڈی چولھے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹی پکانی شروع کرنا۔ میں اپنے گھر آیا، ادھر حضور اکرمؐ بھی صحابہؓ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ مجھے برا بھلا کہنے لگیں میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا، میں نے حضور اکرمؐ کے سامنے عرض کر دیا تھا۔ آخر میری بیوی نے گندھا ہوا آٹا نکالا اور آل حضورؐ نے اس میں اپنے لعاب دہن کی آمیزش کر دی اور برکت کی دعا دی، ہانڈی میں بھی آپؐ نے مٹھوک کی آمیزش کی اور برکت کی دعا دی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اب روٹی پکانے والی کو بلاؤ، وہ میرے سامنے روٹی پکائے اور گوشت ہانڈی سے نکالے لیکن چولھے سے ہانڈی نہ اتارنا صحابہؓ کی تعداد ہزار کے قریب تھی، میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ اتنے ہی کھانے کو سب نے رشکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔ جب تمام حضرات واپس آئے تو ہماری ہانڈی اسی طرح ابل رہی تھی جس طرح شروع میں تھی اور آٹے کی روٹیاں برابر پکائی جا رہی تھیں۔

۱۲۷۲۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بنہ حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ روایت (حسب مشرکین تمہارے بالائی علاقہ سے

عَنْكَ شَيْءٌ خَارِيٌّ رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْمًا شَدِيدًا فَأَخْرَجْتُهُ إِلَى حِوَانَا نَبِيهِمْ صَاعٌ مِّنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بِهِمْ مَتَّةٌ دَاجِيَةٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنْتُ الشَّعِيرَ فَفَرَعْتُ إِلَى خَدَائِجِي وَقَطَعْتُهَا فِي مَبْدُومَتَيْهَا ثُمَّ وَكَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَا تَقْضِي حَاجَتِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ فِجْمَةٌ فَسَارَدْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بِهِمْ مَتَّةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَتَتْ وَنَفَرْتُ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ مَنَعَ سُورَةً فَخَيَّ هَلَّا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْزِلُنَّ بِرُؤُوسِكُمْ وَلَا تَجْبِزُنَّ عَجِيئَكُمْ حَتَّى أَجِثَ فَجِثْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِدْمِ النَّاسِ حَتَّى جِثْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتَ فَأَخْرَجْتُ لَنَا عَجِيئًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَبْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ خَازِنَةً فَلْيَخْبِزْ مَعِي وَاحِدَةً حَتَّى يَمُوتَ بِرُؤُوسِكُمْ وَلَا تَنْزِلُوا هَاهُنَا فَاسْمِعُوا بِاللَّهِ لَعْنًا أَكْثَرًا حَتَّى تَرَوْا وَاحِدَةً وَاحِدَةً وَإِنْ بَرُمْتَنَا لَتَغْطِ كَمَا هِيَ وَإِنْ عَجِيئُنَا لَيُخْبِزْ كَمَا هُوَ۔

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَوَكَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ فِجْمَةٌ فَسَارَدْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بِهِمْ مَتَّةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَتَتْ وَنَفَرْتُ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ مَنَعَ سُورَةً فَخَيَّ هَلَّا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْزِلُنَّ بِرُؤُوسِكُمْ وَلَا تَجْبِزُنَّ عَجِيئَكُمْ حَتَّى أَجِثَ فَجِثْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِدْمِ النَّاسِ حَتَّى جِثْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتَ فَأَخْرَجْتُ لَنَا عَجِيئًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَبْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ خَازِنَةً فَلْيَخْبِزْ مَعِي وَاحِدَةً حَتَّى يَمُوتَ بِرُؤُوسِكُمْ وَلَا تَنْزِلُوا هَاهُنَا فَاسْمِعُوا بِاللَّهِ لَعْنًا أَكْثَرًا حَتَّى تَرَوْا وَاحِدَةً وَاحِدَةً وَإِنْ بَرُمْتَنَا لَتَغْطِ كَمَا هِيَ وَإِنْ عَجِيئُنَا لَيُخْبِزْ كَمَا هُوَ۔

مِنْكُمْ وَإِذْ مَنَعْتُكَ الْإِبْرَاهِيمَ قَالَتْ
كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْخُتْدَقِ -

بنو بن بن

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ
اللَّيْلُ مُصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ الثَّرَابُ يَوْمَ الْخُتْدَقِ
حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ أَوْ اغْبَرَّ بَطْنَهُ يَقُولُ -

وَاللَّهُ لَوْلَا اللَّهُ مَا أَهْتَدَيْنَا
وَلَا نَقَصَدْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنذَلْنَا سَبْعِينَ عَشْرَ لَيْلًا
وَوَضَّيْتُ الْأَقْدَامَ إِنْ رَدَّ قَيْنَا
إِنْ أَرَادَ أَنْ يَبْعُوَا عَلَيْنَا
إِذَا أَمَادُوا فَنَشْتَهُ أَبْنَا

وَسَمِعَ بِهَا مَوَدَّةَ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ الْحَكَمِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ عَاسِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ
أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَضَتْ بِالضَّبَابِ
أَهْلَكَ عَادٍ بِأَلَةِ بُورٍ -

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا
شُرَيْحُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
بَكْرٍ يَوْمَ سَفْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ كَمَا كَانَ
يَوْمَ الْخُتْدَقِ وَخُتْدَقُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْبِيَا يَنْقُلُ
مِنْ ثَرَابِ الْخُتْدَقِ حَتَّى وَاسَى عَيْنِ
الْغُبَارِ جِلْدَةً بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيرًا
الشَّعْرِ فَمَسَحَهُ بِرُجُلِهِ بِكَلِمَاتِ بْنِ دَوَّاحَةَ
وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ الثَّرَابِ يَقُولُ -

اور تمہارے نشیبی علاقہ سے تم پر چڑھ آئے تھے اور جب آنکھیں چکا چوند ہو
گئی تھیں اور دل حلق تک آگئے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ
آیت غزوہ خندق کے واقعہ کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

۱۲۴۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ غزوہ خندق کے موقع پر (خندق کی کھدائی کے وقت) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اٹھا اٹھا کر لارہے تھے، یہاں تک کہ آپ کا بطن مبارک غبار
سے اٹ گیا تھا۔ اہل حضورؐ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے۔

”خدا کی قسم، اگر خدا نہ ہوتا تو ہمیں سیدھا راستہ ملتا، نہ ہم صدقہ کرتے
نہ نماز پڑھتے، پس آپ ہمارے دلوں پر سکینت و طمانیت نازل کیجئے اور
اگر ہماری مدد بھڑ بھڑ جائے تو ہمیں ثابت قدمی عنایت فرمائیے، جو لوگ
ہمارے خلاف چڑھ آئے ہیں، جب یہ کوئی فتنہ چاہتے ہیں تو ہم ان کی
نہیں مانتے، ”آئینا آئینا“ ہم ان کی نہیں مانتے، ہم ان کی نہیں مانتے
پر آپؐ کی آواز بلند ہو جاتی۔

۱۲۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا۔ ان سے حکم نے حدیث بیان
کی، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، پر دایا ہوا اسکے ذریعے میری مدد کی گئی اور قوم عادی بچھا
ہوا سے ہلاک کر دی گئی تھی۔

۱۲۴۵۔ مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلم
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ
مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا
کہ میں نے برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ حدیث بیان کرتے تھے
کہ غزوہ ازاب یعنی غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
میں نے دیکھا کہ خندق کے اندر سے آپ بھی مٹی اٹھا اٹھا کر لارہے ہیں،
حضور اکرمؐ کے بطن مبارک کی جلد مٹی سے آٹ گئی تھی، آپؐ کے رسینے
سے پیٹ تک، گھنے بالوں کی ایک لکیر اٹھی میں نے خود سنا کہ اہل حضورؐ
ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے رجز یا اشعار مٹی منتقل کرنے ہوئے پڑھ رہے
تھے، آپؐ کی زبان مبارک پر ان کے یا اشعار جاری تھے۔

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا هُنَا بَنِي
وَلَا نَمَدْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَا شَرِكُنْ سَكِينَتَنَا عَلَيْنَا
وَتَكُنْ لَنَا قَدَامَ إِنْ رَقِينَا
إِنَّ الْأُولَى مَتَدَّ بَعُودُ عَلَيْنَا
وَرَأَى أَرَادُوا فِئْتَةً أَمِينَا

قَالَ ثُمَّ بَيَّنَّ صَوْنَهُ بِأَخِيرِهَا

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ قَالَ أَذَلُّ بَعْدَ شَهِيدٍ مَنَّهُ
يَوْمَ الْخَنْدَقِ -

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَيْثَمُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَآخِذُوا ابْنَ طَارِسٍ
عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسَوَاتُهَا تَنْطَفُ
قُلْتُ تَنَدُّ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَكْرُبُ
فَكَمْ يَجْعَلُ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتْ أَلَيْسَ
فَأَتَهُمْ يَتَنَظَّرُونَكَ وَأَخْشَى أَنْ يَكُونُوا فِي
اِخْتِبَاسٍ عَنْهُمْ فَرَفَعَهُ فَكَمْ تَدْعُهُ حَتَّى
دَهَبَ فَلَمَّا تَفَقَّ نَاسٌ خَطَبَ مَعُودِيَّةً
قَالَ مَنْ كَانَ يَرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا
الْأَمْرِ فَلْيَطْبِعْ لَنَا قَوْلَهُ فَلَمَّا خَلَعَ أَحَقُّ
بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ حَبِيبُ بْنُ
مُسْلِمَةَ فَهَلَا أَحَبُّنُهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
فَكَلَّمْتُ حَبِيبِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ
أَحَقُّ بِطَلَاةِ الرَّحْمَةِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ
وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ خَشِيتُ أَنْ أَقُولَ

”اے اللہ! اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں سیدھا راستہ ملتا، ہم صدقہ
کرتے نہ نماز پڑھتے، پس ہم پر اپنی طرف سے سکینت و طمانینت
نازل فرمائیے اور اگر ہماری مٹ بھڑک جاتے تو ہمیں ثابت قدمی
عنایت فرمائیے۔ یہ لوگ ہمارے خلاف چڑھ آئے ہیں جب
ہم سے کوئی فتنہ چاہتے ہیں (یعنی یہ کہ ہم اسلام کو چھوڑ دیں)
تو ہم ان کی نہیں سننے، یہ بیان کیا کہ آل حنفزہ آخری کلمات کو
کھینچ کر پڑھتے تھے۔“

۱۲۷۶۔ مجھ سے عبد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے
عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے، آپ عبد اللہ بن دینار
کے صاحب زادے ہیں، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ سب سے پہلا غزوہ جس میں میں نے شرکت کی، وہ
غزوہ خندق ہے۔

۱۲۷۷۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے
خبر دی، انھیں معمر بن راشد نے، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے اور ان
سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ اور معمر بن راشد نے بیان کیا کہ مجھے
ابن طارِس نے خبر دی، ان سے عکرمہ بن خالد نے اور ان سے ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گیا تو
ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے۔ میں نے ان سے
کہا کہ مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کی جو کیفیت ہے وہ آپ بھی دیکھ رہی
ہیں (یعنی علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے اختلافات اور جنگیں اور مجھے
حکومت کے معاملات میں کوئی عمل دخل حاصل نہیں ہے) حفصہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا کہ مسلمانوں کے اجتماع میں جاؤ، لوگ بھٹا رہا انتظار کر رہے
ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ بھٹا رہا موقع پر نہ پہنچا مزید اختلافات اور تشدد
کا سبب بن جائے۔ آخر حفصہ رضی اللہ عنہا کے اصرار پر عبد اللہ رضی اللہ
عنه گئے پھر جب لوگ وہاں سے چلے گئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ
دیا اور کہا کہ خلافت کے مسئلے پر جسے گفتگو کرنی ہو وہ ہمارے سامنے آکر
گفتگو کرے، یقیناً ہم اس سے (اشارہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا)
زیادہ خلافت کے حقدار ہیں اور اس کے باپ سے بھی زیادہ! حبیب بن
مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس پر کہا کہ آپ نے وہیں اس

صَلَمَةُ حَفَرِيٍّ بَيْنَ الْجَمْعِ
وَسَفِيَةُ أُمِّ مَيْمُونَةَ وَحُمْدُ
عَلِيٍّ عَزِيزٌ ذَلِكَ كَذَبٌ
مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجَنَانِ
ثَالِ حَبِيبٌ حَفِظَتْ
وَعَصْمَتٌ ثَالِ
مَحْمُودٌ عَنْ
عَبْدِ الرَّزَاقِ
وَلَوْ
سَأَلْتُمَا :-

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَعَزُّ وَهُمْ
وَلَا يَجُزُّ دُنَا :-

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ سَمِعْتُ
أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ
مُحَمَّدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ أُحِّبِّي الْأَحْزَابُ
عَنْهُ إِنْ نَعَزُّ وَهُمْ وَلَا يَجُزُّ دُنَا
عَنْ نَسِيرٍ إِلَيْهِمْ :-

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا
هَيْثَمُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَلَأَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
بُيُوتَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَوةِ
الدُّسُطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ :-

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا النَّمِيطِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ

کا جواب کہول نہیں دیا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسی وقت اپنا
دامن سمیٹ لیا تھا اور ارادہ کر چکا تھا کہ ان سے کہوں کہ آپ سے زیادہ
خلافت کا مستحق وہ ہے جس نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام
کے لیے جنگ کی جتنی بہکین پھریں ڈرا کہ کہیں میری اس بات سے مسلمانوں میں
اختلاف کی خلیج اور وسیع نہ ہو جائے اور غزوہ نری ہو جائے احد میری
بات کا مطلب میری منشا کے خلاف لیا جانے لگے، اس کے بجائے مجھے
وہ نعمتیں یاد آگئیں جو اللہ تعالیٰ نے (ممبر کرنے والوں کے لیے) جنوں
میں تیار کر رکھی ہیں۔ حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واقعی آپ محفوظ رہے
اور بچا لیے گئے۔ محمود نے عبد الرزاق کے واسطے سے (نسوانہا کے بجائے
لفظ) فرساتھا بیان کیا (چوٹی کے معنی میں)

۱۲۷۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان سے حدیث
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے سلیمان بن ضرور رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب کے موقع پر (جب کفار کا لشکر
ناکام واپس ہو گیا) فرمایا کہ اب ہم ان سے لڑیں گے آئندہ وہ ہم پر چڑھ کر
کبھی نہ آسکیں گے۔

۱۲۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم
نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابواسحاق
سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے سلیمان بن ضرور رضی اللہ عنہ سے سنا،
آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جب عرب
کے قبائل (جو غزوہ خندق کے موقع پر مدینہ چڑھ کر آئے تھے) ناکام
واپس ہو گئے تو آل حضور نے فرمایا کہ اب ہم ان سے جنگ کریں گے، وہ
ہم پر چڑھ کر نہ آسکیں گے بلکہ ہم ان پر فوج کشی کریں گے۔

۱۲۸۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے عبیدہ
نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا جس طرح ان کفار نے ہمیں صلاۃ وسطیٰ (نماز
عصر) نہیں پڑھنے دی اور سورج غروب ہو گیا، اللہ تعالیٰ بھی ان کی قبول اور
گھروں کو آگ سے بھر دے۔

۱۲۸۱۔ ہم سے یحییٰ بن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث

بیان کی ان سے پہلی نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے موقع پر سورج غروب ہونے کے بعد (لوگ) واپس ہرٹے آپ کفار قریش کو راہبھا کہہ رہے تھے، آپ نے عرض کی، یا رسول اللہ! سورج غروب ہونے کو ہے اور میں عصر کی نماز اب تک نہیں پڑھ سکا (جنگ کی مصروفیات کی وجہ سے) اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا، خدا گواہ ہے، نماز تو میں بھی نہ پڑھ سکا، آخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامعہ وادی بھان میں اترے۔ آل حضورؐ نے نماز کے لیے وضو کی ہونے بھی وضو کی پھر عصر کی نماز سورج غروب ہونے کے بعد پڑھی اور اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

۱۲۸۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، ان سے ابن منذر نے بیان کیا اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ احزاب کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں تیار ہوں۔ پھر آل حضورؐ نے پوچھا، کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ اس مرتبہ بھی زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں۔ پھر آل حضورؐ نے قبیہ مرتبہ پوچھا کہ کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے اس مرتبہ بھی اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس پر آل حضورؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔

۱۲۸۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے اپنے لشکر (اسلامی لشکر) کو فتح دیا اپنے بندے کی مدد کی (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی) اور احزاب (قبائل عرب) کو تنہا مغلوب کیا (غزوہ خندق کے موقع پر) پس اس کے مقابلے میں کسی کی کوئی حیثیت نہیں۔

۱۲۸۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں فراری اور عبیدہ نے خبر دی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب (قبائل) کے لیے (غزوہ خندق کے موقع پر) بد دعا کی کہ لے اللہ ان کے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ لَعْنًا مَا عَزَبَتْ الشَّمْسُ حَتَّى بَسَّ كَعْدَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ مَا صَلَّيْتُهَا فَتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْحَنُ فَنَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ لَعْنًا مَا عَزَبَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّيْتُ لَعْنَهَا الْمَغْرِبَ ۖ ۱۲۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُسْكِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَزَابِ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبِيبُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبِيبُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبِيبُ أَنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ رِجْلَ نَبِيِّ حَوَارِيٍّ وَإِنَّ حَوَارِيَّ الرَّبِيبِ ۖ

۱۲۸۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَكَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا يُعْزِزُهُ وَحْدَهُ عَسَىٰ وَغَلَبَ الْحَزَابُ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ ۖ

۱۲۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا الْقَزَّازِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ

نازل کرنے والے جلدی حساب لینے والے قبائل عرب کو شکست دیکھے
اے اللہ! انھیں شکست دے دیجئے اور جھنجھوڑ دیجئے۔

۱۲۸۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے
خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں سالم اور نافع نے اور انھیں
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوے،
حج یا عمرے سے واپس آتے تو سب سے پہلے مین مرتبہ تکبر کہتے، پھر
فراتے، تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک
اسی کے لیے ہے۔ حمد اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے،
ہم واپس ہو رہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے
رب کے حضور میں سجدہ ریز اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے، اللہ نے
اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندہ کی مدد کی اور احزاب کو تنہا شکست دی
۲۹۸ - غزوہ احزاب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

واپسی، پھر بنو قریظہ پر فوج کشی اور ان کا محاصرہ

۱۲۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے
ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جوں ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خندق
سے واپس ہوئے اور ہتھیار اتار کر غسل کیا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس
آئے اور کہا، آپ نے ہتھیار اتار دیئے، اب راگواہ ہے، ہم نے ابھی ہتھیار نہیں
اتارے، ان پر فوج کشی کیجئے۔ آل حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کس پر؟
جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ان پر اور انھوں نے (یہود کے قیدی، بنو قریظہ کی طرف
اشارہ کیا، چنانچہ حضور اکرمؐ نے بنو قریظہ پر فوج کشی کی۔

۱۲۸۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جبر بن حازم نے حدیث
بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ جیسے اب بھی وہ غبار میں دیکھ رہا ہوں جو جبریل علیہ السلام کے ساتھ سو
اور فرشتوں کی وجہ سے قیدی بنو غنم کی گلی میں اٹھا تھا، جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کے خلاف کارروائی کی تھی۔

۱۲۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جابر
بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ احزاب سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنُذِلْ أَلْكِتَابِ سَيُوتِ الْحَيَابِ
أَهْزِمِ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ أَهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ :-
۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْعَزْوِ أَوْ الْحَجِّ أَوْ
الْعُمْرَةِ نَبَّأُ فَيَكْبُرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
أَيُّبُونَ نَافِئُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ
مَدَدَى اللَّهِ وَعُدَاةُ وَفُكْرُو عِبَادِهِ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ -

۲۹۸ بِأَدْنَى مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْأَحْزَابِ وَفُجِرَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَفُجِرَ صَوْتُهُمْ :-
۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
فَالَتْ عَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْغَنَةِ فِي وَصْنِهِ السَّلَاحَ وَاغْتَسَلَ امْطَا
جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَصَعْتَ
السَّلَاحَ وَاللَّهُ مَا نَزَعْنَاكَ فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ
فَالَيْ أَتَيْنَ قَالَ هُمْنَا وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ
فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ :-
۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ
عَنْ حَمِيدِ بْنِ هَدَلٍ عَنْ أَبِي رَزَا قَالَ
كَأَنِّي انْظُرْتُ إِلَى الْخُبَارِ سَاهِطًا فِي رُفَاقِ بَنِي غَنَمٍ
مُؤَكَّبِ جِبْرِيلَ حِينَ صَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ -

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَسْمَاءَ
حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نے فرمایا کہ تمام مسلمان عصر کی نماز بنو قریظہ تک پہنچنے کے بعد ہی ادا کریں (بنو قریظہ کی طرف جاتے ہوئے بعض حضرات رجو کچھ پیچھے رہ گئے ہوں گے) عصر کی نماز کا وقت راستے ہی میں ہو گیا۔ ان میں سے کچھ صحابہؓ نے کہا کہ ہم راستے میں نماز نہیں پڑھیں گے (کیونکہ ان حضوروں نے بنو قریظہ میں نماز عصر پڑھنے کے لیے فرمایا ہے) اور بعض صحابہؓ نے کہا کہ آنحضرتؐ کے ارشاد کا منشا وہ نہیں تھا۔ بعد میں ان حضوروں کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو آپؐ نے کسی نے عمل پر نیکر نہیں فرمائی (کیونکہ دونوں جاحقوں نے اپنی فہم کے مطابق ٹھیک عمل کیا تھا۔

۱۲۸۹۔ ہم سے ابن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی۔ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہؓ اپنے باغ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چند کھجور کے درخت متعین کر دیتے تھے (کہ اس کا پھل حضور اکرمؐ کی خدمت میں بدر کے طور پر بھیج دیا جائے) یہاں تک کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے قبائل فتح ہو گئے (تو ان حضوروں نے ان ہدایا کو واپس کر دیا امیر سے گھر والوں نے بھی مجھے اس کھجور کو، تمام کی تمام یا اس کا کچھ حصہ لینے کے لیے اس حضورؐ کی خدمت میں بھیجا۔ آنحضرتؐ وہ کھجور ام امین رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی۔ اتنے میں وہ بھی آگئیں اور کچھ امیری گردن میں ڈال کر کہنے لگیں، قطعاً نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ پھل تمہیں نہیں ملیں گے، اس حضورؐ مجھے عنایت فرما چکے ہیں، یا اسی طرح کے الفاظ انھوں نے بیان کیے۔ اس پر ان حضوروں نے ان سے فرمایا کہ تم مجھ سے اس کے بدلے میں اتنے لو (اور ان کا مال انھیں واپس کر دو) لیکن وہ اب بھی یہی کہتے جا رہے تھے کہ قطعاً نہیں، خدا کی قسم۔ یہاں تک کہ آنحضرتؐ نے انھیں میرا خیال ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس کا دس گنا دینے کا وعدہ فرمایا (پھر انھوں نے مجھے چھوڑا) یا اسی طرح کے الفاظ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیے۔

۱۲۹۰۔ مجھ سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے بیان کیا، انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ ان سے میں نماز کا وقت ہو جائے، پھر بھی نہ پڑھی جائے۔ بلکہ صرف بنو قریظہ تک پہنچنے میں محبت مطلوب تھی۔

وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ إِذْ هُزِبَ لَدَيْهِمُ الْيَتَامَى
الْعَصْرَ إِذْ فِي بُيُوتِهِمْ فَذُكِرَتْ
بَعْضُهُمْ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ وَقَالَ
لَا نَصَبَ لِي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَثَالَ
بَعْضُهُمْ بَلْ نَصَبَ لَمْ يَرُدْ مِثْلًا
ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّهُ يُعْتَفَى
وَاحِدًا مِنْهُمْ -

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي اسْوَدٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ
وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَقَالَ
سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ الرَّحْبَدُ
يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّخْلَاتِ حَتَّى أَتْنَاهُ فَرُبَّمَا
وَالنَّصِيرُ وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُوهُ فِي
أَنْ أَتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَسْأَلَهُ الْبُزْجِي كَانُوا عَطَاوُ
أَوْ بَعْضُهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ عَطَاوُ أَمْ أَمِينٌ
فِيَاءُ أَمْ أَمِينٌ فَجَعَلَتِ الثَّوْبُ فِي
عَنْقَبِهَا تَقُولُ كَلَّا وَالنَّبِيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ لَا يُعْطِيكُمْ وَكَذَلِكَ عَطَايَاهَا
كَمَا قَالَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ كَذِبًا وَتَقُولُ
كَلَّا وَاللَّهِ حَتَّى أَعْطَاهَا حَبِيبُ
أَمَّتْهُ قَالَ عَشْرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ كَمَا
قَالَ -

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

ابو امامہ سے سنا، بیان کیا کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بنو قریظہ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر مہتیار ڈال دیئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بلانے کے لیے آدمی بھیجا۔ وہ گھر سے پر سوار ہو کر آئے۔ جب اس جنگ کے قریب ہوئے جسے آپ حضور نے ناز پڑھنے کے لیے منتخب کر رکھا تھا تو ان حضوروں نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کی تکویم کے لیے کھڑے ہو جاؤ، یا ان حضوروں نے فرمایا (اپنے سے بہتر کی تکویم کے لیے کھڑے ہو جاؤ) اس کے بعد آپ نے ان سے فرمایا کہ بنو قریظہ نے آپ کو ثالث مان کر مہتیار ڈال دیئے ہیں چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ جتنے ان میں جنگ کے قابل ہیں، انھیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ ان حضوروں نے اس پر فرمایا کہ آپ نے اللہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا یا ان حضوروں نے یہ فرمایا کہ فرشتہ (جبریل علیہ السلام) کے فیصلہ کے مطابق۔

۱۲۹۱ م۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن غیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقع پر سعد رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تھے قریش کے ایک شخص، جہان بن عرفہ نامی نے ان پر تیر چلایا تھا اور وہ ان کے بازو کی رگ میں آگے لگا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے مسجد میں ایک خیمہ نصب کر دیا تھا، تاکہ قریب سے ان کی عیادت کرتے رہیں۔ پھر جب حضور اکرم غزوہ خندق سے واپس ہوئے اور مہتیار رکھ کر غسل کیا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے وہ اپنے سر سے غبار چھاڑ رہے تھے۔ انھوں نے آپ حضور سے کہا، آپ نے مہتیار رکھ دیئے! خدا کی قسم، ابھی میں نے مہتیار نہیں اتارے ہیں، آپ کو ان پر فوج کشتی کوئی ہے۔ ان حضوروں نے دریافت فرمایا کہ کن پر؟ تو انھوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ ان حضوروں نے قریظہ تک پہنچے۔

۱۔ مدینہ ہجرت کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے مختلف قبائل اور آس پاس کے دوسرے مشرک عرب قبائل سے معاہدہ امن و صلح کر لیا تھا لیکن یہودی براہِ اسلام کے خلاف سازشوں میں لگے رہتے تھے۔ درپردہ تو ان کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی برابر ہوتی رہتی تھی، لیکن غزوہ خندق کے موقع پر جو انتہائی فیصلہ کن غزوہ تھا، جب مشرکوں کو اس میں شکست ہو گئی تو ان حضوروں نے فرمایا تھا کہ اب کبھی انھیں ہم پر اس طرح چڑھ کر کئے کی بہت نہ ہوگی اس غزوہ میں خاص طور سے بنو قریظہ نے بہت کھل کر قریش کا ساتھ دیا تھا اور معاہدہ کی خلاف ورزی کی تھی۔ اس لیے غزوہ خندق کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ حکم فرمایا کہ انھیں اب مہلت نہ ملنی چاہیے۔

۱۔ مَا مَنَّا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَزَلَ أَهْلُ قَرْيَظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَتَى عَلَى حِمَابٍ فَلَمَّا دَفَى مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيْدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ فَقَالَ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ فَقَالَ تَقْتُلُ مَقَاتِلَهُمْ وَتَسْبِي ذُرَارِيَهُمْ قَالَ قَضَيْتُ بِكُمْ اللَّهُ وَرَبِّمَا مَالَهُ بِحُكْمِ الْمَلِكِ :-

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يُحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْخُدْرِيُّ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ جَبَانُ بْنُ الْعَدْوِيِّ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوذَ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُدْرِيِّ وَصَحَّ السَّلَامُ وَاعْتَسَلَ فَأَتَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُخُ رَأْسَهُ مِنَ الْعَبَارِ وَقَالَ قَدْ وَصَحْتَ السَّلَامَ وَاللَّهُ مَا وَصَحْتُ

اَخْرَجَ الْيَهُودُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْبَأَ إِلَى نَبِيِّ قَوْمِهِمْ فَأَتَاهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَزَّلُوا عَلَى حُكْمِهِ فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ قَالَ خَارِجِي أَوْ حُكْمِي فِيهِمْ أَنْ تَقْتُلَ الْمُقَاتِلَةَ وَأَنْ تُسَبِّي النِّسَاءَ وَالْأَرْبَابَ وَأَنْ تُقَسِّمَ أَمْوَالَهُمْ قَالَ هَيْهَاتُ مَا خَبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنْ سَعْدًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَنَبِيِّ أَحَدٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ خَارِجِي أَطُنُّ إِنَّكَ تَنَزَّلُ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ خَرْجٍ قَرِيبٌ شَيْءٌ فَإِذَا بَقِيَ لِحَضِي أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ وَإِنْ كُنْتُ وَضَعْتُ مَا فُجِرُهَا وَاجْعَلْ مَوَاقِفِي فِيهَا فَادْفَعَتْ مِنْ لَبَتِهِمْ فَكَلِمَةً عَنْهُمْ وَفِي الْمُسْحِدِ خِيَمَةٌ مِنْ لَبَنِي غِفَارِ الرَّاءِ ثُمَّ سَيْدُ الْيَهُودِ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخِيَمَةِ مَا هَذَا الشَّيْءُ يَا قَيْنَانِ مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَخْدُو جُرْهُدٌ دَمَا فَمَاتَ مِنْهَا رَجُلٌ مِنَ اللَّهِ عَنْهُ

۱۲۹۲- حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ صَيْفَالِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ أَنَّ سَكْبَ السَّبْرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَنٍ أَهْجَهُمْ أَوْ حَاجَهُمْ وَحَبْرِيْلُ مَعْلَقٌ وَمَنَاذِرُ بَرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ السَّبْرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور انھوں نے اسلامی لشکر کے پندرہ دن کے سخت محاصرہ کے بعد احد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے۔ آل حسنور نے سعد رضی اللہ عنہ کو فیصلہ کا اختیار دیا سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان کے بارے میں فیصلہ کرتا ہوں کہ جتنے افراد ان کے جنگ کے تابع ہیں، قتل کر دیئے جائیں ان کی عورتیں اور بچے قید کر لئے جائیں اور ان کا مال تقسیم کر لیا جائے، ہشام نے بیان کیا کہ پھر مجھے میرے والد نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ سعد رضی اللہ عنہ نے یہ وعدہ کی تھی اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے کوئی چیز عزیز نہیں کہ میں تیرے راستے میں اس قوم سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور انھیں ان کے وطن سے نکالا، لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی کا سلسلہ آپ ختم کر دیں گے لیکن اگر قریش سے ہماری لڑائی کا کوئی بھی سلسلہ باقی ہے تو مجھے اس کے لیے زندہ رکھئے۔ یہاں تک کہ میں تیرے راستے میں ان سے جہاد کروں، اور اگر لڑائی کے سلسلے کو آپ نے ختم ہی کر دیا ہے تو پھر میرے زخموں کو پھر سے ہرا کر دیجئے۔ آپ کے زخم تقریباً ٹھیک ہونے لگے تھے اور اسی میں میری موت واقع کر دیجئے، چنانچہ سینہ پر ان کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا یہ مسجد میں قبیلہ بنو غفار کے کچھ صحابہ کا بھی ایک خیمہ تھا خون ان کی طرف بہہ کر آیا تو وہ گھبراتے اور انھوں نے کہا، اے اہل خیمہ! تمھاری طرف سے یہ خون ہماری طرف کیوں آ رہا ہے؟ دیکھا تو سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔ آپ کی وفات اسی میں ہوئی، فرضی اللہ عنہ وارضاه۔

۱۲۹۳- ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی، انھوں نے براہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کرو، یا آل حسنور نے اس کے بجائے ”عاجم“ فرمایا، جبریل علیہ السلام تمھارے ساتھ ہیں، اور ابراہیم بن ملہان نے شیبانی کے واسطے سے اٹھا دیا ہے کہ ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن قریظ

سے ایک روایت میں ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بیٹے ہوئے تھے۔ اتفاق سے ایک بکری آئی اور اس نے ان کے سینہ پر اپنا کھردھ دیا جس سے ان کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا۔

کے موقع پر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ مشرکین کی ہجو کرو، جبریلؑ تمہارے ساتھ ہیں۔

۴۹۹۔ غزوہ ذات الرقاع

اسی کا دوسرا نام غزوہ محارب حنفصہ و بنی ثعلبہ بھی ہے جو قبیلہ غطفان میں سے تھے حضور اکرمؐ نے اس غزوہ میں مقام نخل پر پڑاؤ کیا تھا۔ یہ غزوہ غزوہ خیبر کے بعد بڑا سب کبوترکہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر کے بعد مدینہ آئے تھے (اور غزوہ ذات الرقاع میں ان کی شرکت رواترول سے ثابت ہے، اور عبد اللہ بن رجا نے بیان کیا، انھیں عمران عطار نے خبر دی انھیں یحییٰ بن ابی کثیر نے، انھیں ابوسلمہ نے اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز خوف ساتویں (سال یا ساتویں غزوہ) میں پڑھی تھی یعنی غزوہ ذات الرقاع میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف دو قروں میں پڑھی تھی۔ اور یحییٰ بن سواد نے بیان کیا، ان سے زیادہ بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسوی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ محارب اور بنی ثعلبہ میں اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی تھی۔ اور ابن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے وہب بن کيسان سے سنا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذات الرقاع کے لیے مقام نخل سے روانہ ہوئے تھے، وہاں آپ کا قبیلہ غطفان کی ایک عورت سے سامنا ہوا، لیکن کوئی جنگ نہیں ہوئی، اور چونکہ مسلمانوں پر کفار کے (اچانک حملے کا) خطرہ تھا اس لیے آل حضورؐ نے دو رکعت نماز خوف پڑھائی۔ اور زید بن سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ فدا القرو میں شریک تھا۔

۱۲۹۳۔ ہم سے محمد بن علا نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ابورودہ نے اور ان سے ابوسوی اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يَوْمَ قَرْيَةَ لِحْصَانَ ابْنِ ثَابِتٍ أَهَجَ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَهُ ۝

بَابُ ۴۹۹ عَزْوَةُ ذَاتِ الرِّقَاعِ

وَجِيءَ عَزْوَةَ مُحَارِبِ حَنْفَصَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غُطَفَانَ فَتَنَزَّلَ نَخْلًا وَ هِيَ تَعْبُدُ خَيْبَرَ لِرَنِّ أَبَا مُوسَى حَاءَ تَعْبُدُ خَيْبَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْعَطَّارُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي عَزْوَةِ السَّابِغَةِ عَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفَ مِيزِي قَرِيٍّ وَقَالَ مَكْرُمٌ سَوَادُكَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبِ وَثَعْلَبَةَ وَقَالَ ابْنُ اسْحَقٍ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غُطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالًا وَأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيِ الْخَوْفِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ عَزْوَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرْدِ ۝

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَافَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى وَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ

کے ساتھ ایک غزوہ کے لیے نکلے، ہم چھ ساتھی تھے اور ہم سب کے لیے قرعہ ایک اونٹ تھا جس پر کچے بعد دیگرے ہم سوار ہوتے تھے۔ رسید بن لویل اور بشتقت سفر کی وجہ سے ہمارے پاؤں پھٹ گئے تھے۔ میرے بھی پاؤں پھٹ گئے تھے، مانحن بھی جھڑ گئے تھے۔ چنانچہ ہم قدموں پر کپڑے کی ٹی باندھ کر چل رہے تھے اسی لیے اس کا نام ذات الرقاع پڑا، کیونکہ ہم نے قدموں کو پیپوں سے باندھا تھا۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث تو بیان کر دی، لیکن پھر آپ کو اس کا اظہار اچھا نہیں معلوم ہوا، فرمانے لگے کہ مجھے یہ حدیث بیان نہ کرنی چاہیے تھی، آپ اصل میں پسند نہیں کرتے تھے کہ آپ کا کوئی عمل خیر لوگوں کے سامنے آئے۔

۱۲۹۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے یزید بن رومان نے، ان سے صالح بن خوات نے، ایک ایسی صحابی کے حوالہ سے بیان کیا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں شرکت کی تھی، کہ حضور اکرم نے نماز خوف پڑھی تھی۔ اس کی صورت یہ ہوئی تھی کہ پہلے ایک جماعت نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی، اس وقت دوسری جماعت مسلمانوں کی دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی۔ آل حضورؐ نے اس جماعت کو جو آپ کے پیچھے صف میں کھڑی تھی، ایک رکعت نماز پڑھائی اور اس کے بعد آپ کھڑے رہے اس جماعت نے اس عرصہ میں اپنی نماز پوری کر لی اور واپس آکر دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے اس کے بعد دوسری جماعت آئی تو آل حضورؐ نے انہیں نماز کی دوسری رکعت پڑھائی جو باقی رہ گئی تھی اور رکوع و سجود کے بعد آپ قعدہ میں بیٹھے رہے۔ پھر ان لوگوں نے جب اپنی نماز جو باقی رہ گئی تھی پوری کر لی تو آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ اور معاذ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زبیر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام محل میں تھے پھر آپ نے نماز خوف کا تذکرہ کیا۔ امام مالک نے بیان کیا کہ نماز خوف کے سلسلے میں جتنی روایات میں نے سنی ہیں، یہ روایت ان سب میں زیادہ بہتر ہے۔ اس روایت کی متابعت لیث نے کی، ان سے ہشام نے، ان سے زید بن اسلم اور ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنی النمار میں (نماز خوف) پڑھی تھی۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَحَدَّثَنَا كُفْرًا بَيْنَنَا بَعْضُهُمْ تَحْقِيقُهُ فَتَقَبَّلَتْ أَفْعًا مَنَا وَتَقَبَّلَتْ قَدَامَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَكُنَّا نَلْفُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِصْرَقَ فَتُسَبِّتُ غَزَاةً ذَاتَ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا تَحْقِيقُهُ مِنَ الْخِصْرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى يَهْدِي هَذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ أَنْ أَذْكُرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ شُجْبَةَ شَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنْ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَحَاكَ الْعَدُوَّ وَفَضَّلِي بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ تَبَتَّ قَائِمًا وَاتَّسَمُوا إِلَيْهِ نَفْسُهُمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفَّوْا وَحَاكَ الْعَدُوَّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ الرُّكْعَةَ الَّتِي تَبَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِمْ ثُمَّ تَبَتَّ جَالِسًا وَاتَّسَمُوا إِلَيْهِمْ نَفْسُهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ مُعَاذُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ الْعَتَّاسَ مِنْ مَعْشَرِ حَدَّثَهُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ سَبِيٍّ أُنْمِئِرَ۔

۱۲۹۵۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید قطان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے ان سے صالح بن خوات نے، ان سے سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نماز خوف میں امام فدیہ رو بہ کر کھڑا ہو گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ نمازیں بشریک ہوگی، اس عرض میں مسلمانوں کی دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر کھڑی ہوگی، انھیں کی طرف رخ کیے ہوئے امام اپنے ساتھ والی جماعت کو پہلے ایک رکعت نماز پڑھائے گا۔ (ایک رکعت پڑھنے کے بعد) یہ جماعت کھڑی ہو جائے گی اور خود (امام کے بغیر) اسی جگہ ایک رکوع اور دو سجود کر کے دشمن کے مقابلہ پر جا کر کھڑی ہو جائے گی، جہاں دوسری جماعت پہلے سے موجود تھی۔ اس کے بعد امام اس دوسری جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھانے کا اس طرح امام کی دو رکعت پوری ہو جائے گی اور یہ دوسری جماعت ایک رکوع اور دو سجود خود کرے گی۔

۱۲۹۶۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعیر نے، ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے صالح بن خوات نے اور ان سے سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۱۲۹۷۔ محمد سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، انھوں نے قاسم سے سنا، انھیں صالح بن خوات نے خبر دی اور ان سے سہل بن ابی حمزہ نے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

۱۲۹۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم بن زہری اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اطراف نجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ کے لیے گیا تھا، وہاں ہم دشمن کے آگے سے سارے کھڑے ہوئے اور ان کے مقابلے میں صف بندی کی۔

۱۲۹۹۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن زریح نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَمْدَةَ شَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَجُودُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ بِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ ثَلَاثَتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَمْدَةَ شَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ الْقَاسِمَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّيْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِحُ بْنُ عَبْدِ عُمَرَ قَالَ عَزَّوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ بَيْتِ خُزَايِمَةَ الْعَدُوِّ وَفَصَفْنَا لَهُمْ

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَمْدَةَ شَا يَزِيدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَحَدِي
الْعَاطِفَيْنِ وَالطَّائِفَةِ الْخَرِي
مَوَاجِهَتَا الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فِي
مَقَامٍ اصْحَابِهِمْ خَاجِدٌ أُولَئِكَ فَصَلَّى
بِهِمْ رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ
قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رُكْعَتَهُمْ وَقَامَ
هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رُكْعَتَهُمْ -

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَنَانٌ وَأَبُو سَلَمَةَ
أَنْ جَابِرًا أَخْبَرَنَا أَنَّ عَزَامَةَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ رُكْعَةٍ -

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ
ابْنِ سَهَابٍ عَنْ سَيَابِ بْنِ أَبِي سَيَانَ الدَّوْلِيِّ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَزَامَةَ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ
رُكْعَةٍ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَوْلَ مَعَهُ مَا دُرُكْتُمُ الْقَائِمَةَ
فِي وَإِدْ كَثِيرٍ الْعِصَاهُ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ
فِي الْعِصَاهُ يَسْتَفْظِلُونَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ
سُومَةٍ فَقَلَقَ بَيْنَهُمَا سَيْفٌ قَالَ جَابِرُ
فَمِنَّا نَوْمَةٌ نَوْمَةٌ ثُمَّ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا جُنُودًا فَإِذَا
عِنْدَكَ أَعْرَابِي جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَاجٍ
مَا سَتَيْتُ قَطُّ وَهُوَ فِي مَيْدِي هَلَّا قُلْنَا فَقَالَ لِي مَنْ
يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللَّهُ فَمِمَّا هُوَ جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ

علیہ وسلم نے ایک جماعت کے ساتھ نماز دخول پڑھی اور دوسری جماعت
اس عرصہ میں دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی پھر یہ جماعت جب اپنے
دوسرے ساتھیوں کی جگہ نماز پڑھ کر اچلی گئی تو دوسری جماعت آئی
اور آنحضرتؐ نے انھیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی۔ اس کے بعد آپ
نے اس جماعت کے ساتھ سلام پھیرا۔ آخر اس جماعت نے کھڑے ہو
کر اپنی ایک رکعت پوری کی اور پہلی جماعت نے بھی کھڑے ہو کر اپنی
ایک رکعت پوری کی۔

۱۳۰۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث
بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سنان اور ابوسلمہ نے
حدیث بیان کی اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اطراف نجد میں غزوہ کے لیے گئے تھے۔

۱۳۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی
نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے محمد بن ابی عتیق نے،
ان سے ابن شہاب نے ان سے سنان بن ابی سنان دؤلی نے،
انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
اطراف نجد میں غزوہ کے لیے گئے تھے۔ پھر حباب بن جابرؓ واپس آئے
تو آپ بھی واپس ہوئے۔ قبیلہ کا وقت ایک داوی میں آیا، جہاں ببول
کے درخت بہت تھے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں اتر گئے،
اور صحابہ و رشتہوں کے ساتھ اس کے لیے پوری داوی میں پھیل گئے حضور اکرم
نے بھی ایک ببول کے درخت کے نیچے قیام فرمایا اور اپنی تلوار اس درخت
پر لٹکا دی۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کبھی تھوڑی ہی دیر میں سونے
ہوئے بوٹی تھی کہ آل حضورؐ نے ہمیں لپکارا۔ ہم جب خدمت میں حاضر ہوئے
تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا، آل حضورؐ نے فرمایا کہ اس شخص
نے میری تلوار (مجھ پر) کھینچ لی تھی میں اس وقت سویا ہوا تھا، میری آنکھ کھلی تو
منگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے مجھ سے کہا تمہیں میرے ہاتھ سے
آج کون بچائے گا، میں نے کہا کہ اللہ! اب دیکھو یہ بیٹھا ہوا ہے حضور
اکرمؐ نے اسے پھر کوئی سزا نہیں دی۔ اور ابان نے کہا کہ ہم سے بھیجی بن ابی کثیر
نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع میں تھے۔ پھر ہم

يَعَايَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
 أَبَانُ حَدَّثَنَا عَجَّازُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
 جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِذَاتِ الرَّقَابِ فَإِذَا آتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ
 تَرَكْنَا هَاجِلًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ
 نَجْلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَعْلِقٌ بِالشَّجَرَةِ فَأَخْذَرْنَاهُ فَقَالَ خَافَنِي
 قَالَ لَقَدْ قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللَّهُ فَهَمَدَا
 أَمْعَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقِمَّتِ
 الصَّلَاةُ فَكُنَّا بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا
 وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْآخَرَى رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلِيقُومَ رَكَعَتَيْنِ
 وَقَالَ مَسْدُودٌ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ
 غَوَّثَ بَيْنَ الْحَارِثِ وَقَائِلٍ فِيهَا مُحَارِبٌ خَصِمْتُهُ
 قَالَ أَبُو الزَّكَاكِيِّ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْلِي
 فَصْلَى الْخَوْفِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً خُذِيَ صَلَاةُ الْخَوْفِ وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُو
 هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْزِيئَ -
 بَانَ يَ غَزْوَةً بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خِلَافَةٍ
 وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُتَرَسِّبِ -

قَالَ بَنُ إِسْحَاقَ وَذَلِكَ سَنَةُ سِتٍّ وَقَالَ

ایک ایسی جگہ آئے جہاں نہایت گھنے سایہ کا درخت تھا۔ وہ درخت ہمہ آل
 حضور کے لیے مخصوص کر دیا تاکہ آپ والے آرام فرمائیں۔ بعض میں مشرکین میں
 سے ایک شخص آیا، اُن حضور کی تلوار درخت سے ٹک رہی تھی۔ اس سنفہ
 تلوار اُن حضور پر چھینچ لی اور پوچھا، تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ اُن حضور نے فرمایا کہ
 نہیں۔ اس پر اس نے پوچھا، آج میرے ہاتھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ اُن
 حضور نے فرمایا کہ اللہ! پھر مجھ پر نے اسے ڈانٹا دھمکیا۔ اور نماز کی اقامت
 کہی گئی نماز خوف کی تو اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ایک جماعت کو
 دو رکعت نماز پڑھائی جب وہ جماعت اُن حضور کے پیچھے سے اہٹ
 گئی تو آپ نے دوسری جماعت کو بھی دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس طرح نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعت نماز ہوئی، لیکن مقتدیوں کی صرف دو دو
 رکعت۔ اور مسدود نے بیان کیا، ان سے ابو عوآنہ نے ان سے ابو ہریرہ نے
 کہ اس شخص کا نام جس نے آپ پر تلوار کھینچی تھی (غوث بن حارث تھا۔
 ابو الزکاک نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ مقام نخل میں تھے تو آپ نے نماز خوف پڑھی۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف غزوہ نجد
 میں پڑھی تھی۔ یہ یاد رہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور اکرم کی خدمت میں
 (سب سے پہلے) غزوہ خیبر کے موقع پر چار رکعت پڑھے تھے۔

۵۰۰۔ غزوہ بنی المصطلق۔ یہ غزوہ قبیلہ بنو خزاعہ سے ہوا تھا

اس کا دوسرا نام غزوہ مُرْسِیْع ہے۔

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ یہ غزوہ سنہ ۶ھ میں ہوا تھا۔ اور یحییٰ بن

سلمہ اس روایت سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مسلک کی تائید ہوتی ہے کہ فرض نماز نفل نماز پڑھنے والے امام کی اقتدا میں پڑھی جا
 سکتی ہے۔ کیونکہ مجاہدوں کی یہ جماعت سفر میں تھی اور سفر میں چار رکعت فرض نماز صرف دو رکعت باقی رہ جاتی ہے۔ روایت سے یہ
 معلوم ہوتا ہے کہ فرض نماز صرف دو رکعت تھی۔ اُن حضور نے چار رکعت پڑھی جس میں سے دو رکعت یقیناً نفل تھی اور فرض پڑھنے والے صحابہ
 نے اگر اس میں آپ کی اقتدا کی لیکن محدثین احناف نے لکھا ہے کہ اس روایت کا تعلق بھی اسی واقعہ سے ہے جو سہیل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت
 میں بیان ہوا لیکن راوی واقعات کے بیان کرنے میں بہت سے امور کو نظر انداز بھی کر دیتا ہے۔ چونکہ اُن حضور نے پہلی جماعت کے بعد انتظار کیا
 اور جب یہ جماعت اپنی نماز پوری کر کے چلی گئی تو آپ نے دوسری جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائی اور ان کے ساتھ سلام پھیرا، اس لیے راوی نے
 اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چار رکعت کی نسبت کی، کیونکہ دونوں جماعتوں نے مجموعی طور پر جب چار رکعت پوری کر لیں تب اُن حضور نے سلام
 پھیرا تھا۔ سہیل رضی اللہ عنہ کی روایت میں حدیث اسی طرح بیان ہوئی ہے۔

مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَقَالَ النَّعَّاسُ
ابْنُ كَاشِبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ حَدِيثُ اَبِي فَلٍ
فَاَعَزَّوْهُ الْمَرْيُوعُ

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَجِيٍّ عَنْ حَيَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْمِرٍ
أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ
الْحَدْرُومِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ
أَبُو سَعِيدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي غَزْوَةٍ فَبَيْنَا الْمَصْطَلِقُ فَأَصَابَنَا سَبِيًّا مِنْ سَبِي
الْعَرَبِ فَأَسْتَمَعْنَا النَّسَاءَ وَاسْتَشَدَّتْ عَلَيْنَا
الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرُونَا أَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا
نَعْزِلُ دَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
أَهْلِهِمَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَ لَنَا عَنْ ذَلِكَ
فَقَالَ مَا عَلَيْكُمُ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَاءٍ
كَابْتُهُ إِلَى بَدْرٍ أَلْقِيْمَةُ إِلَّا وَهِيَ كَابْتُهُ

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً
نَحْبُدُ فَلَمَّا أَدْرَكْتُهُ النَّاسُ ثَلَاثَةٌ وَهَوُوْا فِي دَاخِ
كَشِيرٍ الْعِمَاةَ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ
بِهَا وَعَلَى سَيْفِهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرَةِ
فَيَسْتَظِلُّونَ وَبَيْنَا عَنُّ كَذَا لَكَ إِذْ دَعَانَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا
فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمَّا فِي
دَانَا نَائِمٌ فَأَخْرَجْتُ سَيْفِي فَأَسْتَيْقُظْتُ وَهُوَ نَائِمٌ
عَلَى دَابِيٍّ فَخَطَرْتُ صَلَاتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مَيْتًى

عقبہ نے بیان کیا کہ سترہ میں۔ اور نعمان بن راشد نے زہری
کے واسطے سے بیان کیا کہ واقعہ انک غزوہ مرسیع میں پیش
آیا تھا۔

۱۳۰۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل بن جعفر
نے خبر دی، انھیں ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے، انھیں محمد بن عجمی بن حیان نے
اور ان سے ابو حیر نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ اندر موجود تھے۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور عزل کے متعلق
ان سے سوال کیا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
غزوہ بنی المصطلق کے لیے نکلے، اس غزوہ میں ہمیں کچھ عرب کے قیدی
ملے۔ جن میں عورتیں تھیں، پھر اس سفر میں ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی
اور تنہائی جیسے کاٹنے لگی، دوسری طرف ہم عزل کرنا چاہتے تھے مگر ان
عورتوں سے بچہ نہ پیدا ہوا، پہلا ارادہ یہی تھا کہ عزل کر لیں گے لیکن پھر ہم
نے سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں، آپ سے پوچھ کر بغزل
کرنا مناسب نہ ہوگا۔ چنانچہ ہم نے ان حضروں سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ
نے فرمایا کہ اگر تم عزل نہ کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں، کیونکہ قیامت تک جو جان
وجود میں آنے والی ہے وہ ضرور اگر مرد ہے گی۔

۱۳۰۳۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث
بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان
سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ نجد کی طرف غزوہ کے لیے گئے۔ دوپہر کا وقت ہوا تو آپ ایک
داوی میں پہنچے جہاں ببول کے درخت بکثرت تھے، ان حضروں نے گھنے
درخت کے نیچے سایہ کے لیے قیام کیا اور درخت سے تلوار کا دی بھاری
بھی درختوں کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے منتشر ہو گئے۔ ابھی ہم
اسی کیفیت میں تھے کہ ان حضروں نے ہمیں پکارا۔ ہم حاضر ہوئے تو ایک
اعرابی آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ ان حضروں نے فرمایا کہ شخص میرے
پاس آیا تو میں سورا تھا۔ اتنے میں اس نے میری تلوار کھینچی اور میں بھی
بیدار ہو گیا۔ یہ میری ننگی تلوار کھینچے ہوئے میرے سر پر کھڑا تھا۔ مجھ سے کہنے
لگا، آج مجھ سے تمھیں کون بچائے گا، میں نے کہا کہ اللہ۔ (وہ شخص صرف

لے عزل کا مفہوم یہ ہے کہ مرد و انبی بوی کے ساتھ ہم سب ہی کرے اور جب انزال کا وقت قریب ہو تو کدہ تناسل کو نکال دے، تاکہ بچہ نہ پیدا ہو۔

اس ایک لفظ سے اتنا مرعوب ہوا کہ، تلواریں کو نیام میں رکھ کر بیٹھ گیا۔ اور دیکھ لو، یہ بیٹھا ہوا ہے۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

۵۰۱۔ غزوۃ انصار

۱۳۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن سراقہ نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۃ انصار میں دیکھا کہ نفل نماز آپ اپنی سواری پر مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے پڑھ رہے تھے۔

۵۰۲۔ واقعہ انک

لفظ انک، نجس اور نجس کی طرح ہے۔ بولتے ہیں۔

۱۳۰۵۔ حکمہ

۱۳۰۵۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابیہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن علقمہ بن مسعود نے حدیث بیان کی اور ان سے نجیم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب اہل انک تہمت لگانے والوں نے ان کے منہ کو وہ سب کچھ کہا جو انھیں کہنا تھا۔ (ابن شہاب نے بیان کیا کہ تمام حضرات نے رجن چار حضرات کے نام انھوں نے روایت کے سلسلے میں لیے ہیں، مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا، یہ بھی تھا کہ ان میں سے بعض کو ان کی حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی اور واقعہ کا بیان بھی وہ بہت جچا لگا کرتے تھے، بہر حال میں نے وہ حدیث ان تمام حضرات سے محفوظ کی، جنھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے مجھ سے بیان کی تھی، اگرچہ بعض حضرات کو دوسرے حضرات کے مقابلے میں حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی۔ پھر بھی ان میں باہم ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث کی تصدیق کرتی ہے۔ ان حضرات نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو ازواج مطہرات کے درمیان قرآن اذی کرتے تھے اور جب کانام آتا، تو ان حضرات انھیں اپنے ساتھ

قُلْتُ اللَّهُ تَنَامُهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهَذَا قَالَ وَلَهُ يُعَاذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب غزوۃ انصار

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْدٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرَّاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْصَارٍ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِ حِلْيَةٍ مَتَوَحَّجًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُنْطَوِّعًا۔

باب حدیث انک

وَالْإِنْكَ يُسْمَوُ الْتَجْنِسُ وَالتَّجْنِسُ يُقَالُ إِحْكَمُهُمْ۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عُلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِنْكَ مَا قَالُوا وَ كَلَّمَهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيثِهِمَا وَ بَعْضُهُمْ كَانَ ادَّعَى لِحَدِيثِهِمَا مِنْ بَعْضٍ وَ أَقْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا وَ كَذَّ وَ عَيَّتْ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَ بَعْضُ حَدِيثِهِمْ لَمْ يَصِدِّقْ بَعْضًا وَ إِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ ادَّعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ قَالُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ سَبِينَ أَسْوَاحِهِمْ فَأَتَيْتُ خَرَجَ سَمْعُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا قَرَعَ

بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا
سَهْبِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُزِيلَ الْحِجَابُ
فَكُنْتُ أَحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُخْزِلُ فِيهِ
فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِمْ تَذَلُّكَ وَخَفَلُ
دَنُوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَاتِلِينَ أَذْنَ لَيْلَةٍ
بِالْبَحِيلِ فَفُتْتُ حِينَئِذٍ أَذْنُوا بِالْبَحِيلِ
فَسُئِلْتُ حَتَّى جَا وَذُبْتُ الْحَيْشُ فَكَلَّمَا
فَقُتِيَتْ شَأْفِي فَأَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَكُنْتُ
مَدْرِي فَإِذَا عَقْدِي فِي مِنْ جَزِيمٍ أَطْعَامٍ
مِنْهُ انْقَطَعَ فَدَجَجْتُ فَالْتَمَسْتُ عَقْدِي
فَحَسْبِي ابْتِغَاءُهَا قَالَتْ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ
السَّيِّئِينَ كَانُوا مُرَحِلُونِي فَاخْتَمَلُوا
هَوْدَجِي فَارْحَلُوهُ عَلَى بَعِيدِي السَّيِّئِ
كُنْتُ أَسْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسَبُونَ
أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النَّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا
فَكُلُّهُنَّ يَهْبِلْنَ وَلَمْ يَغْتَشِمَنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا
يَا كُنَّ الْمُتَلَقَّةُ مِنَ الطَّعَامِ فَكُلَّ يَسْتَنَكِرُ الْقَوْمُ
خِيفَةَ الْهُودَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ
جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا النَّحْلَ نَسَارُوا
وَوَحَدَاتٍ عَقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَ الْحَيْشُ فُجِرْتُ
مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَائِرٌ وَلَا بِحُجُبٍ
فَتَمَسَّتْ مَنَازِلِي السَّيِّئِ كُنْتُ يَدُهُ وَخَلَنْتُ
أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَى قَبِيلِنَا
أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنَازِلِي غَلَبَتْنِي عُيُنِي فَهَمْتُ وَ
وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ السَّلَمِيُّ ثُمَّ لَكَرْنِي
مِنْ وَرَاءِ الْحَيْشِ فَاصْبَحَ عِنْدَ مَنَازِلِي فَرَأَى سَوَادَ
إِنْسَانٍ تَائِبٍ فَعَرَفَنِي حِينَ سَأَلَنِي وَكَانَ دَائِي

سفر میں لے جاتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک غزوہ کے
موقع پر جب آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور میں آنحضرت کے ساتھ
سفر میں روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کے حکم کے نازل ہونے کے بعد کا
ہے۔ چنانچہ مجھے ہودج سمیت اٹھا کر سوار کر دیا جاتا اور اسی کے
ساتھ اتارا جاتا۔ اس طرح ہم روانہ ہوئے، پھر جب حضور اکرم اپنے اس
غزوہ سے فارغ ہو گئے تو واپس ہوئے۔ واپسی میں اب ہم مدینہ کے
قریب تھے (اور ایک مقام پر پڑا تھا) جہاں سے آنحضرت نے کوچ کا
رات میں اعلان کیا۔ کوچ کا اعلان ہو چکا تھا تو میں کھڑی ہوئی اور
تھوڑی دُور چل کر لشکر کے حدود سے آگے نکل گئی (قضاء حاجت
کے لیے)۔ پھر قضاء حاجت سے فارغ ہو کر میں اپنی سواری کے
پاس پہنچی۔ وہاں پہنچ کر میں نے جو اپنا سینہ ٹوٹا تو وفادار زمین کا ایک
شہر کے مہرہ کا بنا ہوا میرا غائب تھا۔ اب میں پھر واپس ہوئی اور
اپنا ہاتھ تلاش کرنے لگی اس تلاش میں دیر ہو گئی۔ آپ نے بیان کیا کہ جو لوگ
مجھے سوار کیا کرتے تھے وہ آئے اور میرے ہودج کو اٹھا کر انھوں نے
میرے ادٹ پر رکھ دیا، جس پر میں سوار ہو کر آئی تھی، انھوں نے مجھا
کر میں ہودج کے اندر ہی ہوں، ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی تھیں،
ان کے جسم میں زیادہ گوشت نہیں ہوتا تھا، کیونکہ بہت معمولی خوراک
انھیں میسر آتی تھی اس لیے اٹھانے والوں نے جب اٹھایا تو ہودج کے
پکے پن میں انھیں کوئی اجنبیت نہیں محسوس ہوئی، یوں بھی اس وقت
میں ایک کم عمر لڑکی تھی غرض ادٹ کو اٹھا کر وہ روانہ ہو گئے۔ جب
لشکر گذر گیا تو مجھے بھی اپنا ہار مل گیا۔ میں قیام گاہ پر آئی تو وہاں کوئی
بھی موجود نہ تھا۔ بیکار رہنے والا اور نہ جواب دینے والا، اس لیے میں
وہاں آئی جہاں میری اصل قیام گاہ تھی۔ مجھے یقین تھا کہ جلد ہی میری
عدم موجودگی کا انھیں احساس ہو جائے گا اور مجھے لینے کے لیے وہ واپس
آئیں گے۔ اپنی قیام گاہ پر بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔
صفوان بن معطل سلمیٰ ثم الذکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے پیچھے آئے
تھے (تاکہ لشکر کی کوئی چیز کم ہو گئی ہو تو اٹھالیں) انھوں نے ایک سوئے
ہوئے انسان کا سایہ دیکھا اور جب (قریب آکر) مجھے دیکھا تو پہچان
گئے۔ پردہ سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے جب وہ پہچان گئے۔ تو

سیار ہوتی، میں مشاہدہ کر چکی تھی، حضور اکرم میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے اور دریافت فرماتے، کیسی طبیعت ہے، صرف اتنا کہ واپس تشریف لے جاتے حضور اکرم کے اس طرز عمل سے مجھے شبہ ہوتا تھا، لیکن شر (جو بھیل چکا تھا) اس کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔

مرضی سے جب افادہ ہوا تو میں ام مسطح رضی اللہ عنہا کے ساتھ "منامع" کی طرف گئی۔ منامع (مدینہ کی آبادی سے باہر) ہمارے قضاء حاجت کی جگہ تھی، ہم یہاں صرف رات کے وقت جاتے تھے۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے، جب بیت الخلاء ہمارے گھروں سے متصل بن گئے۔

ام المومنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابھی ہم عرب قدیم کے طریقے پر عمل کرتے تھے اور میدان میں قضاء حاجت کے لیے جاتے تھے اور میں اس سے تکلیف ہوتی تھی کہ بیت الخلاء ہمارے گھروں کے قریب بنائے جائیں۔ آپ نے بیان کیا، الغرض میں اور ام مسطح رضی اللہ عنہا، قضاء حاجت کے لیے گئے۔ ام مسطح، ابی رہم بن عبدالمطلب بن عبد مناف کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ صحیر بن عامر کی بیٹی ہیں اور وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔ انھیں کے صاحبزادے مسطح بن اثاثہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہیں۔۔۔۔۔ پھر میں اور ام مسطح، غلام سے فارغ ہو کر اپنے گھر کی طرف واپس آ رہے تھے کہ ام مسطح رضی اللہ عنہا اپنی چادر میں الحجہ کشیں اور ان کی زبان سے نکلا کہ مسطح ذلیل ہو۔ میں نے کہا، آپ نے بری بات زبان سے نکالی، ایک ایسے شخص کو آپ برا کہہ رہی ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکا ہے۔ انھوں نے اس پر کہا، کیوں، مسطح کی باتیں آپ نے نہیں سنی ہیں، ام المومنین نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ انھوں نے کیا کہا ہے، بیان کیا کہ پھر انھوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں سنائیں۔ بیان کیا کہ ان باتوں کو سن کر میرا مرض اور بڑھ گیا۔ جب میں اپنے گھر واپس آئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور سلام کے بعد دریافت فرمایا کہ کیسی طبیعت ہے، ہمیں نے اس حضور سے عرض کی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے؟

ام المومنین نے بیان کیا کہ میرا ارادہ یہ تھا کہ ان سے اس خبر کی تصدیق کروں گی۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھے حضور اکرم نے اجازت دے دی۔ میں نے اپنی والدہ سے گھر جا کر پوچھا کہ آخر لوگوں میں کس طرح کی فواہیں ہیں؟

وَسَلَّمَ فَيَسَلِّمُهُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ يَبْكُ لَكُمُ
مِنْصُوفٌ فَذَلِكَ بِرَبِّئِي وَكَأَشْعُرُ
بِالسَّوْحَى حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ نَفَهْتُ فَنَزَلْتُ
مَعَهُ مَسْطَحٌ قَبْلَ الْمَتَاوِجِعِ وَكَانَ
مُتَبَرِّزًا وَكَانَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا
إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَتَّخِذَ الْكُفَّ
خَدِيئًا فَبِئْسَ بَيُوتًا قَالَتْ وَأَمْرًا أَمْرُ
الْعَرَبِ الْأَوَّلِ فِي الْبَرِيَّةِ قَبْلَ
الْعَائِلِ وَكَانَ نَتَاقِي بَابَ كُفَّ
أَنْ تَتَّخِذَ هَا عِنْدَ بَيُوتَنَا قَالَتْ
فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَامْرَأَتُ مَسْطَحٍ وَهِيَ
ابْنَةُ أَفِي دُهِمِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ
عَبْدِ مَنَافٍ وَامْرَأَتُ صَخْرَةَ ابْنِ عَامِرٍ
خَالَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهُمَا مَسْطَحٌ
بْنُ اثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ
أَنَا وَامْرَأَتُ مَسْطَحٍ قَبْلَ بَيْتِي حِينَ فَرَعْنَا
مِنْ شَأِنِنَا فَعَثَرْتُ امْرَأَتُ مَسْطَحٍ فِي
مَرْطَبِهَا فَقَالَتْ تَعَسَى مَسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا
يَسَى مَا قُلْتُ أَسْتَيْتِينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا
فَقَالَتْ أَيْ هُنَاكَ وَلَكُمُ تَسْمَعِي مَا قَالَ
قَالَتْ وَقُلْتُ مَا قَالَ فَأَخْبَرْتَنِي يَقُولُ
أَهْلُ الْإِفْلَاقِ قَالَتْ فَأَرَدْتُ مَرَضًا عَلَى
مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ
حَتَّى قَالَ كَيْفَ يَبْكُ لَكُمُ فَقُلْتُ لَهُ أَنَا ذَنْ لِي
أَنْ أَتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَرِيدُ أَنْ أَسْتَفِينَ
الْخَبِيرَ مِنْ قَبْلِهِمَا قَالَتْ فَأَذِنَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
لِي مَعِيَ يَا أُمَّ مَنَافَ مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ

يَا بَنِيَّ هَذِي عَلَيَّ فَوَ اللَّهُ لَقَدْ كَانَتْ
امْرَأَةً قَطُّ وَهَيْئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يَجْعَلُ لَهَا
صَوْرًا يَرَاهُ كَثْرُنَ عَلَيْهَا فَكَانَتْ فَقُلْتُ
سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَقَدْ حَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا
كَانَتْ فَبُكَيْتُ بِتِلْكَ اللَّيْلَةِ حَتَّى أَصْبَحْتُ
لَا يَذُوقَانِي دَمْعٌ وَكَانَ الْكُفْلُ بَيْنَهُمَا
أَصْبَحْتُ أَبْكِي فَكَانَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ
أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبِثْتُ أَنْتَوُحِي
بَيْنَهُمَا وَكَيْتُ شَيْئُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ
فَكَانَتْ قَامًا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْبَدِي يَجْعَلُهُ
مِنْ بَرَآئَةِ أَهْلِهِ وَبِأَلْبَدِي يَجْعَلُهُ لَهُمْ
فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلَكَ وَلَا تَعْلَمُ
إِلَّا خَيْرًا وَآ مَا عَلِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَمْ يُصْنِقِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالتَّبَاءُ
سِوَاهَا كَثِيرٌ وَرَسُولُ الْخَارِجَةِ ضَعُفُكَ
قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَرِيدَةَ هَذِي رَأَيْتُ مِنْ شَيْئِ
يُرِيكَ فَكَانَتْ بَرِيدَةَ وَالتَّبَدَّى بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا امْرَأَةً قَطُّ أَعْصَمُ
عَنْهَا خَارِجَةٌ حَدِيثُ السَّبْتِ ثَنَامُ
عَنْ عَجَّيْنِ أَهْلِيهَا فَتَنَانِي الدَّاجِنُ فَنَا كَلُهُ
فَكَانَتْ فَتَنَامُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ قِيَمِهِ فَاسْتَعْدَّ رَمِنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي وَهُوَ عَلَى الْمُسْبَرِّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ
الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعِدُّ رَفِيٍّ مِنْ رَجُلٍ قَدْ
سَلَعَنِي عَنْهُ إِذَا هُوَ فِي أَهْلِي وَآلِهِ مَا
عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا

انہوں نے فرمایا، یہی فکر نہ کرو، خدا کی قسم، ایسا شاید ہی کہیں ہو، ابھرا ایک
نوجوان عورت کسی ایسے شوہر کے ساتھ ہو جو اس سے محبت بھی رکھتا
ہو اور اس کے سونپیں بھی ہوں اور پھر بھی اس پر تمہیں نہ لگائی گئی ہوں
اس کی عیب جوئی نہ کی گئی ہو، اہم المؤمنین نے بیان کیا کہ میں نے اس پر
کہا، سبحان اللہ، (میری سونپوں کا اس سے کیا تعلق) اس کا تو عام لوگوں
میں چرچا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ جویں نے روزنا شروع کیا، تو
رات بھر روتی رہی اسی طرح صبح ہو گئی اور میرے آنسو کسی طرح نہیں ٹپکتے
تھے اور نہ نیند ہی آتی تھی، بیان کیا کہ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنی بیوی کو
علیحدہ کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے لیے بلایا کیونکہ اس سلسلے میں
اب تک وحی آپ پر نازل نہیں ہوئی تھی۔ بیان کیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے
تو حضور اکرم کو اسی کے مطابق مشورہ دیا جو وہ ان حضور کی بیوی (مراد
خود انہی ذات سے ہے) کی رات اور ان حضور کی ان سے محبت کے متعلق
جانتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ آپ کی اہل میں مجھے خیر و بھلائی کے
سوا اور کچھ نہیں معلوم ہے لیکن علی رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ
نے آپ پر کوئی تنگی نہیں رکھی ہے اور عورتیں بھی ان کے علاوہ بہت ہیں
آپ ان کی باندی (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے بھی دریافت فرمائیں، وہ
حقیقت حال بیان کر دے گی۔ بیان کیا کہ پھر اہل حضور نے بریرہ رضی
اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی
ہے جس سے تمہیں شک و شبہ ہو (عائشہ رضی اللہ عنہا پر)۔ بریرہ رضی اللہ
عنہا نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں
نے ان کے اندر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو قابل گرفت ہو اور بُری ہو، اتنی بات
ضرور ہے کہ وہ ایک نوعمر لڑکی ہیں، آتا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری اگر اسے
کھا جاتی ہے (یعنی نوعمر کی وجہ سے غفلت ہے)۔ انہوں نے بیان کیا کہ
اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطاب کیا اور منبر پر کھڑے
ہو کر عبد اللہ بن ابی دھانق کا معاملہ رکھا، آپ نے فرمایا، اے معشر مسلمین،
اس شخص کے بارے میں میری کون مدد کرے گا جس کی اذیتیں اب میری اہل
کے معاملے تک پہنچ گئی ہیں، خدا گواہ ہے کہ میں نے اپنی اہل میں خیر کے سوا
اور کوئی چیز نہیں دیکھی اور نام بھی ان لوگوں نے ایک ایسے شخص (صفوان بن

رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا
 سِيءَ خُلُقٍ عَلَيَّ أَهْلِيَّ إِلَّا مَعِيَ مَا لَتْ
 فَخَاهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ
 اللَّهِ شَمْلٍ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْزِرُكَ
 فَإِنْ كَانَ مِنَ اللَّهِ وَبِزِي مَرَبْتُ عَنْقُكَ
 وَإِنْ كَانَ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزَرِجِ
 أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَخَاهُ
 رَجُلٌ مِنَ الْخَزَرِجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ
 بِنْتُ عَمِّهِ مِنْ خَتَنِهِ وَهُوَ سَعْدُ
 عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرِجِ قَالَتْ وَ
 كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَالحَكَمِ
 اخْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِيَعْدُ كَذِبْتُ
 لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَيَّ
 قَتْلِهِ وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتُ
 أَنْ يُقْتَلَ فَقَامَ أَسِيدُ بْنُ حَضِيرٍ وَهُوَ
 ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِيَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ
 كَذَبْتُ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ فَإِنَّكَ
 مَنَّا فَرِحَ مُجَادِلُ عَنِ الْمَنَافِقِينَ فَنَارَ الْجَبَانُ
 الْأَوْسُ وَالْخَزَرِجِ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يُقَتِّلُوا
 وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا
 عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَتْ خَلَعَ بِيذَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا
 وَسَكَتَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمَ ذَلِكَ كُلَّهُ
 وَرَمَيْتُ قَالِي دَمْعًا وَلَا أَكْتَجِدُ يَوْمًا قَالَتْ
 وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ
 وَيَوْمًا مِثْلَ قَالِي دَمْعًا وَلَا أَكْتَجِدُ يَوْمًا حَتَّى
 رَفِيَ لَا ظَنُّ أَنْ أَلْبَكَاةَ قَالَتْ كُنْتُ فِي بَيْتِنَا
 أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَجْلِي فَاسْتَأْذَنْتُ
 عَلَى أَمْرَأَةٍ مِمَّنْ الْأَنْصَارِ فَأَذِنَتْ لَهَا فَجَلَسَتْ

معتل رضی اللہ عنہ، جوام المؤمنین کو اپنے اوٹ پر لائے تھے اکیسے
 جس کے بارے میں بھی یہی خبر کے سوا اور کچھ نہیں جانتا، وہ جب بھی
 میرے گھر میں آتے تو میرے ساتھ ہی آئے۔ ام المؤمنین نے بیان کیا
 کہ اس پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، قبیلہ بنی عبد الاشہل کے ہم رشتہ، کھڑے
 ہوئے اور عرض کی، میں، یا رسول اللہ! آپ کی مدد کر دوں گا، اگر وہ شخص
 قبیلہ اوس کا ہوا تو میں اس کی گردن مار دوں گا اور اگر وہ ہمارے قبیلہ کا
 ہوا تو آپ کا اس کے منہ پر بھی جو حکم ہوگا ہم بجا لائیں گے۔ ام المؤمنین
 نے بیان کیا کہ اس پر قبیلہ خزرج کے ایک صحابی رخ کھڑے ہوئے، حسان
 رضی اللہ عنہ کی والدہ ان کی چچا زاد بہن تھیں، یعنی سعد بن عبادہ رضی اللہ
 عنہ، آپ قبیلہ خزرج کے سردار تھے اور اس سے پہلے بڑے صالح اور
 مخلصین میں تھے، لیکن آج قبیلہ کی حیثیت ان پر غالب آگئی تھی، انہوں
 نے سعد رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا، خدا کی قسم، تم جھوٹے ہو، تم اسے
 قتل نہیں کر سکتے اور نہ تمہارے اندر اتنی طاقت ہے، اگر وہ تمہارے
 قبیلہ کا ہوتا تو تم اس کے قتل کا نام دیتے۔ اس کے بعد اسید بن حضیر رضی اللہ
 عنہ، جو سعد بن معاذ کے چچرے بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن
 عبادہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا، خدا کی قسم، تم جھوٹے ہو، ہم اسے
 ضرور قتل کریں گے اب اس میں شبہ نہیں رہا کہ تم بھی منافق ہو، تم منافقوں کی
 طرف سے مدافعت کرتے ہو۔ اتنے میں اوس و خزرج انصار کے دونوں
 قبیلے بھرک اٹھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپس ہی میں لڑ پڑیں گے۔ اس وقت
 تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر ہی تشریف رکھتے تھے۔ ام المؤمنین
 نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب کو خاموش کرنے لگے، تو
 سب حضرات چپ ہو گئے اور آل حضور بھی خاموش ہو گئے۔ ام المؤمنین
 نے بیان کیا کہ میں اس روز پورے دن روتی رہی، نہ میرا آنسو ٹھہرتا تھا اور
 نہ آنسو ٹھہکتا تھی۔ بیان کیا کہ صبح کے وقت میرے والدین و ابو بکر صدیق اور
 ام رومان رضی اللہ عنہا میرے پاس آئے، دوڑتے اور ایک دن میرا
 روتے ہوئے گزر گیا تھا۔ اس پورے عرصہ میں نہ میرا آنسو ٹھہرتا تھا اور نہ ٹھہکتا
 ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ ابھی میرے
 والدین میرے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے اور میں روتے جا رہی تھی کہ قبیلہ انصار
 کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے انہیں اجازت دے دی

تَسْبِيحِي مَجِيءٌ قَالَتْ ذَبْنًا عَنِّي وَعَلَى ذَٰلِكَ
وَحَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ حَلَسَ قَالَتْ وَكَمْ
يَجْلِسُ عِنْدِي مُنْذُ قَبْلِ مَا قَبِلَ قَبْلَهَا
وَقَدْ لَبِثْتُ شَهْرًا لَا يُؤْتِي الْبَيْتَ فِي شَأْنِي شَيْءٌ
قَالَتْ فَتَشْهَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ حَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ
إِنَّهُ مَكْنَعِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتَ
مَبْرُئِيَةً تَسْتَبِيرُكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتَ
الْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتَوُفِّي
إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ
عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا فَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ فَلَصَّ وَبُعِيَ حَتَّى مَا أَحْسُ مِنْهُ
فَطَرَفًا فَقُلْتُ لِي فِي أَحِبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْتِي فِيمَا قَالَ فَقَالَ أَفِي وَآلِهِ
مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِي فِي أَحِبِّ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ قَالَتْ أَفِي وَآلِهِ
مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثُ السَّنَةِ
لَا فَرَأَيْتِ الْقُرْآنَ كَثِيرًا أَفِي وَآلِهِ لَقَدْ عَلِمْتُ
لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي
أَنْفُسِكُمْ وَهَدَّ قُلُوبَكُمْ فِيهَا فَلَنْ تَكُونُوا فِي
بَرِيئَةٍ لَدَى نَصْرَتِي وَلَنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ
بِأَمْرِ مَا لَكُمْ يَعْلَمُ أَفِي مِنْهُ بَرِيئَةٌ لَنَصْرَتِي
فَوَاللَّهِ لَوْ أَحْبَبْتُ لِي وَلَكُمْ مِثْلُ إِذَا أَبَا
يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ حَبِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَقِيمُ
عَلَى مَا نَصَبْتُمْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ
عَلَى قَرْنِي وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَفِي حَبِيلَةٍ بَرِيئَةٍ

اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔ بیان کیا کہ ہم ابھی اٹالت
میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے سلام
کیا اور بیٹھ گئے۔ بیان کیا کہ جب سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی،
آں حضور میرے پاس نہیں بیٹھے تھے، ایک مہینہ گزر گیا تھا اور میرے
بارے میں آپ کو وحی کے ذریعہ کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ بیان کیا
کہ بیٹھنے کے بعد آں حضور نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر فرمایا، انا بعد
لے عائشہ! مجھے تمہارے بارے میں اس طرح کی اطلاعات ملی ہیں، اگر تم
واقعی اس معاملے سے بری ہو تو اللہ تمہاری برادرت کر دے گا، لیکن اگر
تم نے کسی گناہ کا قصہ کیا تھا تو اللہ کی مغفرت چاہو اور اس کے حضور
میں توبہ کرو، کیونکہ میرے حبیب (اپنے گناہوں کا) اعتراف کر لیتا ہے
اور پھر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا
ہے۔ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم اپنا کلام پورا کر چکے تو
میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے کہ ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا
تھا۔ میں نے پہلے اپنے والد سے کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو ان کے کلام کا جواب دیں۔ والد نے فرمایا، خدا گواہ ہے
میں کچھ نہیں جانتا کہ آں حضور سے مجھے کیا کہنا چاہیے۔ پھر میں نے
اپنی والدہ سے کہا کہ حضور اکرم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اس کا جواب
دیں۔ والدہ نے بھی یہی کہا، خدا کی قسم! مجھے کچھ معلوم نہیں کہ آں حضور سے
مجھے کیا کہنا چاہیے، اس لیے میں نے خود ہی عرض کی، حالانکہ میں بہت
کم عمر لڑکی تھی اور قرآن مجید بھی میں پڑھنے زیادہ نہیں پڑھا تھا۔ کہ خدا کی قسم
مجھے بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگوں نے اس طرح کی افواہوں پر کان دھرا،
اور بات آپ لوگوں کے دل میں گھر کر گئی اور آپ لوگوں نے اس کی تصدیق
کی اب اگر میں یہ کہوں کہ میں اس تہمت سے بری ہوں تو آپ لوگ میری
تصدیق نہیں کر سکتے اور اگر اس گناہ کا اقرار و اعتراف کر لوں اور اللہ تعالیٰ
خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ لوگ اس کی تصدیق کرنے
لگ جائیں گے، پس خدا گواہ ہے، میری اور آپ لوگوں کی مثال یوسف
علیہ السلام کے والد یعقوب علیہ السلام جیسی ہے جب انھوں نے کہا تھا
”فَصَبْرٌ جَبِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ“۔ پس میری
بہتر ہے اور اللہ ہی مدد مطلوب ہے، اس بارے میں جو تم کہہ رہے ہو

پھر میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی دیکھو کہ
 کمزور اور بیمار تھیں اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اس معاملے سے قطعاً
 بڑی تھی اور وہ خود میری برأت کرے گا۔ کیونکہ میں واقعی بڑی تھی لیکن
 خدا گواہ ہے مجھے اس کا کوئی دہم و گمان بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے
 ذریعہ قرآن مجید میں میرے معاملے کی صفائی کرے گا، کیونکہ میں اپنے کو اس
 سے بہت کتر سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ میں خود کوئی کام نہ فرمائیں،
 مجھے تو صرف اتنی امید تھی کہ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خواب دیکھیں گے
 جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ میری برأت کرے گا، لیکن خدا گواہ ہے، اتنی
 حضور اکرمؐ اس مجلس سے اٹھے بھی نہیں تھے اور نہ اور کوئی کھڑا آدمی ان
 سے اٹھا تھا کہ اُن حضورؐ پر وحی نازل ہوئی شروع ہوئی اور آپؐ پر وہ
 کیفیت طاری ہوئی جو وحی کی شدت میں طاری ہوتی تھی۔ موتیوں کی طرح
 پسینے کے قطرے آپؐ کے چہرے سے گرنے لگے۔ ملاحظہ فرمادیں کہ
 موسم تھا۔ یہ اس وحی کی ثقل کی وجہ سے تھا جو آپؐ پر نازل ہو رہی تھی،
 ام المؤمنینؓ نے بیان کیا کہ پھر آپؐ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپؐ قسم فرما
 رہے تھے، سب سے پہلا کلمہ جو آپؐ کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا، آپؐ
 نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ نے تمہاری برأت کر دی، انھوں نے بیان کیا
 کہ اس پر میری والدہ نے کہا کہ اُن حضورؐ کے سامنے کھڑی ہو جاؤ، میں نے
 کہا، نہیں، خدا کی قسم میں ان کے سامنے نہیں کھڑی ہوں گی، میں اللہ عزوجل
 کے سوا اور کسی کی حمد و ثنا نہیں کروں گی (کہ اسی نے میری برأت کر دی) (کی
 بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا: ”إِنَّ السَّيِّئِينَ جَاءُوا بِآيَاتِنَا“
 (جو لوگ تہمت تراشی میں شریک ہوئے ہیں) (وہ آیتیں اس سلسلے میں
 نازل فرمائیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں میری برأت کے لیے نازل
 فرمائیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، جوسطح بن اثارہ رضی اللہ عنہ کے اعتراضات
 ان سے قرابت اور ان کی محتاجی کی وجہ سے، خود اٹھاتے تھے، نے کہا کہ خدا
 کی قسم، مسطح نے حربہ عائشہ کے متعلق اس طرح کی ہمت تراشی میں حصہ لیا تو میں
 اس پر اب کبھی کچھ فرج نہیں کروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل
 کی: ”وَمَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ“ یعنی اہل فضل اور اہل
 ہمت قسم نہ رکھائیں، سے غفور رحیم۔ تک (کیونکہ مسطح رضی اللہ عنہ
 یا دوسرے مومنین کی اس میں شرکت غلط تھی) (چنانچہ ابوبکر

وَأَنَّ اللَّهَ مَكِيدٌ فِي مَكْرَآئِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُثَوِّلٌ فِي شَأْنِي
 وَحَيًّا تَتَحَلَّى لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقُّ
 أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ وَلَكِنْ كُنْتُ
 أَرْجُو أَنْ تَدْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي التَّوَهُُّمِ رُوِيَ مَا يَبْدُو عَنِ اللَّهِ
 بِهَا فَوَ اللَّهُ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلِيَّةً وَلَا خُرُوجَ
 أَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ
 فَأَخَذَ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ
 الْبُرْخَانِ حَتَّى لَمْ يَبْقَ رَمِيَّةٌ
 مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجَمَانِ وَهُوَ فِي
 سِدْرٍ شَاةٍ مِّنْ ثَقُلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ
 عَلَيْهِ قَالَتْ فَسَرَّيْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ
 فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ
 يَا عَائِشَةُ أَمَّا وَاللَّهِ فَقَدْ بَرَأْتُ قَالَتْ
 فَعَالَتْ لِي أُمِّي فَوَدَّعَى إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا
 أَقُولُ إِلَّا بِحَقِّهِ فَإِنِّي لَا أَحْمَدُهُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ
 وَجَلَّ قَالَتْ وَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا
 بِالْإِفْكِ عُشْرَ آيَاتٍ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فَبِ
 بَرَاءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ
 سِنْفُكَ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ ثَابِتٍ لِقَرَابَةِ
 مِنْهُ وَفَقِيرٌ وَاللَّهِ لَا أَفْقِي عَلَى
 مِسْطَحٍ شَيْئاً أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ
 جَائِشَةً مَا خَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا
 يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ
 غَفُورٌ رَّحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ أَنِ يَغْفِرَ اللَّهُ

لِيُفْرَجَ إِلَى مِسْطَحٍ الْتَفَقَّةَ النَّبِيِّ كَانَ
 مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أُزْعِمُهَا
 مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ
 بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أُمِّهِ فَقَالَ لَزَيْنَبَ
 مَاذَا عَلَيْكَ أَوْسَى أَيْتَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَحْبَبِي سَيِّئِي وَبَصِيرِي وَاللَّهِ مَا
 عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ
 الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيئِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللَّهُ
 بِالنَّوَسِيعِ قَالَتْ وَطَفِقْتُ أَخْتُمَا
 حَمْنَةً تَقَارِبُ لَهَا فَهَلَكْتُ فِيمَنْ
 هَلَكَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَمِنْ الَّذِينَ
 مَلَغُوا مِنْ حَدِيثِ هُذُلٍ الرَّحْطِ
 ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ
 إِنْ الرَّحِيلَ الَّذِي قِيلَ لَهَا
 مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَوَالَّذِي
 نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنْفِ
 أُتَيْتُ فَطُفْتُ قَالَتْ ثُمَّ قَتِلَ كَعْبُكَ
 ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
 أَمَلَى عَلِيَّ هِشَامُ بْنُ بُسَيْفٍ مِنْ حِفْظِهِ
 أَخْبَرَنَا مُعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي
 الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبْلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا
 كَانَ حِيمَنُ قَدَاتٍ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ
 أَخْبَرَنِي زُهْلَانُ مِنْ قَوْمِ أَبِي بُوَسَلَمَةَ بْنِ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ
 لَهَا كَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِي شَأْنِهَا فَدَخَلُوا
 فَلَمْ يَزِجْهُ وَقَالَ مُسَلِّمًا بِلَا سُلْطَانٍ

صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا، خدا کی قسم میری تناسل ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس
 اقدام پر معاف کر دے اور مسطح رضی اللہ عنہ کو جو کچھ وہ دیا کرتے تھے
 اسے پھر دینے لگے اور کہا کہ خدا کی قسم، اب اس وظیفہ کو میں کبھی بند نہیں
 کر دوں گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے معاملے میں آنحضرت
 زلم المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی مشورہ کیا تھا، آپ
 نے ان سے پوچھا کہ عائشہ کے متعلق تمہیں کیا معلومات ہیں یا ان میں تم نے کیا
 چیز دیکھی ہے؟ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں اپنی آنکھوں اور
 کانوں کو محفوظ رکھتی ہوں کہ ان کی طرف خلاف واقعہ نسبت کروں اور گواہ
 ہے، میں ان کے بارے میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتی عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے بیان کیا کہ زینب رضی اللہ عنہا اسی تمام ازواج مطہرات میں میرے
 مقابل کی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ اور پاکبازی کی وجہ
 سے انہیں محفوظ رکھا۔ بیان کیا کہ العبدہ ان کی بہن حمنہ نے غلط روایت
 اختیار کیا تھا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئی تھیں۔
 ابن شہاب نے بیان کیا کہ یہ بھی وہ تفضیل اس حدیث کی جو مجھے ان اکابر
 کی طرف سے پہنچی تھی۔ پھر عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا،
 خدا گواہ ہے، جن صحابی (یعنی صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ) کے ساتھ ریتیت
 لگائی گئی تھی وہ (اپنے پر اس تہمت کو سن کر) کہتے سبحان اللہ، اس ذات
 کی قسم جس کے قضی میں میری جان ہے میں نے آج تک کبھی کسی (غیر)
 عورت کا پردہ نہیں کھولا، ام المؤمنین نے بیان کیا کہ پھر اس واقعہ کے بعد
 وہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے تھے۔

۱۳۰۶۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہشام بن یوسف
 نے زبانی مجھے حدیث لکھوائی، انھوں نے بیان کیا کہ ہمیں معمر بن زید نے
 ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے خلیفہ ولید بن عبد الملک نے
 پوچھا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی عائشہ رضی اللہ
 عنہا پر تہمت لگائے والوں میں سے تھے؟ میں نے کہا کہ نہیں، العبدہ
 آپ کی قوم (قریش) کے دو صاحب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور ابوبکر
 بن عبد الرحمن بن حارث نے مجھے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان
 سے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ ان کے معاملے میں غیر جانبدار تھے۔ پھر گروہ
 نے ہشام بن یوسف سے مزید اس کی تحقیق کرنی چاہی تو انھوں نے کوئی

فِيهِ وَعَلَيْهَا كَانَ فِي الْأَصْلِ
الْغَيْبِ كَذَلِكَ

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ
قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُودُ بْنُ الْحَدَّادِ قَالَ
حَدَّثَنِي أُمُّ رُوْمَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ
قَالَتْ بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ
إِذْ وَكَبَتْ أُمُّ رُوْمَانَ مِنَ الْفَصَارِ فَقَالَتْ
فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ فَقَالَتْ أُمُّ
رُوْمَانَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ ابْنِي خِيَمَنُ
حَدَّثَ الْحَدِيثُ قَالَتْ مَا ذَاكَ قَالَتْ كَذَا
وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ
وَأَبُو بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ
مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا
حُمَّى بِنَا فِيضٍ فَطَرَحَتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا
فَنَظَّطِيَتْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ تَهَا الْعُمَّى بِنَا فِيضٍ
قَالَ فَكَلَعَلْتُ فِي حَدِيثٍ تُحَدِّثُ
بِهِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَعَدْتُ عَائِشَةَ
فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَئِنْ حَلَفْتُ مَكَ
تَصَدِّقُونِي وَلَئِنْ كُنْتُ لَا
تَعْبُدُونِي فِي مَشْنِي وَمَشْكُكُمْ
كَلْعَقُوبٍ وَكَبْرِيهِ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَانْصَرَفَ
وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْزَلَ اللَّهُ
عُذْرَهَا قَالَتْ مُحَمَّدٌ اللَّهُ لَا يُجْنِدُ أَحَدًا
وَلَا يُجْنِدُ لَكَ

جواب نہیں دیا۔ اور انھوں نے بلا کسی شک کے لفظ "مُسْتَلَمًا" (مغیر جانبدار) بیان کیا، لفظ "علیہ" کا بھی اضافہ انھوں نے کیا۔

۱۳۰۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے ان سے ابو داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے مسرود بن الحداد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ام رومان رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں، آپ نے بیان کیا کہ میں اور عائشہ بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک انصاری خاتون آئیں اور کہنے لگیں کہ اللہ نے فلاں اور فلاں کو برا کیا اور اشارہ تہمت لگانے والوں کی طرف تھا، ام رومان رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ انھوں نے کہا کہ میرا لڑکا بھی ان لوگوں کے ساتھ شریک ہو گیا جنھوں نے اس طرح کی بات کی ہے۔ ام رومان نے پوچھا کہ آخر بات کیا ہے؟ اس پر انھوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں نقل کر دیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ باتیں سنی ہیں؟ انھوں نے بیان کیا کہ ہاں۔ انھوں نے پوچھا، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، انھوں نے بھی یہ سنتے ہی وہ غشی کھا کر گر پڑیں اور جب ہوش آیا تو جاڑے کے ساتھ بجا رہ چکا ہوا تھا۔ میں نے ان کے کپڑے ان پر ڈال دیئے اور اچھی طرح ڈھک دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ انھیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! جاڑے کے ساتھ بجا رہ چکا ہوا ہے۔ انھوں نے فرمایا، غالباً یہ اس بات کی وجہ سے ہوا کہ جس کا چرچا ہو رہا ہے۔ ام رومان رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سچ ہاں۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیٹھ کر کہا کہ خدا کی قسم، اگر میں قسم کھاؤں تو آپ لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر کچھ کہوں تو میرا عذر نہیں سنیں گے، میری اور آپ لوگوں کی یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی مثال ہے کہ انھوں نے کہا تھا "واللہ المستعان علی ما تصفون"، بیان کیا کہ مجھ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا اور زیادہ کچھ نہیں کہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کی برائت نازل کی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر کہا کہ اس کے لیے صرف اللہ کی حمد ہے اور کسی کی نہیں، آپ کی بھی نہیں۔

۱۳۰۸۔ مجھ سے سچی نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا (سورہ نور کی آیت میں) قراءت ”تَلْقَوْنَهُ يَاسَيِّدَتِكُمْ“ کرتی تھیں اور (اس کی تفسیر میں) فرماتی تھیں کہ ”الولن“، جھوٹ کے معنی میں ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ آپ کو اس آیت کے متعلق زیادہ علم رہا ہوگا، کیونکہ آپ ہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۳۰۹۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بنہ حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ انھیں برا نہ کہو، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رافعت کرتے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی عجو کہنے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ پھر میرے نسب کا کیا ہوگا؟ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کو ان سے اس طرح الگ کر دوں گا جیسے بال گندھے برے اٹے سے کھینچ لیا جاتا ہے۔ اور محمد نے بیان کیا، ان سے عثمان بن فرقہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے ہشام سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے، آپ نے بیان کیا کہ میں نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، کیونکہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے میں بہت حصہ لیا تھا۔

۱۳۱۰۔ مجھ سے ابیہ بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے، انھیں ابوالضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے یہاں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے اور ام المؤمنین کو اپنے اشعار سنا رہے تھے۔ ایک شعر تھا (ترجمہ) ”باعفت اور باوقاد میں، کبھی آپ پر کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا اور بھوکا رہتی ہیں، غافل عورتوں کے گوشت نہیں کھاتیں“ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، لیکن آپ تو ایسے نہیں ثابت ہوئے، کیونکہ تہمت لگانے والوں کے ساتھ آپ بھی شریک ہو گئے تھے۔ مسروق نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنِي عِيْنِي حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقْرَأُ إِذْ تَلْقَوْنَهُ يَا سَيِّدَتُكُمْ وَتَقُولُ أُولَئِكَ الْكَذِبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَتْ أَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذَلِكَ لِأَنَّهَا نَزَلَ فِيهَا۔

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا قُثَيْبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَتْ ذَهَبْتُ أَسْتَحْضِئُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسْبِيْهِ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاؤِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ يَسْبِي قَالَ لَا سَلَنَّاكَ مِنْهُمْ كَمَا نُسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَزَاةٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَانَ وَكَانَ مِنْكُمْ كَثْرًا عَلَيْهَا۔

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنِي يَسْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلِمَانَ عَنْ أَبِي الضَّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ يَتْلُو هَا شِعْرًا يُسَبِّحُ بِأَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَقَالَ هـ

حَصَانٌ هَـ زَاكَ مَا تُزَنُّ بِرَيْبِجٍ وَنُصْبِجٍ عَزَفِي مِنْ لُحُومِ الْخَوَالِدِ فَقَالَتْ لَـ عَائِشَةُ لَكِنَّكَ لَسَبْتَ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا يَـ تَأْذِي لَـ إِنْ

لہ یعنی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ اپنے دینی بھائی بہن کی غیبت کرنے والا شخص اس کا گوشت کھاتا ہے۔

مِنَّا خَلَّ عَلَيْكَ وَكَدَّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالَّذِي
 شَوَىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ
 فَقَالَتْ وَآمَنُ عَذَابُكَ أَشَدُّ مِنَ الْعَذَابِ
 قَالَتْ لَهُ إِنَّمَا كَانَ مِثْلَ فِجٍّ أَوْ
 يُمُحَا جِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :-

باب ۵۳ - غزوة الخديبية
 وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ رَمَى
 اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يَبَايَعُونَكَ
 تَحْتَ الشَّجَرَةِ :-

۱۳۱۱ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ
 بْنُ مِلْدَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ كَيْسَانَ
 عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ
 خَالِظٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَيْبِيَّةِ فَأَصَابَنَا
 مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَمَّا رُؤُونُ
 مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
 فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ
 فِي ذَا فِرٍّ فِي فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ
 اللَّهِ وَبِعِزِّ قِيَامِهِ وَبِفَضْلِ اللَّهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ
 فِي ذَا فِرٍّ يَا نَكُوكِبَ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفِجٍّ
 كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ يَا نَكُوكِبَ ذَا فِرٍّ فِي :-

عرض کی، آپ انھیں اپنے یہاں آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں، جبکہ
 اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرما چکا ہے کہ ”اور ان میں وہ شخص جو تمہیں لگانے
 میں سب سے زیادہ ذمہ دار ہے اس کے لیے عذاب الیم ہے۔“ اس
 پر اہل المؤمنین نے فرمایا کہ نابینا ہو جانے سے سخت اور کیا عذاب ہوگا
 رحسان رضی اللہ عنہ کی بصدارت آخر عمر میں جاتی رہی تھی (عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے ان سے کہا حسان رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
 سے مرافعت کیا کرتے تھے۔

۵۰۳ - غزوة حديبية
 اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جبے شک اللہ تعالیٰ المؤمنین سے
 راضی ہو گیا جب انھوں نے آپ سے درخت کے نیچے
 بیعت کی

۱۳۱۱ - ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن
 بلال نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے صالح بن کيسان نے حدیث بیان
 کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے
 بیان کیا کہ غزوة حديبية کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے
 تو ایک دن، رات میں بارش ہوئی، آل حضورؐ نے صبح کی نماز پڑھانے کے
 بعد ہم سے خطاب کیا اور دریافت فرمایا، معلوم ہے تمہارے رب نے
 کیا کہا؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آل حضورؐ نے
 فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، صبح ہوئی تو میرے کچھ بندوں نے اس حالت
 میں صبح کی کہ ان کا ایمان مجھ پر تھا اور کچھ نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ میرا
 کفر و انکار کیے ہوئے تھے، تو جس نے کہا کہ ہم پر بارش اللہ کی رزق،
 اللہ کی رحمت اور اللہ کے فضل سے ہوتی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا
 ہے اور سارا دل (کے اثرات) کا انکار کرنے والا ہے اور جو شخص کہتا
 ہے کہ میرا بارش فداں ستارے کی وجہ سے ہوئی ہے تو سارا دل پر ایمان لانے

۱۳۱۲ - آیت عبد اللہ بن ابی بن سلول راس المؤمنین کے بارے میں نازل ہوئی تھی جیسا کہ معلوم ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا حسان رضی اللہ عنہ کی شان میں
 کسی بڑے کلمہ کو گوارا نہیں کرتی تھیں حسان رضی اللہ عنہ سے جہمت میں شرکت کی غلطی فرمود ہوئی تھی بلکہ جن صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اس میں غلطی سے شرکت کی تھی
 وہ سب حضرات نائب ہو گئے تھے اور ان کی توبہ قبول ہو گئی تھی لیکن بہر حال حضرت عائشہؓ پر بہت بڑی تہمت لگائی گئی تھی اور اگرچہ دل آپ کا
 غلط سے شریک ہونے والے صحابہؓ کی طرف سے صاف ہو گیا تھا جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہے لیکن جب اس طرح کے تذکرے ہوتے تو دل کا کبیدہ ہو
 جانا ایک قدرتی بات تھی۔ یہاں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دو ایک جھوٹے جملے غالباً اسی تاثر میں کہہ دیے ہیں۔

۱۳۱۲۔ ہم سے ہدیر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے سام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے اور سوا اس عمرے کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا، تمام عمرے ذی قعدہ کے مہینے میں کیے، حدیبیہ کا عمرہ بھی آپ ذی قعدہ کے مہینے میں کرنے تشریف لے گئے پھر دوسرے سال (اس کی قضا میں) آپ نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا اور ایک عمرہ حجاز سے آپ نے کیا تھا، جہاں غزوہ حنین کی غنیمت آپ نے تقسیم کی تھی، یہ بھی ذی قعدہ میں کیا تھا اور ایک عمرہ حج کے ساتھ کیا۔

۱۳۱۳۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ کے سال روان ہوئے۔ تمام صحابہ نے احرام باندھا تھا، لیکن میں نے ابھی احرام نہیں باندھا تھا۔

۱۳۱۴۔ ہم سے عیاد بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے کہ ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ فتح مکہ کو (حقیقی اور آخری) فتح سمجھتے ہو، فتح مکہ تو پہر حال فتح تھی ہی لیکن ہم غزوہ حدیبیہ کی سبقت رضوان کو حقیقی فتح سمجھتے ہیں۔ اس دن، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ نامی ایک کنواں واپس رہا ہم نے اس میں سے اتنا پانی کھینچا کہ اس کے اندر ایک قعدہ بھی پانی کے نام پر باقی نہ رہا۔ یحضر اکرم کو جب اس کی اطلاع ہوئی کہ پانی ختم ہو گیا ہے تو آپ کنویں پر تشریف لائے اور اس کے کنارے بیٹھ کر کسی ایک برتن میں پانی طلب فرمایا۔ اس سے آپ نے دمنو کیا اور مضغہ (دلی) کیا اور دعا کی۔ پھر سارا پانی اس کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر کے لیے ہم نے کنویں کو لپول ہی رہنے دیا اور اس کے بعد جبنا ہم نے چاہا اس میں سے پانی پیا اور اپنی سواریل کو پلایا۔

۱۳۱۵۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن محمد بن عیینہ حمرانی نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ ہمیں براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا هُدَيْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَنَا قَالَ أَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةً مِنَ الْحَدِيبَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً قَبْلَ الْمُجْعَرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ ۚ

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا هَدَّادَةَ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيبَةِ فَأَحْرَمَ أَمْعَابُهُ وَكَلَّمَ أَحِبْرَهُ ۚ

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَعَدُّوا لَنَا أَمْرًا مُفْتَحًا فَفَتْحَ مَكَّةَ وَكَانَ فَتْحُ مَكَّةَ مَنَحًا وَنَحْنُ نَعُدُّ انْفَتْحَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحَدِيبَةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحَدِيبَةَ يُكْرَهُ فَنَزَعْنَا هَا نَلْعُو مَنْرُوكَ فِيهَا قَطْرَةٌ فَلَبِمَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا هَا فَخَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِأَنَاءٍ مِمَّنْ مَاءٍ فَمَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضَعَنَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فَتَرَكْنَا هَا عَنَيْدَ بَكْبِيدٍ ثُمَّ إِذَا هَا أَهْدَرَتْ جَائِشُنَا غَلَبَ وَرَكَا بِنَا ۚ

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا ثَنِيَّةُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَعْيَنَ أَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّاقِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ آمَنَّا

کہ آپ حضرات غزوہ حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہزار چار سو کی تعداد میں تھے یا اس سے بھی زیادہ، ایک کنویں پر پڑا ذہرا یعنی حدیبیہ پر لشکر نے اس کا دسارا پانی کھینچ لیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان حضور کنویں کے پاس تشریف لائے اور اس کے کنارے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ ایک ڈول میں اسی کنویں کا پانی لاؤ۔ پانی لایا گیا تو آپ نے اس میں کلی کی اور دعا کی، پھر فرمایا کہ کنویں کو یوں ہی تھوڑی دیر کے لیے رہنے دو۔ اس کے بعد سب لشکر خود بھی سیراب ہوئے اور اپنی سواروں کو بھی سیراب کرتا رہا، روانگی کے وقت تک۔

۱۳۱۶۔ ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حدیبیہ کے موقع پر سارا ہی لشکر سیاسا ہو چکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھانگل تھا، اس کے پانی سے آپ نے وضو کیا۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے پاس اب پانی نہیں رہا، نہ وضو کرنے کے لیے اور نہ پینے کے لیے سوا اس پانی کے جو آپ کے برتن میں موجود ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم نے اپنا ہاتھ اس برتن پر رکھا اور پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح چھوٹ چھوٹ کر اگلنے لگا۔ بیان کیا کہ پھر ہم نے پانی پیاجھی اور وضو بھی کی۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اچھڑات کتنی تعداد میں تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی ہوتا، دلیسے اس وقت ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

۱۳۱۷۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریح نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حدیبیہ کی صلح کے موقع پر صحابہ کی تعداد چودہ سو تھی۔ اس پر سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ اس موقع پر پندرہ سو صحابہ موجود تھے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ میں عہد کیا تھا، ابو داؤد نے بیان کیا، ان سے قزو نے حدیث بیان کی ان

النَّبَا مِنْ غَايِبِ رِزَالَتِهِمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ الْغَاثِ أَمْرًا بِمِائَةِ أَوْ أَكْثَرَ فَتَزَلُّوا عَلَى مِثْبَرٍ فَتَزَحَّوْهَا فَأَتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ وَفَعَدَ عَلَى سَفِيرٍ هَاشِمٍ قَالَ اسْتَوْفِي سِدَّ لَوْحِينَ مَاءٍ هَذَا فَأَتَى بِهِمْ فَبَصَقَ فَنَدَّاهُمْ قَالَ دَعَوْهَا سَاعَةً فَأَرَادُوا أَنْفُسَهُمْ وَرِصَا بَهُمْ حَتَّى اسْتَخْلَوْا ۝

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيَّ يَدَيْهِ رَكَوْا فَتَوَّأَ مَاءً مِنْهَا شَدَّ أَقْبَبَ النَّاسُ فُخْوَ فَنَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ فَانْزِلُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ فَتَوَّأَ مِنْهُ بِيْهِ وَلَا تَشْرَبُوا إِلَّا مَا فِي رَكَوْتِكُ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوتِ فَجَعَلَ الْمَاءَ يَقُورُ مِنْ أَصَابِعِهِ كَمَا مَثَلُ الْغَيُورِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِيَا جَبْرُكُ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالُوا كُنَّا مِائَةً أَلْفٍ ثَلَاثِينَ نَحْنُ خَمْسَ عَشَرَ أَلْفًا ۝

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْحٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعْتُ أَبَا جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ كَانُوا أَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفًا وَقَالَ لِي سَعِيدُ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا أَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفًا الشَّيْخُ بَا يَعْمُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا

قَدْ رَأَى عَنْ قَتَادَةَ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ سَفِينٌ قَالَ قَالَ عَمْرُو
وَسَمِعْتُ جَابِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ
أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الدِّينِ وَكُنَّا أَلْفًا وَارْبَعًا
مِائَةً وَتَوَكَّلْتُ أَبْصُرُ النَّبِيَّ وَلَمْ يَتَّكِلْ
الشَّجَرَةَ تَابِعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ
جَابِدًا أَلْفًا وَارْبَعًا مِائَةً وَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي اللَّهِ
سُبْرِ أَبِي أَدْنَى كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ
أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ
شُحْنُ الْعَوَاكِجِ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ
بَشِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَوْسَى الْخَبَرَاتُ
عَبَّاسِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى عَنْ قَتَيْبِ بْنِ سَمْعَانَ
مِرْدَادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ يَقُولُ وَكَانَ مِنْ
أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يَقْبُضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ
قَالَ قَوْلٌ وَتَبْقَى حِفَاةُ كَهْ حَالَةِ التَّمْرِ
وَالشَّعْبِ لَا يَغِيْبُ اللَّهُ بِهِمْ
شَيْئًا

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِينٌ
عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرُوَةَ عَنْ مَرْوَانَ
وَالنَّسَائِيَّ ابْنَ خَدَمَةٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَيْبِ فِي
بَعْضِ عَشْرَةِ مِائَةٍ أَصْحَابًا مَعَهُ

۱۔ جابر رضی اللہ عنہ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

سے تباہ کرنے، اس روایت کی متابعت محمد بن بشار نے کی۔

۱۳۱۸۔ ہم سے علی بن حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی
ان سے عمرو نے بیان کیا، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے
سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حُدَیبِیَّة
کے موقع پر فرمایا تھا کہ تم لوگ اہل ارض میں سب سے بہتر ہو۔ ہماری تعداد اس
موقع پر چودہ سو تھی اگر آج میری آنکھوں میں بنائی جاتی تو میں اس وقت
کامل وقار بتاتا رہ جاں سمیع رضوان ہوئی تھی، اس روایت کی متابعت
اعمش نے کی، ان سے سالم نے سنا اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے
سنا کہ محمد (ص) غزوہ حُدَیبِیَّة میں تھے (اور عبد اللہ بن معاذ نے
بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مروہ نے، ان سے عبد اللہ بن ابی اوفی
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اصحاب شجرہ (بعیت رضوان کرنے والوں) کی تعداد
تیرہ سو تھی، قبیلہ اسلم مہاجرین کا اٹھواں حصہ تھے۔ اس روایت کی
متابعت محمد بن بشار نے کی ان سے ابو داؤد نے حدیث بیان کی
اور ان سے شعبہ نے۔

۱۳۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ نے خبر دی
انھیں اسماعیل نے انھیں قیس نے اور انھوں نے مروان اسلمی رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ اصحاب شجرہ (غزوہ حُدَیبِیَّة میں شریک ہونے والوں) میں
سے تھے آپ بیان کرتے تھے کہ یہ صالحین کی روح قبض کی جائے گی
جو زیادہ صالح ہوگا اس کی سب سے پہلے اور جو اس کے بعد کے دیجے گا
ہوگا اس کی اس کے بعد و علیٰ ذہ القیاس۔ پھر ردی اور سیکار کھجور اور جو
طرح سیکار اور غلط قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی امت کے نزدیک
کوئی قیمت نہیں ہوگی۔

۱۳۲۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عمرو نے، ان سے خلیفہ مروان
اور مسور بن مخمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح حُدَیبِیَّة
کے موقع پر تقریباً ایک ہزار صحابہ کرام ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ جب آپ
ذوالحلیفہ پہنچے تو حدیبی (قریبانی کا جائزہ) کو ملا وہ پہنچا اور ان پر نشان

لکھا اور عمر کا احرام باندھا میں نے یہ حدیث سفیان بن عیینہ سے بارہ سنی اور ایک مرتبہ یہ بھی سنا کہ آپ بیان کر رہے تھے کہ مجھے ذہری کے واسطے سے نشان لگانے اور تلافی پہنانے کے متعلق یاد نہیں رہا، اس لیے میں نہیں جانتا، اس سے ان کی مراد صرف نشان لگانے اور تلافی پہنانے سے تھی یا لوری حدیث سے تھی؟

۱۳۲۱۔ ہم سے حسن بن حلف نے حدیث بیان کی، اگر مجھ سے اسحق بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابولہرہ ورقاد نے، ان سے ابن ابی یحییٰ نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن ابی سلی نے حدیث بیان کی اور ان سے کعب بن عجرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا کہ جوڑیں ان کے چہرہ سے نیچے گر رہی ہیں تو آپ نے دریافت فرمایا کیا اس سے تمھیں تکلیف ہوتی ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ اس پر آل حضورؐ نے انھیں سرمند ڈالنے کا حکم دیا۔ آپ اس وقت حلیہ میں تھے دھوکے لیے احرام باندھ رہے تھے، اور ابھی بیضہ نہیں بڑھا تھا کہ احرام کھولنا پڑے گا۔ بلکہ مسیبرؓ کی توبہ آرزو تھی کہ مکہ میں کس طرح داخل ہوا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا یعنی احرام کی حالت میں سرمند ڈالنے وغیرہ برا اور آل حضورؐ نے انھیں حکم دیا کہ ایک فرقہ تاج چھ مسکینوں کو کھلا دی یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن روئے رکھیں۔

۱۳۲۲۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازا گیا، عمر رضی اللہ عنہ سے ایک نوجوان عورت نے ملاقات کی اور عرض کی کہ یا امیر المؤمنین! میرے شوہر کی وفات ہو گئی ہے اور چند چھوٹی چھوٹی بچیاں چھوڑ گئے ہیں، خدا گماہ ہے کہ اب نہ ان کے پاس کسی جانور کے پائے ہیں کہ اسے بکالیں، نہ کھیتی ہے اور نہ دودھ کے قابل کوئی جانور ہے، مجھے تو اس کا خطرہ ہے کہ وہ فحشاء کی وجہ سے ہلاک نہ ہو جائیں، میں خفاف بن ایاد غفاریؓ کی لڑکی ہوں میرے والد آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طرہ حید میں شریک ہوئے تھے۔ میں کہ عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس چھوٹی دیر کے لیے رک گئے، پھر فرمایا، مرحبا، تمھارا خاندانی تعلق تو بہت قریبی ہے۔ اور ایک بہت قوی اونٹ کی طرف مڑے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر دو بورے غلے سے بھرے

كَانَ بَيْنَ الْحَكِيفَةِ فَتَلَا الْمُحْدَى وَاسْتَعْرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا لَمْ أَحْصِ كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سَفِينٍ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَمْ أَحْظُ مِنَ الدَّهْرِيِّ إِشْعَارَ النَّقْلِيدِ فَلَا أَدْرِي يَقُولُ مَوْجِعَ الْإِسْقَارِ وَالنَّقْلِيدِ وَالْحَدِيثُ كُكَلَّةٌ -

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُلْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرُقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَهُ وَقَمَلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيْؤُودُ ذِيكَ هُوَ امْتَدَّ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدُ يُبَيِّتُ وَكَهْ يَبَيِّنُ أَهْمًا أَهْمًا يَحْلِقُونَ وَهُمْ عَلَى ظَمَجٍ أَنْ شَدَّ حُلُمُ امْكَةً فَأَنزَلَ اللَّهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقَاتَيْنِ سِتَّةً مَسَاكِينَ أَوْ يَهْرُسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ -

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَبِالْإِسْمَاءِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى السُّوقِ فَلَحِقْتُ عُمَرَ امْرَأَةً ثَلَاثَةً فَقَالَتْ يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلَكَ سَوْجِي وَذَلِكَ صِبْيَتُهُمَا وَأَنَّ اللَّهَ مَا يُضْجِعُونَ كَوَاعًا وَلَا لَهُمْ ذَلَمٌ وَلَا مَنُومٌ وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الصَّبَغُ وَأَنَا بِنْتُ خُفَّافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ وَفَدَا شَهْرًا أَبِي الْحَدَّ يُبَيِّتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْنَعْ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرٍ ظَهَرَ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ فَخَلَّ عَلَيْهِ غَيْرَ رَكْنَيْنِ

ہوئے رکھ دیئے ان دولوں بوردوں کے درمیان دوسری مزدورت کی چیزیں اور کپڑے رکھ دیئے اور اس کی تکمیل ان کے ہاتھ میں تھا کہ فرمایا کہ اسے لے جاؤ، یہ جب ختم ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ تمہیں پھر خیر و عطا فرمے گا۔ ایک صاحب نے اس پر کہا، یا ابراہیم المؤمنین! آپ نے اسے میت دے دیا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تیری مال تجھے روئے، خدا کی قسم اس عورت کے والد اور اس کے بھائی جیسے اب بھی میری نظروں کے سامنے ہیں کہ ایک مدت تک ایک قلعہ کے محاصرے میں شریک ہیں اور پھر آخر اسے فتح کر لیا اور پھر ہم نے فل قیمت میں سے اپنے حصے لئے۔

۱۳۲۳۔ مجھ سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمر شاربین سوار اور فرزاری نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے وہ درخت دیکھا تھا جس کے نیچے بیعت رضوان ان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی تھی، لیکن پھر بعد میں جب آیا تو میں اسے نہیں پہچان سکا۔ محمود نے بیان کیا (اپنی روایت میں) کہ پھر بعد میں مجھے وہ درخت یاد نہیں رہا تھا (کہ کون ہے)۔

۱۳۲۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے طارق بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ حج کے ارادہ سے جاتے ہوئے میں کچھ ایسے لوگوں کے قریب سے گزرا جو نماز پڑھ رہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون سی مسجد ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ وہی درخت ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کی تھی پھر میں سعید بن مسیبؓ کے پاس آیا اور انھیں اس کی اطلاع دی تو انھوں نے بیان کیا کہ میرے والد نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ وہ بھی اس درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں میں شریک تھے، انھوں نے بتایا کہ پھر جب ہم دوسرے سال وہاں آئے تو ہمیں وہ درخت یاد نہیں رہا تھا اور ہم اس کی تلاش میں ناکام رہے۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صحابہؓ کو تو اس درخت کا علم نہیں تھا اور آپ لوگوں کو اس کا علم ہو گیا، پھر تو آپ ہی لوگ زیادہ عالم ہوئے۔

۱۳۲۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے طارق نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے

مَلَا هُمَا كَلَامًا وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَشَيْبًا
ثُمَّ نَادَا كَا بَخَطَا مِمَّ ثُمَّ قَالَ اقْتَنَا دِيْنَهُ
فَلَنْ يَدْنِي حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ بِخَيْرٍ فَقَالَ
رَحُلَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرْتُ لَهَا
قَالَ عُمَرُ نَكَلْتُ أَمْسَكَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى
أَبَا هَذِهِ وَآخَاهَا فَتَا حَا صَوَّاحِصًا
زَمَانًا فَتَنَّتْ حَاهُ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِي
سُفْمًا مِصْمًا فَبَيَّهْ

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
شَرْبَةُ بْنُ سَوَّابٍ أَبُو عَمْرِو الْقُدَارِيُّ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
السَّيِّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ
الشَّجَرَةَ لَمَّا أَتَيْتُهَا بَعْدَ لَمَّا أُعْرِفْتُهَا
قَالَ مَحْمُودٌ لَمَّا أَسْتَبِيحُهَا
بَعْدَهُ

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ اللَّهِ عَنْ
إِسْرَائِيلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ
انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يَصَلُّونَ فَلَمْ
يَا هَذَا الْمَسْجِدَ قَالُوا هَذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ
بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ
فَأَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيدٌ
حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ بَايَعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
قَالَ لَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْغَارِ الْمُقْبِلِ نَبِيًّا هَا
قَدْ نَقَبْنَا عَنْهَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنْ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوا هَا وَعَلِمُوا هَا
أَمَلْتُ فَأَمَلْتُ أَعْلَمْتُ

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ حَدَّثَنَا
طَارِقٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ

اور ان سے ان کے والد نے کہا انھوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت رضوان کی تھی، پھر جب دوسرے سال ہم وہاں آئے تو وہیں پہنچے نہیں چلا کر وہ کون سا درخت تھا۔

۱۳۲۶۔ ہم سے قبیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے طارق نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب کی مجلس میں "الشجرہ" کا ذکر ہوا تو آپ منہ سے اور فرمایا کہ میرے والد نے مجھے خبر دی ہے اور وہ اس بیعت میں شریک تھے۔

۱۳۲۷۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرو نے بیان کیا، انھوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیعت رضوان میں شریک تھے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی صدقہ لے کر حاضر ہوتا تو آپ دعا کرتے کہ اے اللہ! اس پر اپنی رحمت و مغفرت نازل فرما۔ چنانچہ میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو ان حضور نے دعا کی کہ اے اللہ! اے ابی اوفی! پر اپنی رحمت و مغفرت نازل فرما۔

۱۳۲۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اور ان سے عبد بن تمیم نے بیان کیا کہ "حرہ" کی لڑائی کے موقع پر دو عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ

پر (زیرِ پر کے خلاف) بیعت کر رہے تھے۔ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے کس بات پر بیعت کی جا رہی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ موت پر! ابن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب میں کسی سے بھی موت پر بیعت نہیں کر دوں گا، آپ حضور اکرم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں شریک تھے، جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے موت پر بیعت لی تھی۔

۱۳۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ عماد بنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایاس بن سلمہ بن اوس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، وہ "صحابہ شجرہ" میں سے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہوکہ نماز پڑھ کر واپس ہوتے تو دیواروں کا سایہ بھی اتنا نہیں پڑتا تھا کہ اس کا سایہ حاصل کیا جاسکے۔

مِمَّنْ بَايَعَهُ مُحَمَّدٌ الشَّجَرَةَ قَرَجَةً الْكَيْفَا
الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَغَبِيتُ
عَلَيْنَا۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيرَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ طَارِقٍ
ثَانَ ذَكَرَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
الشَّجَرَةَ فَضَحِكَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي
كَانَ شَهِدًا هَا۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَدْنَى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَيْهِمْ فَإِنَّهُ أَبِي بَصَدَقَتِهِ فَقَالَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَدْنَى۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عِمَادِ بْنِ تَمِيمٍ
قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ
يُجِئُونَ يَعْبُدُ اللَّهُ مِنْ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ
زَيْدٍ عَلَيَّ مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسُ
قِيلَ لَمْ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَكَ ابَايِعْ عَلَى
ذَلِكَ أَحَدًا يَبْعِدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِيدًا مَعَهُ
الْحَدَّثُ بَيِّنَةً۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى الْمُحَارِبِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ
أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَكَانَ لِلْجَيْطَانِ
ظِلٌّ تَسْتَظِلُّ فِيهِ۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حَازِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَدْتُ
بِسَلَمَةَ بْنِ الدَّكْوَانِ عَلَى أَبِي شَيْخٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ
مَنْ لَمْ يَلْقَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَرَاخِدِ يَنْبَغِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ
۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسْكَابٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ هُوَ فِي يَدِكَ مَجِيئَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ
لَا تَدْرِي مَا حَدَّثَنَا بَعْدَكَ

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ
قَالَ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ هَزْلَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَحْمُودٍ
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ ثَابِتُ بْنُ الْقَصَاصِ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا
عُمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ قَتَدَةُ
مُبِينًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَبْنِيثًا مَرِيثًا فَمَالْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ
لِيُذِلَّ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
حَبَاتٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدْ مَنَّا الْكُوفَةَ
فَحَدَّثْتُ بِهَذَا صُحْبَةً عَنْ قَتَادَةَ
قَالَ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهَا فَقَالَ
أَمَّا إِنَّا فَتَحْنَاكَ فَعَنْ
أَنْسَبٍ وَأَمَّا هَبْنِيثًا
مَرِيثًا فَعَنْ
عِكْرِمَةَ

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

۱۳۳۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث
بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا کہ میں نے سلم بن الدکوانی
اور عمر سے پوچھا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ حضرات نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ موت پر۔

۱۳۳۱۔ مجھ سے احمد بن اسکاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن
فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے علاء بن المسیب نے، ان سے ان کے
والد نے بیان کیا کہ میں براہین عازبہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی
مبارک ہو، آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور ان حضور
سے آپ نے ”شجرہ“ (درخت) کے نیچے بیعت کی۔ انھوں نے فرمایا،
بیسے ٹھیک معلوم نہیں کہ کہاں حضور کے بعد ان چیزوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

۱۳۳۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن صالح نے حدیث
بیان کی، کہا کہ ہم سے معاویہ نے حدیث بیان کی، وہ سلام کے صاحبزادے
ہیں، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو قتادہ نے اور انھیں ثابت بن ضحاک
نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت
(عہد) کیا تھا۔

۱۳۳۳۔ مجھ سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر
نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے اور انھیں انس
بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ (آیت) ”یَا شُعْبَةُ“ ہم نے تمہیں کھلی ہوئی فتح دی
یہ فتح صلح حدیبیہ تھی صحابہ نے عرض کی اے حضورؐ کے لیے تو مرحلہ آسان اور
سہل ہے کہ آپ کی تمام اگلی اور پچھلی غزوات و فروع کو گذشتہ معاف
ہو چکی ہے، لیکن ہمارا کیا ہو گا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
”تَاكْرُمُونَ مِرْدًا وَرُثْمًا وَغُرَسٍ جَنَّتِ فِي دَنَلٍ كِي جَالِسٍ جَسٍ كِي يَجِي
نَهْرٍ جَارِي هَوَلٍ كِي“ شعبہ نے بیان کیا کہ پھر میں کوڑھ آیا اور قتادہ
کے واسطے سے پوری حدیث بیان کی، پھر میں دوبارہ قتادہ کی خدمت
میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ”بیشک
ہم نے تمہیں کھلی فتح دی ہے“ کی تفسیر انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
لیکن اس کے بعد ”هَبْنِيثًا مَرِيثًا“ (یعنی آل حضورؐ کے لیے تو ہر
مرحلہ آسان و سہل ہے) یہ تفسیر عکرمہ سے منقول ہے۔

۱۳۳۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے

پسند نہیں تھا، چنانچہ اُن حضورؐ نے انہیں ایک مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ عرضی
 اسطر میں بیان کیا کہ پھر میں نے اپنے اونٹ کو اڑھائی لگا لی اور مسلمانوں سے
 اُگے نکل گیا، مجھے ڈر تھا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی وحی نازل نہ ہو جائے۔
 ابھی متوڑی دیر ہوئی تھی کہ میں سے سنا، ایک شخص مجھے آواز دے رہا تھا،
 انھوں نے بیان کیا کہ میں نے سوچا کہ میں تو پہلے ہی ڈر رہا تھا کہ میرے
 بارے میں کہیں کوئی وحی نازل نہ ہو جائے۔ بہر حال میں اُن حضورؐ کی خدمت
 میں حاضر ہوا اور آپؐ کو سلام کیا۔ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ رات مجھ پر ایک وحی
 نازل ہوئی ہے اور وہ مجھے اس تمام کائنات سے عزیز ہے جس پر سورج
 طلوع ہوتا ہے پھر آپؐ نے انا فتحنا مکہ فتحاً مبیناً (بے شک ہم نے
 آپؐ کو کھلی ہوئی فتح دی ہے) کی تلاوت فرمائی۔

۱۳۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمدؓ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
 حدیث بیان کی، کہا کہ جب زہری نے یہ حدیث بیان کی تو میں نے ان کی
 زبانی اسے سنا، لیکن مجھے اس کا بعض حصہ ہی یاد رہا، پھر جریرؓ راشد
 زہری سے سنی ہوئی حدیث کو مجھے یاد کرادیا، ان سے عروہ بن زہر نے
 ان سے موسر بن محمد رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم نے بیان کیا، دونوں
 راوی اپنی روایتوں میں کچھ اضافے کے ساتھ حدیث بیان کرتے تھے،
 انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقع پر تقریباً
 ایک ہزار صحابہؓ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ پھر جب آپؐ ذوالحلیفہ
 پہنچے تو آپؐ نے قربانی کے جانور کو قلاہ پہنایا اور اس پر نشان لگایا اور
 وہیں سے عمرہ کا اہرام باندھا۔ پھر آپؐ نے قبیلہ خزاعہ کے ایک صحابی
 کو جاسوسی کے لیے بھیجا اور خود بھی سفر جاری رکھا۔ جب آپؐ غرہ الاشطاہ
 پر پہنچے تو آپؐ کے جاسوس بھی خبریں لے کر آگئے، انھوں نے بتایا کہ قریش
 نے آپؐ کے مقابلے کے لیے بہت بڑا مجمع تیار کر رکھا ہے اور بہت سے
 قبائل کو بلا رہا ہے، وہ آپؐ سے جنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور آپؐ کو
 بیت اللہ الحرام (مکہ) سے روکیں گے۔ اس پر اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 نے صحابہؓ سے فرمایا، لوگو! مجھے مشورہ دو، کیا تمہارے خیال میں یہ
 مناسب ہوگا کہ میں ان کفار کے عورتوں اور بچوں پر حملہ کروں جو مجھ سے
 بیت اللہ کیلئے پہنچنے میں رکاوٹ بننا چاہتے ہیں، اگر انھوں نے ہمارا
 مقابلہ کیا تو اللہ عز وجل نے مشرکین سے ہمارے جاسوس کو بھی محفوظ

مَنْزِلَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَشْنَعَةً مَوَاتٍ كُلُّ ذَاكَ لَا يَجِيئُكَ
 قَالَ عُمَرُ وَحَمْرُكَ بَعْدِي عَمَّا تَقْدَرُ مِنْ
 أَمَّا الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِي قُرْآنٍ
 مَا نَشِيتُ أَنْ سَبَعْتُ مَبَادِئَ صِرْخِي فِي قَالٍ فَقُلْتُ
 لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزْلٌ فِي قُرْآنٍ وَحُثُّ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ
 عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ سُورَةٌ
 لَيْحِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْكَ الشَّمْسُ شَعْرٌ
 قُرْآنًا إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۝

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
 سَعْدُ بْنُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ حِينَ حَدَّثَنَا
 هَذَا الْحَدِيثَ حَفِظْتُ بَعْضَهُ وَتَبَيَّنْتُ مَعَهُ
 عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ
 حَزْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا
 عَلَى صَاحِبِهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَيْبِيَّةِ فِي بَيْضَعٍ عَشْرَةَ يَوْمًا
 مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ حَلَّلَا
 الْهَدْيَ وَأَشْعَرُوهُ وَأَحْزَمَهُ مِمَّا بَجُمُرَةِ
 وَبَعَثَ عَيْنَالَهُ مِنْ خَزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِعَدْبِ
 الْأَشْطَاةِ أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا
 لَكَ جَمْعًا وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الزَّحَابَ بَيْنَهُ
 وَهُمْ مُقَاتِلُونَكَ وَمَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ وَ
 مَا يَمُوكَ فَقَالَ اسْتَخِيرُوا أَيْهَا النَّاسُ عَنِّي
 أَمْتَرُونَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَكَرَ أَرْحَبَ
 هَلُوكَ الشَّيْءِ يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّوكَ
 عَنْ الْبَيْتِ فَإِنْ تَابُوا كَانَ اللَّهُ عَنْدَ حَلِّ قَتْلِهِ
 قَطْعَ عِيَالِهِ الْمُشْرِكِينَ وَإِلَّا تَرَكْنَا هُمْ

مَخْرُومِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 حَدَّثْتُ عَامِدًا بِهَذَا الْبَيْتِ لَا يُرِيدُ
 قَتْلَ أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ
 فَتَوَحَّجَهُ لَمْ يَفْعَلْ
 صَدَّقْنَا عَنْهُ فَأَتَيْنَا
 قَالَ امْضُوا عَلَى
 اسْمِ اللَّهِ :

رکھا ہے، اور اگر وہ ہمارے مقابلے پر نہیں آئے تو ہم انھیں ایک شکست،
 خورہ قوم کی طرح چھوڑ دیں گے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول
 اللہ! آپ تو محض بیت اللہ کے ارادہ سے نکلے ہیں، نہ آپ کا ارادہ
 کسی کو قتل کرنے کا تھا اور نہ کسی سے لڑائی کا، اس لیے آپ بیت اللہ
 تشریف لے چلیے۔ اگر ہمیں پھر بھی کوئی بیت اللہ تک جانے سے
 روکے گا تو ہم اس سے جنگ کریں گے۔ آلِ صفور نے فرمایا کہ اللہ کا نام
 لے کر سفر جاری رکھو۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
 حَذَّافٍ ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ
 أَخْبَرَنَا عَنْ دَاؤُدَ بْنِ الزُّهَيْرِ أَنَّ سَمْعَ
 مَرْدَانَ بْنَ الْحَكِيمِ وَالْمُسَوِّدَ بْنَ عَزْرَةَ
 يُخْبِرَانِ خُبْرًا مِمَّنْ خَبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمَرَةَ الْخُدَيْبِيَّةِ فَكَانَ
 فَكَانَ فِيهِمَا أَخْبَرَنَا عَنْ دَاؤُدَ عَنْمَا أَنَّ
 كَاتِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمْعِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى قَبِيلَةِ
 الْمُطَاةِ وَكَانَ فِيهِمَا اسْتَرْطَ سَمْعِيلُ بْنُ عَمْرِو
 أَنَّهُ قَالَ لَدَا يَتَبَكُّ مِمَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ
 عَلَى دِينِكَ إِلَّا دَوْدَ حَتَّةٍ لَكِنَّا وَهَلَيْتُ بَيْنِي
 وَبَيْنَهُ وَأَيُّ سَمْعِيلٍ أَنْ يُقَاخِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ حِكْمَةً
 الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَأَمَعَصُوا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ
 فَلَمَّا أَفَى سَمْعِيلٌ أَنْ يُقَاخِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ كَاتِبَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَّ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلٍ بْنُ سَمْعِيلِ
 بَدُو صَيْدًا إِلَى أَبِي سَمْعِيلِ بْنِ عَمْرِو وَكَانَ يَأْتِي رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا مِنَ الرِّجَالِ
 إِلَّا فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاهِلًا

۱۳۳۹۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، یحییٰ بن یحییٰ نے خبری
 ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ان
 کے چچا نے انھیں عروہ بن زبیر نے خبری اور انھوں نے مروان بن حکم
 اور مسور بن مخمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، دونوں راویوں نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے عمرہ حدیبیہ کے بارے میں خبر بیان کی، تو عروہ
 نے مجھے اس سلسلے میں جو کچھ خبری تھی، اس میں یہ بھی تھا کہ جب حضور
 اکرم اور (قریش کا مائدہ) سہیل بن عمرو حدیبیہ میں ایک معینہ مدت
 تک کے لیے صلح کی دستاویز لکھ رہے تھے اور اس میں سہیل نے ایک
 شرط یہ رکھی تھی کہ سہارا اگر کوئی آدمی آپ کے یہاں پناہ لے، خواہ وہ آپ
 کے دین پر ہی کیوں نہ ہو۔ تو آپ اسے ہمارے حوالہ کرنا ہو گا تا کہ ہم اس
 کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے میں آزاد ہوں، سہیل اس شرط پر اڑ گیا،
 اور اصرار کرنے لگا کہ حضور اکرم اس شرط کو قبول کر لیں، مسلمان اس
 شرط پر کسی طرح راضی نہیں تھے اور اسلامی لشکر میں اس پر بڑی تشویش
 تھی۔ لیکن چونکہ اس شرط پر سہیل اڑا ہوا تھا اور اس کے بغیر صلح کے
 لیے تیار نہیں تھا۔ اس لیے آلِ صفور نے یہ شرط بھی تسلیم کر لی اور ابو جندل
 بن سہیل رضی اللہ عنہ کو ان کے والد سہیل بن عمرو کے سپرد کر دیا جو اسی
 وقت مکہ سے فار ہو کر بیڑی کو گھسیٹتے ہوئے مسلمانوں کے پاس پہنچے
 تھے، (شرط کے مطابق) مدت صلح میں (مکہ سے فار ہو کر) جو بھی آتا،
 آلِ صفور اسے واپس کر دیتے، خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوتا۔ اس
 مدت میں بعض مومن خواتین بھی ہجرت کر کے مکہ سے آئیں، ام کلثوم بنت
 عقبہ بن ابی معیط بھی ان میں سے ہیں جو اس مدت میں حضور اکرم کے پاس
 آئیں، آپ اس وقت نذوان تھیں۔ ان کے گھوڑے حضور اکرم کی خدمت

نیں حاضر ہوئے اور مطالبہ کیا کہ انھیں واپس کر دیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے مؤمن خواتین کے بارے میں وہ آیت نازل کی جو شرط کے مناسب تھی یہ بن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زدہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت یا ایہا النبی إذا جاءك المؤمنات کے نازل ہونے والی خواتین کو پہلے اڑاتے تھے۔ اور ان کے چپا سے روایت ہے کہ یہیں وہ حدیث بھی معلوم ہے جب حضور اکرمؐ نے حکم دیا تھا کہ جو مسلمان خواتین ہجرت کر کے چلی آتی ہیں ان کے شوہروں کو وہ سب کچھ واپس کر دیا جائے جو وہ اپنی ان بیویوں کو دے چکے ہیں اور یہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ابو بصیر، پھر انھوں نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کی۔

۱۳۴۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے نافع نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فقہ کے زمانہ میں عروہ کے ارادہ سے نکلے پھر آپؐ نے فرمایا کہ اگر بیت اللہ سے مجھے روک دیا گیا تو میں وہی کر دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ چنانچہ آپؐ نے صرف عروہ کا احرام باندھا، کیونکہ حضور اکرمؐ نے بھی صلح حدیبیہ کے موقع پر صرف عروہ کا احرام باندھا تھا۔

۱۳۴۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے احرام باندھا اور فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کر دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ جب آل صفورہ کو کھار قریش نے بیت اللہ سے روکا تھا۔ اور اس آیت کی تلاوت کی کہ "یقیناً تم لوگوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین اسوہ ہے"۔

۱۳۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، انھیں نافع نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ خبر سنا لی کہ عورتوں کا مسئلہ سامنے آیا تو خود قرآن مجید میں حکم نازل ہوا کہ عورتوں کو منکرین کے حوالے نہ کیا جائے کہ اس سے معاہدہ کی خلاف ورزی لازم نہیں آتی۔

الْمُؤْمِنَاتُ مَعَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمَّ كُنْتُ مَرِيئَةً مَعَهُ
هَذَا مَا مَعِيَ مَعْنَى خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهِيَ عَائِشَةُ فَجَاءَتْ أَهْلَهَا فَيَا لَوْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْهِمْ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ قَالَ ابْنُ شِقَابٍ رَأَيْتُ عُرْوَةَ
بْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ
مَنْ حَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ هَذَا الْأَيُّ بِأَيِّهَا النَّبِيُّ إِذَا
جَاءَتْ الْمُؤْمِنَاتُ وَعَنْ عَقِبَةَ قَالَ بَلَعْنَا حِينَ أَمَرَ اللَّهُ
رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِلَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ
مَا نَفَعُوا مَنْ حَاجَرَ مِنْ أَرْوَاحِهِمْ وَبَلَعْنَا أَنْ
أَبَا بَصِيرٍ فَمَا كَرِهَ بَطُولُهُ

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ مَعْتَصِرًا فِي الْفَيْتَةِ فَقَالَ
إِنْ مَنَعَتْ عَنِ الْبَيْتِ مَنَعْنَا كَمَا مَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلًا بَعْمَرَةَ مِنْ أَجْلِ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلًا
بَعْمَرَةَ عَامَ الْخُدَّيْبِيَّةِ

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَهْلًا وَقَالَ ابْنُ
حَبِلٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَالَتُ كَعْبَارَ قَرُوبِشَ
مَيْتَةً وَقَدْ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ
عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّ
عُورَةَ بِنْتُ عَزْرَةَ كَانَتْ ذَكَرَتْ أَنَّهَا
حَوَّلَتْ نَكاحَ بَنَاتِهَا إِلَى عَزْرَةَ وَرَزَى لَهَا نَكاحَ بَنَاتِهَا

كَلَّمَاهُ اللَّهُ بْنُ عَمْرٍو. وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
 حَدَّثَنَا جُورِيَّةٌ عَنْ تَابِغٍ أَنَّ بَعْثَ عَبْدِ اللَّهِ
 قَالَ لَنَا كُنَّا أَقَمْتِ الْغَامَ فَأَبَى أَخَافُ أَنْ لَا تَقْبِلَ
 إِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَحَالَ كَعْبًا فَرَّشَ دُونَ الْبَيْتِ فَخَرَّ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا يَأْهُ وَحَلَّى وَفَضَّرَ
 أَصْحَابُهُ وَقَالَ اسْتَمِدُّكُمْ أَفَى أَوْ حَبِئْتُ
 عُمَرَةُ فَإِنْ خَلَّى مَيْنَ وَمَيْنَ الْبَيْتِ كُفْتُ
 وَإِنْ جَلَّيْتُ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ مَنَعْتُ كَمَا
 مَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا
 أُرِيدُ شَأْنُهُمَا إِلَا وَاحِدًا
 اسْتَمِدُّكُمْ أَفَى وَشَدَّ أَوْ حَبِئْتُ
 حَبِئْتُ مَعَ عُمَرَةَ فُطَافَ طَوَافًا
 وَاحِدًا وَدَسِيعًا
 وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ
 مِنْهُمَا حَبِئْتُ -

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ يَهُوذَا
 بْنَ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا صَفْوَةُ عَنْ تَابِغٍ قَالَ إِنَّ
 النَّاسَ يَتَخَذُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ
 عُمَرَ وَكَيْسٌ كَذَلِكَ وَلَكِنْ عُمَرُ نَوْمَ
 الْخُدُ يُبَيِّتُ أَسْ سَلَّ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى فَرَسٍ لَهُ
 عَيْنٌ وَجَلَّ مَيْنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ بَيْتًا عَلَيْهِ
 وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيعُ
 عَبْدُ اللَّهِ الشَّجَرَةَ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي مِنْ لَدُنْكَ جَالِغُهُ
 عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ جَاءَ بِهِ عُمَرُ
 وَعُمَرُ يَسْتَلِيمُ لِلْقِتَالِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيعُ مَحْتِ
 الشَّجَرَةَ قَالَ فَاظْلُقْ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ

سے گفتگو کی۔ ح۔ اور ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے
 جریرہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ
 عنہ کے کسی صاحبزادے نے ان سے کہا، اگر اس سال آپ دعوہ کرنے
 جاتے تو سمیٹتے، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں
 گے۔ اس پر انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے
 تھے تو کفار قریش نے بیت اللہ پہنچنے سے روک دیا تھا، چنانچہ ان حضور
 نے اپنے قربانی کے جانور وہیں ذبح کر دیئے اور سر کے بال منڈوا دیئے۔
 صحابہ نے بھی بال چھوٹے کر والیئے، اُن حضور نے اس کے بعد فرمایا کہ میں
 تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر ایک عمرہ واجب کر لیا ہے اور اسی
 طرح تمام صحابہ پر بھی وہ واجب ہو گیا، اس لیے اگر آج مجھے بیت اللہ تک
 جانے دیا گیا تو میں بھی طواف کر لوں گا اور اگر مجھے بھی روک دیا گیا تو میں بھی وہی
 کر دوں گا جو اُن حضور نے کیا تھا۔ پھر تھوڑی دیر پہلے اور فرمایا کہ میں تمہیں گواہ
 بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ کے ساتھ حج کو بھی ضروری قرار دے لیا ہوں
 فرمایا، میری نظر میں توجہ اور عمرہ دونوں ایک ہی جیسے ہیں اگر ان میں سے کسی
 کے بھی احرام باندھنے کے بعد اگر ایسے اس کی ادائیگی سے روک دیا جائے تو
 اس سے حلال ہونا جائز ہوتا ہے۔ پھر آپ نے ایک طرف کیا اور ایک سمت کی
 جس دن مکہ پہنچے اور آخر دونوں ہی کو پورا کیا (حدیث گزر چکی ہے)۔

۱۳۴۴۔ مجھ سے شجاع بن ولید نے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر
 بن محمد سے سنا، ان سے صفور نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ
 لوگ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام میں داخل
 ہوئے تھے، حالانکہ یہ غلط ہے، البتہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ
 عنہ کو اپنا ایک گھوڑا لانے کے لیے بھیجا تھا، جو ایک انصاری صحابی کے پاس تھا۔
 تاکہ اسی پر سوار ہو کر جنگ میں شریک ہوں۔ اسی دوران میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم درخت کے نیچے ٹھیک کر بیعت لے رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ کو
 ابھی اس کی اطلاع نہیں ہوئی تھی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پہلے بیعت کی،
 پھر گھوڑا لیتے گئے، جس وقت وہ اسے لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے
 تو آپ جنگ کے لیے اپنی ذمہ داریاں رہے تھے، انھوں نے اس وقت عمر رضی اللہ
 عنہ کو بتایا کہ حضور اکرم درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ بیان کیا کہ
 پھر آپ اپنے صاحبزادے کو ساتھ لے کر گئے اور بیعت کی۔ اتنی سی بات تھی

جس پر لوگ اب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ابن عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔ اور عثمان بن عمار نے بیان کیا، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن محمد عمری نے حدیث بیان کی، انھیں نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ جو حضور اکرم کے ساتھ تھے، مختلف درختوں کے سائے میں منتشر ہو گئے تھے۔ پھر اچانک سبت سے صحابہ حضور اکرم کے چاروں طرف جمع ہو گئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عبداللہ! دیکھو تو سہمی لوگ حضور اکرم کے پاس جمع کیوں ہو گئے ہیں، انھوں نے دیکھا تو صحابہ بیت کر رہے تھے۔ چنانچہ پہلے خود بیعت کر لی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو اگر اطلاع دی، عمر رضی اللہ عنہ بھی گئے اور بیعت کی۔

۱۳۴۴۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعلیٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ رقتنا کیا تھا تو ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اُن حضور نے طواف کیا تو ہم نے بھی طواف کیا، اُن حضور نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی نماز پڑھی اور آنحضرتؐ نے صفا اور مروہ کی سعی بھی کی، ہم آنحضرتؐ کی اہل مکہ سے حفاظت کرتے رہتے تھے، تاکہ کوئی تکلیف وہ بات نہ پیش آجائے۔

۱۳۴۵۔ ہم سے حسن بن احماق نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوجہین سے سنا، ان سے ابو اہل نے بیان کیا کہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ جب جنگ صفین (جو علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما ہیں بروی ثنی) میں لڑے پس آئے تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، حالات معلوم کرنے کے لیے انھوں نے فرمایا کہ اس جنگ کے بارے میں تم لوگ اپنی رائے اور فکر کو منہم نہ کرو، میں یوم ابو جندل (صلح حدیبیہ) میں بھی موجود تھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ماننے سے انکار ممکن ہوتا تو میں اس دن ضرور حکم کی خلاف ورزی کرتا اور قریش سے لڑتا، اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں کہ جب ہم نے کسی مشکل کام کے لیے اپنی تلواروں کو اپنے کاندھوں پر رکھا جنگ کے لیے انھوں نے حال آسان ہو گئی اور ہم نے مشکل حل کر لی، لیکن یہ معاملہ پہلے کے تمام معاملات سے مختلف ہے، اس میں ہم رفتے کے ایک کنارے کو ٹھیک کرتے ہیں تو دوسرے ٹکڑا جاتا ہے کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ مسئلہ حل کیسے ہو گا۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّبِيِّ يَنْحَدَثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَلَّمَ قَبْلَ عُمَرَ وَقَالَ هَذَا مِنْ عَمَلِ بَحْدَثْنَا الْوَلِيدُ مِنْ مَسْجِدِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَفْرَقُونَ فِي الظِّلِّ لِلشَّجَرِ فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَخَذُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ يَبْتَاعُونَ مَبَايِعَ شَرِّ رَجُلٍ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ مَبَايِعَ ۖ ۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُسَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزْزَانَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَةَ ابْنَةَ أَبِي أُوْفَى قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَرَ خَطَافَ فَطَفْنَا مَعَهُ وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْدَّةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَعَلَّ يَصِيبُهُ أَحَدٌ ۖ

بَشُوْثُ ۖ

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُهَيْنٍ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَنَا قَدْ سَمِعْتُ مِنْ حَنِيفٍ مِنْ صِقِّينَ أَتَيْنَاهُ سَخْبِرُهُ فَقَالَ أَتَيْتُمُوهُ الرَّأْيَ فَلَقْتُمْ رَأْيِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أُرَدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا لَرَدَدْتُ وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْبَابَنَا عَلَى عَوَاثِقِنَا رِيًّا مَرَّ يَفْظَعُنَا إِلَّا أَنْتُمْ لَنَا يَأْتِي إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هَذَا إِلَّا مَرَّ مَا نَسَبْنَا مِنْهَا خَطْمًا إِلَّا أَنْفَجَرُوا عَلَيْنَا خَصْمُ مَا نَسَبْنَا رِيًّا كَيْفَ نَأْتِي لَسَا ۖ ۖ

۱۳۴۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابن ابی اسیر نے، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ عہدِ حدیث کے موقع پر حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جوئیں آپ کے چہرے پر گرد ہی تھیں ان حضور نے دریافت فرمایا، کیا یہ جوئیں جو بخار سے سرے سرے گرہی ہیں۔ تکلیف دہ ہیں؟ آپ نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ چہرہ سرسٹا لو اہلِ تین دن روزہ رکھو یا چہرہ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا پھر کوئی قربانی کر دو اور سرسٹا کرنے کے ذریعہ کے طور پر۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان تینوں امور میں سے پہلے آل حضور نے کون سی بات ارشاد فرمائی تھی۔

۱۳۴۷۔ مجھ سے ابو عبد اللہ محمد بن ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی ان سے ابوشیر نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور احرام باندھے ہوئے تھے۔ ادھر مشرکین ہمیں بیت اللہ تک جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میرے سر پر بال بڑے بڑے تھے جس سے جوئیں میرے چہرے پر گرنے لگیں۔ آل حضور نے مجھے دیکھ کر دریافت فرمایا، کیا یہ جوئیں تکلیف دہ ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آیت نازل ہوئی۔ پس اگر تم کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف دہ چیز ہو، تو اسے بال مٹا دینا چاہئے اور تین دن کے روزے یا صدقہ یا قربانی کا ذریعہ دینا چاہئے۔

۵۰۴۔ قبائلِ عکل اور عزیہ کا واقعہ

۱۳۴۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن علی بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن نفع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ قبائلِ عکل و عزیہ کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ آئے اور اسلام میں داخل ہو گئے۔ پھر انھوں نے کہا، اے اللہ کے نبی! ہم لوگ مویشی رکھتے تھے، کھیت وغیرہ ہمارے پاس نہیں تھے، اور انھیں مدینہ کی آب و ہوا مرافق آئی تو آنحضرت نے کچھ اونٹ اور ایک چرواہا ان کے ساتھ کر دیا اور فرمایا کہ انھیں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پروردگار تعالیٰ صحت حاصل ہو جائے گی، ادھر لوگ رچا گاہ کی طرف آگئے لیکن مقامِ حرہ کے کنارے پہنچتے ہی وہ اسلام سے پھر گئے،

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَقْبَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَهْرَ الْخُدْيَبِيِّ وَالْفَقْلُ فَبَيْنَا نَرُوعُ عَلَى وَجْهِهِ وَقَالَ أَبُؤْذَيْنَةُ هُوَ أَكْرَمُ رَأْسِيكُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَخْلَقَ وَهُمْ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَوْ أَطْلَعَمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوْ نَشَكَ نَشِيكَةً قَالَ أَبُو ثَوْبٍ كَأُذِرِي بِأَيِّ هَذَا مَبْدَأٍ؟

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخُدْيَبِيِّ وَهَمُّنُ مُخْرِمُونَ وَفَدُ خَصَمٌ بِالْمَشْرُكُونَ قَالَ وَكَانَتْ لِي ذُرَّةٌ فَجَعَلْتُ الْهَوَامَّ سَنًا فَطَعْتُ رَجُلِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو ذَيْنُوكَ هُوَ أَكْرَمُ رَأْسِيكُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَمْرُكَ هَذَا رَأْيِي فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَوْ ثَمِيٌّ رَأْسِهِ فَقَدْ نَبَتْ مِنْ صَبَابٍ أَوْ مَدَقَةٍ أَوْ نَشَكَ بِأَنْفِكَ فَصَلِّ عَلَى رَأْسِهِ وَغَرِّبْهُ

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ نَعْفٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أُنْثَىَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ نَاسًا مِنْ عَمَلٍ دَعَوْهُنَّ فَبَايَعْنَهُنَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِأَرْبَعَةِ سَلَامٍ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَكُنَّا أَهْلَ رَيْفٍ وَاسْتَوْخَرُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ دَسَائِعٍ وَآمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ آبَائِنِهَا وَأَكْرَاهِيهَا فَنُطْلَقُوا حَتَّى

إِذَا كَانُوا حَيَّةَ النُّحْرَةِ كَفَرُوا بِعَهْدِ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا
رَأْعِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاسِتًا قَوَالِدًا وَدُ
فَلَمَّا أُنْبِئَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِغَتِ الطَّلَبُ فِي
أَثَارِهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَ
قَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتَرَكُوا فِي نَاحِيَةِ النُّحْرَةِ
حَتَّى مَا تَوَدَّ عَلَى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَّغْنَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ ذَلِكَ
كَانَ يَجِيءُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمَثَلَةِ
وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادُ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ
عُمَيْيَةَ وَقَالَ عَجَلِي بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَابْنُ أَبِي
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ تَدَامَ نَفَرٌ مِنْ عَمَلٍ :-

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا شَيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ابْنُ عُمَرَ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَرَّاحٍ
الصَّوَوَاتُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي
قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ
اسْتَشَارَ النَّاسَ فِيمَا قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ
الْفَسَا مَتَرَفًا لَوَاحِي فَقَتَلَ مِمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصْنَتْ بِهَا الْخَنَفَاءُ قَتْلَكَ قَالَ
وَأَبُو قِلَابَةَ خَلَفَ مَرْوِيَةً فَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ
فَأَمِنَ عِدْلِي أَنَسٍ فِي الْعَرَبِيِّينَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ
إِنِّي أَيْ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عُمَرُ بْنُ
مِنْ صَفِيٍّ عَنْ أَنَسٍ مِنْ عُمَرُ بْنُ قِلَابَةَ وَحَدَّثَنَا
أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِنْ عَمَلٍ ذَكَرَ
الْفَصْلَةَ - :-

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچہ اسے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو لے کر
بھاگنے لگے۔ اس کی اطلاع جب حضور اکرم کو ملی تو آپ نے چند صحابہ کو
ان کے پیچھے دوڑایا۔ وہ پکڑ کر دینے لگے۔ تو ان حضور کے حکم سے ان
کی آنکھوں میں بھی گرم سلاٹیاں پھیر دی گئیں کہ چونکہ انھوں نے بھی ایسا ہی
کیا تھا اور انھیں حرہ کے کنارے پھونک دیا گیا۔ آخر وہ اسی حالت میں مر
گئے۔ قتادہ نے بیان کیا کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضور اکرم نے
اس کے بعد صحابہ کو صدمہ کا حکم دیا اور مشرک و منکر کی لاش بگاڑنا یا
انہما دے کر اسے قتل کرنا سے منع فرمایا۔ اور شعبہ، ابان اور حماد نے قتادہ
کے واسطے سے بیان کیا کہ دیر لوگ عرب کے قبیلے کے تھے (عمل کا نام
نہیں لیا)۔ اور یحییٰ بن ابی کثیر اور ابوبہ نے بیان کیا، ان سے ابوقلابہ نے
اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ عمل کے کچھ لوگ آئے۔

۱۳۴۹۔ مجھ سے محمد بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص
بن عمر ابو عمر الحنفی نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث
بیان کی، ان سے ابوبہ اور حجاج صوفی نے حدیث بیان کی، کہا کہ
مجھ سے ابوقلابہ کے مولا ابورجاء نے حدیث بیان کی، وہ ابوقلابہ کے ساتھ
شام میں تھے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے ایک دن لوگوں سے مشورہ کیا
کہ اس "قتلہ" کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ حق
ہے اس کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر خلفاء راشدین آپ سے
پہلے کرتے رہے ہیں۔ ابورجاء نے بیان کیا کہ اس وقت ابوقلابہ، عمر بن
عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے تخت کے پیچھے تھے۔ عنین بن سعید نے کہا کہ
مجھ قبیلہ عرب کے لوگوں کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا
ذکر کیا کریں گے؟ اس پر ابوقلابہ نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے خود مجھ سے یہ
حدیث بیان کی۔ عبد العزیز بن مصیب نے (اپنی روایت میں) انس رضی
اللہ عنہ کے حوالہ سے صرف عرب کا نام لیا اور ابوقلابہ نے اپنی روایت میں
انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صرف عمل کا نام لیا اور واقعہ بیان کیا۔

الحمد لله تفہیم البخاری کا سولہواں پارہ مکمل ہوا

لے چرچہ کا نام لیا عربی تھا، جب قبیلہ والے اونٹ لے کر بھاگنے لگے تو انھوں نے مزاحمت کی۔ اس پر انھوں نے ان کے ہاتھ پاؤں
کاٹ دیئے اور ان کی زبان اور آنکھ میں کانٹے گاڑ دیئے جس سے انھوں نے شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ستر حوال پارہ

۵۰۵۔ غزوہ ذات القرد

یہ وہی غزوہ ہے جس میں مشرکین غزوہ خیبر سے تین دن پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ قبول کو روک کر پھارے تھے۔

۱۳۵۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عسید، قال سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ مَخْرَجَتْ قُبُلُ أَنْبِؤُنَ بِلَادُنَا وَكَانَتْ يَقَامُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَعَىٰ بَدْرًا قَدَرًا قَالَ فَلَقِيْتُ فِي غَدَاةٍ مُّؤَلَّيْعِ بْنِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزُوفٍ فَقَالَ أُخْبِرْتُ يَقَامُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَنَ أَحَدًا هَا قَالَ غِطْفَانُ قَالَ فَهَضَرْتُ ثَلَاثَ مَخْرَجَاتٍ يَا صَبَاحًا هَا قَالَ مَا سَمِعْتُ مَا بَيْنَ لَا بَتِّي السَّعْدَ نَيْفَةً ثُمَّ أَتَدَفَعْتُ عَلَىٰ وَخْجِي حَتَّىٰ أَذْهَبَ كَثْمُهُمْ وَقَدْ أَحَدُوا وَيَسْتَفْتُونَ مِنَ السَّاءِ فَجَعَلْتُ أَسْمِيَهُمْ يَسْبُلِي وَكُنْتُ دَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ الْيَوْمَ الْيَوْمَ الرَّضِيعُ وَالْأَجْدَحُ حَتَّىٰ اسْتَفْعَدْتُ اللَّفَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بَعْدَةً قَالَ وَهَمَّ الْبَيْهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَفْعَلْتُ يَا بَيْهَ اللَّهِ فَتَاخِيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهَمَّ عِطَاشٌ فَأَجَبْتُ إِلَيْهِمْ اسْتَعَاةً فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكَتْ مَا سَجَّحَ مَلَكٌ ثُمَّ رَجَعْنَا وَبِئْسَ رِجْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ نَاقَتِهِ حَتَّىٰ دَخَلْنَا الْمَبْدَأَ يَنْتَهَ:

۱۳۵۰۔ حدیثاً شاملاً تکتیباً بزرگ سید حدیثاً شاملاً عن یزید بن ابی عسید قال سمعت سلمة بن الأكوع يقول مخرجت قلوب أنبيؤنا بلادنا وكانت يقام رسول الله صلى الله عليه وسلم ترعى بدرًا قدرًا قال فلقيت في غداة مؤلّيع بن الرحمن بن عزوف فقال أُخْبِرْتُ يَقَامُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَنَ أَحَدًا هَا قَالَ غِطْفَانُ قَالَ فَهَضَرْتُ ثَلَاثَ مَخْرَجَاتٍ يَا صَبَاحًا هَا قَالَ مَا سَمِعْتُ مَا بَيْنَ لَا بَتِّي السَّعْدَ نَيْفَةً ثُمَّ أَتَدَفَعْتُ عَلَىٰ وَخْجِي حَتَّىٰ أَذْهَبَ كَثْمُهُمْ وَقَدْ أَحَدُوا وَيَسْتَفْتُونَ مِنَ السَّاءِ فَجَعَلْتُ أَسْمِيَهُمْ يَسْبُلِي وَكُنْتُ دَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ الْيَوْمَ الْيَوْمَ الرَّضِيعُ وَالْأَجْدَحُ حَتَّىٰ اسْتَفْعَدْتُ اللَّفَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بَعْدَةً قَالَ وَهَمَّ الْبَيْهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَفْعَلْتُ يَا بَيْهَ اللَّهِ فَتَاخِيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهَمَّ عِطَاشٌ فَأَجَبْتُ إِلَيْهِمْ اسْتَعَاةً فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكَتْ مَا سَجَّحَ مَلَكٌ ثُمَّ رَجَعْنَا وَبِئْسَ رِجْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ نَاقَتِهِ حَتَّىٰ دَخَلْنَا الْمَبْدَأَ يَنْتَهَ:

بَابُ حَزْوِ خَبِيرٍ

۵۰۶ - غزوہ تبوک

۱۳۵۱ - ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے ماہک نے ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے بشیر بن یاسر نے اور انھیں سید بن نفعان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوہ تبوک کے لیے آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے، بیان کیا کہ جب ہم مقام صہبہ میں پہنچے جو خیرہ کے قریب میں واقع ہے (آنحضرتؐ نے عمر کی ماز پڑھی۔ پھر آپؐ نے تشریف سفر منگوایا، سنتوں کے سوا اور کوئی چیز آپؐ کی خدمت میں نہیں لائی گئی۔ یہی ستونیں آپؐ کے حکم سے پانی ڈالیا گیا وہی آپؐ نے بھی تناول فرمایا اور ہم نے بھی کھایا۔ اس کے بعد مغرب کی نماز کے لیے آپؐ کھڑے ہوئے (چونکہ وہ منہ پر سے موجود تھی) اس لیے ان حضورؐ نے بھی صرف کھلی کی اور ہم نے بھی، پھر نماز پڑھی اور اس نماز کے لیے (نئے سرے سے) وضو نہیں کیا۔

۱۳۵۲ - ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن یسریل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیرہ کی طرف نکلے، رات کے وقت ہمارا سفر جاری تھا کہ ایک صاحب نے عامر رضی اللہ عنہ سے کہا، عامر! اپنے کچھ رجز سنو، عامر رضی اللہ عنہ شاعر تھے، اس فرمائش پر وہ حدیث خوانی کرنے لگے، کہا اے اللہ! اگر آپؐ زہرتے تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ہم صدقہ کرتے اور وہ ہم نماز پڑھتے پس ہماری مغفرت کیجئے، جب تک ہم زندہ رہیں ہماری جانیں آپؐ کے راستے میں نذر ہیں، اور اگر ہماری مٹھ پڑ جائے (تو ہمیں ثابت قدم رکھیے) ہم پر سکینت اور طمانیت نازل فرمائیے۔ ہمیں جب باطل کی طرف بلایا جاتا ہے تو ہم انکار کر دیتے ہیں، آج چلا چلا کہ وہ ہمارے خلاف میدان میں آئے ہیں (حسب عادت خدی کوسن کر اونٹ نیڑی سے چلنے لگے) ان حضورؐ نے فرمایا، کون حدی خوانی کر رہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عامر بن الاکوع، ان حضورؐ نے فرمایا، اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔

صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپؐ نے تو ہمیں شہادت کا مستحق قرار دے دیا کاش ابھی اور ہیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ پھر ہم خیرہ آئے اور قلعہ کا محاصرہ کیا۔ (محاصرہ بہت سخت اور طویل تھا) اس لیے اس کے دوران میں سخت بھوک اور فاقہ سے گزرنا پڑا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عنایت فرمائی، جس دن قلعہ فتح ہوا تھا اس کی رات جب ہوئی تو لشکر میں جگہ جگہ آگ جل رہی تھی،

۱۳۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَاسَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصُّهْبَاءِ دَخَلْنَا مِنْ أَذَى خَيْبَرَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ دَعَانَا إِلَى دُرَادٍ فَلَمْ نُكْرِهْهُ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَصْرَبَ بِهِ فَخَرَجَ فَأَكَلَ وَاصْلًا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضًا ثُمَّ

وَلَحَ

يَتَوَضَّأُ - ۵۰۶

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ يَسْرِيلَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمِ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَبَدَأَ لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ وَلِلْعَمْرِؤِ عَامِرٌ أَدْنَمُعُنَا مِنْ هُنَا بَيْتٌ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَلَمَّا قُلْنَا حَبَدًا بِالْعَمْرِؤِ يَقُولُ -

اللَّهُمَّ كُنْ لَنَا مَا أَهْتَدِينَا

وَلَا تَضِلَّنَا قَنَا وَلَا صَلِّبْنَا

فَاغْفِرْ لَنَا ذَلِكَ مَا أَبْقَيْنَا

وَتَبَيَّنَ لَنَا قَدْرُ مَا رَزَقْنَا

وَالْفَيْنِ سَكِينَةً عَلَيْنَا

إِنَّا إِذَا صَبَّحْنَا بَيْنَ أَيْمَانِنَا

وَبِالْصَّبَا حَمْدُكَ عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِلُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْعَمْرِؤِ وَجَبَتْ بِيَأْنِي اللَّهُ لَوْلَا أَمْنُنَا بِهِ قَاتِلْنَا خَيْبَرَ فَأَصْرَبْنَا هُمْ حَتَّى أَصَابَنَا حُمَةُ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، یہ اگ کسی ہے؟ کس چیز کے لیے اسے حبس کر کے جلا رکھا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ گوشت پکانے کے لیے، اُن حضور نے دریافت فرمایا کہ کس جانور کا گوشت ہے؟ صحابہ نے بتایا کہ پالتو گدھوں کا۔ اُن حضور نے فرمایا کہ تمام گوشت چھینک دو اور ہاڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسا کیوں نہ کریں کہ گوشت تو چھینک دیں اور ہاڈیوں کو دھولیں۔ اُن حضور نے فرمایا کہ یوں ہی کرو۔ پھر ردن میں اُجب صحابہ نے (جنگ کے لیے) نصف ہندی کی تو چوٹی عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار چھوٹی تھی، اس لیے انھوں نے جب ایک یہودی کی پٹلی پر جھک کر اُدار کرنا چاہا تو خود انھیں کی تلوار کی دھار سے ان کے گھٹنے کے اوپر کا سحر زخمی ہو گیا اور آپ کی شہادت اسی میں ہو گئی۔ بیان کیا کہ پھر جب لشکر واپس ہوا تھا تو سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے انھوں نے دیکھا اور میرا تختہ پکڑ کر فرمایا، کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا، میرے مال باپ آپ پر فدا ہوں، یعنی لوگوں کا خیال ہے کہ عامر رضی اللہ عنہ کا سارا عمل اکارت کیا دیکھو نہ خود اپنی ہی تلوار سے وفات ہوئی، اُن حضور نے فرمایا، چھوٹا ہے وہ شخص جو اس طرح کی باتیں کرتا ہے، انھیں تو دوبارہ حربے لگائے، پھر آپ نے اپنی دونوں آنکھوں کو ایک ساتھ ملایا، انھوں نے تکلیف اور مشقت بھی اٹھائی اور اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا، شاید یہی کئی عربی ہرجس نے ان جیسی مثال قائم کی ہو۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے حاتم نے بیان کیا بد بھائے مشی بہا کے (نشاہت)۔

۱۳۵۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں حمید پولی نے اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرات کے وقت پہنچے، آپ کا معمول تھا کہ جب کسی قوم پر چڑھ کر گئے کے لیے رات کے وقت روقہ پر پہنچتے تو فوراً ہی حملہ نہیں کرتے تھے، بلکہ صبح ہوجاتی جب کرتے۔ چنانچہ صبح کے وقت یہودی اپنے گھارے اور ٹوکے لے کر باہر نکلے۔ لیکن جب انھوں نے اُن حضور کو دیکھا تو ستر کرنے لگے کہ محمد، خدا کی قسم، محمد شر کر کے کر آگئے، اُن حضور نے فرمایا: خیر برباد ہوا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈراٹے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوجاتی ہے۔

۱۳۵۴۔ ہمیں صدقہ بن فضل نے خبر دی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک

شَدِيدَةً ثُمَّ رَأَى اللَّهَ تَعَالَى فَخَصَّاهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَهْوَى النَّاسُ مَسَاءَ النُّجُومِ الرَّبِّي فَنَجَتْ عَنْهُمْ جِدَارٌ وَ حُدُودٌ وَ مَنِيْدَانَا كَثِيرَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا النَّبِيرَانِ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تَوَقَّدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيْ لَحْمٍ؟ قَالُوا لَحْمَ حُمُرٍ النَّبِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْوَ يَقُوْهَا وَ الْكِسْرُ وَهَا فَقَالَ رَهْلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ هُمَرِيفُهَا وَ نَفْسُهَا۔ قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا نَصَاتِ الْقَوْمُ كَانَ سَيِّفٌ عَامِرٌ قَصِيْرًا فَتَنَا وَ لَ بِهِ سَاقٌ يَهُودِيٍّ لِيَصْرِيْهِ وَ يَرْجِعُ دُبَابٌ سَيِّفٌ فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةٍ عَامِرٍ فَكَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا فَفَعَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ لَهُ فِذَاكَ أَبِي وَ أُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَ إِنَّ لَهُ لَأَخْرَبِي وَ جَعَمَ بَيْنِي وَ صَبْعِي إِنْهُ لِحَابَةٌ مُحَابَةٌ قَدْ عَرَفْتِ مَشِيْهَا مِثْلَهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَأَ جِهًا:

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَى خَيْبَرَ لَيْلًا وَ كَانَ إِذَا أَقْبَى قَوْمًا يَلْبِسُ لَهُ بَعْرَ بَعْجٍ حَتَّى يُصِيبَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ النُّجُومُ يَسَاحِيْرُهُمْ وَ مَكَاتِبُهُمْ فَلَمَّا رَوَاهُ قَالُوا الْحَمْدُ وَ اللَّهُ مُحَمَّدٌ وَ الْخَيْبَرُ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَبَتْ خَيْبَرُ! إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ مَسَاءً صَبَاحَ الْمُتَدَارِيْنَ۔ ۱۳۵۴۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ أَنَسٍ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیر صبح کے وقت پہنچے۔ یہودی اپنے بھادور
وغیرہ لے کر باہر آئے، لیکن جب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
تو چلنے لگے کہ محمد! اِذَا کی قسم، محمد! شکرے کر آگئے۔ آل حضورؐ نے
فرمایا، اللہ کی ذات سب سے بلند و تر ہے، یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان
میں آجائیں تو پھوڑ لائے ہوئے لوگوں کی صبح بُری ہو جاتی ہے۔ پھر وہاں ہمیں گدھے
کا گوشت ملا، لیکن آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے نے
اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ انھیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے
ہیں کہ یہ ناپاک ہے۔

۱۳۵۴۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی
نہی حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک
صاحب نے حاضر ہو کر عرض کی کہ گدھے کا گوشت کھایا جا رہا ہے۔ اس پر حضورؐ
نے خاموشی اختیار کی۔ پھر دوبارہ وہ حاضر ہوئے اور عرض کی کہ گدھے کا گوشت
کھایا جا رہا ہے۔ آل حضورؐ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آئے
اور عرض کی کہ گدھے ختم ہو گئے۔ اس کے بعد ان حضورؐ نے ایک منادی سے اعلان
کرایا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ انھیں پالتو گدھوں کے گوشت کے ہمتی سے
منع کرتے ہیں چنانچہ تمام ہانڈیاں الٹ دی گئیں، حالانکہ ان میں گوشت ایل
رہا تھا۔

۱۳۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید
نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز خیر کے قریب پہنچ کر ادا کی، پھر
اٹھ اٹھا۔ پھر فرمایا، اللہ کی ذات سب سے بلند و تر ہے، خیر برباد ہوا،
یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان میں آجائیں تو ڈر لائے ہوئے لوگوں کی صبح
بُری ہو جاتی ہے۔ پھر یہودی گلیوں میں دوڑتے ہوئے نکلے، آخر حضورؐ اگر صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنگ کے قابل افراد کو قتل کر دیا اور عورتوں اور بچوں کو
قید کر لیا۔ قیدیل میں اُم المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ آپؐ دھیرے دھیرے

لے آجی اس سے پہلے کی روایت میں گزرا ہے کہ رات کے وقت اسلامی لشکر خیر پہنچا تھا۔ محدثین نے لکھا ہے کہ غالباً رات کے وقت ہی لشکر وہاں
پہنچا ہوگا۔ لیکن رات مرقہ سے کچھ فاصلے پر گزاری ہوگی، پھر جب صبح ہوئی ہوگی تو لشکر میدان میں آیا ہوگا اور اس روایت میں صبح کے وقت پہنچنے کا ذکر ہے
کی اسی نوعیت کی وجہ سے ہے۔

بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَبَحْنَا خَيْبَرَ
مَكْرَةً فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا بَصُرُوا
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْحَمْدُ
لِلَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَنَازِيرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَيْرٌ خَيْرٌ إِنَّا إِذَا مَشَرْنَا
بِمَسَاحَةٍ قَوْمٍ مَسَاءً صَبَّاحُ الْمُنْذَرِينَ فَاصْبِرُوا لِحُورِ
الْحَمْرِ فَإِنَّ دِيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ يَقْبِضَانَكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحَمْرِ فَإِنَّهَا رَيْحٌ

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادَّةً حَامَةً فَقَالَ أَكَلَتِ الْحَمْرُ
مُسْكَتٌ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةُ فَقَالَ أَكَلَتِ الْحَمْرُ
مُسْكَتٌ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةُ فَقَالَ أَفْنَيْتِ الْحَمْرُ
فَأَمَرَ مَنْادٍ يَدْفِئُ فِي النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
يَقْبِضَانَكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحَمْرِ إِلَّا هَذِيحَةً
فَأُكْفِيتِ الْفَتْدُوسُ وَإِنَّهَا لَتَعُورُ

بِاللَّحْمِ

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ
فَرِيًّا مِنْ خَيْبَرَ فَبَلَغَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَيْرٌ
خَيْرٌ إِنَّا إِذَا مَشَرْنَا بِمَسَاحَةٍ قَوْمٍ مَسَاءً صَبَّاحُ
الْمُنْذَرِينَ فَخَرَجُوا لِيَعُورُوا فِي السَّيْكِتِ فَقَتَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعَاتِلَةَ وَسَبَى الدَّارِيَّةَ وَ
كَانَ فِي السَّيْجَى صَفِيَّةٌ فَصَارَتْ إِلَى دُخْيَةِ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ

حصے میں آئی تھیں۔ پھر آپ ﷺ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئیں واپس
نے ان سے نکاح کر لیا اور ان کے مہر میں انھیں آزاد کر دیا۔ عبدالعزیز بن
صہیب نے ثابت سے پوچھا: ابوہریرہ! کیا آپ نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھا
تھا کہ ان حضور نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو کیا مہر دیا تھا؟ ثابت نے اثبات میں
سر ملایا۔

۱۳۵۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شمر نے حدیث بیان
کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی
اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا بھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے قیدیوں میں تھیں، لیکن آپ نے انھیں آزاد کر کے ان سے
نکاح کر لیا تھا۔ ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، ان حضور نے انھیں
مہر کیا دیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ خود انھیں کو ان کے مہر میں دیا تھا یعنی
انھیں آزاد کر دیا تھا۔

۱۳۵۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان
کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کے ساتھ (مشرکین) یعنی
ہیرو و خیبر کے خلاف صف آرا ہوئے اور جنگ کی، پھر جب آپ اپنے غمے
کی طرف واپس ہوئے اور یہودی بھی اپنے غموں میں واپس چلے گئے، تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے متعلق کسی نے ذکر کیا کہ یہودیوں کا
کوئی بھی فرد اگر ان میں مل جاتا ہے تو وہ اس کا پتھا کر کے اسے قتل کیے بغیر نہیں رہتے،
کہا گیا کہ آج نذل شخص ہماری طرف سے متنبی بہادری اور بہمت سے لڑا ہے، شاید
اتنی بہادری سے کوئی بھی نہیں لڑا ہوگا، لیکن ان حضور نے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ
سب بہر حال اہل دوزخ میں سے؛ ایک صحابی نے اس پر کہا کہ پھر میں ان کے ساتھ
ساتھ زہل گا۔ بیان کیا کہ پھر وہ ان کے چمچے ہو لیے، جہاں وہ ٹھہر جاتے یہ بھی
ٹھہر جاتے اور جہاں وہ دوڑ کر چلتے یہ بھی دوڑنے لگتے۔ بیان کیا کہ پھر وہ صاحب
دھن کے متعلق ان حضور نے اہل دوزخ میں سے ہونے کا اعلان کیا تھا اور اسی پر
لگے، انتہائی شدید طور پر اور چاہا کہ جلدی موت آجائے، اس لیے انھوں نے اپنی
تواری زمین میں گاڑ دی اور اس کی نوک سینے کے مقابل میں کر کے اس پر گر پڑے
اور اس طرح خود کشی کے مرتکب ہوئے، اب دوسرے صحابی دھوان کے پیچھے
بیچھے لگے ہوئے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے،

صَاتَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَدَ
عَيْتُهَا مَمْدًا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
صُهَيْبٍ لثَابِتٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْتَ قُلْتَ رَدَّ نَسِ
مَا أَمَدًا فَتَمَّا فَخَرَكَ ثَابِتٌ رَأْسَهُ
تَصَدَّقَ يَقَالُ ۝

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ شَاظِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَهْفِيَةً فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا
فَقَالَ ثَابِتٌ رَدَّ نَسِ مَا أَمَدًا فَتَمَّا قَالَ
أَمَدًا فَتَمَّا فَخَرَهَا

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ التَّمَنَّى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَأَقْتَتَلُوا
فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْأَخْزُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ
بِأَهْلِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجُلٌ لَدَيْهِمْ سَاوِدًا وَادًّا فَأَذَاكَ الرَّ
اَتَّبَعَهَا لِيَضْرِبَهَا سَيْفِيهِ فِقِيلٌ مَا أَحْزَأَ
مِنَ الْيَوْمِ أَحَدٌ كَمَا أَحْزَأَ فَلَاَنُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّهُ
مِنْ أَهْلِ الشَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ
أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كَلْمًا
وَقَفَّ وَقَفَّ مَعَهُ وَإِذَا اسْتَرْجَعَ اسْتَرْجَعَهُ
قَالَ فَجَرِحَ الرَّجُلَ حَرْجًا شَدِيدًا فَأَسْتَعْجَلَ
الْمَوْتَ فَوَضَعَهُ سَيْفُهُ بِالْأَرْضِ وَوَبَّأَتْهُ سَبِي
شَدَّ يَمَاهُ ثُمَّ قَامَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ

الرَّحِلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ
السَّحْبُ السَّحْبُ ذَكَرْتُ إِيفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ
النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ
فَخَرَجْتُ فِي ظُلْمِهِ ثُمَّ جِئْتُ حَرْبًا شَدِيدًا
فَأَسْتَعِجِلُ الْمَوْتَ فَوَضَعُ نَصْلَ سَيْفِي فِي
الْأَرْضِ دُؤْبَابِي بَيْنَ شِدَائِي ثُمَّ تَحَامَلُ عَلَيْهِ
فَقَتَلَ نَفْسَهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَبْدُ ذَلِكَ أَنَّ الرَّحِلَ لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ
الْحَبَّةِ فِيمَا بَيْنَهُ وَالنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ
النَّارِ وَإِنَّ الرَّحِلَ لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ
النَّارِ فِيمَا بَيْنَهُ وَالنَّاسِ وَهُوَ مِنْ
أَهْلِ الْحَبَّةِ :-

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ نَاحِيَةً
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ
مِمَّنْ مَعَهُ سَيِّدِي الْإِسْلَامُ هَذَا مِنْ أَهْلِ
النَّارِ فَلَمَّا حَمَصَ الْقِتَالُ قَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَشْهَدُ
الْقِتَالَ حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ
لَيَعْمَلُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ فَوَحَّيَ الرَّحِلُ أَلَمْ أَلْجُودَ
فَأَ هُوَ يَسِيدِي إِلَى بَنَاتِهِ مَا تَخْرُجُ مِنْهَا
أَسْهَمًا فَتَخْرُجُهَا نَفْسُهُ مَا شَتَدَّ رِحَالُ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَهْذُومٌ
حَيْثُ يَشْكُ أَنْتَ خَرَفَكَ دَنْ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ ثُمَّ
يَا فُلَانُ مَا ذَاكَ أَنَّهُ لَوْ بَدَأَ حُلُّ الْحَبَّةِ إِلَّا
مَوْجِبِينَ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الْبَرَّ وَالْظَّالِمَ بِالرَّحِلِ الْفَاجِرِ
تَابَعَهُ مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ . وَمَنْ شَيْبُ
عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي شَهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَ

اور عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، ان حضورؐ نے فرمایا
فرمایا، کیا بات ہے؟ ان صحابی رضی عنہ نے عرض کی کہ جن کے متعلق ابھی ان حضورؐ
نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہیں تو لوگوں پر آپؐ کا یہ ارشاد پڑا
شاق گزارا تھا، میں نے ان سے کہا کہ میں تمہارے لیے ان کے پیچھے پیچھے جاتا ہوں
چنانچہ میں ان کے ساتھ ساتھ رہا۔ ایک موقع پر جب وہ بہت شدید طور پر زخمی
ہو گئے تو اس خواہش میں کہ موت جلدی آجائے، اپنی تلوار انھوں نے زمین
میں گاڑ دی اور اس کی نوک کو اپنے سینے کے سامنے کر کے اس پر گر پڑے
اور اس طرح انھوں نے خود اپنی جان ضائع کر دی۔ اسی موقع پر ان حضورؐ نے
فرمایا کہ انسان زندگی بھر بظاہر حُبِّت والوں کے سے عمل کرتا ہے، حالانکہ
وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے (آخر میں اسلامی احکام کے خلاف عمل
کرنے کی وجہ سے)، اسی طرح دوسرا شخص بظاہر زندگی بھر اہل دوزخ کے عمل
کرتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے (آخر میں توبہ کی وجہ سے)۔ (حدیث پر
نوٹ گذر چکا ہے)

۱۳۵۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے
زہری نے بیان کی، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوجہرہ رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ ہم خیر کی جنگ میں شریک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک صاحب کے متعلق جو آپ کے ساتھ تھے اور خود کو مسلمان کہتے تھے، فرمایا
کہ یہ شخص اہل دوزخ میں سے ہے۔ پھر جنگ جب شروع ہوئی تو وہ صاحب
بڑی پامردی سے لڑے اور بہت زیادہ زخمی ہو گئے لیکن تھا کہ کچھ لوگ شہر میں
پڑ جاتے (کہ ان حضورؐ نے ایک ایسے شخص کے متعلق اس طرح کے کلمات کیسے
ارشاد فرمائے جو اتنی پامردی سے لڑا ہے) لیکن ان صاحب کے لیے زخموں
کی تکلیف ناقابل برداشت تھی، چنانچہ انھوں نے اپنے ترکش میں سے تیر نکالے
اور اپنے سینے میں انھیں چھبوا دیا۔ رہنظر دیکھ کر مسلمان دوڑتے ہوئے حضور اکرمؐ
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا
ارشاد سچ کر دکھایا، اس شخص نے خود اپنے سینے میں تیر چھبوا کر خود کشی کر لی۔ یہی
پر ان حضورؐ نے فرمایا، اے فلاں جاؤ اور اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی
وخل ہر سکتا ہے، یوں اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد فرما کر شخص سے بھی لے لیتا ہے۔
اس روایت کی متابعت معمر نے زہری کے واسطے سے کی اور شیب نے یونس
کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری کے واسطے سے، انھیں

سعید بن مسیب اور عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب نے خبر دی، ان سے
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ
 خیبر میں موجود تھے۔ اور ابن المہاکم نے بیان کیا، ان سے یونس نے، ان سے
 زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے۔ اس روایت کی متابعت حاصل سے زہری کے واسطے سے، اور زبیدی نے
 بیان کیا، انھیں زہری نے خبر دی، انھیں عبدالرحمن بن کعب نے خبر دی، اور
 انھیں عبد اللہ بن کعب نے خبر دی کہ مجھے ان صحابی نے خبر دی جو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں موجود تھے۔ زہری نے بیان کیا،
 اور مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ اور سعید بن مسیب نے خبر دی، رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۳۵۹ ہجری سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضیرہ فرج کشتی کی، یا یوں بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خضیرہ کی طرف) روانہ ہوئے تو راستے میں، لوگ ایک دایمی پہنچنے اور بلند آواز کے ساتھ تکبیر کہنے لگے، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اللہ کی ذات سب سے بلند و برتر ہے، اللہ کی ذات سب سے بلند و برتر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اُن حضور نے اس پر ارشاد فرمایا، اپنی جانوں پر ایم کر، تم کسی پہرے کو یا ایسے شخص کو نہیں پکار رہے ہو جو تم سے دور ہو، جیسے تم پکار رہے ہو وہ سب سے زیادہ سننے والا اور بہت ہی قریب ہے، وہ تمھارے ساتھ ہے۔ یہی حضور اکرم کی سواوی کے پیچھے تھا، میں نے حسبِ لاحول ولاقوة الا باللہ، طاقت و قوت اللہ کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں، کہا تو اُن حضور نے سن لیا۔ آپ نے فرمایا، عبد اللہ بن قیس، میں نے کہا، لبیک یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا کیا میں تمھیں ایک ایسا کلمہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، میں نے عرض کی۔ ضرور بتائیے، یا رسول اللہ، میرے مال باپ آپ پر قداہوں، اُن حضور نے فرمایا کہ وہ یہی کلمہ ہے، لاحول ولاقوة الا باللہ۔

۱۳۶۰-۱۳۶۱ھ سے مکی بن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے ایک

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَيْبَرَ. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَعَهُ
مَا لَمْ يَخْبُرْ فِيهِ قَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَحْبَرُ فِي
الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ
وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدٌ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

١٣٥٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي
مُوسَى الرَّشِيدِ عَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَمَّا غَزَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبَ أَوْ
قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى دَابَّةٍ فَنَادُوا أَصْنَوْا فَعْمُ
بِالتَّكْبِيرِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوا عَلَى
أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ
تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَأَنَا خَلْفُ
وَاتَّجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَجَعَنِي
وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ
لِي يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولُ
اللَّهِ قَالَ لَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَلِمٍ
مِنْ كَلِمَاتِ الْحَبَّةِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ فِيمَا لَكَ آيِي وَأُمِّي قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ :

١٣٦٠. حَدَّثَنَا الْحَكَمِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَرْبُوعُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَشَدَّ حُرْبَةٍ فِي سَاقِ

زخم کا نشان دیکھ کر ان سے پوچھا، اے ابو سلمہ! یہ زخم کب آپ کو لگا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ غزوہ خیبر میں مجھے یہ زخم لگا تھا۔ لوگ کہنے لگے کہ سلمہ زخمی ہو گیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے تین مرتبہ اس پر دم فرمایا۔ اس کی برکت سے آج تک مجھے پھر کبھی اس زخم سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

۱۳۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک غزوہ (خیبر) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کی ٹھٹھیر ہوئی اور غلبہ جم کر جنگ ہوئی۔ اُردوؤں لشکر اپنے اپنے خیموں کی طرف واپس ہوئے مسلمانوں میں ایک صاحبِ حق جنہیں مشرکین کی طرف کا کوئی شخص کہیں مل جاتا تو اس کا پیچھا کر کے قتل کیے بغیر رہتے۔ کہا گیا کہ یا رسول اللہ! جنتی یا مردی سے آج غلام شخص لڑا ہے، اتنی پامردی سے تو کوئی لڑا ہوگا۔ اُن حضور نے فرمایا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہے۔ صحابہ نے کہا، اگر یہ بھی دوزخی ہیں تو پھر ہم جیسے لوگ کس طرح جنت کے مستحق ہو سکتے ہیں؟ اس پر ایک صحابی نے کہا کہ میں ان کے پیچھے پیچھے بہوں گا۔ چنانچہ جب وہ دھڑکتے یا اُہستہ چلتے تو میں ان کے ساتھ ساتھ ہوتا، آخر وہ زخمی ہوئے اور چاہا کہ موت جلد ہی آجائے، اس لیے انھوں نے تلوار کا قبضہ زمین گاڑ دیا اور نوک کو سینے کے محاذ میں کر کے اس پر گر پڑے، اس طرح انھوں نے خود کشی کر لی۔ اب وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اُن حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ انھوں نے تفصیل بتائی تو اُن حضور نے فرمایا کہ ایک شخص بظاہر جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے اسی طرح ایک دوسرا شخص بظاہر دوزخیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔

۱۳۶۲۔ ہم سے محمد بن سعید خوافی نے حدیث بیان کی، ان سے زیاد بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے (بغزوہ کی مسجد میں) جمعہ کے دن لوگوں کو دیکھا کہ (ان کے سروں پر) چادریں ہیں جن پر بھول بولے کڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اسی وقت خیبر کے یہودیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔

سَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذَا الصَّرِيبَةُ
فَقَالَ هَذِهِ صَرْبَةٌ أَمَّا سَبْئِي يُؤْمَرُ خَيْبَرُ
فَقَالَ النَّاسُ أَمِيرُي سَلَّمَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَفَتَّتْ فَبَيَّرْتُ ثَلَاثَ فَتَاتَاتٍ فَمَا
اسْتَكْبَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ ۝

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ
فَاتَفَتَّتُوا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي
الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَمْ يَدْعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَةً
وَلَا فَاذَةً إِذْ اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِمْ فَقِيلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْبَبَ أَحَدُهُمْ مَا أَحْبَبَ فُلَانٌ
فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالُوا إِنَّا مِنْ
أَهْلِ الْخَيْبَةِ إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ
النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَا تَبْعَنُوا
فَإِذَا اسْرَعُوا وَانْطَأَوْا كُنْتُ مَعَهُ حَتَّى حَبِرَ
فَاَسْتَحْبَلُ الْمَوْتَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ
سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذَبَابُهُ بَيْنَ شَاوِيئِهِ ثُمَّ
تَمَامَ عَلَيْهِ فَقُتِلَ فَفَسَدَتْ نَجَاءُ الرَّجُلِ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَمَدُ
أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَاَخْبَرَهُ
فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْخَيْبَةِ فَيَأْتِيهِمْ
بِالنَّاسِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَقْتُلُ بِعَمَلِ أَهْلِ
النَّارِ فَيَأْتِيهِمْ بِالنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْخَيْبَةِ ۝

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْفَرَزَاوِيُّ حَدَّثَنَا
زَيْدُ بْنُ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ أَبِي عُرْزَانَ قَالَ نَظَرْنَا
إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى
طَبِيبًا لَيْسَ فَقَالَ كَأَنَّهُمْ السَّاعَةُ
يَهُودُ وَخَيْبَرُ ۝

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ عَنْهُ خَلْفٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرٍ كَانَ رَمِيًا فَقَالَ أَنَا أَنْخَلِفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَلَحِقَنِي فَلَمَّا بَيَّنَّتْ السَّلَاطَةُ الشَّيْءَ فَتَحَتُ قَالَ لَوْ عَطِيتَ الرَّايَةَ عِزًّا أَوْ لِيَا خِذَنَّ الرَّايَةَ عِزًّا رَحِلُ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَنُ عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَرْجُو هَذَا فَقِيلَ هَذَا عَلَى مَا عَلِمْنَا فَتَمَّ عَلَيْهِ :-

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَارِثٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَمُورُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَوْ عَطِيتَ هَذِهِ الرَّايَةَ عِزًّا رَحِلُ يَفْتَنُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُنَّ لَيْسَتْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عِزًّا وَاعْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلَى بَنِي إِدْنَةَ فَقِيلَ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَرِي عَيْنِيهِ قَالَ فَأَسْلُوْا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَّيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَكَعَالَهُ فَبَدَأَ كَانَ لَهُ نَكْبَتُهُ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ السَّلَاطَةَ فَقَالَ عَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ... فَأَنصَحَهُمْ عَنِّي بَيْكُوا لِيَا مَعْزَلًا فَقَالَ أَفْعَدْتُ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ أَوْفَعَهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبَرَهُمْ بِمَا يُحِبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ نَبِيٍّ فَوَاللَّهِ لَرَأَى عَيْدِي مَا اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاجِبًا عَيْنِي لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُصْنُ النُّعْمَةِ

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَحِمَهُ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۳۶۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے تھے مگر نہ کہ آشوب چشم میں مبتلا تھے (جب ان حضورؐ جا چکے تو) انھوں نے سوچا، اب میں حضورؐ کو دم کے ساتھ غزوے میں بھی شریک نہ ہوں گا، چنانچہ وہ بھی آگئے۔ جس دن خیبر فتح ہونا تھا جب اس کی رات آئی تو ان حضورؐ نے فرمایا کہ کل میں (اسلامی) علم اس شخص کو دوں گا یا رہے فرمایا کہ کل علم دشمنوں کے پاس ہے اللہ اور اس کا رسولؐ عزیز رکھتے ہیں اور جس کے ہاتھ پر نسخہ حاصل ہوگی ہم سب ہی اس سعادت کے امیدوار تھے لیکن کہا گیا کہ یہ میری علی رضی اللہ عنہ، اور ان حضورؐ نے انھیں کو علم دیا اور انھیں کے ہاتھ پر خیبر فتح پڑا۔

۱۳۶۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حارث نے بیان کیا، کہا کہ مجھے پہلے بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کل میں علم ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ مجھ سے عزیز رکھتے ہیں۔ بیان کیا کہ وہ رات سب کی اس بیچ و تاب میں گذر گئی کہ کچھ شخص حضورؐ کو صلی اللہ علیہ وسلم علم کے عنایت فرماتے ہیں۔ صبح ہوئی تو سب خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور اس توقع کے ساتھ کہ علم انھیں کو ملے گا لیکن انھوں نے دریافت فرمایا، علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ تو آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ ان حضورؐ نے فرمایا کہ انھیں بلا لاؤ جب وہ لائے گئے تو ان حضورؐ نے اپنا تھوک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور ان کے لیے دعا کی، اس دعا کی برکت سے ان کی آنکھیں اتنی اچھی ہو گئیں جیسے پہلے کوئی بیماری ہی نہیں تھی۔ علی رضی اللہ عنہ نے وہ علم سنبھال کر عرض کیا، یا رسول اللہ! میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں گا جب تک وہ ہمارے ہی جیسے نہ ہو جائیں۔ انھوں نے فرمایا، لول ہی پہلے جاؤ، ان کے میدان میں اتر کر پہلے انھیں اسلام کی دعوت دو اور بتاؤ کہ اللہ کا ان پر کیا حق واجب ہے، خدا کی قسم، اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو تمہارے لیے مرض ادنوں سے بہتر ہے۔

۱۳۶۵۔ ہم سے عبد الغفار بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، اور محمد سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے

ابن دہب سے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یعقوب بن عبدالرحمن زہری نے خبر دی، انھیں مطلب کے مولا عمر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیر ائے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اُن حضور کو خیر کی فتح عنایت فرمائی تو آپ کے سامنے صفیہ بنت حم بن اسطب رضی اللہ عنہا کی خوبصورتی کا کسی نے ذکر کیا، ان کے شوہر قتل ہو گئے تھے اور ان کی شادی ابھی نئی ہوئی تھی۔ اس لیے اُن حضور نے انھیں اپنے لیے لے لیا اور انھیں ساتھ لے کر اُن حضور روانہ ہوئے، آخر جب ہم مقام سد الصبا میں پہنچے تو ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا جہن سے پاک ہوئیں اور اُن حضور نے ان کے ساتھ خلوت فرمائی۔ پھر آپ نے جہن بنایا۔ کھجور کے ساتھ گھی اور پیسہ وغیرہ ملا کر بنا یا جاتا تھا اور اسے ایک چھوٹے سے دسترخوان پر رکھ کر مجھ سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے قریب ہیں، انھیں بلا لو۔ ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کا، اُن حضور کی طرف سے یہی ولیہ تھا۔ پھر ہم مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے عباؤنٹ کے کوٹان میں باندھ دی تاکہ مجھے سے وہ اسے بچھڑے رہیں اور اپنے اونٹ کے پاس بلیغہ کر اپنا گھنٹہ اُن پر لٹکا اور صفیہ رضی اللہ عنہا اپنا پاؤں اُن حضور کے گھنٹے پر رکھ کر سوار ہوئیں۔

۱۳۶۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے بکھی نے ان سے حمید طویل نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حم رضی اللہ عنہا کے لیے خیر کے راستہ میں تین دن تک قیام فرمایا اور آخری دن ان کے خلوت فرمائی اور وہ بھی امہات المؤمنین میں شامل ہو گئیں۔

۱۳۶۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے خبر دی، کہا کہ مجھے حمید نے خبر دی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور خیر کے درمیان (مقام سد الصبا میں)، تین دن تک قیام فرمایا اور وہیں صفیہ رضی اللہ عنہا سے خلوت کی تھی۔ پھر میں نے اُن حضور کی طرف سے مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت دی۔ آپ کے ولیمہ میں زروٹی تھی، نہ گوشت تھا صرف آنا بڑا کہ آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو دسترخوان بچانے کا حکم دیا اور وہ بچھا دیا گیا، پھر اُن پر کھجور، پیسہ اور گھی رکھا (مالیدہ) رکھ دیا مسلمانوں نے کہا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا، امہات المؤمنین میں سے ہیں یا باندی ہیں؟ کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر اُن حضور نے انھیں پر دے دیں

وَهُبَّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُمَرَ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا الْخَيْبَ ذَكَرَ لَهُ جَبَالُ صَفِيَّةَ بِنْتُ حِمْيَرٍ حَتَّى بَنِيَ أَخْطَبُ وَ قَدْ تَبَيَّنَ رُؤُوسُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغَا سِدَّ الصَّعْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْشًا فِي نِطْعٍ مَخْيَبٍ ثُمَّ قَالَ لِي إِذْنٌ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَتُهُ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّي لَهَا وَرَاءَهُ لَا يَبْعَا دَ وَثِي ثُمَّ يَخْلِسُ هِنْدَ بَعْدَهُ نِيصَحُ مُمْكِنَتَهُ وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رِجْلَيْهِ حَقًّا شَرُكَابَ

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتُ حِمْيَرٍ بَعْدَ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى أَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِيمَنْ طُوبِ عَلَيْهِمَا الْفَجَاءُ ۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ مَبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَكَدَعَتْ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيْمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خَبَرٍ وَ رَحْلٍ وَمَا كَانَ فِيهَا إِذْ أَنْ أَمْرٌ يَدْرَأُ بِالْأَذْنَانِ فَبَسِطَتْ فَأَنْفَعِي عَلَيْهِمَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالشَّمْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ

نہیں رکھا تو پھر اس کی علامت ہوگی کہ وہ باندی ہیں۔ آخر جب کوچ کا وقت ہوا تو ان حضرو نے ان کے لیے اپنی سواری پر بیٹھ کر بیٹھنے کی جگہ بنا لی، اور ان کے لیے پردہ کیا۔

۱۳۶۸۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، اور مجھ سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیمہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے چڑھے کی ایک کٹی پھینکی جس میں چربی تھی، میں اسے اٹھانے کے لیے دوڑا، لیکن میں نے جوڑ کر دیکھا تو حضور اکرمؐ موجود تھے، میں پانی پانی ہو گیا۔

۱۳۶۹۔ مجھ سے عبد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع اور سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلہن اور پالتو گھوڑوں کے کھانے سے منع فرمایا تھا، ہلہن کھانے کی ممانعت کا ذکر صرف نافع سے منقول ہے اور پالتو گھوڑوں کے کھانے کی ممانعت صرف سالم سے منقول ہے۔

۱۳۷۰۔ مجھ سے یحییٰ بن قزعة نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ اور حسن نے، دونوں حضرات محمد بن علی کے صاحبزادے ہیں، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے منع فرمایا تھا اور پالتو گھوڑوں کے کھانے کی بھی۔

۱۳۷۱۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر گدھے کا گوشت کھانے کی ممانعت کی تھی۔

۱۳۷۲۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع اور سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گھوڑوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

يَمِينُهُمْ؟ قَالُوا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ اِمْحَاةٌ الْمُؤْمِنِينَ وَ اِنْ لَمْ يَحْجَبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَكَكَتْ يَمِينُهُمْ قَالَا اَنْحَلْ وَ هَا لَهَا خَلْفَةٌ وَ مِمَّا الْحِجَابُ ؟

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ ابْنِ أَبِي لَيْسَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَرْجَانٍ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَ هَبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حُاصِرَ خَيْبَرَ قَرَّبَ بَنِي إِسْرَءِيلَ خَيْبَرَ بَنِي سَكْمَ قَتَرُوهُ لِيَحْدَا فَالْتَفَتَ إِذَا ابْنَتِي صَدَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ -

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي اسْمَاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَابِعٍ وَ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الشَّوْمِ وَ عَنْ لُحُومِ الْخُمْرِ الْخَمْلِيَّةِ نَهَى عَنْ أَكْلِ الشَّوْمِ هُوَ عَنْ تَابِعٍ وَ حَدَّثَنَا وَ لُحُومُ الْخُمْرِ الْهَلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ ؟

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ الْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي جَاهٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُشْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ عَنْ أَكْلِ الْخُمْرِ الْهَلِيَّةِ ؟

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ تَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْخُمْرِ الْهَلِيَّةِ ؟

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَابِعٍ وَ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى ابْنَتِي صَدَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخُمْرِ الْهَلِيَّةِ ؟

۱۳۷۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے ان سے سنا، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر گدھے کے گوشت کی ممانعت کی تھی اور ٹھوڑوں (کے گوشت کھانے) کی اجازت دے رکھی تھی۔

۱۳۷۴۔ ہم سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبار نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے بیان کیا اور انھوں نے ابن ابی اسرفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ غزوہ خیبر میں ایک موقع پر ہم بہت بھوکے تھے، اور ہمارے ہاتھوں میں ابال ام راتھا (گدھے کا گوشت پکا جا رہا تھا) اور کچھ ایک بھی گئی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ گدھے کے گوشت کا ایک ذرہ بھی نہ کھاؤ اور اسے پھینک دو۔ ابن ابی اسرفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر بعض لوگوں نے کہا کہ ان حضور نے اس کی ممانعت اس لیے کی ہے کہ ابھی اس میں سے شمس نہیں نکلا اور لگایا تھا اور بعض لوگوں کا خیال تھا کہ آپ نے اس کی واقعی ممانعت (بشمیر کے لیے) کر دی ہے، کیونکہ یہ گندگی کھاتا ہے۔

۱۳۷۵۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی اور انھیں براء اور عبد اللہ بن ابی اسرفی رضی اللہ عنہما نے کہ وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، پھر انھیں گدھے کے ترانوں نے ان کا گوشت پکایا لیکن ان حضروں کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں انڈیل دو۔

۱۳۷۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی، انھوں نے براء بن عازب اور عبد اللہ بن ابی اسرفی رضی اللہ عنہما سے سنا، یہ حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے، کہ ان حضروں نے غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا تھا کہ ہانڈیوں کا گوشت پھینک دو، اس وقت ہانڈیاں چولہے پر رکھی جا چکی تھیں۔

۱۳۷۷۔ ہم سے سلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِزْرَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ وَرَخِصَ فِي الْخَيْلِ ۖ

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَدُوٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَصَابَتْنَا جَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي قَالَ وَتَقْطَعُنَّا نَضِجَتْ لِحَاءُ مَنَاوِي السَّحَابِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَا كَلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ شَبِيثًا وَآهَرِ خَيْفُوهَا قَالَ ابْنُ أَبِي أَدُوٍّ فَفَتَحَ شَأْنَهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِحَاءَهَا لَمْ يَنْهَسْ قَالَ بَعْضُهُمْ نَهَى عَنْهَا الْبُتَّةَ لِحَاءَهَا تَأْكُلُ الْقِدْرَةَ ۖ

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي أَدُوٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَتْهُمْ جُمُوعًا فَطَبَخُوا هَانْدِيًا مَنَاوِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَيْتُوا الْقِدْرَةَ ۖ

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَابْنَ أَبِي أَدُوٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَجِدَانِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَشَدَّ نَضَبُوا الْقُدُورَ أَكْفَيْتُوا

الْقِدْرَةَ ۖ

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ عَزَّ وَزَلَّ مَعَ النَّبِيِّ

۱۷۔ ام شافعی رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کی وجہ سے گھوڑے کے گوشت کو جائز قرار دیا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے مکروہ قرار دیتے ہیں۔ ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ ان حضروں نے گھوڑے کا گوشت کھانے کی ممانعت کی تھی۔ بہر حال دلائل و دواول طرف ہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُزْوَةً :

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا زُبَيْرُ بْنُ هَيْثَمَ بْنِ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَدَّةٍ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ السُّدَّاءِ بْنِ عَارِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ أَنْ نَتَلَّقِيَ الْحُمْرَ الْأَهْلِيَّةَ نَبِيَّةً وَنَضِجَةً فَمَرَرْنَا بِأَمْرَتَيْنِ بَعْدَ :
۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَامِرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا أَدْرِي أَمْضَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ خُمُولَةً النَّاسِ فَكِرَةً أَنْ تَذْهَبَ خُمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَمَةٌ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ :

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِقٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِبَدًا أَجَلَ سَهْمَيْنِ قَالَ فَفَرَسُهُ تَائِبٌ فَقَالَ إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةٌ أَشْهُمٍ فَإِنْ لَحِمَ لِيَكُنْ لَهُ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ :

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَبِيبَ بْنَ مَطْلُجٍ أَخْبَرَنَا قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَتِهِ وَاحِدَةً مِّنْكَ فَقَالَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ حَبِيبٌ وَلَكُمُ يَعْصِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتِي عَبْدُ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا :
۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَا وَحَدَّثَنَا أَبُو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک تھے پہلی روایت کی طرح۔

۱۳۷۸۔ محمد سے ابو ہریرہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن ابی نائد نے خبر دی، انھیں عاصم نے خبر دی، انھیں عامر نے اور ان سے برادر بن عازب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غزوہ خیبر کے موقع پر ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ پالتو گھوڑوں کا گوشت ہم چھینک دیں، کچا بھی اور پکا ہوا بھی۔ پھر ہمیں اس کے کھانے کا بھی آپ نے حکم نہیں دیا۔

۱۳۷۹۔ محمد سے محمد بن ابی الحسین نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کا گوشت کھانے سے اس لیے منع کیا تھا کہ اس سے بار برداری کا کام لیا جاتا ہے اور آپ نے پسند نہیں فرمایا کہ بار برداری کا جانور ختم ہو جائے، یا آپ نے صرف غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گھوڑوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی (کہ ابھی اس کا ختم نہیں نکالا گیا تھا)۔

۱۳۸۰۔ ہم سے حسن بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر تھا ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں (مال غنیمت سے) سواروں کو دو حصے دیئے تھے اور پیدل فوجیوں کو ایک حصہ۔ اس کی تفسیر نافع نے اس طرح کی ہے کہ اگر کسی شخص کے ساتھ گھوڑا ہوتا تو اسے تین حصے ملتے تھے اور اگر گھوڑا نہ ہوتا تو صرف ایک حصہ ملتا تھا۔

۱۳۸۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور انھیں جبرین مطہم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کی کہ آپ حضورؐ نے بنو مطلب کو تو خیبر کے ختم میں سے عنایت فرمایا ہے اور میں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ سے قرابت میں ہم اور وہ برابر تھے، ان حضورؐ نے فرمایا: یقیناً ہذا شتم اور بنو مطلب ایک ہیں۔ جبرین مطہم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضورؐ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو کچھ نہیں دیا تھا (خمس میں سے)۔

۱۳۸۲۔ محمد سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث

أَسْمَاءُ حَدَّثَنَا بِرْمِيدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَكُنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مَعَ أُخْرَبِ بْنِ
إِلْيَةَ أَنَا وَأَخْوَانُ فِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو
بَرْزَةَ وَالْأُخْرَى أَبُو سُهَيْبٍ إِذَا قَالَ بَيْنَهُمَا وَإِنَّمَا
قَالَ فِي ثَلَاثَةِ وَخَمْسِينَ أَوْ ثَمَانِينَ وَخَمْسِينَ
رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَذَكَبْنَا سَفِينَةَ فَأَلْقَيْنَا
سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَاقَعْنَا
جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَامَنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا
حَبِيبًا فَوَاقَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ انْتَحَيْتِ خَيْبَرُ وَكَانَ النَّاسُ مِنَ النَّاسِ
يَقُولُونَ لَنَا لَعْنَةُ رَبِّ هَذِهِ السَّفِينَةُ سَبَقْنَاكَ
بِالْهَيْبَةِ وَدَخَلْتَ أَسْمَاءُ بِنْتُ عَمِيْسٍ وَ
هِيَ مَيْتٌ قَدِيمٌ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتُ ثَمَرَةٍ وَقَدْ كَانَتْ
هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ خِيَمًا هَاجَرَ
فَدَخَلَ عَمْرُؤُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءَ عِنْدَهَا فَقَالَ
عَمْرُؤُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مِنْ هَذَا ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ
بِنْتُ عَمِيْسٍ قَالَ عَمْرُؤُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ
الْبَحْرِيَّةُ هَذَا ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ
سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَيْبَةِ فَتَنَحَّيْنَا أَحَقَّ بِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَ
قَالَتْ كَذَبَ وَاللَّهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُطْعِمَكُمْ جَائِعَكُمْ
وَيُعْطِيَكُمْ هَبْطَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارِ أَوْ فِي أَرْضِ
الْبُعْدَاءِ الْبُخَطَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي اللَّهِ
وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ اللَّهُ
لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرِبُ شَرَابًا حَتَّى
أَذْكُرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابورہ نے اور
ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں بنی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہجرت کے متعلق اطلاع ملی تو یمن میں تھے۔ اس لیے ہم بھی ان حضور
کی خدمت میں، ہجرت کی نیت سے نکل پڑے میں اور میرے دو بھائی میں
دو نول سے چھوڑا تھا، میرے ایک بھائی کا نام ابورہ (رضی اللہ عنہ) تھا اور
دوسرے کا ابورہم (رضی اللہ عنہ) انھوں نے کہا کہ کچھ اوپر پاس یا انھوں
نے یوں بیان کیا کہ تریپن یا بادن میری قوم کے افراد ساتھ تھے۔ ہم کشتی
پر سوار ہوئے (مدینہ آنے کے لیے) لیکن ہماری کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک
حبشہ میں لا ڈالا۔ وہاں ہماری ملاقات جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے
ہو گئی (جو پہلے ہی مکہ ہجرت کر کے وہاں موجود تھے) ہم نے وہاں انھیں کے
ساتھ قیام کیا۔ پھر ہم سب مدینہ ساتھ روانہ ہوئے۔ یہاں ہم حضور اکرم
کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے۔ کچھ لوگ ہم سے
یعنی کشتی والوں سے کہنے لگے کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے۔ اور اسماء
بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ ہی مدینہ آئی تھیں، ام المؤمنین
حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی ان سے ملاقات کے لیے۔ وہ
بھی نجاشی کے ملک میں ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ہجرت کر کے چلی گئی تھیں۔
عمر رضی اللہ عنہ بھی حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے، اس وقت اسماء بنت عمیس
رضی اللہ عنہا وہیں تھیں جب عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا تو دریافت فرمایا
کہ یہ کون ہیں؟ ام المؤمنین نے بتایا کہ اسماء بنت عمیس، عمر رضی اللہ عنہ نے
اس پر فرمایا، اچھا، وہی جو حبشہ سے ہجرت کر کے آئی ہیں اسماء رضی اللہ
عنہا نے کہا کہ جی ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگوں سے ہجرت میں
آگے ہیں، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم، تمہارے مقابلہ میں
زاوہ قریب ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا اس پر بہت غصہ ہو گئیں اور کہا، ہرگز نہیں
خدا کی قسم تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہو، تم میں جو بھوکے
ہوتے تھے اسے ان حضورؐ کو کھانا کھلاتے تھے، اور جو ناواقف ہوتے اسے
ان حضورؐ نصیحت و موعظت کیا کرتے تھے، لیکن ہم بہت دور حبشہ میں غریب
اور دشمنوں کے ملک میں رہتے تھے، یہ سب کچھ ہم نے اللہ اور اس کے رسول
کے راستے ہی میں کر لیا۔ اور خدا کی قسم، میں اس وقت تک دکھانا کھاؤں گی نہ
باقی یہاں کی جب تک تمہاری بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کہہ لوں۔

وَعَنْ مُحَمَّدٍ كُنَّا نُوَدِّي وَنَخَافُ وَسَاءَ ذِكْرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ وَاللَّهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَرْبِيعُ وَلَا أَسْرِئُ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ عَمْرًا قَالَ كَذَا وَكَذَا أَقَالَ فَمَا قُلْتَ لَهُ؟ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا كَذَا وَكَذَا. قَالَ لَكِنَّ يَأْتِي فِي مِثْلِكَ ذَلِكَ وَلاَ ضَمَامَ بِهِ هِجْرَةً وَاحِدَةً. وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ السَّيْفِ هِجْرَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّيْفِ يَتَنَاسَلُونَ فِي أَرْسَالٍ يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا مِنْ أَلْفَيْنِ شَيْءٍ هُمْ أَخَذُوا ذَلِكَ أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَرْدَةَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنِّي قَالَ أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَدِي عَرِيضَ أَمْوَاتٍ رَفَعْتُ الشَّعْرَيْنِ بِالْفُزَانِ جِئْتُ بِمَا خُلُونِ بِاللَّيْلِ وَاعْرِفْ مَا دَلَّ لَهُمْ مِنْ أَمْوَاتِهِمْ بِالْفُزَانِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَمَّا مِنْهُمْ جِئْتُ لَكُمْ بِالْقَمَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمُهُ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَذْقَالَ الْعُدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكَ أَنْ تَنْظُرَ وَهُمْ:

۱۳۸۳- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَخَسَمَ لَنَا وَلَهُمْ كَيْسِمٌ لِأَحَدٍ لَمْ يَشْرَبِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا:

۱۳۸۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي

بیس ازیت دی جاتی تھی، دھکیا ڈرایا جاتا تھا، میں اُن حضور سے اس کا ذکر کر لی گی اور آپ سے اس کے متعلق پوچھ لی گی، خدا گواہ ہے کہ نہ میں جھوٹ بولوں گی، نہ کج روی اختیار کروں گی اور نہ کسی (خلاف واقعہ بات کا) اضافہ کروں گی چنانچہ جب حضور اکرم تشریف لائے تو انھوں نے عرض کی یا نبی اللہ! عمر اس طرح کی باتیں کرتے ہیں اُن حضور نے دریافت فرمایا کہ پھر تم نے انھیں کیا جواب دیا؟ انھوں نے عرض کی کہ میں نے انھیں یہ جواب دیا تھا۔ اُن حضور نے اس پر فرمایا کہ وہ تم سے زیادہ مجھ سے قریب نہیں ہیں، انھیں اور ان کے ساتھیوں کو صرف ایک ہجرت حاصل ہوئی اور تم کشتی والوں نے دو ہجرتوں کا شرف حاصل کیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ اس واقعہ کے بعد ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور تمام کشتی والے میرے پاس گردہ در گردہ آئے لگے اور مجھ سے اس حدیث کے متعلق پوچھنے لگے، ان کے لیے دنیا میں حضور اکرم کے ان کے متعلق اس ارشاد سے زیادہ خوش کن اور باعثِ فخر اور کوئی چیز نہیں تھی۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ مجھ سے اس حدیث کو بار بار سنتے تھے، ابو بردہ نے بیان کیا اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ اُن حضور نے فرمایا، جب میرے اشتری احباب رات میں آتے ہیں تو میں ان کی قرآن کی تلاوت کی آواز پہچان جاتا ہوں۔ اگرچہ دن میں، میں نے ان کی اقامت گاہوں کو نہ دیکھا ہو لیکن جب رات میں وہ قرآن پڑھتے ہیں تو ان کی آواز سے میں ان کی اقامت گاہوں کو پہچان لیتا ہوں، میرے انھیں اشتری احباب میں ایک مرد انا بھی ہے کہ جب کہیں اس کی سوا رات سے مدح پڑھتی ہے، یا آپ نے فرمایا کہ دشمن سے، تو ان سے کہتا ہے کہ میرے دوستوں نے کہا ہے کہ تم تھوڑی دیر کے لیے ان کا انتظار کر لو۔

۱۳۸۳- مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انھوں نے حفص بن غیاث سے سنا، ان سے برید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشتری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیبہ کی فتح کے بعد ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے، لیکن اُن حضور نے (مال غنیمت میں) ہمارا بھی حصہ لگایا، اُن حضور نے ہمارے سوا کسی بھی ایسے شخص کا حصہ مال غنیمت میں نہیں لگایا جو فتح کے وقت (اسلامی لشکر کے ساتھ) موجود نہ رہا ہو۔

۱۳۸۴- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے امام مالک بن انس نے بیان کیا، ان سے ثور نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن مطیع کے مولا سالم نے

مُعِطٌ أَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِفْلَحْنَا خَيْرٌ
وَلَمْ نَعْلَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضًّا إِنَّمَا عَيْنَا النَّعْرَ وَالْبَدَلَ وَالْمَتَاعَ
وَالْخَوَاطِطَ ثُمَّ انْمَرْفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى دَاوَى الْعُرَى وَمَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ يَقَالُ لِمَ مَدَّ عَاهَا هَذَا كَمَا
أَحَدُ بَنِي الْعَصِيَابِ فَيُفِيئُنَا هُوَ عِطٌّ رَحَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِدٌ حَتَّى أَصَابَ ذَلِكَ الْعَبْدَ فَقَالَ
النَّاسُ هَذَا ثَالِثُ الشَّهَادَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَبِيٌّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّعْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ
مِنَ الْخَوَاطِطِ لَهِيَ صَبْعُهَا النَّاسُ كَسْتَنْجِلُ عَلَيْهِ نَارَ أَجْدَاءِ رَحُلٍ حِينَ
سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِّكَ أَوْ بِشَرِّكَ الْكَلْبِ فَقَالَ
هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصْبِيئُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِّكَ أَوْ
۱۳۸۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِيهِ أَنَّ سَمِعَ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَمَا
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَلَوْلَا أَنْ أَتْرُكَ أَخِي النَّاسِ
بَيْنَنَا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فَتَحْتُ عَلَى قَرْيَةٍ
إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلِيَكُنِّي أَتْرُكُهَا
خِزَانَةً لَهُمْ يَفْقِشُموها:

۱۳۸۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ
مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَلَوْلَا أَخِي
الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحْتُ عَلَيْهِمْ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا
قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ:

۱۳۸۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ ابْنَ أُمِّيَّةَ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
لَهُ عَنْهُ أَوْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ لَهُ
رَحْلٌ لَمْ يَجْعَلْ بَنِي سَعِيدٍ بَنِي الْعَاجِزِ لَمْ تَحْلِهِمْ فَقَالَ

حدیث بیان کی اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ
جب خیر فتح ہوا تو مال غنیمت میں سونا اور چاندی نہیں ملتا تھا، بلکہ گائے، اونٹ
سامان اور باغات ملے تھے۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دواوی
القری کی طرف لوٹے، ان حضور کے ساتھ ایک غلام تھے، مدغم نامی، بنو صباب کے
ایک صحابی نے آپ کو ہڈی میں دیا تھا۔ وہ ان حضور کو کجاوہ انا رہے تھے کہ کسی
نامعلوم سمت سے ایک تیرا کر ان کے لگا۔ لوگوں نے کہا، مبارک ہر شہادت:
لیکن ان حضور نے فرمایا ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری
جان ہے جو چارہ اس نے خیر میں تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے چرائی تھی،
وہ اس پر ان کا سونہرے کر بھڑک رہی ہے۔ پس ان کو ایک دوسرے صاحب نے
ایک یا دوسرے کے ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض
کی کہ میں نے تمھاری تھی تھے ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری جہم کا قسم
۱۳۸۵ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر
دی، کہا کہ مجھے زید نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور انھوں نے عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا، ہاں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت
میں میری جان ہے، اگر اس کا خطو نہ ہوتا کہ بعد کی نسلیں بے جا ڈال دے جائیں گی
اور ان کے پاس کچھ نہ ہوگا تو جو بھی جیستی میرے زمانہ خلاف میں فتح ہوتی، میں اسے
اسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی تقسیم کی تھی، میں
ان مفتوحہ اراضی کو بعد میں کنے والے مسلمانوں کے لیے محفوظ چھوڑے جارہا ہوں
ناکروہ (ان کی منصفانہ) تقسیم کرتے رہیں۔

۱۳۸۶ - مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث
بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے
والد نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا
تو جو جیستی بھی میرے دور میں فتح ہوتی، میں اسے اسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی تقسیم کر دی تھی۔

۱۳۸۷ - مجھ سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، اور ان سے اسماعیل بن ابیہ نے سوال کیا تھا تو
انھوں نے بیان کیا کہ مجھے غلبہ بن سعید نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مانگا (خیر کی غنیمت میں سے)
سعید بن عامر کے ایک رطل کے (ابان بن سعید رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ!

انہیں دیکھئے۔ اہل براہمیریہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ شخص تو ابن قریظ رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے۔ ابان رضی اللہ عنہ اس پر بولے، حیرت ہے اس دہریہ سے چھوڑنا ایک جانور پر جو قدوم الفناء پہاڑی سے اتر آیا ہے۔ اور زبیدی سے لدا ہے کہ ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عتبہ بن سعید نے خبر دی، انہوں نے ابورہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سعید بن عباس رضی اللہ عنہ کو خبر دے رہے تھے کہ ابان رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سریر پر دیر سے بچہ کی طرف بھیجا تھا، ابورہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ابان اور ان کے ساتھی ان حضور کی خدمت میں خیر حاضر ہوئے، خیر فتح ہو چکا تھا ان لوگوں کے گھوڑوں کے تنگ چھال ہی کے تھے (یعنی انہوں نے مہم میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کی تھی) ابورہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! غنیمت میں ان کا حصہ نہ لگائیے۔ اس پر ابان رضی اللہ عنہ بولے، اے دہریہ حیثیت تو صرف یہ ہے کہ قدوم الفناء کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔ اہل حضور نے فرمایا، ابان! بیٹھ جاؤ۔ ان حضور نے ان لوگوں کا حصہ نہیں لگایا۔ ۴

۱۳۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے دادا نے خبر دی اور انہیں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہ آپ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور سلام کیا۔ ابورہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! یہ تو ابن قریظ رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے۔ اور ابان رضی اللہ عنہ ابورہ رضی اللہ عنہ سے کہا، حیرت ہے اس دہریہ پر جو قدوم الفناء سے اتر آیا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں راہنہ قریظ رضی اللہ عنہ کو عزت دی۔ اور ایسا نہیں ہونے دیا ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرنا۔

۱۳۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عیث نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ علیہا السلام نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رجب آپ خلیفہ ہوئے اپنی میراث کا مطالعہ کیا، اہل حضور کے

ابوہریرۃؓ ہذا قاتل ابن قریظؓ فقال دا عجباً لو بدت لک من حدوہم الضان ویدکد عن الذبیذی عن الزہری قال اخبرنی عتبہ بن سعید انہ سمع اباہریرۃؓ یخبر سعید بن عباس قال کثرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابان علی سریرۃ من المہمۃ فیل قبل عجب قال ابوہریرۃؓ فکدام ابان واکحاحہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخبر بحد ما افتتحھا وارت حذم خیلہم لیکف قال ابوہریرۃؓ قلت یا رسول اللہ لک نفسہم لہم قال ابان و انت مہل ابان و بدت حد من راس منان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابان احبب فلک نفسہم لہم

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ ابْنِ ابْنِ سَعِيدٍ أَتَى ابْنِي صَالِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَرِيظٍ وَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ هُرَيْرَةُ وَاعْجَبًا لَكَ وَبَدَتْ أَذْأَمِينَ قَدْ دُمَ مَنَانٍ يَنْحِي عَنِّي امْرَأُؤُا كَرَمَهُ اللَّهُ بِبَيْدِي وَ مَنَعَهُ أَنْ يَهْلِيَنِي بِبَيْدِي۔

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَرَّتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهُمَا مِنْ

سہ ابن قریظ رضی اللہ عنہ تھا جس میں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے اور اسی حالت میں انہوں نے ابن قریظ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔

یعنی میں نے ابن قریظ رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میری جاہلیت کا زمانہ تھا اور بہ حال شہادت ایک مطلوب امر ہے اللہ کی بارگاہ میں اس سے عزت حاصل ہوتی ہے جو میرے ماتحت انہیں حاصل ہوتی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروا جو میری انزوی بہت کا باعث بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعَاً فَأَمَّا اللَّهُ عَلَيْهِ
بِالْمَدِينَةِ وَحَدَّثَكَ وَمَا تَقْبَلُ مِنْ حُمْسٍ خَيْرٌ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
تُؤَزَّتْ مَا تَذَكُّنَا مَدَّةً فَإِنَّمَا نَكُلُّ آلَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا النَّهْلِ وَإِنِّي وَاللَّهِ
لَأَعْبُدُ شَيْئاً مِثْلَ مَدَّةٍ فَتَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالِيهَا الشَّيْءِ كَانَ عَلَيْهِ رَفِ
عَهْدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا غَمَلَنَ
فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعُ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئاً
فَوَحْدَتُ فَاطِمَةَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ
فَلَمْ تَكَلِّمْهُ حَتَّى تَوَفَّيْتُ وَعَاشَتْ لَعْنَةُ الشَّيْءِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّئَةً أَشْهَرُ فَلَمَّا تَوَفَّيْتُ دَفَعَهَا
رَدُّهَا عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا
وَكَانَ بَعِيٌّ بَيْنَ النَّاسِ وَهِيَ حَيَاةً فَاطِمَةَ فَلَمَّا تَوَفَّيْتُ
إِسْتَشْكِرْتُ عَلَى وَجْهِ النَّاسِ فَأَلْخَسْتُ مُصَالَحَةً
أَبِي بَكْرٍ وَمِمَّا بَعَثَهُ وَلَمْ يَكُنْ يَبَايِعُ بِلَدِّهِ إِذْ شَهِدَ
فَارْسَلُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ أَتِينَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ
مَعَكَ كَذَا هِيَ لِمَحْضَرِهِمْ فَقَالَ عُمَرُو
كَوَاللَّهِ لَا مَثَلَ خُلِّ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَكَ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَيْتُمْ أَنْ تَفْعَلُوا فِي وَاللَّهِ
لَأَتِيَنَّهُمْ فَنَدْخُلُ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَمَّتْ
عَلَيَّْ فَقَالَ إِنَّا فَدَعَدْنَا فَضْلَكَ وَمَا
أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ تَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْلًا
مَاحَتَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ اسْتَبَدَّدْتَ
عَلَيَّْ نَا بِأَلَدٍ مَوْدُكُنَا نَدَى لِقَوَانَتِنَا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبًا
حَتَّى فَاخَذْتُ عَيْنًا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ
أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ نَفَسْتُ بِيَدِهِ لِقَدَانَةٍ

اس ترک سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور مذکر میں عنایت فرمایا تھا، اور خیر کا
جو قسم باقی رہ گیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہماری میراث نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چاہیں
جائیں وہ صدقہ ہے اللہ تعالیٰ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی مال سے اپنی ضروریات
پوری کرے گی، اور میں، خدا کی قسم، جو صدقہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں گے میں اس میں
کسی قسم کا تفسیر نہیں کروں گا، جس حال میں وہ آنحضرت کے عہد میں تھا اب بھی
اسی طرح رہے گا اور اس میں اس کی تقسیم وغیرہ میں میں بھی وہی طریقہ عمل اختیار
کروں گا جو ان حضور کا اپنی زندگی میں تھا۔ گویا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ
عنها کو اس میں سے کچھ بھی دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر فاطمہ رضی اللہ عنها
ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کبیدہ ظاہر ہو گئیں اور ان سے ترک بغض کر لیا،
اور اس کے بعد وفات تک ان سے (اس معاملہ پر کوئی گفتگو نہیں کی فاطمہ
رضی اللہ عنها ان حضور کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں۔ ان کے شوہر صلی اللہ علیہ وسلم
آنحضرت نے انھیں رات میں دفن کر دیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کی
اطلاع بھی نہیں دی۔ اور خود ان کی نماز جنازہ پڑھ لی۔ فاطمہ رضی اللہ عنها
جب تک زندہ رہیں صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں میں بہت عزت اور جاہلیت
حاصل رہی لیکن ان کی وفات کے بعد انھوں نے محسوس کیا کہ اب وہ بات
نہیں رہی اس لیے ان سے مصالحت کرنی چاہی اور بیعت بھی علی رضی اللہ
عنہ نے ان چھ مہینوں میں ان سے بیعت نہیں کی تھی۔ چنانچہ انھوں نے ابو بکر
رضی اللہ عنہ کے یہاں کہہ دیا اچھا اگر آپ ہمارے یہاں تشریف لائیں لیکن
آپ کے ساتھ کوئی دوسرا نہ ہو۔ اس میں علی رضی اللہ عنہ اس مجلس میں عمر رضی
اللہ عنہ کی موجودگی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ
سے کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم آپ ان کے یہاں تنہا تشریف نہ لے جائیں۔
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان سے اس کی توقع نہیں رکھتا کہ میرے ساتھ
ان کا کوئی بڑا ارادہ ہوگا، خدا کی قسم میں ان کے پاس (تنہا ہی) ضرور جاؤں گا، پھر
آپ علی رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت کے بعد فرمایا
ہمیں آپ کے فضل و کمال اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخشا ہے سب کا ہمیں
اعتراف ہے، جو خیر و امتیاز آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا تھا ہم نے اس میں کوئی
دشمنی بھی نہیں کی لیکن آپ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی کہ خلافت کے معاملے میں
ہم سے کوئی مشورہ نہیں لیا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی قرابت

کی وجہ سے اپنا حق سمجھتے ہیں، دیکر آپ ہم سے مشورہ کرتے ۱۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ
پر ان باتوں سے گریہ طاری ہو گیا اور جب بات کرنے کے قابل ہوئے تو فرمایا
اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی قرابت کے ساتھ صلہ مجھے اپنی قرابت سے زیادہ عزیز ہے، لیکن
میرے اور آپ لوگوں کے درمیان ان اموال کے سلسلے میں جو اختلاف ہوا
ہے تو میں اس میں حق اور ضریعے نہیں ہٹا ہوں اور اس سلسلے میں جو اختلاف ہوا
میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھا، خود میں نے بھی اسی کو اختیار کیا۔
علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دو پیر کے بعد میں
آپ سے بیعت کر دوں گا، چنانچہ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر ابوبکر رضی اللہ عنہ
منبر پر گئے اور کلمہ شہادت کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے معاملے کا اور ان کے اب
تک بیعت نہ کرنے کا ذکر کیا اور وہ عذر بھی بیان کیا جو علی رضی اللہ عنہ نے
پیش کیا تھا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے استغفار اور شہادت کے بعد ابوبکر رضی اللہ
عنہ کا حق اور ان کی بزرگی بیان کی اور فرمایا کہ جو کچھ انھوں نے کیا ہے اس کا
باعث ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حسد نہیں تھا اور زبان کے اس فضل و کمال کا
انکا مقصد تھا جو اللہ تعالیٰ نے انھیں عنایت فرمایا تھا، یہ بات ضرور تھی کہ
ہم اس معاملہ عنایت میں اپنا حق سمجھتے تھے، دیکھ کر ہم سے بھی مشورہ کیا جاتا، ہمارے ساتھ
یہی زیادتی ہوئی تھی جس سے ہمیں رنج پہنچا، مسلمان اس واقعہ پر بہت خوش تھے
اور کہا کہ آپ نے درست فرمایا، جب علی رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ میں میناسب
طریقہ عمل اختیار کر لیا تو مسلمان ان سے اور زیادہ قریب ہو گئے (اسی مضمون
کی روایت پراس سے پہلے نوٹ گذر چکا ہے)۔

۱۳۹۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے قریبی نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمارہ نے خبر دی، انھیں
عکرمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو ہم
نے کہا کہ اب کھجوروں سے ہمارا جی بھر جائے گا۔

۱۳۹۱۔ ہم سے حسن نے حدیث بیان کی، ان سے قریبی نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے
ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب تک خیبر
فتح نہیں ہوا تھا ہم تنگی ترشی میں بسر کرتے تھے۔

۵۰۷۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل خیبر پر عامل مقرر کرنا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَمِلَ
مِنْ قَرَابَتِي، وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي
وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَلَمْ أَلْ
فِيهَا عَنْ الْخَيْبِ وَلَمْ أَتْرُكْ أَصْدا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصْنَعُهُ فِيهَا إِنْ صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ
إِنَّ فِي مَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ
فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ رَفِيَ عَلَى
الْمُنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَهُ
عَلَيٍّْ وَتَخَلَّفَ عَنْ الْبَيْعَةِ وَعُذِرَ
بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ
وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ فَقَطَعَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَ
حَدَّثَنَا أَنَّهُ لَمْ يَجْمَعْهُ عَلَى الشَّيْ
صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا انْكَارًا
لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِمْ وَلَكِنَّ مَرَا
لَنَا فِي هَذِهِ الْأَمْرِ نَصِيحًا فَاسْتَبَدَّ
عَلِيًّا فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا ضَرْبًا لِكِ
الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبَتْ ذَكَانَ
الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاحِبَ
الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَةِ

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَرْبِيُّ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ عَنْ مَكْرَمَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا فَتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا
إِنَّ دُونَ نَشْبِيعٍ مِنَ التَّمْرِ

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
مَا شَبِعْنَا حَتَّى فَتَحْنَا خَيْبَرَ

بَابُ اسْتِغْفَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ

۱۳۹۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد المجید بن سہیل نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو خیر کا عامل مقرر کیا۔ وہ دہل سے عمدہ قسم کی کھجوریں لاتے تو ان حضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا خیر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟ انھوں نے عرض کی، نہیں، خدا کی قسم، یا رسول اللہ! ہم اس طرح کی ایک صاع کھجور (اس سے خراب) دو صاع یا تین صاع کھجور کے بدلے میں ان سے لے لیتے ہیں۔ ان حضورؐ نے فرمایا کہ اس طرح نہ کیا کرو، بلکہ اگر اچھی کھجور (لائی ہی ہو تو) ساری کھجور پہلے درہم کے بدلے بیچ ڈالا کرو، پھر ان درہم سے اچھی کھجور خرید لیا کرو۔ اور عبد العزیز بن محمد نے بیان کیا، ان سے عبد المجید نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے خاندان بنی عدی کے بھائی کو خیر بھیجا اور انھیں دہل کا عامل مقرر کیا۔ اور عبد المجید سے روایت ہے کہ ان سے ابو صالح سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما نے اسی طرح روایت کی۔

۵۰۸۔ اہل خیر کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

معاملہ

۱۳۹۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی زمین و باغات، دہل کے یہودیوں کے پاس ہی دہتے دیئے تھے کہ وہ ان میں کام کریں اور بوٹیں جوئیں اور انھیں ان کی پیداوار کا نصف ملے گا۔

۵۰۹۔ بکری کا گوشت جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر میں زیور دیا گیا تھا۔

اس کی روایت عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۱۳۹۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیر کی فتح کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یہودی عورت

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ سَهِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْرٍ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُ ثُمَّ خَبَّرَهُمْ هَكَذَا فَقَالَ لَهُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لِمَ تَفْعَلُ بِمِثْلِ الْجَنَةِ بِاللَّذَاهِمِ ثُمَّ أَتَبَعَهُ بِالذَّاهِمِ جَنِينَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَا أَنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَمَرَكَ عَلَيْهِمَا. وَعَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ:

بَابُ ۵۰۸ مَعَامَلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَتَسَلُّوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا:

بَابُ ۵۰۹ الشَّاةُ الَّتِي سَمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْيَبَرُ رَدَاةٌ عَزُودَةٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خَلَعَتْ خَيْبَرُ أَهْلَ بَيْتِ لِرَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنًا فَيَمَّا سَمِعَ -

بَابُ الْغَزْوَةِ بِمَدِينَةِ حَارِثَةَ

۱۳۹۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ فَطَعْتُمْ فِي إِمَارَتِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ لَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَابْنُ اللَّهِ لَعَنَ كَانُ حُلَيْفًا لِإِمَارَةِ دِرْكَانٍ كَانُ مِنْ أَحِبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَرَأَى هَذَا الْيَمَنُ أَحِبَّ النَّاسِ إِلَيَّ لَعَنَهُ

بَابُ عُمَرَةَ الْقَضَاءِ

ذَكَرَهُ أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۵ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوا يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَامُوا هُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هَذَا مَا قَاخَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَأُلُوَا فَفُتِرَ لِهَذَا الْوَلَعُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعَكَ سُبْحَانَا لَيْكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِيَسْبِحِي أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ عَلِيٌّ كَمَا وَابْنُ اللَّهِ لَعَنَ أَمْحُوكَ أَمْبًا فَأَحَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ مُحْسِنٌ يَكْتُبُ فَلَكَتَبَ هَذَا مَا قَاخَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَعَنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْغُرَابِ وَأَنْ لَعَنَ يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَمَّا أَنْ يَتَّبِعَهُ وَأَنْ

کی طرف سے) بکری کے گوشت کا بدیہ پیش کیا گیا جس میں نہر تھا۔

۵۱۰ - غزوة زيد بن حارثة

۱۳۹۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (کبار مہاجرین و انصار کی) ایک جماعت کا امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی عنہما کو بنایا ان کی امارت پر بعض لوگوں کو اعتراض ہوا تو ان معترضوں نے فرمایا کہ آج اس کی امارت پر اعتراض ہے تمہیں کچھ دن پہلے اس کے باپ کی امارت پر کر چکے ہو حالانکہ خدا کا وہ ہے وہ امارت کے مستحق اور اہل تھے اس کے علاوہ کہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز بھی تھے جس طرح یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۵۱۱ - عمرہ قضاء

انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۳۹۵ - مجھ سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے البراء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں عمرہ کا احرام باندھا لیکن حدیث تک پہنچنے سے پہلے کہ اہل مکہ آپ کے مکہ میں داخل ہونے سے مانع آئے۔ آخر فیصلہ اس پر ہوا کہ ارشدہ سال (مکہ میں تین دن قیام کر سکتے ہیں جب معاہدہ دکھا جانے لگا تو اس کی استیاد اس طرح ہوتی کہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ نے کیا ہے قریش کہنے لگے کہ ہم یہ تسلیم نہیں کرتے، اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو روکنے کی کوئی چیز ہی نہ تھی، آپ تو بس محمد بن عبد اللہ ہیں رآل حضور نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور میں محمد بن عبد اللہ بھی ہوں۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ کا کالفاظ مٹا دو۔ انھوں نے کہا کہ اگر گور نہیں، خدا کی قسم! میں یہ لفظ کہی نہیں سکتا۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دستاویز اپنے ہاتھ میں لی۔ آپ لکھتا نہیں جانتے تھے لیکن آپ نے اس کے الفاظ اس طرح کر دیئے کہ وہ معاہدہ ہے جو محمد بن عبد اللہ نے کیا کہ وہ ہتھیار لے کر مکہ میں نہیں آئیں گے، اللہ ایسی تلوار جو نیام میں ہو ساتھ لاسکتے ہیں اور یہ کہ اگر اہل مکہ میں سے کوئی ان کے ساتھ جانا چاہے گا تو وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے، لیکن اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں

لَا يَنْفَعُ مِنْ أَصْحَابِهِمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنْ يُقِيمَهُ
بِهَا فَلَمَّا وَحَلَمَهَا وَصَفَى الرَّحْبِلُ أَتَوْا عَلِيًّا
فَقَالُوا قَاتِلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَذَلَّكَ مَعْنَى
الرَّحْبِلِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَبِعَهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمَّ يَا عَمَّ
مَنْتَا وَلَمَّا عَلِيَ فَأَخَذَ بِبِدِّهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ
عَلَيْهَا السَّلَامُ وَذُنُوكِ ابْنَةُ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا
فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْنُودٌ وَجَعَفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ
أَنَا أَحَدُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرُ
إِبْنَةُ عَمِّي وَقَالَتْهَا لِحُفَيٍّ وَقَالَ زَيْنُودُ
إِبْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِحُفَيٍّ وَقَالَ الْحَالَةُ بِمَنْزِلَةِ
الدُّمْرِ وَقَالَ لِعَبِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ
وَقَالَ لِيَجْعَلُ أَشْهُمَتْ حُلْفَتِي وَحُلْفَتِي
وَقَالَ لِيَزِيدُ أَنْتَ أَحْوَنُ وَمَوْلَاكَ وَقَالَ
عَلِيٌّ أَكَلَا شَتَرَ وَجُ بِنْتُ حَمْزَةَ قَالَ
لَهَا ابْنَةُ أَخِي مِنْ

الرِّضَاعَةِ

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَالِحٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ
حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ج. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ
سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ
مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارٌ قُدْرِيَّ مَيْتَةً وَكَلَبَ النَّبِيَّ
فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحَدِّ يَبِيئًا
وَقَامَ هَادٍ عَلَى أَنْ يُعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَ
لَا يُحْدِلُ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سَبُونًا وَلَا يَقِيمُ بِهَا إِلَّا مَا
أَحَبُّوا فَأَعْتَمَرُوا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَنَاحَلَهُمَا كَمَا كَانَ
صَاحِبُهُمَا فَلَمَّا أَنْ قَامَ بِهَا تَلَا أَمْرًا أَنْ يَخْرُجَ خُزَيْجٌ

رہنا چاہیے گا تو وہ اسے نذر کوئیں گے پھر جب (اٹھدہ سال) اُن حضورؐ (عمرہ) قضا
کے لیے مکہ میں داخل ہوئے اور (تین دن کی) مدت پوری ہو گئی تو مکہ والے علی رضی اللہ
عنے کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے ساتھی سے ہو کر اب یہاں سے چلی جائیں، کیونکہ
مدت پوری ہو گئی ہے۔ جب اُن حضورؐ مکہ سے نکلے تو آپؐ کے پیچھے حمزہ رضی اللہ
عنے کی صاحبزادی چچا چچا کہتی ہوئی آئیں علی رضی اللہ عنہ نے انھیں لے لیا اور ساتھ
پکڑ کر فاطمہ علیہا السلام کے پاس لائے اور کہا کہ اپنے چچا کی صاحبزادی کو بگھامو،
میں اسے لیتا آیا ہوں۔ (مدینہ پہنچ کر) ان کی پرورش کے لیے انھیں اپنے ساتھ رکھنے
میں اعلیٰ زید اور جعفر رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے
اپنے ساتھ لایا ہوں اور یہ میرے چچا کی لڑکی ہے۔ جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
یہ میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہیں۔ زید رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ یہ میرے بھائی کی لڑکی ہے لیکن اُن حضورؐ نے ان کی خالہ کے حق میں
فیصلہ فرمایا اور جعفر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں انھیں اور فرمایا کہ خالہ ان کے دیبے
میں ہوتی ہے۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہواور میں تم سے ہوں جعفر رضی
اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت و شکل اوداعادت و اخلاق دونوں میں مجھ سے مشابہ ہو۔
اور زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولا ہو علی رضی اللہ عنہ نے
اُن حضورؐ سے عرض کی کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو آپؐ اپنے نکاح میں لے لیں۔
لیکن اُن حضورؐ نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے حمزہ رضی اللہ عنہ
اُن حضورؐ علی رضی اللہ عنہ وسلم کے رضاعی بھائی اور حقیقی چچا تھے۔

۱۳۹۶۔ مجھ سے محمد بن نافع نے حدیث بیان کی ان سے سرتیج نے حدیث
بیان کی ان سے فلیح نے حدیث بیان کی ج۔ اور مجھ سے محمد بن حسین بن ابراہیم
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان
نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے ارادہ سے نکلے لیکن کفار قریش نے بیت اللہ پہنچنے سے پہلے کہ
روکا چچا نچا اُن حضورؐ نے اپنا قربانی کا جانور حدیبیہ میں ہی ذبح کر دیا اور وہیں سر بھی
منڈوایا۔ اور ان سے معاہدہ کیا کہ اُن حضورؐ اٹھدہ سال عمرہ کر سکتے ہیں لیکن دنیا میں
میں اتواروں کے سوا اور کوئی ہفتیا رسامہ نہیں لاسکتے۔ اور حقینہ دنوں کفار قریش
چاہیں گے اس سے زیادہ آپؐ وہاں ٹھہر نہیں سکتے، اس لیے اُن حضورؐ نے اٹھدہ
سال عمرہ کیا اور معاہدہ کی شرائط کے مطابق مکہ میں داخل ہوئے تین دن آپؐ وہاں
مقیم رہے پھر قریش نے آپؐ سے جانے کے لیے کہا اور آپؐ مکہ سے چلے آئے۔

۱۳۹۷۔ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، عروہ نے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عرس کئے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چار، اور ایک ان میں سے رجب میں کیا تھا۔ پھر ہم نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے (اپنے حجرہ میں) مسواک کرنے کی آہٹ سنی تو عروہ نے ان سے پوچھا، ام المؤمنین! آپ نے سنا نہیں، ابو عبد الرحمن (ابن عمر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ ان حضوڑ نے چار عرس کئے تھے؟ ام المؤمنین نے فرمایا کہ ان حضوڑ نے رجب بھی عرس کیا تو وہ آپ کے ساتھ ساتھ تھے، لیکن آپ نے رجب میں کبھی عرس نہیں کیا۔

۱۳۹۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، انھوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرس (قننا) کیا تو ہم آل حضوڑ کی مشرکین کے چکر دل اور مشرکین سے حفاظت کرتے رہتے تھے کہ مبادا وہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔

۱۳۹۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے، جو زید کے صاحبزادے ہیں، حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ (عرسہ قضا کے لیے مکہ) تشریف لائے تو مشرکین مکر نے کہا کہ تمہارے پیالہ وہ لوگ آ رہے ہیں جنھیں یثرب (مدینہ) کے بخار نے لاغزوہ کزد کر رکھا ہے۔ اس لیے ان حضوڑ نے حکم دیا کہ طواف کے تین چکروں میں اکڑ کر چلا جائے، تاکہ مشرکین کو مسلمانوں کی قوت کا اندازہ ہو سکے (اور دونوں گنیمانی کے درمیان حسب معمول چلیں۔ تمام چکر دل میں اکڑ کر چلنے کا حکم آپ نے اس لیے نہیں دیا کہ آپ پر مشقت اور دشواری نہ ہو جائے۔ اور ابن عمر نے ایوب کے واسطے سے لکھا ہے کہ ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ان حضوڑ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال عرس کرنے آئے جس سال مشرکین نے آپ کو امن دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اکڑ کر چلو، تاکہ مشرکین تمہاری قوت و طاقت کا مظاہرہ دیکھیں۔ مشرکین جبل قیعان کی طرف سے (دیکھ رہے تھے)۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْشُورٍ عَنْ مَجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَأَدَّاعَبَنَا اللَّهُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَالِسِينَ إِلَى الْحَجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ كَمْ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعًا أَحَدَهُمَا فِي رَجَبٍ ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِئْذَانَ عَائِشَةَ فَقَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاءَ فَقَالَتْ مَا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدٌ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قط .

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَنَّا مَعَهُ غُلَامَانِ مُشْرِكَيْنِ وَمِنْهُمْ أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فَنَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفَدَا وَهَنَهُمْ حَتَّى يَثْرَبَ وَأَصْرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَثْرَبُوا أَوْ شَوَاطِلَ الشَّلَاةِ وَأَنْ يَثْرَبُوا مَا كُنِ الْكَافِرُونَ وَلَمْ يَنْتَعَهُ أَنْ يَأْتِيَهُمْ أَنْ يَثْرَبُوا أَوْ شَوَاطِلَ كُلِّهَا إِلَّا إِلَيْنَا عَلَيْهِمْ وَمَا أَذَابُنَا سَلَامَةً عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا فَنَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْذَنَ قَالَ أَمْلُؤْا إِلَيْنَا الْمُشْرِكُونَ قَوْلَهُمْ وَالْمُشْرِكُونَ قَبْلَ قَبِيْعَانَ .

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا ثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ وَالْبَنِي الصَّافَةِ وَالْمَرْوَةَ لِئَلَّا يَكُونَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّةً ۝

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَنُوبٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَمُونَةَ وَهُوَ مُغْرِمٌ وَمَبْنِيٌّ بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَاتُ بِسَرَفٍ - وَنَادَى ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَحْظٍ وَابْنُ مَالٍ عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَمُونَةَ فِي عُمَرَاءِ الْفُضَّاءِ ۝

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ أَبِي حِلَالٍ قَالَ قَاتَلَ خَبْرِي مَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى حَبْرِيٍّ مَشِيدٍ وَهُوَ قَتِيلٌ فَقَدَّتْ بِهِ خُمُسَيْنَ بَنَيْنَ مَخْنَدَةَ وَخَبْرِيَّةَ تَبْنِي مَخْنَدَةَ فِي دُبُرِهِ بَعِيْنِي فِي ظَهْرِهِ ۝

۱۴۰۳۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعِينٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مَوْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَتِيلَ زَيْدٍ جَعْفَرٌ وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَقَيْدُ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنْتُ فِيهِمْ فِي يَدِ الْغَزْوَةِ فَلَا نَمُسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَوَحَدَنَا لَا فِي الْفَتْحِ وَوَحَدَنَا مَا فِي جَسَدِهِ

۱۴۰۰۔ مجھ سے محمدؐ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے عمرو نے ان سے عطاء نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں بدل اور مفاہ و مردہ کے درمیان سعی، مشرکین کے سلسلے اپنی قوت و طاقت کے مظاہرے کے لیے کیا تھا۔

۱۴۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپؐ محرم تھے، اور جب آپؐ کے خلوت کی نوا احرام کھول چکے تھے۔ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی اسی مقام سرف میں ہوا جہاں ان حضورؐ نے سب سے پہلے ان کے ساتھ خلوت کی تھی۔ اور ابن اسحاق نے اپنی روایت میں اصنا ذکر کیا ہے، ان سے ابن ابی نجیح اور ابان بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء اور مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے عمرہ وفد میں نکاح کیا تھا۔

۵۱۲۔ غزوہ مودہ، سرزمین شام میں

۱۴۰۲۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے ابوالہلال نے بیان کیا اور انھیں نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اس دن (غزوہ مودہ میں) جعفر رضی اللہ عنہ کی لاش پر کھڑے ہو کر میں نے شمار کیا تو نو فیروز اور تلواروں کے پچاس زخم ان کے جسم پر تھے، لیکن چپکے یعنی پشت پر ایک زخم بھی نہیں تھا یعنی آخری وقت تک آپؐ نے پشت نہیں پھیرا۔

۱۴۰۳۔ ہمیں احمد بن ابی بکر نے خبر دی، ان سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن سعد نے، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ مودہ کے لشکر کا امیر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا، ان حضورؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر زیدؓ شہید ہو جائے تو جعفرؓ امیر ہوں گے اور اگر جعفرؓ بھی شہید ہو جائے تو عبد اللہ بن رواحہؓ امیر ہوں گے، عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس غزوہ میں میں بھی شریک تھا۔ بعد میں جب ہم نے جعفر رضی اللہ عنہ کو لاش کیا تو ان کی لاش ہمیں مقتولین میں ملی اور ان کے جسم پر تتریاں زخم

يَصْنَعُ وَتَسْعِيْبٍ مِنْ كَعْنَةٍ وَرَمِيَتْ -
 ۱۴۰۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
 بْنُ سَائِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَعِيَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ
 لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ
 أَخَذَ الدَّاحِيَةَ زَيْدٌ فَاصْبِيبْ، ثُمَّ
 أَخَذَ جَعْفَرًا فَاصْبِيبْ ثُمَّ أَخَذَ ابْنَ
 رَوَاحَةَ فَاصْبِيبْ وَعَيْنَا لَا تَذْهَبُ
 فَإِنْ أَخَذَ الدَّاحِيَةَ سَيْفٌ مِمَّنْ
 سَيُوفِ اللَّهُ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ -

ترجمہ: ۱۴۰۴ -

۱۴۰۵ - حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ حَزْزَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 قَالٍ سَمِعْتُ حُجَيْبَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
 عُمَرُ بْنُ الْكَافَلِ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهَا تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَ
 جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ حَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يُغْرِزُ فِيهِ الْحُرُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَ
 أَنَا أَطْلِعُ مِنْ صَافِرِ الْبَابِ نَعْنِي مِنْ شِقِّ الْبَابِ
 فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ إِنْ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالَتْ وَذَكَرَ
 بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَ أَنْ يَمَافَهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى
 فَقَالَ قَدْ نَهَضْتُهُمْ وَذَكَرَ أَنَّ لَهُ لِيُحْنَهُ قَالَ فَأَمَرَ أَيْمَانًا
 فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبْنَا فَرَعَمْتَ أَنْ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثٍ فِي آخِرِ أَهْلِهِ مِنَ
 التَّوَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرَعَمَهُ اللَّهُ أَنْفَقَ خَوَالِدُ اللَّهِ
 مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَكُنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مِنَ الْعَتَا -

نیزوں اور تیروں کے تھے۔ فرمادی اللہ عنہم وارضاهم اجمعین۔
 ۱۴۰۴ - ہم سے احمد بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے
 حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن مالک نے ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس
 بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید، جعفر
 اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر اس وقت صحابہ کو دی تھی،
 جب ابھی ان کے متعلق کوئی اطلاع نہیں آئی تھی۔ آپ فرماتے جا رہے
 تھے کہ اب زید غم لیے ہوئے ہیں، اب وہ شہید کر دیئے گئے، اب جعفر نے
 غم اٹھالیا، وہ بھی شہید کر دیئے گئے، اب ابن رواحہ نے غم اٹھالیا وہ
 بھی شہید کر دیئے گئے۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو
 جاری تھے۔ آخر اللہ کی تزاروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید رضی
 اللہ عنہ نے غم اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح
 عنایت فرمائی۔

۱۴۰۵ - ہم سے قسب بن حزانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن حذافہ
 بیان کی، کہا کہ میں نے حُجَیْب بن سعید سے سنا، کہا کہ مجھے عمرہ نے خبر دی
 کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابن حارثہ
 جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی اطلاع
 آئی تھی، آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے چہرے سے
 غم و الم صاف ظاہر تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں دروازے
 کی دراز سے جھانک کر دیکھ رہی تھی، اتنے میں ایک صاحب نے آکر عرض
 کی، یا رسول اللہ! جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتیں۔ بیان کیا کہ انھوں نے
 ان کے نوحہ دیکھا کا ذکر کیا۔ آل حضور نے حکم دیا کہ انھیں روک دو، بیان
 کیا کہ وہ صاحب چلے گئے اور پھر واپس آکر کہا کہ میں نے انھیں روکا اور
 یہ بھی کہہ دیا لیکن انھوں نے میری بات نہیں مانی۔ بیان کیا کہ آل حضور نے
 پھر منع کرنے کے لیے فرمایا۔ وہ صاحب پھر جا کر واپس آئے اور کہا بخیر،
 وہ تو ہم پر غالب آگئی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل حضور
 نے ان سے فرمایا کہ پھر ان کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ ام المومنین نے بیان
 کیا، میں نے اپنے دل میں کہا، اللہ تیری ناک غبار و لود کر دے، یہ تو تم کہنے سے
 ہے، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کر کے ہی چھوڑا۔

۱۷ - آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ میں شریک نہیں تھے اور یہ سب اطلاعات مدینہ میں پیغمبر کو صحابہ کو دے رہے تھے۔

۱۴۰۵۔ محمد بن محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر سلام بھیجتے تو کہتے، السلام علیک یا ابن ذی الجناحین۔

۱۴۰۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ سے کئی تلواریں ٹوٹی تھیں، صرف ایک مین کی بنی ہوئی چوڑے پھل کی تلوار باقی رہ گئی تھی۔

۱۴۰۷۔ محمد بن محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ سے کئی تلواریں ٹوٹی تھیں صرف ایک مین کی بنی ہوئی چوڑے پھل کی تلوار باقی رہ گئی تھی۔

۱۴۰۸۔ محمد بن عمران بن میسر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے عامر نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہا نے کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر ایک مرتبہ کسی مرض میں بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن عمرہ رضی اللہ عنہا دیہ سمجھ کر کہ کوئی حادثہ پیش آگیا ان کا زہر و ماتم کرنے لگیں۔ واجبلہ واکلا، واکلا ان کے عاصم اس طرح ایک ایک کر کے گمنے لگیں لیکن جب عبداللہ رضی اللہ عنہ کو آواز دیا تو انھوں نے فرمایا کہ تم جب میری کسی خوبی کا بیان کرتی تھیں تو مجھ سے پوچھا جاتا تھا کہ کیا تم واقعی ایسے ہی تھے۔

۱۴۰۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے شعبی نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی تھی، اور یہی حدیث کی طرح (تفصیلات بیان کیں) چنانچہ جب (غزوہ موتہ میں) آپ نے شہید ہونے تو آپ کی بہن آپ پر نہیں روئیں (کیونکہ آپ نے

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَحْبَبَ ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ اسَلِّمْ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ كَيْلَانَ بْنِ ذِي الْجَنَاحِينَ ۝

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مَوْثَةَ سَبْعَةُ أَسْيَافٍ فَلَمَّا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ تَبَيَّنَتْ لِي ۝

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِثْنَى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ دُتِّي فِي يَدِي حَيَوْمَ مَوْثَةَ سَبْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرْتُ فِي يَدِي صَفِيحَةً لِي تَبَيَّنَتْ لِي ۝

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنِي عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَعْجَبَنِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلْتُ أُخْبِتُهُ عَمْرَةً تَبَيَّنَتْ وَأَحْبَلَهَا ذَاكَ ذَاكَ اتَّعَدُّ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَئِذٍ أَفَأَنْ مَا هَلْتُ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَا لَكَ ۝

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ اشَّعْبِيِّ عَنْ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَعْجَبَنِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهَذَا أَفَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبَيَّنْ عَلَيْهِ ۝

۱۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی تھی۔ ان کے گھر والوں نے سمجھا کہ کوئی حادثہ پیش آگیا اور ان کی بہن رونے لگیں تو ایک فرشتہ ان سے یہ سوال کیا تھا۔ گویا ان کی کیفیت اس حال کو پہنچ چکی تھی کہ عالم غیب کی بعض چیزیں نظر آنے لگی تھیں۔

اگر ہرض میں انھیں منہج کر دیا تھا۔

۵۱۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو قبیلہ جہینہ کی شاخ حرقات کے خلاف مہم پر بھیجا۔

۱۴۱۰۔ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں حصین نے خبر دی، انھیں ابولعبان نے خبر دی، کہا کہ میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ رزقہ کی طرف بھیجا۔ ہم صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور انھیں شکست دے دی پھر میں نے اور ایک اور انصاری صحابی نے اس قبیلہ کے ایک شخص کو دیکھا جب ہم نے اس پر قابو پایا تو اس نے کہا، لا الہ الا اللہ۔ انصاری تو فوراً ہی رگ گئے، لیکن میں نے اسے اپنے نیزے سے قتل کر دیا جب ہم واپس ہوئے تو حضور اکرم کو اس کی بھی اطلاع ہوئی، آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، اسامہ! کیا اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا تھا؟ میں نے عرض کی کہ وہ قتل سے بچنا چاہتا تھا اور زور دلا کا ایمان سے اس وقت بھی خالی تھم انھوں نے میرے سامنے یہ سوال اتنی مرتبہ دہرایا کہ کیا تم نے اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود اسے قتل کر دیا تھا کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں کج سے اسلام نہ لاتا۔

۱۴۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا اور انھوں نے سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوں میں شریک رہا ہوں اور تو ایسی مہموں میں شریک ہوا ہوں جو آپ نے روانہ کی تھیں کبھی ہم پر ابو بکر رضی اللہ عنہ امیر ہوئے اور کسی مہم کے امیر اسامہ رضی اللہ عنہ ہوئے۔ اور عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا اور انھوں نے سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوں میں شریک رہا ہوں اور تو ایسی مہموں پر گیا ہوں جنہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا، کبھی ہمارے امیر

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ واقعی اس سے پہلے کی زندگی میں کفر کو پسند کرتے تھے، بلکہ صرف واقعہ پر انتہائی حسرت و افسوس کا اظہار مقصود تھا۔ عیسائی بر غلطی اتنی عظیم تھی کہ ان کے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا اور مجھ سے یہ غلطی سرزد نہ ہوتی۔ اور آج جب اسلام لاتا تو میرے سارے بچے گناہ دھل چکے ہوتے، کیونکہ اسلام کفر کی زندگی کے تمام گناہوں کو دھلا دیتا ہے۔ بہر حال اس جگہ سے صرف اظہار حسرت و افسوس مقصود تھا، اور اس طرح کے جملے ایسے موقع پر استعمال کرنے کا عام دستور ہے۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ ہوئے اور کبھی اسامہ رضی اللہ عنہ۔

۱۴۱۲۔ ہم سے ابو عامر الصغریٰ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوں میں شریک رہا ہوں اور میں نے ابن حارثہ (یعنی اسامہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ بھی غزوہ کیا ہے، آل حضور نے انہیں ہم پر امیر بنایا تھا۔

۱۴۱۳۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبیدہ اور ان سے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوے کیے، اس ضمن میں آپ نے غزوہ خیر، حدیبیہ، غزوہ حنین اور غزوہ ذات القرداء ذکر کیا۔ یزید نے بیان کیا کہ باقی غزوں کے نام مجھے یاد نہیں رہے۔

۵۱۴۔ غزوہ فتح مکہ

اور جو خط حاطب بن ابی بلتعجہ رضی اللہ عنہ اہل مکہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادہ سے مطلع کرنے کے لیے بھیج رہے تھے۔

۱۴۱۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، انہیں حسن بن محمد نے خبر دی اور انہوں نے عبد اللہ بن رافع سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھے زبیر اور مقداد رضوان اللہ علیہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رواد کیا اور ہدایت کی کہ مکہ کے راستے پر چلے جاؤ، مقام روضہ خاخ پر پہنچو گے تو وہاں تھیں ہودج میں ایک عورت ملے گی، وہ ایک خط لیے ہوئے ہوگی، تم خط اس سے لے لینا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم روانہ ہوئے، ہمارے گھوڑے ہمیں تیزی کے ساتھ لیے جا رہے تھے جب ہم روضہ خاخ پر پہنچے تو واقعی وہاں ہمیں ایک عورت ہودج میں ملی، ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو کہنے لگی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے، لیکن ہم نے جب اس سے یہ کہا کہ اگر تم نے خود سے خط نکال کر ہمیں نہیں دیا تو ہم تمہارا کپڑا اتار کر تلاشیں گے، تب اس نے اپنی چوٹی میں سے وہ خط نکالا۔ ہم وہ خط لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

(ہیال جب خط پڑھا گیا) تو اس میں یہ لکھا تھا کہ حاطب بن ابی بلتعجہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے کچھ لوگوں کے نام، اس میں انہوں نے مشرکین کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض راز کی افشاء دی تھی۔ آل حضور نے دریافت فرمایا، حاطب! یہ کیا چیز ہے؟

غَزَوَاتٍ عَلَيْنَا مَرَّةً أُبُوبَكْرٍ وَمَرَّةً اسَامَةُ
۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الصَّغَرِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا۔

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَذَاكَ خَيْبَرُ وَالْحُدَيْبِيَّةُ وَبُؤَيْرُ حُنَيْنٍ وَبُؤَيْرُ الْقُرْدَاءِ قَالَ يَزِيدُ وَنَسِيتُ بَقِيَّتَهُمْ۔

باب ۵۱۴ غَزْوَةُ الْفَتْحِ

وَمَا بَثَّ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْطَعْجَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ خَبْرَهُمْ بَعْدَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعْفَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَعَشِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالْمُسَيَّرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخَ فَإِنَّ فِيهَا طَوْعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوا مِنْهَا قَالَ نَا انْطَلَقْنَا نَعَادِي بِأَخِيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَادْخَلْنَا بِالطَّوْعِيْنَةِ قُلْنَا لَهَا أَخْبِرِيْنَا الْكِتَابَ ثَالِثَ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَنُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الْكِتَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ بَاقِهَا مَا قَاتَيْنَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْطَعْجَةَ إِلَى نَاسٍ مِنْ الْمُشْرِكِيْنَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا؟

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَكَ تَعَجَّلَ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأًا مُلْصَقًا فِي قَدْرَيْشٍ يَقُولُ كُنْتُ حَلِيفًا وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهَا قَرَابَاتٌ يَحْسُونُ أَهْلِيَهُ حُدُودَ أَمْوَالِهِمْ فَأَجَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَخْلَا عَنْهُمْ هَدِيدًا يَحْسُونُ قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُمُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكَفَرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبُ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمُ بِالْمُودَّةِ إِلَى قَوْلِهِ فَقَدْ مَلَ سَوَاءُ السَّبِيلِ ۝

باب ۱۵ غزوة الفتح في رمضان

۱۴۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ - قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ - وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَوْبَيْدَ الْمَاءَ الَّذِي بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُصْفَانَ أَفْطَرَهُ فَكَهْ يَزِلُّ مَفْطَرًا حَتَّى اسْتَلَخَ الشَّهْرَ ۝

انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے بارے میں فیہر کرنے میں آپ مجھ پر فرمائیں (مکہ کی زندگی میں) میں قریش کے ساتھ رہتا تھا، انہوں نے کہا کہ میں قریش کا حلیف تھا، ان سے میری کوئی قرابت نہیں تھی، لیکن جو دوسرے مہاجرین آپ کے ساتھ ہیں، ان سب کی قریش کے ساتھ قرابت ہے، اس لیے ان کے عزیز و اقرباء (مکہ کے) وہاں ان کی اولاد اور ان کے اموال کی حفاظت کرتے، لیکن چونکہ میرا ان سے کوئی نسب تعلق نہیں تھا، اس لیے میں نے چاہا کہ ان پر ایک احسان کروں اور وہ اس کے بدلہ میں مکہ میں موجود امیر سے رشتہ داروں کی حفاظت کریں، میں نے یہ کام اپنے دین سے بچ کر نہیں کیا ہے اور اسلام لانے کے بعد میرے دل میں کفر کی حمایت کا کوئی جذبہ ہے۔ اس پر ان حضرات نے فرمایا کہ واقعی انہوں نے تمہارے سامنے سچی بات کہہ دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں لیکن ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ غزوہ بدر میں شریک رہے ہیں، اور تمہیں کیا معلوم۔ اللہ تعالیٰ جو غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں کے اعمال پر واقف ہے، وہ کہہ گا کہ اس نے ان کے متعلق خود فرمایا ہے کہ ”جو چاہو کرو، میں نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے“ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو، میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کہ ان سے تم اپنی محبت کا اظہار کرتے ہو، ارشاد ”فقد ضل سواد السبیل نک“

۵۱۵ - غزوہ فتح مکہ رمضان میں ہوا تھا۔

۱۴۱۵ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقیل نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ فتح مکہ رمضان میں کیا تھا۔ (نہر کاٹنے) بیان کیا، کہ میں نے ابن مسیب سے سنا، وہ بھی اسی طرح بیان کرتے تھے۔ ابو عبیدہ سے روایت ہے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ غزوہ فتح کے لیے جلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے، لیکن جب آپ مقام کو دیکر پہنچے جو قدید اور عسفان کے درمیان ایک چٹان ہے تو آپ نے روزہ توڑ دیا۔ اس کے بعد ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا، یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو گیا۔

سہ کریو سافر تھے اور جاہ و مقصد تھا۔ روزہ سے انسان قدرنا کمزور ہوتا ہے، جو خاص طور سے عباد کے وقت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے یہی وجہ تھی کہ ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزے نہیں رکھے اور نہ ہی صحابہ نے۔ ۝ جلد دوم

۱۴۱۶ھ - مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں معمر بن خزی، کہا کہ مجھے زہری نے خبر دی، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے لیے) مدینہ سے روانہ ہوئے آپ کے ساتھ دس ہزار کالاش کرتھا۔ یہ واقعہ شہر کے نصف سال گذر جانے کے بعد کا ہے چنانچہ آل حضورؐ اور آپ کے ساتھ جو مسلمان تھے، مکہ کے لیے روانہ ہوئے۔ آل حضورؐ بھی روزے سے تھے اور عام مسلمان بھی۔ لیکن جب آپ مقام کدیر پہنچے، جو قدیر اور عسفان کے درمیان ایک چشمہ ہے تو آپ نے روزہ توڑ دیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی روزہ توڑ دیا۔ زہری نے فرمایا کہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے آخری عمل پر ہی مشد کی بنیاد رکھی جائے گی۔

۱۴۱۷ھ - مجھ سے عیاض بن ولید نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ اعلیٰ نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں جنین کی طرح تشریف لے گئے۔ مسلمانوں میں اختلاف تھا کہ آل حضورؐ روزے سے ہیں یا نہیں اس لیے بعض حضرات تو روزے سے تھے اور بعض نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ لیکن جب آل حضورؐ اپنی سواری پر پوری طرح بیٹھ گئے تو آپ نے برتن میں دودھ یا پانی طلب فرمایا راوی کو شک تھا، چنانچہ برتن آپ کے ہاتھ میں دے دیا گیا یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) آپ کے کچا دے پر رکھ دیا گیا پھر آپ نے لوگوں کو دیکھا اور جن لوگوں نے پہلے سے روزہ نہیں رکھا تھا، انھوں نے روزہ داروں سے کہا کہ اب روزہ توڑ لو۔ اور عبدالرزاق نے کہا، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ فتح کے لیے روانہ ہوئے۔ اور حاد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۱۴۱۸ھ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے

۱۴۱۶ھ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّسَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ بِثَمَانٍ مِائَتَيْنِ وَخَمْسِينَ وَخَمْسِينَ مِنَ الْمُطْعَمَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَسَارَ رَهْوَ وَمِنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ نَحْوُ مِائَتَيْنِ وَخَمْسِينَ وَهَؤُمَا بَنِي عُسْفَانَ وَتَدِيدُ أَفْطَرُوا أَفْطَرُوا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ ۖ

۱۴۱۷ھ - حَدَّثَنِي عِيَّاضُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُسَيْنٍ وَالنَّاسُ فُجْتُخُونَ فَصَابَحُوا وَفُطِرُوا فَلَمَّا اسْتَدَى عَلَى رَاحِلَتِهِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصَّوَامِ أَفْطَرُوا وَكَانَ عَبْدُ الرَّسَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ بِثَمَانٍ مِائَتَيْنِ وَخَمْسِينَ وَخَمْسِينَ مِنَ الْمُطْعَمَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَسَارَ رَهْوَ وَمِنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ نَحْوُ مِائَتَيْنِ وَخَمْسِينَ وَهَؤُمَا بَنِي عُسْفَانَ وَتَدِيدُ أَفْطَرُوا أَفْطَرُوا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ ۖ

۱۴۱۸ھ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ جَابِلٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

اے مشہور روایتوں میں ہے کہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ جنین کے لیے شوال میں فتح مکہ کے بعد تشریف لے گئے تھے۔ محدثین نے اس روایت کے متعلق لکھا ہے کہ آل حضورؐ نے رمضان ہی میں غزوہ جنین کا ارادہ کیا تھا اور راوی نے آپ کے ارادے کی تعبیر ایسے لفظ سے کی ہے جس کے معنی روانہ ہونے اور ہم پر جانے کے ہیں بہر حال روایات اور واقعات بیان کرتے ہوئے اس طرح کی تحریر میں کوئی استبعاد اور اجنبیت نہیں ہے۔

ثَالِ سَا فَدَّرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بَابًا
مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارَ الْيَوْمِ ثُمَّ شَرِبَ
فَا فَطَرَحَتْ قَدِيمَ مَكَّةَ - قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يَقُولُ - صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الشَّفَرِ وَفَا فَطَرَحَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ
شَاءَ أَفْطَرَ -

پارا ۱۵۱۹ اِنَّ زَكْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الثَّانِيَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ

۱۴۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا سَارَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ
فَبَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ أَبُو سَفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَ
حَكِيمُ بْنُ حِرَاهٍ وَبَدِيلُ بْنُ وَرْقَاءٍ يَلْتَمِسُونَ
الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَا قَبِلُوا لِيَسِيرُوا حَتَّى أَتَوْا مَدَنَ الظُّهْرَانِ
فَا ذَا هُمْ بِبَيْتِ بْنِ كَاتِبٍ يَمِيرُ عَرَفَةَ فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ
مَا هَذَا لَكَ أَتَاهَا بَنِيَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ بَدِيلُ بْنُ
وَرْقَاءٍ بَنِيَانُ بَنِي عَتَبَةَ وَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ عَمْرُو
أَفْكَ مِنْ ذَلِكَ فَذَاهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا ذَرَكُوهُمْ فَا خَذُواهُمْ فَا تَوَا
بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ فَا سَلَّمَ أَبُو سَفْيَانَ
فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِعَبَّاسٍ وَحُفَسِ أَبُو سَفْيَانَ عِنْدَ حَقْمِ
النَّخِيلِ حَتَّى يَنْظُرُوا إِلَى السَّيْلَيْنِ فَبَسَّ الْعَبَّاسُ
فَجَعَلَتْ الْقَبَائِلُ تَتَرَدَّدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَمَرُّ كَتَيْبَةً كَتَيْبَةً عَلَى أَبِي سَفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتَيْبَةٌ
قَالَ يَا عَبَّاسُ مِنْ هَذِهِ قَالَ هَذِهِ عِفَارَةُ قَالَ مَالِي
وَلِيخَارُ ثُمَّ مَرَّتْ كَتَيْبَةٌ قَالَ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ
سَعْدُ بْنُ هُدَيْجٍ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ وَمَرَّتْ سَلِيمُ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں
سفر شروع کیا۔ آپ روزے سے تھے لیکن جبہ تمام عسکان پر پہنچے تو پانی
طلب فرمایا۔ دن کا وقت تھا اور آپ نے وہ پانی پیا تا کہ لوگ دیکھ لیں پھر
آپ نے روزہ نہیں رکھا اور کہیں داخل ہوئے۔ بیان کیا کہ ابن عباس رضی
اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں (بعض اوقات)
روزہ بھی رکھا ہے اور (بعض اوقات) نہیں بھی رکھا۔ اس لیے (سفر میں)
جس کا بھی چاہے روزہ رکھے اور جس کا بھی چاہے نہ رکھے۔

۵۱۶ - فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
علم کہاں نصب کیا تھا؟

۱۴۱۹ - آپ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو قریش کو اس کی اطلاع مل گئی تھی۔
جہاں چوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے مکہ سے نکلے۔ یہ لوگ چلتے
چلتے مقام مر الظہران پر جب پہنچے تو انھیں جگہ جگہ حجتی مروئی دکھائی دی۔
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مقام عرفہ کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا، یہ آگ کسی
سے؟ یہ تو عرفہ کی آگ کی طرح دکھائی دیتی ہے۔ اس پر بدیل بن ورقاء نے کہا کہ
یہ نبی مکرو (یعنی قبائلا کا قبیلہ) کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ نبی عمر کی
تعداد اس سے بہت کم ہے۔ اسے میں آں حضور کے محافظ دستے نے انھیں
دیکھ لیا، اور پھر کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے پھر ابوسفیان
نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے دھڑکی طرف
بڑھے تو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوسفیان کو ایسی گدڑ لگا کر پر روکے
دکھو جہاں گھوڑوں کا جاتے وقت سے اڑو جا رہا ہو تا کہ وہ مسلمانوں کی طاقت
قوت کو دیکھ لیں چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ انھیں ایسے ہی مقام پر روک کر
کھڑے ہو گئے اور حضور اکرم کے ساتھ قبائل کے دستے ایک ایک کر کے ابوسفیان
رضی اللہ عنہ کے سامنے سے گزرنے لگے، ایک دستہ گزرا تو انھوں نے پوچھا عباس!
یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ یہ قبیلہ غفار ہے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ مجھے غفار سے کیا سروکار پھر قبیلہ جہینہ گزرا تو ان کے متعلق بھی انھوں
نے یہی کہا، قبیلہ سلیم گزرا تو ان کے متعلق بھی یہی کہا۔ آخر ایک دستہ سامنے آیا

فَقَالَ مَثَلُ ذَلِكَ حَتَّى أَقْبَلْتُ كَيْفِيَّةً لَمْ يُمْثَلْهَا
قَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَ هَؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ عَلَيْهِمُ سَعْدُ
بْنُ عُبَادَةَ مَعَ الرَّايَةِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا
أَبَا سَعْدَيَانَ الْيَوْمَ يُكُونُ الْمَلْحَمَةُ الْيَوْمَ تُشْتَلُ
الْكَعْبَةُ فَقَالَ أَبُو سَعْدَيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَ الْيَوْمُ
الْكَعْبَةُ مَا رَأَيْتُ حَبَّاءَ مَاتَ كَيْفِيَّةً وَهِيَ أَهْلُ
الْكَعْبَةِ فِيهِ رَحِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَهْلُهَا وَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَعَ الزَّكِيِّ بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي سَعْدَيَانَ قَالَ لَكَ تَعْلَمُ
مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ؟ قَالَ كَذَا وَكَذَا
فَقَالَ كَذَابٌ سَعْدُ قَالَ لَكِنَّ هَذَا الْيَوْمَ يُعْظَمُ اللَّهُ
فِيهِ الْكَعْبَةُ وَكَيَوْمَ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ قَالَ وَأَمَّا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرَكُوا بَيْنَهُ
بِالْعَجُونِ قَالَ عُدُوهُ وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جَبْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزَّكِيِّ بْنِ الْعَوَّامِ
يَا أَبَا عَبِيدٍ إِنَّ هَهُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ تَرَكُوا الرَّايَةَ قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَيْنِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنَ الْأُخْرَى
مَكَّةَ مِنْ كَذَا وَخَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَذَا
فَقِيلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَحِلًا فِي حَبَشٍ بَنِ الْأَشْعَرِ وَكَرَزَ
۱۲۲۰- هَذَا ثَمَانُ أَمْوَالٍ وَلَيْدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
مَعَاذِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ مَعْظَلٍ
يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ عَلَى نَافِقِهِمْ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ
يُرْجَعُ- دَامَ لَوْلَا أَنْ يُجَنِّمَ النَّاسُ حَوْلِي
لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعْتُ-

۱۲۲۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا
سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ

اس جیسا فوجی دستہ نہیں دیکھا گیا ہوگا۔ ابوسفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟
عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انصار کا دستہ ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ
عنہ اس کے امیر ہیں اور انھیں کے ہاتھ میں انصار کا علم ہے سعد بن عبادہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابوسفیان! آج کا دن گھمسان کی جنگ کا دن ہے۔
آج کعبہ یعنی حرم حلال کر دیا گیا ہے۔ ابوسفیان اس پر بولے، اے عباس!
(فریش کی اس) ہلاکت و بربادی کے دن تمھاری مدد کی ضرورت ہے! پھر
ملک اور دستہ آیا، یہ سب سے چھوٹا دستہ تھا، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور آپ کے صحابہ تھے۔ ان حضوروں کا علم زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اٹھائے
ہوئے تھے۔ جب اس حضور ابوسفیان کے قریب سے گزرے تو انھوں نے
کہا، آپ کو معلوم نہیں سعد بن عبادہ کیا کہہ گئے ہیں، ان حضوروں نے دریافت
فرمایا کہ انھوں نے کیا کہا ہے؟ تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہ کہہ گئے
ہیں۔ ان حضوروں نے فرمایا کہ سعد نے غلط کہا۔ بلکہ آج کا دن وہ دن ہے جس میں
اللہ کعبہ کی عظمت اور زیادہ کرے گا، آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا عروہ نے
بیان کیا کہ پھر ان حضوروں نے حکم دیا کہ آپ کا علم منام حجون میں کاڑ دیا جائے۔
عروہ نے بیان کیا اور مجھے نافع بن جبر بن مطعم نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے
عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا فتح مکہ
کے بعد اگر ان حضوروں نے آپ کو سب علم نصیب کرنے کا حکم دیا تھا۔ بیان کیا کہ
اس دن ان حضوروں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ مکہ کے بالائی علاقہ
کد اوی کی طرف سے داخل ہوں اور زبیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نیشی علاقہ)
کد اوی کی طرف سے داخل ہوئے۔ اس دن خالد رضی اللہ عنہ کے دستہ کے دو
صحابی، حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری رضی اللہ عنہما شہید ہوئے تھے۔
۱۲۲۰- ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،
ان سے معاویہ بن قرہ نے بیان کیا، انھوں نے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح
مکہ کے موقع پر اپنے اونٹ پر سوار ہیں اور خوش الحانی کے ساتھ سورہ فتح کی
 تلاوت فرما رہے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ اگر اس کا خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ
مجھے گھیر لیں گے تو میں حضور اکرم کی طرح تلاوت کر کے دکھاتا۔

۱۲۲۱- ہم سے سلیمان بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سعدان
بن یحییٰ نے حدیث بیان کیا، ان سے محمد بن ابی حفصہ نے حدیث بیان کی، ان

الْمُزْهَرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَانَ
عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى الْفَتْحَ يَأْتِي
الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ عِنْدَ خَالِ ابْنَتِي مُتَوَّيًّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهَكَذَا تَرَكْنَا عَقِيلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا
يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ
قَبْلَ الْمَزْهَرِيِّ وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَلِبٍ قَالَ وَرِثَهُ
عَقِيلٌ وَطَالِبٌ - قَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ الْمَزْهَرِيِّ أَنَّهُ
مَنْزِلٌ عِنْدَ ابْنِ حَجَّيْبٍ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ حَجَّةٍ
وَلَا نَزَلَ مِنَ الْفَتْحِ :

۱۴۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الدَّرْدَاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَزِلُنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِذَا
فَتَحَ اللَّهُ الْخَيْفَ حَيْثُ تَقَامِسُوا عَلَى
الْكُفْرِ :

۱۴۲۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
أَخْبَرَنَا أَبُو شُعَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ارْأَدْنَا
مَنْزِلَنَا عِنْدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مُجِيفٌ بَعِيٌّ كَمَا نَهَيْتُمْ تَقَامِسُوا عَلَى
۱۴۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُزْعَنَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ
شُعَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ
يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمَغْفِرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ
جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَبِيرَةِ فَقَالَ
اقتله قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنِ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيزُ
نَرَى وَاللَّهِ أَغْلَهُ يَوْمَئِذٍ مُحَرِّمًا :

۱۴۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
عَمِيئَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَجَّيْبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مُعَذَّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى

سے زہری نے ان سے علی بن حسین نے ان سے عمرو بن عثمان نے اور ان سے اسامہ
بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ! کل (مکہ میں) آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟
آں حضور نے فرمایا۔ ہمارے لیے عقیل نے کوئی گھر ہی کہاں چھوڑا ہے! پھر
آں حضور نے فرمایا کہ مؤمن، کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ کافر مؤمن کا وارث
ہو سکتا ہے۔ زہری سے پوچھا گیا کہ پھر ابوطالب کی وارثت کسے ملتی تھی؟ انھوں نے
بتایا کہ ان کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے معمر نے زہری کے واسطے سے
اسامہ رضی اللہ عنہ کا سوال یوں نقل کیا ہے کہ (آپ اپنے حج کے لیے کہاں قیام
فرمائیں گے؟ اور یونس نے اپنی روایت میں) حج کا ذکر کیا ہے اور فتح مکہ کا۔

۱۴۲۲ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی،
ان سے ابوالدرداء نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے اور ان سے ابورہیرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انشاء اللہ! ہماری قیام گاہ
اگر اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی تو، خیف بنی کنانہ میں ہوگی جہاں قریش نے کفر
کے لیے عہد کیا تھا حضور اکرم اور بنو مطلب اور بنو ہاشم کو مکہ سے دال نکال دینے
اور ان سے ہر طرح کا تعلق قطع کر لینے کے لیے)۔

۱۴۲۳ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث
بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابورہیرہ رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین کا اردو کیا تو فرمایا کہ انشاء
اللہ! کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں قریش نے کفر کے لیے عہد و پیمان کیا تھا۔
۱۴۲۴ - ہم سے یحییٰ بن مزعان نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ فتح مکہ کے
موقع پر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو سر مبارک پر چڑھتی، آپ نے
اسے اتار ہی تھا کہ ایک صاحب نے آپ کے عرض کی کہ ابن خطل کعبہ کے پردہ سے چٹا
ہوا ہے۔ آں حضور نے فرمایا کہ اسے دوہیں قتل کر دو۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا، جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اہرام باندھے ہوئے
نہیں تھے۔

۱۴۲۵ - ہم سے صفوان بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں
ابن ابی یحییٰ نے، انھیں مجاہد نے، انھیں ابویوسف نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو

بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے، ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھڑی سے، جو دست مبارک میں تھی، مارتے جاتے اور اس آیت کی تلاوت کرتے جاتے کہ ”حق قائم ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا حق قائم ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا۔“

۱۴۲۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آئے تو آپ بیت اللہ میں اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک اس میں بت موجود رہے بلکہ آپ نے حکم دیا اور بتوں کو باہر نکال دیا گیا، انھیں میں ایک قصور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی بھی تھی اور ان کے اھول میں (پانسہ کے) تیر تھے۔ ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ان مشرکین کا برا کرے، انھیں خوب جحیم تھا کہ ان بزرگوں نے کبھی پانسہ نہیں بھینکا پھر آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اندر چاروں طرف تکمیر کی، پھر بارگشتہ لایا۔ آپ نے اندر نہ داخل ہوئے تھے۔ اس روایت کی متابعت معمر نے ایوب کے واسطے سے کی۔ اور دمیہ نے بیان کیا، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے،

۵۱۷۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ کے بالائی علاقہ کی طرف سے داخلہ۔

اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر فتح مکہ کے دن مکہ کے بالائی علاقہ کی طرف سے شہر میں داخل ہوئے تھے، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ اور کعبہ کے حاجب عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، آخر اپنے اونٹ کو آپ نے مسجد میں بٹھایا اور بیت اللہ کی گنجی لانے کا حکم دیا۔ پھر آپ بیت اللہ کے اندر گشتہ لایا۔ آپ کے ساتھ اسامہ بن زید بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ آپ اندر کافی دیر تک ٹھہرے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُونَ وَثَلَاثَةَ نَحْبٍ فَجَعَلَ يَطْعُمُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ حَيَّ عَلَى الْحَقِّ وَهَيَّا لِلْبَاطِلِ حَيَاةً لِحَقٍّ وَمَا يُبِيدُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَفَاءَ أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْأُلُوهَةُ فَأَمَرَهَا فَأُخْرِجَتْ فَأُخْرِجُوا مُوسِمًا إِلَى بَرَاهِيمَ وَرَأْسًا عَيْلٍ فِي أُمَيْدٍ بَيْتًا مِنَ الْأَنْتِ لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلَمَّ اللَّهُ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَغْنَسُوا بِهَا فَطُرُقًا دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَهُ يَمِينٌ فِيهِ ثَلَاثَةٌ مَعَهُ عَنْ أَيُّوبَ - وَقَالَ وَهَبُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ الْوُحُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ

وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا اسْمَ ابْنِ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُلَفَةَ مِنَ الْحَبَابَةِ حَتَّى آتَا فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اسْمَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ حُلَفَةَ

۱۵۔ اس سے پہلے ایک حدیث گذر چکی ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعیبی علاقہ سے داخل ہوئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بالائی علاقہ سے داخل ہونے کا حکم دیا۔ اس روایت میں اس کے خلاف ہے یعنی خود ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم بالائی علاقہ سے داخل ہوئے تھے۔ اگرچہ شیخ نے اسی روایت کو ترجیح دی ہے۔

فَمَكَثَ فِيهِمْ مَخَارَاطًا طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعَ
النَّاسَ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ
فَوَحَّدَهُ بِدَلَّةٍ وَدَمَّ آيَةَ الْبَابِ فَأَمَّا فَسَالَهُ
أَيُّ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ دَلَّةً إِلَى الْمَكَانِ
الَّذِي مَلَى فِيهِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَنَسَّيْتُ
أَنْ أَسْأَلَهُ كَمَا مَلَى مِنْ
سَجْدَةٍ.

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ
بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
عَاشِشًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَّاءِ الْبَيْتِ بِأَعْلَى
مَكَّةَ، فَأَفْجَأَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَوَهَّيْتُ فِي كَدَّاءِ.

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَّاءِ
بِأَعْلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْفَتْحِ

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَمْرِو بْنِ أَبِي لَيْسَى مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّ
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلَأُ الْقُلُوبَ غَيْرَ مَخَافَةٍ
فَاتَّهَزَ كَذِبًا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ثُمَّ
مَلَى ثَنَاءً دَلَّاتٍ قَالَتْ لَهَا أَسَاكَ مَلَى مَلَاةً أَحَقَّ
مِنْهَا غَيْرَ أَنَّ سَبْعَةَ الشُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب ۵۱۹

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الْفَتْحِ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ عَاشِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جب باہر تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آگے بڑھے، عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اندر جانے والوں میں تھے انھوں
نے بیت اللہ کے دروازے کے پیچھے ہلال رضی اللہ عنہ کو کھڑے
ہوئے دیکھا اور ان سے پوچھا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں
نماز پڑھی ہے۔ انھوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں آپ
نے نماز پڑھی تھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں یہ پوچھنا
بھول گیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

۱۲۲۷۔ ہم سے شعیب بن خارجه نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن مسرور نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور
انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ
کے بالائی علاقہ کدواء سے شہر میں داخل ہوئے تھے۔ اس روایت کی متابعت
ابو اسامہ اور وہیب نے کدواء کے ذکر کے ساتھ کی ہے۔

۱۲۲۸۔ ہم سے عبد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم فتح مکہ کے دن مکہ کے بالائی علاقہ کدواء کی طرف سے داخل ہوئے تھے۔

۵۱۸۔ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی قیام گاہ۔

۱۲۲۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،
ان سے عمرو نے، ان سے ابن ابی سیلی نے کہ ام لوی رضی اللہ عنہا کے سوا میں کسی
نے یہ خبر نہیں دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی ہے انھیں
نے بیان کیا کہ جب مکہ فتح ہوا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر غسل کیا اور
آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ آں حضور کو میں نے اتنی ہلکی رکعتیں
کبھی نہیں دیکھا، اس میں بھی آپ کو وح اور سجدے پوری طرح کرتے تھے۔

۱۲۳۰۔ محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عفد نے حدیث بیان
کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوالفتحی نے، ان
سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سارے ایسا اختلاف ہے کہ ان حضرات نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی تھی یا نہیں، اس مضمون کی حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے اور وہ بھی کھجا جا چکا ہے۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَخُجُوعِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي :

۱۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ أَنَّهُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يَدُ خِلْفِي مَعَ أَشْيَاخٍ يَذَرُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ تَذْخِلُ هَذَا الْغُلِّيَّ مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِثْنٌ قَدْ عَلِمْتُمْ - قَالَ قَدْ عَاهَدُ ذَلِكَ يَوْمَ دَعَا فِي مَعْلَمٍ قَالَ وَمَا رَوَيْتُهُ دَعَا فِي يَوْمٍ مِثْلِهِ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِثِّي فَقَالَ مَا تَعْمَلُونَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ حَتَّى حَنَمَ اسْتُورَةً ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِيزَنَا أَنْ نَحْمَدَ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرَ إِذَا نَصَرَنَا وَقَدْ عَلِمْنَا - وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَهُ تَذَرْنِي أَدُلُّكَ يَقُولُ بَعْضُهُمْ شَيْئًا فَقَالَ لِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَكْذَلِكَ يَقُولُ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ ؟ قُلْتُ هُوَ أَحَبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ اللَّهُ لَمَّا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَتَحَ مَكَّةَ فَذَلِكَ عِلْمُهُ أَحَبُّ إِلَيْكَ وَاسْتَغْفِرُكَ إِنَّهُ كَانَ نَسْوَابًا - قَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُهُ مِنْهَا إِلَّا مَا نَعْلَمُ :

۱۲۳۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْمُثَنَّبِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْبٍ الْعَدَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَحْمَدُ رُبَّنَّ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ إِذَا كَانَ فِيهَا الْأَمِيرُ أَحَدًا تِلْكَ قَوْلُهُ قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدَا يَوْمَ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَدْنَاهُ دَعَا قَلْبِي دَعَا

اپنے رکوع اور سجود میں یہ پڑھتے تھے " سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي "۔

۱۲۳۱- ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ مجھے اپنی مجلس میں اس وقت بھی بلا لیتے جب وہ ایک جنگ میں شریک ہونے والے بزرگ بیٹھے ہوتے۔ ان میں سے ایک بزرگ نے کہا، اس نوجوان کو آپ ہماری مجلس میں کیوں لاتے ہیں؟ اس کے جیسے تو ہمارے نیچے ہیں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، وہ تو ان لوگوں میں سے ہے جنہیں آپ لوگ جانتے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر ان حضرات اکابر کو ایک دن انہوں نے بلایا اور مجھے بھی بلایا۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ مجھے اس دن آپ نے اس لیے بلایا تھا تاکہ انہیں دکھا سکوں کہ آپ کا علم و کمال پھر آپ نے دریافت کیا، اذاجاء نصر الله والفتح ورايت الناس يدخلون حتى حنم استورة... کے متعلق آپ لوگوں کا کیا خیال تھا کسی نے کہا کہ ہمیں اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ کی حمد بیان کریں اور اس سے استغفار کریں کہ اس نے ہماری مدد کی اور ہمیں فتح عنایت فرمائی بعض حضرات نے کہا کہ ہمیں اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے اور بعض نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، ابن عباس! کیا تمہاری بھی یہی رائے ہے؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں، ابوجہا پھر تم کیا جواب دو گے؟ میں نے کہا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خوفناک شہادت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح حاصل ہو گئی، یعنی فتح مکہ، تو پھر آپ کی وفات کی نشانی ہے۔ اس لیے آپ اپنے رب کی حمد کی تسبیح کیجئے اور اس کی مغفرت طلب کیجئے کہ وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا وہی میں بھی سمجھتا تھا۔

۱۲۳۲- ہم سے سعید بن شریب نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے مثنبی نے کہا کہ ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ نے (مدینہ کے لیے) عمرو بن سعید سے کہا۔ عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف امویوں کی طرف لشکر بھیج رہے تھے۔ کہ لے لے امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے ایک حدیث بیان کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمائی تھی، اس حدیث کو میرے دونوں کانوں نے سنا، میرے قلب نے

أَبْهَرْتُ عَيْنَيَّ حِينَ تَكَلَّمْتُ بِهِ حَمْدُ اللَّهِ
وَأَسْنَى عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا
اللَّهُ وَلَمْ يُحِبَّ مِمَّا النَّاسُ لَا يَحِلُّ لِرَدِّ مَرِيءٍ
تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ
بِهَا دَمًا وَلَا يَغْضِبَهَا بِهَا شَجَرًا فَإِنْ
أَحَدٌ تَرَكَهُنَّ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنْ أَلَا
إِذْنِ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ تَكُفُّ دَرَانَا
أُذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَحَدُّ
عَادَتِ حُدُومِهَا الْيَوْمَ كَحُدُومِهَا
بِالْأَمْسِ وَلَيْسَ لَكُمْ الشَّاهِدُ الْغَائِبُ
فَقِيلَ لِي فِي شُرَيْحٍ مَاذَا قَالَ لَكَ عَنْهُمْ؟
قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا
أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْخُرْمَ لَا يُصِيدُ
عَاصِبًا وَلَا فَاسَةً أَمِيدًا وَلَا فَاسَةً
مُخْرِجَةً ۖ

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
ثِيَابِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَمِعَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ
وَهُوَ بَيْكَةُ أَنَّ اللَّهَ دَرَسُولُهُ حَذَرَهُ بَيْعَ الْخُمَيْرِ
بِأَنَّهُ مَقَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ رَحِمَنَ الْفَتْحِ

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا
سَفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ أَفْصَحٍ
الْمَسْلُوكَةِ ۖ

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

اس کو محفوظ رکھا اور جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے
تو میں اپنی آنکھوں نے آپ کو دیکھ لیا تھا۔ حضور اکرم نے پہلے اللہ کی حمد ثنا
بیان کی اور پھر فرمایا، بلاشبہ مکہ کو اللہ تعالیٰ نے باحرمیت شہر قرار دیا ہے کسی
انسان نے اسے اپنی طرف سے باحرمیت نہیں قرار دیا ہے۔ اس لیے کسی شخص
کے لیے بھی جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں کہ اس میں کسی
کا خون پیائے اور نہ کوئی اس سرزمین کا کوئی درخت کاٹے، اور اگر کوئی
شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفعِ نیک کے مو تو پریم جنگ سے
اپنے لیے بھی رخصت نکالے تو لوگ اس سے کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ نے
صرف اپنے رسول کو درختوں کی دیر کے لیے اس کی اجازت دی تھی، ہمارے
لیے قطعاً اجازت نہیں ہے، اور مجھے بھی اس کی اجازت، دن کے مختصر سے
حصے کے لیے ملی تھی اور آج پھر اس کی حرمت اسی طرح کوٹ آئی ہے جس طرح
کل یہ شہر باحرمیت تھا، پس جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان کو میرا کلام پہنچا
دی جو موجود نہیں ہیں، البتہ میں کہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ عمر و نے آپ کو
کو پھر کیا جواب دیا تھا؟ تو آپ نے بتایا کہ اس نے کہا، میں اس کے متعلق تو سے
زیادہ جانتا ہوں۔ حرم کسی گنہگار کو پناہ نہیں دیتا، خون کر کے بھاگنے والے
کو بھی پناہ نہیں دیتا اور مفسد کو بھی پناہ نہیں دیتا۔

۱۴۳۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیت نے حدیث بیان
کی ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عطاء بن ابی رباح نے اور ان
سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا، آپ نے فتحِ مکہ کے موقع پر مکہ معظمہ میں فرمایا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول
نے شراب کی خرید و فروخت حرام قرار دی ہے۔

۵۲۰۔ فتح کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ
میں قیام۔

۱۴۳۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی۔ اور ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے حبیب بن ابی اسحاق نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مکہ میں) دس دن قیام کیا تھا
اور اس مدت میں ہم نماز قصر کرتے تھے۔

۱۴۳۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں

عامم نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں انیس دن قیام فرمایا تھا اور اس مدت میں صرف دو رکعتیں چار رکعتوں کی پڑھتے تھے۔

۱۴۳۶ھ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب نے حدیث

بیان کی، ان سے عامم نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں

(فتح مکہ کے) انیس دن تک مقیم رہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ ہم (سفر میں) انیس دن تک نماز قصر پڑھتے تھے لیکن جب

اس سے زیادہ مدت گزر جاتی ہے تو پھر پوری رکعتیں پڑھتے تھے۔

۵۲۱ - اور لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یونس نے حدیث

بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عبداللہ بن عبد بن مسعود

رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ

کے دن ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

۱۴۳۷ھ - مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے

خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے اور انھیں سفین ابی حمید رضی اللہ

عنہ نے، زہری نے بیان کیا کہ جب ہم سے ابو حمید نے حدیث بیان کی تو

سعید بن مسیب کے ساتھ تھے۔ بیان کیا کہ ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا

کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پائی ہے اور آپ کے ساتھ

غزوہ فتح مکہ کے لیے نکلے تھے۔

۱۴۳۸ھ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے

حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ابوقلابہ کے واسطے سے اور ان سے عمرو بن سلمہ رضی

اللہ عنہ نے ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوقلابہ نے فرمایا، عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی

خدمت میں ہو کر کئی نہیں پوچھتے۔ ابوقلابہ نے بیان کیا کہ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر

ہوا اور آپ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جہلیت میں ہمارا قیام ایک چٹھے پر تھا،

جو عام گزرگاہ تھی سو اسرار سے قریب سے گزرتے تو ہم ان سے پوچھتے، لوگوں کا

کیا رجحان ہے اس شخص کا معاملہ کیا ہے (اشارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا)

پھر فتح مکہ واقع ہوئے۔ احناف نے اتنی مدت تک مکہ میں قیام کے باوجود قصر کرنے کی تامل بھیجی بیان کی ہے کہ ممکن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قنات کی نیت رکھی

ہو اور آپ نے وہاں اپنی اقامت حالات پر موقوف رکھی ہو، کیونکہ فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین درمیان تھا۔ اس کے علاوہ اس سفر میں مکہ میں آپ کی اقامت کی مدت مختلف ہے

بعض روایتوں میں پندرہ دن کی مدت بھی بیان کی گئی۔ اس سے پہلے انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں مکہ میں صرف دس دن قیام کا بیان ہے۔ یہ حجۃ الوداع میں ہوا تھا۔

عَامِمٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا يَمُوتُ، وَكَثِيرِينَ ۝

۱۴۳۶ھ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ

عَنْ عَامِمٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرِ بَيْعَةِ عَشْرَةَ

بِقَصْرِ الصَّلَاةِ ۝ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ۝ وَخَلُّنَا

نَقْصَرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ ثَلَاثَةِ عَشْرَةَ فَإِذَا زِدْنَا

أَتَمَمْنَا ۝

۵۲۱ ۝ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ

ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَعْلَانٍ عَنْ

صُعَيْبٍ ۝ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَدَامَنَ وَجْهَهُ عَامَ الْفَتْحِ ۝

۱۴۳۷ھ - حَدَّثَنِي الْإِسْهَاقُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُنَيْنِ بْنِ جَبَلَةَ

قَالَ أَخْبَرَنَا وَخَنَّ مُعَاذُ بْنُ الْمُسَبِّبِ قَالَ ۝

رَعَاهُ أَبُو جَبَلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ مَعَهُ

عَامَ الْفَتْحِ ۝

۱۴۳۸ھ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْثَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

زَيْدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ أَبِي فِلَاةٍ عَنْ عُمَرَو بْنِ سَلَمَةَ

قَالَ قَالَ لِي أَبُو فِلَاةٍ ۝ أَلَا تَلْعَاةَ فَتَسْأَلُ ۝

قَالَ فَكَفَيْتُهُ مَسْأَلَتَهُ ۝ فَقَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَسَدٍ

الْأَثَرِ ۝ وَكَانَ يَمُرُّ بِهَا الرُّكَّابُ ۝ فَتَسْأَلُ لَهُمْ

مَا لَيْسَ ۝ يَا لَيْسَ مَا هَذَا الرَّجُلُ ۝ فَيَقُولُونَ

يَنْزِعُهُمُ اللَّهُ ۝ أَرَأَيْتُمْ أَوْحَى إِلَيْهِ أَوْ أَوْحَى

یہ لوگ بتاتے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے انھیں اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ ان پر وحی نازل کرتا ہے یا اللہ نے ان پر وحی نازل کی ہے۔ وہ قرآن کی کوئی آیت سننا تھا۔ میں وہ کلام یاد کر لیتا تھا، اس کی باتیں میرے دل کو لگتی تھیں۔ اور ہر سارا عرب فتح مکہ پر اپنے اسلام کو موقوف کیے ہوئے تھا، ان کا کہنا یہ تھا کہ اس نبی کو اور اس کی قوم رقریش کو بخش دے، اگر وہ ان پر غالب آگئے تو پھر واقعی وہ سچے نبی ہیں جتنا بچہ فتح مکہ جب حاصل ہو گئی تو ہر قوم نے اسلام لانے میں پہل کی اور میرے والد نے بھی میری قوم کے اسلام میں جدی کی۔ پھر جب وہ (مدینہ سے) واپس آئے تو کہا کہ میں، خدا گواہ ہے، ایک سچے نبی کے پاس سے آ کر ہوں، انھوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ فلاں غلام اس طرح فلاں وقت پر تھا کہ وہ اور فلاں غلام اس طرح فلاں وقت پر تھا کہ وہ اور جب غلام کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور امانت وہ کرے جسے قرآن سب سے زیادہ محفوظ ہو۔ لوگوں نے جائزہ لیا کہ کسے قرآن سب سے زیادہ محفوظ ہے (تو کوئی شخص (ان کے قبیلے میں) مجھ سے زیادہ قرآن کا حافظ نہیں ملا کہ میرے پاس آئے جانے سواروں سے سن کر قرآن مجید یاد کر لیا کرتا تھا، چنانچہ مجھے لوگوں نے امام بنایا، حالانکہ اس وقت میری عمر چھ یا سات سال کی تھی اور میرے پاس ایک ہی چادر تھی، جب میں اسے لپیٹ کر اکبھہ کرتا تو اوپر ہو جاتی اور چھپانے کی جگہ بھل جاتی، اس پر قبیلہ کی ایک عورت نے کہا تم اپنے قاری راہم (امام) کا سرس تو سیلے چھپا لو۔ آخر انھوں نے کچھ اظہار اور میرے لیے ایک قمیص بنائی میں جتنا خوش اس قمیص سے ہوا، اتنا کسی اور چیز سے نہیں ہوا تھا۔

۱۴۳۹ھ - مجھ سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور روایت نے کہا، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتبر بن ابی وقاص نے (زائد جاہلیت میں) اپنے بھائی سعد رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ وہ زمرہ کی باندی سے پیدا ہونے والے بچے کو اپنی پرورش میں لے لیں، عتبر نے کہا تھا کہ وہ میرا لڑکا ہوگا چنانچہ جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے زمرہ کی باندی کے لڑکے کو ملے لیا۔ پھر وہ اسے لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ عتبر بن زمرہ رضی اللہ عنہ بھی آئے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے تو یہ کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے، بھائی نے وصیت کی تھی کہ وہ اسی کا

اللہ یکذا فکنت اُحفظ ذلک الکلام وکانتا یُغیر فی صدیقی وکانت العرب یتکلمون بلسانہم الفصح فقیولون انکم کوا و قد مت فانہ ان کلہم علیہم فہو سببی مادی فلما کان وقت اهل الفتح باذکر کل قوم بلسانہم بعد اذ ابی قحی بلسانہم فلما قدیم قال حبکم واللہ من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم حقا فقال متوا احلہ کذا فی جنین کذا و صلو کذا فی جنین کذا فاذا احضرت الصلاة فلیؤدین احدکم ولیؤمکم اکثرکم فزانا فمتوا فکلکم بکن احد اکثر فزانا فلیما کنت استلتم من الرکبان فقد متونی بین یدہم واما ابن سبت اذ سلج سینین - وکانت علی بزدۃ کنت اذا سجدت تغلصت عقی فقالت امراة من العقی الا تخطوا عنا است فارتکب فاشتدوا ففعلوا لی تمیما فما فیرحت بشیء فدی بذلک القمیص :

۱۴۳۹ھ - حدیثی عبد اللہ بن مسعود عن مالک عن ابن شہاب عن عروہ بن الزبیر عن عائشہ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم - وقال النبی حدیثی یونس عن ابن شہاب اخبر فی عروہ بن الزبیر ان عائشہ قالت کان عتبر بن ابی وقاص عہد الی اخیه سعد ان یقبض ابن ولید ذمعة وقال عتبر انہ ابی فلما قدیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکة فی الفتح احلہ سعد بن ابی وقاص ابن ولید ذمعة فا قبل یم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لڑ کا ہے لیکن عید بن زمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ دعویٰ تھا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بیٹا ہے، میرے والد زمرہ کا بیٹا ہے کیونکہ انھیں کے فراتش پر پیدا ہوا ہے۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زمرہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھا تو وہ واقعی رسد رضی اللہ عنہ کے بھائی احمہ بن ابی وقاص کی صورت تھا، لیکن ان حضور نے قانون شریعت کے مطابق فیصد یہ کہ لڑے عید بن زمرہ! یہ تمہارے ہی ساتھ ہے گا، یہ تمہارا بھائی ہے، کیونکہ یہ تمہارے والد کے فراتش پر یعنی اس کی باندی کے بطن سے پیدا ہوا ہے لیکن دوسری طرف امام المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا سے جو زمرہ کی صاحبزادی تھیں، فرمایا، سودہ! اس لڑکے سے پرہ کیا کرنا، کیونکہ آپ نے اس لڑکے میں عتبہ بن ابی وقاص کی شباهت پائی تھی۔ ان شبہا نے بیان کیا ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لڑکا، "فراتش" کے تحت ہوتا ہے، اور زنا کرنے والے کے حصے میں تاجر ہے۔ ان شبہا نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس آخری ٹکڑے کو بہت بلند آواز سے بیان کیا کرتے تھے۔ (اس حدیث پر نوٹ لکھ رکھا ہے)

۱۴۴۰۔ ہم سے محمد بن مقال نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انھیں یونس بن خرقہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انھیں زبیری نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ عروہ فرج (حکم) کے وقت پر ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چوری کر لی تھی اس عورت کی قوم گجرانی ہوئی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تاکہ وہ ان حضور سے اس کی سفارش کر دی کہ اس کا ہاتھ سزا کے طور پر کاٹا جائے، عروہ نے بیان کیا کہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں ان حضور سے گفتگو کی تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا، تم مجھ سے اللہ کا قلم کہو کہ وہ ایک حد کے بارے میں سفارش کرنے آئے ہو! اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میرے لیے دعا سے مغفرت کیجیے، یا رسول اللہ! پھر وہ پھر ان حضور نے صحابہ کو مخاطب کیا اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد فرمایا، اما بعد، تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہو گئے کہ اگر ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، لیکن اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرنے، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے، اگر ناظر نبوت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹوں گا۔ اس کے بعد ان حضور نے اس عورت کے لیے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا گیا۔ پھر انھوں نے صدق دل سے توبہ کر لی اور شاہی بھی کر لی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعد میں وہ میرے یہاں آتی تھیں اور کوئی

وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ رُمَّةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هَذَا ابْنُ أَخِي عُمَيْرٍ إِلَى أَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ رُمَّةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ أَخِي هَذَا ابْنُ رُمَّةَ وَلَدًا عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةَ رُمَّةَ فَإِذَا اشْتَبَهَ النَّاسَ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ هُوَ أَهْلُكَ يَا عَبْدُ بْنُ رُمَّةَ مِنْ أَهْلِ أَتَنَ وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِمَا رَأَيْ مِنْ سَتْبِمِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ۔ قَالَ ابْنُ شَيْبَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا لَكَ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِدِ الْحَجَرِ۔ وَقَالَ ابْنُ شَيْبَانَ وَ كَانَ أَكْبَرُ هَمَزَةً يَصْبِيحُ بِنَا لَكَ ۝

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَالٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَخَذِرَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَتَشَفَعُونَ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ كَلِمَةً أُسَامَةُ يَنْهَاهَا تَلَوْنَ وَحْدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَكَلِّمُنِي فِي حَدِّهِ مِنْ حَدِّ وَدِائِهِ؟ قَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعِشَاءُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا لَعْنَةُ قَائِلِهَا أَهْلَكَ النَّاسُ قَبْلَكَ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ السَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَمَّا وَعَلَيْهِمُ الْخُذُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ لَوَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَفَطَعْتُ مِذْبَاحَهُ ثُمَّ أَهَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَطَعَتْ بِيَدِهَا فَخَسَنَتْ تَوْبَعًا لَعْنَةُ ذَلِكَ وَمَنْ وَجَّهَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ

ضرورت ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیتی۔

۱۴۴۱- ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے بیان کیا اور ان سے مجاشع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بھائی کو لے کر حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اسے اس لیے لے کر حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ ہجرت پر اس سے بیعت لے لیں، آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت کرنے والے اس کی فضیلت و ثواب کو حاصل کر چکے (دوراب مدینہ کی طرف) مکہ سے ہجرت باقی نہیں رہی یہی نے عرض کی، پھر آپ اس کے کس چیز کا بعد رجعت الیں گے، آپ حضور نے فرمایا، ایمان، اسلام اور جہاد کا، پھر میں دعا شروع رضی اللہ عنہ کے بھائی، ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ملا، آپ دونوں بھائیوں سے بڑے تھے، میں نے آپ سے بھی اس حدیث کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجاشع نے حدیث ٹھیک طرح بیان کی۔

۱۴۴۲- ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نہدی نے اور ان سے مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ میں (اپنے بھائی) ابو سعید رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سے ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے۔ آپ حضور نے فرمایا کہ ہجرت کی فضیلت و ثواب تو ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ختم ہو چکا، البتہ میں اس سے اسلام اور جہاد پر بیعت لیتا ہوں پھر میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مل کر ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ مجاشع نے ٹھیک طرح حدیث بیان کی اور خالد نے ابو عثمان کے واسطے سے بیان کیا، ان سے مجاشع رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اپنے بھائی خالد رضی اللہ عنہ کو لے کر آئے تھے۔

۱۴۴۳- محمد بن محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے مجاہد نے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی کہ میرا ارادہ ہے کہ شام ہجرت کر جاؤں فرمایا، اب ہجرت باقی نہیں رہی جہاد ہی باقی رہ گیا ہے اس لیے جاؤ اور خود پیش کرو، اگر تم نے کچھ البتہ ترقبہا وردہ واپس آ جانا نہ فرمے بیان کیا کہ میں شعبہ نے خبر دی، انھیں ابو ہریرہ نے خبر دی، انھوں نے مجاہد سے سنا کہ جب میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ

ذُکِّرْتُ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَمْرًا فَحَاجَّهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۴۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُبَيْرٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ بِأَخِي لِيَتَّبَاعِي عَلَى الْهَيْجَرَةِ قَالَ ذَهَبَ أَهْلُ الْهَيْجَرَةِ مِمَّا فِيهَا فَقُلْتُ عَلَى آخِي شَيْءٌ يُتَّبَعُهُ؟ قَالَ أَتَابِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْأَيْمَانِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ بَعْدَ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي

مُجَاشِعٌ ۱۴۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ انْطَلَعْتُ بِأَخِي مَعْبُدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَّبَاعِي عَلَى الْهَيْجَرَةِ قَالَ مَضَيْتُ الْهَيْجَرَةَ لِيَهْلِكَا أَتَابِعُهُ، عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ - قَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ أَنَّ خَبَاءً يَأْخِيهِ

مُعَالِيْدُ ۱۴۴۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْنَدٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُجَاشِعٍ قُلْتُ يَا بَنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَهَاجِرَ إِلَى الشَّامِ قَالَ لَا هَيْجَرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ فَانْطَلِقْ فَأَخْبَرَنِي فَسَأَلْتُ فَإِنْ وَحَدْتُكَ شَيْئًا وَلَا رَجَعْتُ قَالَ النَّفَرُ أَخْبَرْنَا شُعْبَةَ أَخْبَرْنَا أَبُو بَشِيرٍ سَمِعْتُ

سے عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی یا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سابقہ حدیث کی طرح۔

۱۲۴۴۔ مجھ سے اسحاق بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوہریرہ اور اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عبیدہ بن ابی لبابہ نے، ان سے مجاہد بن جبر، مکی نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ فتح مکہ کے ہجرت باقی نہیں رہی۔

۱۲۴۵۔ ہم سے اسحاق بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاف بن ابی رباح نے بیان کیا کہ میں عبید بن عمر کے ساتھ حاضر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا عبید بن عمر سے ہجرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی پہلے مسلمان اپنے دین کی خاطر اللہ اور اس کے رسول کی طرف پناہ کے لیے آتے تھے، اس خوف سے کہ کہیں دین کے معاملے میں فتنہ میں نہ مبتلا ہو جائیں، اس لیے اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے تو مسلمان جہاں بھی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے اب تو خلوص نیت کے ساتھ جہاد باقی رہ گیا ہے۔

۱۲۴۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن جبر نے بیان کیا، انھیں حسن بن مسلم نے خبر دی اور انھیں مجاہد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا، جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق کی تھی اسی دن اس نے مکہ کو باحرمیت علاقہ قرار دیا تھا، پس پھر اللہ کے حکم کے مطابق قیامت تک کے لیے باحرمیت ہے، مجھ سے پہلے کبھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوا تھا اور میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا، اور میرے لیے بھی صرف ایک مہینے اور محدود وقت کے لیے حلال ہوا تھا، یہاں (حدود حرم) کے شکار کے قابل جانور نہ بھڑکائے جائیں، یہاں کے کانٹے دار درخت نہ کاٹے جائیں نہ یہاں کی گھاس کاٹی جائے اور یہاں پر گری بڑی چیز اس شخص کے سوا جو اعلان کا ارادہ رکھتا ہو اور کسی کے لیے اٹھائی جائے نہیں۔ اس پر عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اگر افسر گھاس کاٹتی

مجاہد! اُمّ لَدِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ اَوْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ:

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ مَكِّيٍّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَا يَقُولَانِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ:

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَافِ بْنِ رِبَاعٍ قَالَ دُرُسَاتُ عَاشِيَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ مَسَامَا عَنْ الْمُهَاجِرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يَهْبِئُونَ أَحَدَهُمْ مِدَّ يَتِيمٍ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَافُوا أَنْ يَفْتَنُوا عَلَيْهِ فَمَا الْيَوْمَ فَقَدْ أَطَهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُونَ يَعْبُدُونَ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنَيْبَةٌ:

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ جَبْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللَّهِ لَا يَكُونُ إِلَّا قِيَامًا وَلَا تَحِلُّ إِلَّا بِحَرَامِ اللَّهِ وَلَا تَحِلُّ إِلَّا سَاعَةً مِنَ السَّاعَةِ لَا يُنْقَرُ صَيْدُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلَى خِلَافُهَا وَلَا تَحِلُّ لِقَطْعِهَا إِلَّا بِمُسْتَبِدٍّ فَقَالَ الْغُبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا إِذَا خَرَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَدَّ مِنْهُ

سلہ جن حضرات نے ہجرت کے متعلق صحابہؓ سے سوال کیا وہ اسلامی حکومت کے تحت ہی رہتے تھے اور چونکہ وہی آزادی مکہ میں حاصل نہیں تھی اس لیے وہاں سے ہجرت کا حکم ہوتا تھا اور ہجرت کا مقصد بھی یہی ہے یہی وہ سب سے پہلی ہجرت حبشہ کی طرف ہوئی جواب اس کے سوا کہ انھیں عبادت کی آزادی ہو اور کچھ بھی نہیں تھا۔ مدینہ بھی ابتداء میں کوئی دارالاسلام نہیں تھا جن حضرات نے سوال کیا ان کا مقصد اسلامی مملکت ہی کے حدود میں ہجرت کرنا تھا۔ ہجرت کا منشا چونکہ اس سے حاصل نہیں ہوتا تھا۔ اس لیے اس کی مانعت کی گئی۔ دارالکفر سے ہجرت کا سوال ہی ان حضرات نے نہیں اٹھایا تھا۔

لِلْيَقِينِ وَالْبَيُوتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ
فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا - وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا
عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هَذَا أَوْ عَنْ هَذَا رَوَاهُ
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ -

باب ۵۲۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَيَوْمَ حُنَيْنٍ
إِذَا عَجَبْتُمْ كُفَرْتُمْ كُفَرْتُمْ فَلَمْ تُعْنِ عَنْكُمْ
شَيْئًا وَمَنَّا تَعَلَّيْكُمْ الْإِسْمَاعِيلُ بِمَا رَحِبْتُ ثُمَّ
وَلَيْتُمْ مُدَابِرِينَ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ
إِلَى قَوْلِهِ عَفُورٌ رَّحِيمٌ -

۱۲۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَمِيرٍ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ
رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُوَيْسٍ هَازِلًا قَالَ
ضُرِبَتْهَا مَعَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ سَفِهَدَتْ حُنَيْنًا؟ قَالَ
بَلَى ذَلِكَ -

۱۲۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا عُمَرَ رَكَ
أَخْلَيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَا أَنَا فَاسْتَعْمَدُ
هَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَحْدُ
قَوْلٍ وَلَكِنْ عَجِلَ سَوَاعَانُ الْقَوْمِ فَزَلَّتْهُمْ
هَوَازِنُهُمْ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ الْخِزَنِيُّ
يَدْرُسُ بَعَثْتُمْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ
أَنَا بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ -

۱۲۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي النَّبِيَّ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ

کو دیکھئے، کوہِ سناور دل کے لیے اور مکانات (کی تعمیر وغیرہ) کے لیے بیڑ و دریا ہے۔
اُن حضورؐ کا موش ہو گئے پھر فرمایا، اذخر اس حکم سے مستثنیٰ ہے، اُس کا کاشنا
حلال ہے۔ اور ابن جریرؒ کے روایت ہے، انھیں عبد الکرم نے خبر دی، انھیں
عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، سابقہ حدیث کی طرح، بمثلہا
یا نحو ہذا (راوی کو شک ہے اس کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
بھی نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۵۲۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جنین کے دن جبکہ تم کو اپنی کثرت
تعداد پر غرہ ہو گیا تھا، پھر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور تم پر زمین باوجود
اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی، پھر تم پیٹھ دے کر جاکھڑے
ہوئے، اس کے بعد اللہ نے اپنی طرف سے تسلی تازل کی، عفو و
رحیم تک۔

۱۲۴۷ - ہم سے محمد بن عبد اللہ بن حمیر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون
نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل نے خبر دی۔ بیان کریں نے عبد اللہ بن ابی
اویس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں زخم کا نشان دیکھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے یہ
زخم اس وقت آیا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں
شریک تھا میں نے کہا، آپ حنین میں شریک تھے، انھوں نے فرمایا کہ اس
سے پہلے بھی کئی غزوات میں شریک ہو چکا تھا۔

۱۲۴۸ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے ابواسحاق نے کہا کہ میں نے بلادِ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان کے یہاں
ایک شخص آیا تھا اور ان سے کہنے لگتا کہ اے ابوعمارہ! کیا آپ نے حنین
کی لڑائی میں پیٹھ پھیر لی تھی؟ انھوں نے فرمایا، میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ البتہ جو لوگ قوم میں
جد باز تھے، انھوں نے اپنی جلد بازی کا ثبوت دیا تھا، پس قبیلہ ہوازن
والوں نے ان پر تیر برسائے۔ ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ، اُن حضورؐ
سفید خمر کی لگام تھامے ہوئے تھے اور اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے
میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا شائبہ بھی نہیں، میں عبد المطلب کی اولاد ہوں۔

۱۲۴۹ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے ابواسحاق نے کہ بلاد بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، میں سن رہا
تھا، کہ کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں

پیٹھ پھری تھی، انھوں نے فرمایا جہاں تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے تو آپ نے پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ وہ انکار تیرا نذر تھے، ان حضرات نے اس موقع پر فرمایا تھا، میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا شائبہ نہیں، میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

۱۴۵۰۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندرنے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے انھوں نے برابر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور ان سے قبیلہ قیس کے ایک صاحب نے سوال کیا تھا کہ کیا آپ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ حنین میں چھوڑ کر بھاگ پڑے تھے؟ انھوں نے فرمایا لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ تیرا نذر تھے، جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ پسپا ہو گئے۔ پھر ہم لوگ مال غنیمت میں لگ گئے (مستحب یہ ہوا کہ) ہمیں ان کے تیروں کا سامنا کرنا پڑا، میں نے خود دیکھا تھا کہ حضور اکرم اپنے سنبیل خیمہ پر تشریف رکھتے ہوئے تھے اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے، ان حضور فرما رہے تھے، میں نبی ہوں، اس جھوٹ کا کوئی شائبہ نہیں۔ امرا مثل اور زمیر نے بیان کیا کہ اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمہ سے اتر گئے تھے (اور اللہ کی مدد کی دعا کی تھی)

۱۴۵۱۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے اسحق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب کے بھتیجے نے حدیث بیان کی کہ محمد بن شہاب نے بیان کیا اور ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور یحییٰ مروان بن حکم اور مسور بن خزيمة رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ جب قبیلہ ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، انھوں نے کہا کہ ان کا مال جو مسلمانوں کے پاس غنیمت کے طور پر آیا تھا، اور ان کے قبیلے کے اقدیری انھیں واپس دے دیئے جائیں۔ ان حضور نے فرمایا، جیسا کہ آپ لوگ دیکھ رہے ہیں میرے ساتھ اور لوگ بھی ہیں اور سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے، اس لیے آپ لوگ ایک ہی چیز پسند کر لیجیے، یا قیدی یا مال (دونوں چیزیں واپس نہیں ہو سکتیں) میں نے آپ ہی لوگوں کے خیال سے (قیدیوں کی تقسیم میں) تاخیر کی تھی حضور اکرم نے طائف سے واپس ہو کر تقریباً دس دن ان کا انتظار کیا تھا۔ آخر جب ہوازن

فَقَالَ أَمَّا السَّبْيُ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كُنُوزَ وَمَا هَ قَالَ أَمَّا السَّبْيُ لَا كَذِبَ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْكَلْبَاءُ وَسَالَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسٍ أَقْرَبَ ثُمَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ كَأَنَّهُ هَؤُلَاءُ وَمَا هَؤُلَاءُ إِنَّمَا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ أَنْكَشَفُوا فَأَكْبَيْنَا عَلَى الْغَنَاءِ ثُمَّ فَاسْتَقْبَلْنَا بِاسْتِغْنَاءٍ وَلَقَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْثَةِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَسْفِيَانِ أَخَذَ بِيَمَاهِمَا وَهُوَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ وَقَالَ زُهَيْرٌ مَّزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَعْثَتِهِ

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي لَيْثٌ حَدَّثَنِي عَقِيلُ عَنْ ابْنِ شُعْبَابٍ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شُعْبَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَهَابٍ وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّ حِينَ جَاءَهُمْ وَقَدْ هَوَّارُوا مَسِيلِينَ فَنَاسُوا أَنْ يَدْرُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبَّيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصَدُّهُ فَأَخْتَارُوا أَحَدَ الطَّائِفَتَيْنِ أَمَّا السَّبْيُ وَ أَمَّا الْمَالُ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ وَكَأَن أَنْظَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر یہ واضح ہو گیا کہ ان حضورؐ انھیں صرف ایک ہی چیز دے پس کریں گے تو انھوں نے کہا کہ ہم تم اپنے (قبیلے کے) قیدیوں کی واپسی چاہتے ہیں، چنانچہ ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطاب کیا، اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق شکر کرنے کے بعد فرمایا، لا بعد، تمھارے بھائی (قیدی ہوازن) تو یہ کر کے ہمارے پاس آئے ہیں، اور میری رائے ہے کہ ان کے قیدی بھائیوں سے واپس کر دینے چاہئیں، اس لیے جو شخص (ہر کسی دنیاوی صلہ کے) اپنی خوشی سے واپس کرنا چاہے وہ وہاں سے واپس کر دے اور جو لوگ اپنا حضورؐ چھوڑنا چاہتے ہوں، وہ یوں کریں کہ اس کے بعد جو سب سے پہلے غنیمت اللہ تعالیٰ ہمیں عنایت فرمائے اس میں سے ہم انھیں اس کے بدلہ میں دے دیں تو وہ ان کے قیدی واپس کر دیں، تمام صحابہؓ نے کہا، یا رسول اللہ! ہم خوشی سے (ہر کسی بدلہ کے) واپس کرنا چاہتے ہیں لیکن ان حضرات نے فرمایا، اس طرح ہمیں اس کا امتیاز نہیں ہوا کہ کس نے اپنی خوشی سے واپس کیا ہے اور کس نے نہیں اس لیے سب لوگ واپس جائیں اور تمھارے نمائندے تمھارے معاملہ ہمارے پاس لائیں، چنانچہ سب حضرات واپس آ گئے اور ان کے نمائندوں نے ان سے گفتگو کی پھر ان حضرات کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ سب نے خوشی اور لاشائے قلب کے ساتھ اجازت دی ہے۔ یہی ہے وہ حدیث جو مجھے قیدی ہوازن کے قیدیوں کے متعلق پہنچی ہے۔

۱۴۵۲۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرس کی یا رسول اللہ! ۳۔ اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن خالد نے خبر دی، انھیں معمر بن زید نے، انھیں ایوب نے، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ہم غزوہ حنین سے واپس ہو رہے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ایک نذر کے متعلق پوچھا جو انھوں نے زناذ جاہلیت میں اعتکاف کی مانی تھی، اور ان حضرات نے انھیں اسے پوری کرنے کا حکم دیا۔ اور بعض (احمد بن عبدہ بنی) نے حماد کے حوالہ سے روایت بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے۔ اور اس کی روایت جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ نے ایوب کے واسطے سے کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۴۵۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں عمر بن کثیر بن النعمان نے، انھیں ابو قتادہ کے مولا ابو محمد نے،

بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةٍ حِينَ فَعَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ مَا آدَ إِلَيْهِمْ إِذْ أَحَدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَائِلًا نَا خُنَا رَسَبَيْنَا فَعَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْلَمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّا إِخْوَانُكُمْ فَمَا كُنَّا نَتَّبِعُ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنَّ أَسَدًا إِلَيْهِمْ سَبَّيْهِمْ فَكُنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَطْلُبَ ذَلِكَ فَلْيَقْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَقِّهِمْ حَتَّى تُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يَبْغِي عَادِلُهُ عَلَيْهِمْ فَلْيَقْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَلَبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى تَبْذُرَ إِلَيْنَا عُرْفَاءَكُمْ أَمْزَكُكُمْ فَارْجِعِ النَّاسُ فَلَكَفَهُمْ عُرْفَاءَهُمْ وَهُمْ تَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَلَبُوا وَأَذِنُوا هَذَا الَّذِي سَبَّيْ عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُؤَبٍّ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْحَاظِلِيَّةِ اعْتِكَافَ قَامَرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَوْمًا - وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ حَبْرِيُّ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ السَّيْثِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ

مُحَمَّدٌ صَلَّى أَيْ قَتَا دَةً عَنْ أَبِي قَتَا دَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُتَيْنَ فَلَمَّا التَّفْقِيَا
كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَوَافَيْتُ رَجُلًا مِنْ
الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَضَيْتُهُ مِنْ
وَأَسْرَأْتُهُ عَلَى حَبْلٍ عَاقِبَهُ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدَّرَمَ
وَأَقْبَلْتُ عَلَى قَضَائِي حَمَّةً وَحَدَّثْتُ مِنْهَا رَجُلًا مِنَ
نَحْوِ أَذْرُكَةِ الْمَوْتِ فَأَرْسَلَنِي لَتُحِقَّتْ عَمْرُ فَقُلْتُ مَا
بَالُ أَتَارِسَ؟ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا وَحَلَسَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ تَيْيِلَةً
لَهُ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ فَلَهُ سَكْبَةٌ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي
ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ
ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُلْتُ
فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَا دَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ
صَدَّقَ وَسَكْبَةٌ عِنْدِي فَأَرْسَلَنِي فَقَالَ أَبُو سَكْبٍ
لَا هَذَا اللَّهُ إِذَا لَا يَجْعَلُنِي إِلَى أَسَدٍ مِنَ أَسَدِ
اللَّهِ يُقَاتِلُ عِبَادَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيُعْطِيكَ سَكْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَدَّقَ فَأَعْطَانِيهِ فَأَنْبَغْتُ بِهِ خُزْفًا فِي نَبِيٍّ
سَلِمَةً فَإِنَّهُ لَا وَلَّ مَالٍ تَا ثَلُثْتُ فِي الرِّسَالَةِ
وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
كَثِيرٍ أَنَّ أَخَاهُ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ صَلَّى أَيْ قَتَا دَةَ أَنَّ أَبَا
قَتَا دَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُتَيْنَ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَآخَرُ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ يُحْتَلِكُهُ مِنَ وَرَائِهِ بِمِقْلَةٍ فَاسْرَعْتُ إِلَيْهِ
الَّذِي تَحْتَلِكُهُ فَدَفَعَهُ بِيَا لِيَضْرِبَنِي وَأَضْرَبَ بِيَا فَقَطَعَهَا
ثُمَّ أَخَذَ فِي قَضَائِي ضَمًّا شَدِيدًا حَتَّى تَخَوَّفْتُ ثُمَّ تَرَكَ
مَقْعَلَهُ وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ وَافْتَرَمَ الْمُسْلِمُونَ
وَافْتَرَمَتْ مَعَهُمْ فَإِذَا يُعْرَبُ فِي الْخَطَابِ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ

اور ان سے البوقتوہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے موقع پر پیغمبر کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب جنگ ہوئی تو مسلمانوں میں جھگڑا مچ گئی، میں نے دیکھا کہ ایک مشرک ایک مسلمان کے اوپر چڑھا ہوا ہے، میں نے پیچھے سے اس کی گردن پر تلوار ماری اور اس کی ذرہ کاٹ ڈالی، اب وہ مجھ پر پڑ پڑا اور مجھے اتنی زور سے جھینچا کہ موت کی بو مجھے آنے لگی، آخر وہ مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میری ملاقات عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی، میں نے پوچھا، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انھوں نے فرمایا یہی اللہ عزوجل کا فیصلہ ہے۔ پھر مسلمان بیٹھے اور جنگ ختم ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، جس نے کسی مشرک کو قتل کیا ہو اور اس کے لیے کوئی شہادہ بھی رکھنا ہو تو اس کا تمام سامان و ہتھیار اسے ملے گا۔ میں نے دیکھ کر ہلکا ہلکا میرے لیے کون کوئی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم نے دوبارہ یہی فرمایا اس مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ میرے لیے کون کوئی دے گا؟ اور پھر بیٹھ گیا، ان حضور نے پھر ایسا فرمایا تو میں اس مرتبہ بھی کھڑا ہوا۔ ان حضور نے اس مرتبہ فرمایا کیا بات ہے؟ البوقتوہ: میں نے آپ کو بتایا تو ایک صاحب نے کہا کہ یہ سچ کہتے ہیں اور ان کے مقتول کا سا زوسا میرے پاس ہے آپ میرے حق میں انھیں راضی کر دیں کہ سامان مجھ سے ملے، اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، انہیں عذاک قسم اللہ کے شہرہ میں سے ایک شیر جو امیر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑتا ہے، ان حضور اس کا حق انھیں ہرگز نہیں دے سکتے۔ ان حضور نے فرمایا کہ سچ کہا، تم سامان البوقتوہ کو دے دو انھوں نے سامان مجھ سے دیا میں نے اس سامان سے قبیلہ بنو سلم میں ایک بارغ خریدا، اسلام کے بعد یہ میرا سہارا مال تھا جسے میں نے حاصل کیا تھا۔ اور لیٹ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن کثیر بن افعل نے ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا ابو جحش نے کہ البوقتوہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، غزوہ حنین کے موقع پر میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ ایک مسلمان سے دست درگربان تھا اور ایک دوسرے مشرک پیچھے سے مسلمان کو قتل کرنے کے لیے گھات لگا رہا تھا، یہ دونوں اسی کی طرف بڑھا۔ اس نے اپنا ہاتھ مجھے مارنے کے لیے اٹھایا تو میں نے اس کے ہاتھ پر وار کر کے کاٹ دیا۔ اس کے بعد وہ مجھ سے جھپٹ گیا اور اتنی زور سے مجھے جھینچا کہ لہجہ نہ گیا، آخر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور ڈھیلا پڑ گیا۔ میں نے اسے دھکا دے کر قتل کر دیا۔ اور مسلمانوں میں جھگڑا مچ گئی اور میں بھی ان کے ساتھ بھاگ پڑا، لوگوں میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نظر آئے تو میں نے ان سے پوچھا، لوگ بھاگ کیوں رہے ہیں؟

لَمْ يَأْتِ النَّاسَ ۚ قَالَ أَمْرٌ لِلَّهِ ثُمَّ تَرَفَّعَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هَذَا قَوْمٌ مَبِينَةٌ عَلَى قَتِيلٍ فَتَكَلَّمَ فَكَلَّمَ سَلْبَهُ فَقَتِلَ لَأَلَمِي
 بَيْتَهُ عَلَى قَتِيلِي فَلَمَّا أَسْرَأَ أَحَدًا أَتَيْتُهُمْ لِيُخْلِسُوا ثُمَّ
 مَدَّ إِلَيَّ فَنَزَعْتُ أَمْرًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ حُلَسَائِهِ سَلَّمَ هَذَا الْقَتِيلُ الَّذِي
 نَزَلْنَا عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا
 يُعْطِيهِ أَصْبِيغُهُ مِنْ قُرَيْشٍ وَصِدْعُ أَسَدٍ مِّنْ أَسَدِ
 اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنَّا اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَاهُ
 فَاسْتَرَيْتُ مِنْهُ خَيْرًا فَانْكَرَ أَقُولُ مَا لَا تَأْتِلُتُ
 فِي الْإِسْلَامِ ۚ

باب ۵۲۳ غزوة اوطاس

۱۲۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
 سَامَةَ عَنْ بَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي
 مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَرَّغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى حَبِشٍ إِلَى
 أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ وَرَدَ بْنَ الصَّمَةِ فَقَتِلَ وَرَدَ
 هَذَا اللَّهُ أَصْحَابُهُ قَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ
 أَبِي عَامِرٍ فَرَمِي أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ وَمَا حَبِشِي
 مَسْهُمٌ قَاتِلَتُهُ فِي رُكْبَتِهِ فَأَتَيْتُهَا فَفَقْتُ
 مَا عَصِمَ مَنَ مَاكَ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ
 ذَاكَ قَاتِلِي الشَّيْءَ رَمَانِي فَقَضَيْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ
 فَلَمَّا رَأَيْتُ دَفَنًا تَبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا
 سَتَجْعَلُنِي أَلَا تَتَّبِعُكَ فَلَفَّ فَأَخْلَفْنَا مَدْرَبَتَيْنِ
 بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُتِلْتُ بِدَفْنٍ عَامِرٍ
 قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَهُ قَالَ فَأَنْزَعُ هَذَا السَّهْمَ
 فَنَزَعْتُهُ فَقَدْ أَمِنَهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي
 أَفَرِيئِي السَّيْفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَدًا

انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہی فیصلہ تھا پھر لوگ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 آکر جمع ہو گئے ان حضور نے فرمایا کہ جو شخص اس پر دِل قائم کر دے گا اگر کسی مقتول
 کو اسی نے قتل کیا ہے تو اس کا ساز و سامان اسے ملے گا میں اپنے مقتول پر
 شاہد کے لیے اٹھا لیکن مجھے کوئی شاہد دکھائی نہیں دیا آخر میں بیٹھ گیا پھر
 میرے سامنے ایک صورت آئی میں نے اپنے معاملے کی اطلاع حضور اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم کو دی آپ کے پاس بیٹھ ہوئے ایک صاحب نے کہا کہ ان کے مقتول کا
 ہتھیار میرے پاس ہے آپ میرے حق میں بغیر راضی کر دیں اس پر ابو بکر رضی اللہ
 عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں اللہ کے شہیدوں میں سے ایک شہید کو چھوڑ کر جو اللہ اور اس
 کے لیے جنگ کرتا ہے، قریش کے ایک بزدل کو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں
 دے سکتے۔ بیان کیا کہ چنانچہ ان حضور کو کھڑے ہوئے اور مجھے وہ سامان عطا
 فرمایا میں نے اس سے ایک باغ خریدا، اور یہ سب سے پہلا مال تھا جسے میں
 نے اسلام لانے کے بعد حاصل کیا تھا۔

۵۲۳- غزوة اوطاس

۱۲۵۴- ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث
 بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے
 فاس ہو گئے تو آپ نے ایک دستے کے ساتھ ابو عامر رضی اللہ عنہ کو وادی اوطاس
 کی طرف بھیجا۔ اس معرکہ میں ورید بن الصمہ سے مدھیہ ہوئی۔ ورید قتل کر دیا گیا
 اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر کو شکست دی، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو
 عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان حضور نے مجھے بھیجا تھا۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ کے
 گھٹنے میں تیرا کر لگا، جب حشم کے ایک شخص نے ان پر تیر مارا تھا اور ان کے گھٹنے میں
 اتار دیا تھا، میں ان کے پاس پہنچی اور عرض کی، چچا! یہ تیر آپ کیس نے پھینکا
 ہے؟ انھوں نے مجھے اشارے سے بتایا کہ وہ ہے میرا قاتل جس نے مجھے
 نشانہ بنایا تھا، میں اس کی طرف لپکا اور اس کے قریب پہنچ گیا لیکن جب اس
 نے مجھے دیکھا تو بھاگ پڑا میں نے اس کا پیچھا کیا اور دیکھا جاتا تھا، مجھے شرم
 نہیں آتی، تجھ سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ آخر وہ رگ گیا اور ہم نے ایک دوسرے پر
 تلوار سے وار کیا میں نے اسے قتل کر دیا اور ابو عامر رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا کہ
 اللہ نے آپ کے قاتل کو قتل کر دیا انھوں نے فرمایا کہ گھٹنے میں سے تیر
 نکال لو میں نے نکال لیا تو اس سے خون جاری ہو گیا۔ پھر انھوں نے فرمایا، بھتیجے!

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام پہنچانا اور عرض کرنا کہ میرے لیے مغفرت کی دعا فرمائیے۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے لوگوں پر مجھے اپنا نائب بنا دیا۔ اس کے بعد وہ تھوڑی دیر اور زندہ رہے اور شہادت پائی۔ میں داپس ہوا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اپنے گھر میں بانوں کی ایک چارپائی پر تشریف رکھتے تھے، اس پر کوئی بستر بچھا ہوا نہیں تھا اور بانوں کے نشانات آپ کی پیٹھ اور پیرو پر رکھے تھے۔ میں نے آپ سے اپنے اور ابو عامر رضی اللہ عنہ کے واقعات بیان کئے اور یہ کہ انھوں نے استغفار کے لیے عرض کیا ہے، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور وضو کی پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما، میں نے آپ کی بغل کی سفیدی دیکھی جب آپ دعا کر رہے تھے اذیکھی بھیجیں حضور! تے دعا کی، اے اللہ قیامت کے دن ابو عامر کو اپنی بہت سی مخلوق سے بلند تر درجہ عنایت فرما، میں نے عرض کی، اور میرے لیے بھی اللہ سے مغفرت طلب فرما دیجیے۔ اس حضور نے دعا کی اے اللہ! عبداللہ بن قیس کے گناہوں کو معاف فرما۔ اور قیامت کے دن اسے اچھا مقام عنایت فرما۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ ایک دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے تھی اور دوسری ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے۔

۵۲۴۔ غزوہ طائف، شوال سنہ ہجری میں

موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا۔

۱۴۵ھ۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا، انھوں نے سرفیان سے سنا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے ان کی والدہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے تو میرے پاس ایک محنت بیٹھا ہوا تھا پھر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ وہ عبداللہ بن امیر سے کہہ رہا تھا کہ اے عبداللہ! دیکھو، اگر کل اللہ تعالیٰ نے طائف کی فتح تمھیں عنایت فرمائی تو غیلان کی بیٹی کو نہ چھوڑنا، وہ جب سامنے آتی ہے تو چار ہل دکھائی دیتے ہیں اور جب مڑتی ہے تو آٹھ دکھائی دیتے ہیں۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ شخص اب تمھارے گھروں میں نہ آیا کرے۔ ابن عیینہ نے بیان کیا کہ ابن حریج نے فرمایا، اس محنت کا نام ہمیت تھا۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے اسی طرح۔

وَقَدْ لَئِهَ اسْتَغْفِرُنِيْ وَاسْتَخْلَفَنِيْ اَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَلَكْتُ بَيْنَهُمَا ثَمَمَاتٍ فَدَجَعْتُ فَاَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مَّزْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ فَاِذَا اَخْرَجَ رِمَالُ الشَّرِيْرِ فَلَهُمْ وَحَبْنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ عَجَبُنَا وَخَبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ وَقَالَ حَدَّثَنِيْ اسْتَغْفِرُنِيْ فَاِذَا عَابَا فَاَقْوَمَا ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِيْ اَيُّ عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَّا مِنْ اَبْطَحِيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِيْ فَاَسْتَغْفِرُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَدَنًا كَمَا كُنْتُ قَالًا اَوْ جُرْدَةً اَحَدًا هَا يَدِيْ عَامِرٍ وَالْاُخْرَى

یہ نبی موسیٰ:

باب ۵۲۴ غزوہ الطائف، فی شوال سنۃ ثمان

قالہ موسیٰ بن عقبہ

۱۴۵ھ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سَعِيَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي بَرٍّ عَنْ ذَيْلَبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدِيُّ مُحْنَتٌ فَسَمِعَهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمَيَّةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ طَائِفَ عَدَا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ عِيلَانَ فَإِنَّهَا تَقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَخَمْسٍ مِائَتَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَدَّ خَلْقٌ هَلُوْكَ عَنْكَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَلْمُحْنَتُ هَيْتُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ وَحَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ هَذَا

اور یہ اصراف کیا ہے کہ آل حضورؐ اس وقت طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔
 ۱۲۵۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابوالعباس شاعر اعلیٰ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا اور کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ اب انشاء اللہ ہم واپس ہر جائیں گے۔ صحابہ کے یہ یہ مرد بڑا شاق تھا۔ انھوں نے کہا کہ بغیر فتح کے ہم واپس چلے جائیں! (راوی نے) ایک مرتبہ ازہب کے بجائے، نقفل کا لفظ استعمال کیا۔ اس پر آل حضورؐ نے فرمایا کہ پھر صبح سویرے میدان میں جنگ کے لیے آجاؤ صحابہ صبح سویرے ہی آگئے، لیکن ان کی بہت بڑی تعداد زخمی ہوئی۔ اب پھر آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم کل واپس چلے جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بہت پسند کیا۔ آل حضورؐ اس پر منہس پڑے۔ اور سفیان نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ آل حضورؐ مسکرا دیے۔ بیان کیا کہ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، اس پر زہری۔

۱۲۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے بیان کیا، انھوں نے ابوالعثمان سے سنا، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا جنھوں نے سب سے پہلے اللہ کے راستے میں تیر چلایا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جو طائف کے قلعہ پر چند مسلمانوں کے ساتھ چڑھے تھے اور اس طرح بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ہم نے حضور اکرمؐ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص جانتے ہوئے اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرے گا تو جنت اس پر حرام ہے۔ اور ہشام نے بیان کیا اور انھیں عمر نے خبر دی، انھیں عامر نے، انھیں ابوالاعلیٰ یا ابوالعثمان تہذیبی نے (راوی کو شہد تھا)، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص اور ابوبکر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عامر نے بیان کیا کہ میں نے (ابوالاعلیٰ یا ابوالعثمان تہذیبی سے) کہا، آپ سے یہ روایت ایسے دو اصحاب (سعد و ابوبکر رضی اللہ عنہما) نے بیان کی ہے کہ یقین کے لیے انھیں کی شخصیتیں کافی ہیں۔ انھوں نے فرمایا۔ یقیناً، ان میں سے ایک (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) تو وہ ہیں جنھوں نے اللہ کے راستے میں سب

وَمَا أَذْهَبَ مَا مِمَّا نَطَافُ يَوْمَئِذٍ
 ۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَائِفَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ يَتْلُو مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ إِنَّا قَدْ خَلَوْنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَتَقَفْنَا عَلَيْهِمْ وَقَدْ لَوْ أَتَيْنَاهُ وَلَمْ نَقْتَحِ وَكَانَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ عِنْدَ وَاعْلَى الْقَيْسِ قَعْدَةً فَإِذَا مَا جَاءَهُمْ حِوَا حُ فَقَالَ إِنَّا قَدْ خَلَوْنَا عِنْدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَاعْتَبَرُوا فَضَجَكَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَتَبَسَّمْ - قَالَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْخَبَرُ كَلَهُ

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَبَا بَكْرَةَ وَكَانَ سُورَ حَصِينِ الطَّائِفِ فِي أَنَاسٍ فَجَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ إِذْ عَمِيَ إِلَى عَبْدِ أَبِيهِ وَهُوَ يَمْلِكُهُ فَالْحِجَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ هَذَا وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ أَبِي عُثْمَانَ التَّمِيمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَأَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَامِرٌ قُلْتُ لَقَدْ شَعَوْنَا عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا كُلُّ أَحَدٍ آ مَا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَآ مَا الْآخَرُ فَذَرَلْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ

سے پہلے تیر چلایا تھا اور دوسرے (ابوبکر رضی اللہ عنہ) وہ ہیں جو بائیں افراد کو ساتھ لے کر طائف کے قتل پر چڑھے اور اس طرح اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ ثَلَاثَةٍ
وَ عِشْرِينَ رَهْ
الطَّائِفِ

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَحَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَوْلَانَا ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ
أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ مَكَّةَ
وَالْمَدِينَةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تَنْجُرُنِي مَا وَعَدْتَنِي
فَقَالَ لَهُ أَتَشِيرُ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتُ عَلَى مِنَ الشَّيْرِ
فَأَتْبَلَ عَلِيٌّ أَبِي مُوسَى وَبَدَّلَ كَهْفَيْتَهُ الْغَضْبَانَ
فَقَالَ زَوْدُ الْبُشْرَى فَأُتِيَكَ أَتَمًّا قَالَ قَبِلْنَا
شَعْرًا دَعَا بِقَدِيحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ بِهِ يَدَيْهِ
وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّةً فِيهِ شَعْرًا قَالَ
اشْرَبْنَا مِنْهُ وَافْرَعْنَا عَلَى وَجْهِكَمَا وَ
نَحْوَرِكَمَا وَاشْتَبَا مَا حَذَا الْقَفَا حَمً
فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ

وَأَمَّا السَّنْبَرَانِ أَفْضَلًا
لِيَّ مَكَمًّا فَأَفْضَلًا لَهَا
مِنْهُ طَائِفَةٌ

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَرْدِجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ
أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْقَى بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ يَعْزَى
كَانَ يَقُولُ لَمِيتَنِي أَسَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مُنْزَلِ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيَّنَا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ
ثَوْبٌ قَدْ أُظْلِمَ بِهِ مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِنْ
أَهْلِ بَاهٍ إِذْ حَامَا أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ حَبَّةٌ مُتَصَمِّمَةٌ
بَطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ

۱۲۵۹۔ ہم سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد اللہ نے ان سے ابوربہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی تھا، جب آپ جعرانہ سے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ایک مقام ہے اتر رہے تھے، آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی عرصہ میں آل حضور کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا کہ آپ نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کیوں نہیں کرتے! آل حضور نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو۔ اس پر وہ اعرابی بولا، بشارت تو آپ مجھے بہت دے چکے! پھر آل حضور نے چہرہ مبارک ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما کی طرف پھیرا۔ آپ بہت غصے میں معلوم ہو رہے تھے، آپ نے فرمایا، اس نے بشارت دالیں کر دی، اب تم دونوں اسے قبول کرو ورنہ دونوں حضرات نے عرض کی کہ ہم نے قبول کی۔ پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو اس میں دھویا اور اسی میں کلی کی اور ابوموسیٰ اشعری اور بلال رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اس کا پانی پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر اسے ڈال دو اور بشارت حاصل کرو۔ ان دونوں حضرات نے پیالہ لے لیا اور ہدایت کے مطابق عمل کیا۔ پردہ کے نیچے سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی فرمایا کہ اپنی مال کے لیے بھی کچھ چھوڑ دینا۔ چنانچہ ان حضرات نے ان کے لیے بھی ایک حصہ چھوڑ دیا۔

۱۲۶۰۔ ہم سے یعقوب بن ابیہم نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریر نے بیان کیا، انھیں عطاء نے خبر دی انھیں صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے خبر دی کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھ سکتا جب آپ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں قیام پذیر تھے، آپ کے لیے ایک کپڑے سے سایہ کر دیا گیا تھا اور اس میں چند صحابہ بھی آپ کے ساتھ موجود تھے۔ اتنے میں ایک اعرابی آئے وہ ایک جتہ سپینہ ہوئے تھے، خوشبو میں لبا ہوا انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ایک ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے جو اپنے جتہ میں خوشبو لگانے کے بعد عرہ کا احرام باندھے؟ فوراً ہی عمر رضی اللہ عنہ نے

أَحَدُكُمْ بِعُمُرَةٍ فِي حَبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمُّعَ بِالطَّبِيبِ فَأَشَارَ
عُمَرُ إِلَى بَيْتِي بِيَدِهِ أَنْ تَقَالَ نَجَاءٌ بَيْتِي فَأَوْحَلَ
رَأْسَهُ فَأَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ
الْوَحْيَ بَحْطُ كُنَالِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّي عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ اللَّهِ
سَيَأْتِي عَنِ الْعُمَةِ إِنَّمَا فَالْتَمَسَ التَّجَلُّ فَأُتِيَ بِهِ فَقَالَ أَمَّا
الطَّبِيبُ الَّذِي بَكَتْ فَاغْشَلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجَبَّةُ فَأَنْزِلْ
فَمَا أَصْنَعُ فِي عُمَرُكَ كَمَا أَصْنَعُ فِي حَبْلَةٍ ۝

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ
حَدَّثَنَا عَنْ رُوَيْدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَتَلَهُمُ
النَّاسُ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قَتْلَهُمْ وَلَمْ يُحِطِ الْأَنْصَارُ بِشَيْئٍ
فَكَرَهُهُمْ وَهَدَوْا إِذْ لَمْ يَفِيهِمْ مَا آمَاةَ النَّاسِ
فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لِمَ أَحَدُكُمْ
صَدَّقَ لَكُمْ هَذَا كَلِمَةُ اللَّهِ فِي وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ
فَاتَّفَقُوا اللَّهُ فِي وَعَالَةٍ فَأَعْنَاكُمْ اللَّهُ فِي كُلِّمَا
قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا قَالَ مَا يَمْنَعُكُمْ
أَنْ تَحْسِبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كُلُّكُمْ قَالُوا شَيْئًا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا قَالَ
لَوْ شِئْتُمْ فَلَنْتُمْ حِثُّنَا كَذَا وَكَذَا، أَلَا
تَذُنُّونَ أَنْ تَبْذُفَ النَّاسُ بِالسَّائَةِ وَالْبَعِيدِ
وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا رَحَابَكُمْ؟ لَوْ لَا الْهَجْرَةُ
لَكُنْتُ أَمْرًا مِمَّنْ أَرَادَ نَفَارًا
لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا
لَسَلَكْتُ وَادِيًا أَرَادَ نَفَارًا

وَشِعْبًا أَرَادَ نَفَارًا شِعَارًا

وَالنَّاسُ سَبَّحُوا

إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ

یعنی رضی اللہ عنہ کو آنے کے لیے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ یعنی رضی اللہ عنہ حاضر ہو گئے
اور آپ سر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لیے اُتر کر کیا۔ آنحضورؐ کا چہرہ
مبارک سرخ ہو رہا تھا۔ اور زور زور سے سانس چل رہا تھا۔ (تعلیل دینی کی وجہ سے)
تھوڑی دیر تک یہی کیفیت رہی، پھر ختم ہو گئی تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ ابھی
عمرہ کے متعلق جس نے مجھ سے سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ انھیں تلاش کر کے لایا
گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جو خوشنود تم نے لیا کبھی ہے اسے تین مرتبہ دھو لو اور حیرت آواز
دو، اور پھر عمرہ میں یہی اعمال کرو و طواف دہی احوال میں کرتے ہو۔

۱۴۶۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو بن بکری نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن تمیم نے، ان سے
عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے موقع پر اللہ تعالیٰ
نے اپنے رسول کو جو غنیمت دی تھی۔ آپؐ نے اس کی تقسیم مؤلفہ۔ القلوب (کنز و ایمان)
کے لوگ جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے تھے، اس کی ردی اور انصار کو اس میں سے
کچھ نہیں دیا۔ غالباً اس کا انھیں ملال ہوا کہ وہ مال جو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
دوسرے کو دیا انھیں نہیں دیا۔ ان حضورؐ نے اس کے بعد انھیں خطاب کیا اور فرمایا
اے معشر انصار! کیا میں نے تمہیں گراہ نہیں پایا تھا، پھر تمہاری اللہ تعالیٰ نے
میرے ذریعہ ہدایت کی، اور تم میں باہم دشمنی اور نا انافی تھی تو اللہ تعالیٰ نے
میرے ذریعہ تم میں باہم محبت و الفت پیدا کی اور تم محتاج تھے، اللہ تعالیٰ نے
میرے ذریعہ تمہیں غنی اور بے نیاز کیا۔ ان حضورؐ کے ایک ایک جملہ پر انصار
کہتے جاتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے ہم سب سب سے زیادہ احسان مند
ہیں۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری باتوں کا جواب دینے سے تمہیں کوئی
چیز نفع دے گی، بیان کیا کہ ان حضورؐ کے ہر ارشاد پر انصار عرض کرتے جاتے کہ اللہ
اور رسولؐ کے ہم سب سے زیادہ احسان مند ہیں۔ پھر ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اگر تم چاہتے تو مجھ سے اس طرح بھی کہہ سکتے تھے کہ آپؐ اے تو لوگ
آپؐ کو تھکا رہے تھے۔ لیکن ہم نے آپؐ کی تقدیر کی وغیرہ کیا تم اس پر راضی اور
خوش نہیں ہو کر جب لوگ اذیت اور بکریاں لے کر جا رہے ہوں گے تو تم اپنے گھروں کی
طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیے جا رہے ہو گے؟ اگر ہجرت کی فضیلت
مذہبوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد بن جاتا، لوگ خواہ کسی گھاٹی یا وادی میں جلیں میں
تو انصار کی وادی اور گھاٹی میں چوں گا، انصار ہم اس پہلے کی طرح ہیں جو بہتیرے جم
سے نکل رہا ہے اور دوسرے لوگ اوپر کے پہلے کی طرح ہیں، تم لوگ انصار کو دیکھو

نَبِيِّهِ أَشْرَقَ فَأَصْبَرُوا حَتَّى تَلْقَوْهُ

عَلَى الْحَوْضِ

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

هَيْثَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَسَدُ بْنُ مَالِكٍ رَمَى اللَّهَ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ

النَّبَا رَحِمَهُمْ أَمَّا اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَا فَاءَ مِنْ سَوَالِ هَذَانِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالَهُ النِّبَاةَ مِنَ الْجِلْدِ

فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي

قَرْنِيًا وَيَنْزِلُ كُنَّا وَنُسَوِّقُهَا نَقْطَرُ مِنْ وَمَا تَهْجُرُ

قَالَ أَسَدٌ فَخَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ....

بِمَقَالَتِهِمْ نَارِ رَسُولٍ إِلَى النَّبَا رَجَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ

أُدْمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا كَاهَرُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَسِبُ يَشُ

تَلْعَجِي عَنْكُمْ فَقَالَ قُفْهَا أَمَّا الرَّفَاعُ أَمَّا رُءُوسُهُمَا

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَلِمَةً يَفْتَرُونَ شَيْئًا وَآثَانًا مِنْ

حَدِيثِهِ أَسْمَانُهُمْ فَقَالُوا لِيُغْفِرَ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قَرْنِيًا وَيَنْزِلُ كُنَّا وَ

نُسَوِّقُهَا نَقْطَرُ مِنْ وَمَا تَهْجُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَقْدَ بَيْكُفٍ

أَنَا كُفُّهُرُ أَمَا تَرْتَمُونَ أَن تَذْهَبَ آثَانُ بَارِئَ مَوَالِ

دَتْنِ هُمُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

رِجَالِكُمْ فَوَاللَّهِ لَمَا تَقْلِبُونَ بِهِ فَوَيْدًا مِمَّا يَنْقَلِبُونَ

بِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَرْنِيْنَا فَقَالَ لَعَنَهُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَجِدُونَ أَشْرَقَ شَيْئًا

فَأَصْبَرُوا حَتَّى تَلْقَوْهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَسَدٌ

فَلَمْ يَنْصَبُوا -

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

لگے کہ میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی تم اس وقت صبر کرنا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آلو۔

۱۲۶۲۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور انھیں انس بن مالک جنی

اللہ عزہ نے خبر دی۔ بیان کیا کہ جب قبیلہ ہوازن کے مال میں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جو دینا چاہا وہ دیا تو انصار کے چند افراد کو رنج و ملال ہوا کہ ان کو کون

صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ افراد (مؤلفۃ القلوب) کو سوسو ادٹ دے دیئے تھے۔

کچھ لوگوں نے کہا کہ اللہ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے، قریش تو آپ حمایت فرما رہے ہیں اور ہم کو نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ ابھی ہماری تلواروں

سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار کی یہ بات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نقل ہوئی تو آپ نے انھیں بلا بھیجا اور چرسے کے ایک خیمے میں انھیں جمع کیا، ان کے ساتھ ان کے علاوہ کسی کو بھی آپ نے نہیں

بلا دیا تھا۔ جب سب حضرات جمع ہو گئے تو ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا تمھاری جو بات مجھے معلوم ہوئی ہے کیا وہ صحیح ہے؟ انصار کے جو سمجھ دار

افراد تھے انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! جو لوگ ہمارے معزز اور سردار ہیں۔

انھوں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے، البتہ ہمارے کچھ افراد جو ابھی تو عمر ہیں

انھوں نے کہا ہے کہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے قریش کو آپ دے رہے ہیں اور میں نظر انداز کر دیا ہے حالانکہ ابھی ہماری تلواروں سے

ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، میں ایسے لوگوں کو تیار ہوں جو ابھی نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں، اس طرح میں ان کی

تالیف قلب کرتا ہوں، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ تو آل و دولت ساتھ لے جائیں اور تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے جاؤ، خدا کا وہ ہے کہ جو

چیز تم اپنے ساتھ لے جاؤ گے وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے جا رہے ہیں۔ انصار نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم اس پر راضی اور خوش ہیں، اس کے بعد ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے بعد تم کو کچھ لوگ کے تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، اس وقت

صبر کرنا، یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آلو، میں حوض پر

ملوں گا۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن انصار نے صبر نہیں کیا۔ ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد۔

۱۲۶۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شاذ بنے حدیث بیان

۱۲۶۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شاذ بنے حدیث بیان

۱۲۶۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شاذ بنے حدیث بیان

۱۲۶۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شاذ بنے حدیث بیان

کی، ان سے ابوالقیح نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے زمانہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش میں جنین کی انجمنیت کی تفسیر کر دی۔ انصار رضی اللہ عنہم اس سے اور رنجیدہ ہوئے۔ آنحضور نے فرمایا کیا تم اس پر خوش اور راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ دنیا اپنے ساتھ لے جائیں اور تم اپنے ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاؤ۔ انصار نے عرض کی کہ ہم اس پر راضی اور خوش ہیں، آنحضور نے فرمایا کہ دوسرے کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو ہمیں انصار کی وادی اور گھاٹی میں پھیل گا۔

۱۴۶۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے انھیں سہشام بن زید بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین میں جب قبیلہ ہوازن سے جنگ شروع ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار فوج تھی (صحابہ کی اور) قریش کے وہ لوگ بھی ساتھ تھے جنھیں فتح مکہ کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا تھا۔ پھر سب نے پیچھے ہٹ کر، انھوں نے کہا، اے معشر انصار! انھوں نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں، یا رسول اللہ! آپ کے ہر حکم کی تعمیل کے لیے، ہم حاضر ہیں، ہم آپ کے سامنے ہیں، پھر آنحضور اپنی سواری سے اتر گئے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، پھر مشرکین کو شکست پہنچی، جن لوگوں کو آنحضور نے فتح مکہ کے بعد چھوڑ دیا تھا۔ اور وہاں جن لوگوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا لیکن انصار کو کچھ نہیں دیا۔ اس پر انصار نے اپنے مال کا اظہار کیا تو آنحضور نے انھیں بلایا اور ایک خمیر میں جمع کیا، پھر فرمایا، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ بکری اور اونٹ اپنے ساتھ لے جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لے جاؤ، انھوں نے فرمایا، اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلیں تو ہمیں انصار کی گھاٹی میں چیلنا پسند کر دیں گا۔

۱۴۶۵۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے عنذر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے کچھ افراد کو جمع کیا اور فرمایا کہ قریش کے کفار و مصائب کا دور ابھی ختم ہوا ہے میرا مقصد صرف ان کی دلجوئی اور تالیفِ قلب تھا، کیا تم اس پر راضی اور خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر اپنے ساتھ جائیں اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے

آپ التبیان عن انس بن مالك قال لما كان يوم فتح مكة
قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غنائم
بين قريش فخصيبات الانصار قال النبي صلى الله
عليه وسلم اما تدعون ان يذهب الناس بالدينار
تذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا بلى
قال كذبتك الناس واذا اذ شعبا فسلكك وادى
الانصار او شعبهم

۱۴۶۴۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا اذهر
عن ابن عون انهم ساهم بن زيد بن انس
عن انس رضي الله عنه قال لما كان يوم حنين
التقى هوازن ومكة النبي صلى الله عليه وسلم
عشرة الارب والثلثاء فاذ بدوا قال يا معشر
الانصار قالوا لبيك يا رسول الله وسعد بك
لبيك عن بنين يد بك فاذ قال النبي صلى
الله عليه وسلم فقال انا عبد الله ورسوله
فاهزم المشركون فاعطى الطلقاء ف
المهاجرين وكلهم يعطى الانصار وشيئا فقالوا
فدعاهم فاذ دعاهم في قبة فقال اما
تدعون ان يذهب الناس بالدينار والبعير
تذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
النبي صلى الله عليه وسلم كذبتك الناس
واذا اذ شعبا فسلكك الانصار او شعبهم

۱۴۶۵۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا عن
حدثنا شعبه قال سمعت قتادة عن انس بن
مالك رضي الله عنه قال جمع النبي صلى الله
عليه وسلم ناسا من الانصار فقال ان قد نسا
حديثك عن مجاهليته ومصيبة ذرافي اسدت
ان اجبرهم وانا لقمهم اما تدعون ان يذهب

گھر لے جاؤ۔ سب حضرات بولے، کمول ہیں (ہم اس پر راضی ہیں)۔ ان حضوروں نے فرمایا، اگر دوسرے لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا،

۱۲۶۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو اہل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کے آل غنیمت کی تقسیم کر رہے تھے تو انصار کے ایک شخص نے (جو منافق تھا) کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی رضا اور خوشنودی کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا ہے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس کی اطلاع دی تو چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ، موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، انھیں اس سے بھی زیادہ ایذا پہنچائی گئی تھی اور انھوں نے صبر کیا تھا۔

۱۲۶۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو اہل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند افراد کے ساتھ ترجمہ معاملہ کیا، چنانچہ اقرع بن حابس کو جو بنو نوفل العلوہ میں سے تھے، ترواؤٹ دیئے۔ عبید بن حصن فزاری کو بھی اتنے ہی دیئے اور اسی طرح دوسرے شرف عرب کو دیا۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی رضا اور خوشنودی کا کوئی خیال نہیں کیا گیا ہے (ان مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ میں اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دوں گا۔) جب آل حضورؐ نے یہ کہہ سنا تو، فرمایا، اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے کہ انھیں اس سے بھی زیادہ ایذا پہنچائی گئی، لیکن انھوں نے صبر کیا۔

۱۲۶۸۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید بن السن بن مالک نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قتیبہ ہوازن اور غطفان اپنے مویشی اور مال بچوں کو ساتھ لے کر جنگ کے لیے نکلے اس وقت آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لشکر تھا ان میں وہ لوگ بھی تھے جنھیں آنحضرتؐ نے فتح مکہ کے بعد معاف کر دیا تھا۔ پھر سب نے پیچھے پھیر لی اور حضورؐ اکرمؐ تہارہ گئے، اس دن آل حضورؐ نے دو مرتبہ لپکارا، دونوں لپکار ایک دوسرے سے الگ الگ تھیں، آپؐ نے دائیں طرف متوجہ ہو کر لپکارا، اے معشر انصار!

النَّاسُ بِاللَّهِ ثَمَّاءُ تَرْجِعُونَ يَرْسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَوْتِكُمْ، فَأَلَوْ الْبَلَى قَالَ لَوْ سَلَكْتُ النَّاسَ وَادِيًا وَسَلَكْتُ الْأَنْصَارَ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ:

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا حَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسُمُّ حَنِينٍ قَالَ رَحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَا أَرَادَ بِهَا وَحِبَّهُ اللَّهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَغِيثٌ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى مُوسَى لَقَدْ أُذِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ:

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَثْمُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ مَرْحُتَيْنِ أَشْرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا أَعْطَى الْأَنْصَارَ مِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُبَيْدَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى نَاسًا، فَقَالَ رَحِبٌ مِمَّا أُرِيدُ بِهِ الْفَيْسُمَةَ وَحِبَّهُ اللَّهُ، فَقُلْتُ لَا خُبْرَنَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُذِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ:

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ أَبِي بَرْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَرْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ مَرْحُتَيْنِ أَفْزَلْتُ هَوَازِنَ وَغُطَفَانَ وَعَلِيَهُمْ بَنَعَمِيَهُمْ وَذُرَارِيَهُمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةُ الْأَفْزَلِ وَبَنِي الطَّلْحَاءِ فَأَذْيَرُوا عَلَيْهِمْ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُمَا فَنَادَى نِيْوَمِيْدَ بْنَ آدَ بْنَ لَحْمٍ يَلُطُّ بَيْنَهُمَا النَّفَقَ

انھوں نے جواب دیا، ہم حاضر ہیں، یا رسول اللہ! آپ کو بشارت ہو، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ بائیں طرف متوجہ ہوئے اور آواز دی، اے معشر انصار! انھوں نے دوسرے بھی جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ! بشارت ہو، ہم آپ کے ساتھ ہیں، انھوں نے اس وقت ایک سفید پتھر پر سوار تھے پھر آپ اتر گئے اور فرمایا، میں اللہ کا بندہ اور

اس کا رسول ہوں، انجام کار بشر کہیں کو شکست ہوئی اور اس لڑائی میں بہت زیادہ غنیمت حاصل ہوئی۔ اُن حضوٰر نے اسے مہاجرین میں اور ان قریشیوں میں تخصیص فتح مکہ کے لئے توہیناً آپ نے معاف کر دیا تھا، انھوں نے انصار کو اس میں سے کچھ نہیں عطا فرمایا۔ انصار کے بعض زجران قسم کے افراد نے کہا کہ جب سخت وقت آتا ہے تو ہمیں ملایا جاتا ہے اور غنیمت دوسروں کو دے دی جاتی ہے۔ یہ بات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت پہنچی تو آپ نے انصار کو ایک خیمہ میں جمع کیا اور فرمایا، اے معشر انصار! کیا وہ بات صحیح ہے جو تمہارے بارے میں مجھے معلوم ہوئی ہے؟

اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ پھر انھوں نے فرمایا، اے معشر انصار! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا اپنے ساتھ لے جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر لے جاؤ؟ انصار نے عرض کی، ہم اسی پر راضی اور خوش ہیں۔ اس کے بعد اُن حضوٰر نے فرمایا کہ اگر لوگ کسی داری میں چلیں اور انصار کسی گھائی میں چلیں تو میں انصار ہی کی گھائی میں چلنا پسند کر دوں گا۔ اس پر ہشام نے پوچھا، اے ابو ہریرہ!

کیا آپ دال موجود تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ میں اُن حضوٰر سے جدا ہی کب ہوتا تھا۔

۵۲۵۔ نجد کی طرف ہم کی روانگی

۱۴۶۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک ہم راہ کی۔ یہ بھی اس میں شریک تھا۔ اس میں ہمارا حصہ مال غنیمت میں، بارہ بارہ اونٹ کاٹا اور ایک ایک اونٹ ہمیں مزید دیا گیا۔ اس طرح ہر تیرہ اونٹ ساتھ لے کر واپس ہوئے۔

۵۲۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو

بنی حذیمہ کی طرف بھیجا۔

۱۴۷۰۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن زبیر نے خبر دی۔ اور مجھ سے نعیم نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں عمر بن زبیر نے، انھیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی حذیمہ کی طرف بھیجا خالد

عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا كَلْبِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا بُشْرَ عَنْ مُحَمَّدٍ ثُمَّ انْفَقَتْ عَنْ بَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا الْبَيْلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِّرْ نَحْنُ مُحَمَّدٌ وَهُوَ عَلَى بَعْدَةِ نَبِيٍّ فَأَنذَلَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَأَنْهَرَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَأَصَابَ تَوَمُّنٌ غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَفَسَّخَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالْطَّلَقَاءِ وَكَمْ يُعْطَى الْأَنْصَارُ شَيْئًا فَقَالَ لَا أَنْصَارُ إِذَا كَانَتْ سَهْدًا يَدًا فَتَحَنُّنٌ نَدَى وَيُعْطَى الْعَبِيدُ غَنِيمًا فَلَمَّا ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قَبَةِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ سَلَبْتَنِي عَنْكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَا تَرْمَضُونَ أَنْ تَذْهَبَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ وَتَذْهَبُونَ يَرْسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْوُسُ دَنَهُ إِلَى مَبُوتٍ كُهُ قَالُوا بَلَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَتَسَلَّكَ الْأَنْصَارُ رُشْعًا لَأَخَذْتُ شُعْبَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هِشَامُ يَا أَبَا حَزْرَةَ كَأَنْتَ شَهِيدٌ ذَلِكَ قَالَ وَابْنُ أَحْبَبٌ عَنْهُ

باب ۵۲۵ السَّيْرَةُ النَّبِيَّ قَبْلَ خَيْبِ

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْتَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو يُوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْرَةَ قَبْلَ خَيْبِ فَكُنْتُ فِيهَا فَلَمَّا سَمِعْنَا شَيْئًا عَشْرَ بَعِيرًا وَفَلَمَّا بَعِيرًا لَعَبِيرًا فَدَرَجْنَا بَشْرًا ثَلَاثَةَ عَشْرَ بَعِيرًا

باب ۵۲۶ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ

بَنِي الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي حَذِيمَةَ

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَحْبَبْنَا مَعْشَرَ حَدَّثَنَا نَعِيمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْشَرُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ

إِلَى بَيْتِ حَذِيثَةٍ فَكَاهَهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يَحْسَبُوا
أَنْ يَقْرَبُوا أَسْلَمًا فَعَلُوا بِقَوْلِهِمْ صَبْرًا نَاجِلًا
خَالِدًا يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِثْلًا
أَسِيرًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ صَرْخَالِدٍ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ
رَجُلٍ مِثْلًا أَسِيرًا قُلْتُ وَاللَّهِ لَأَقْتُلَنَّ أَسِيرًا
وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِثْلًا مِثْلًا فِي أَسِيرَةٍ حَتَّى
قَدْ مَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا
فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدَّاهُ
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعْتُ
خَالِيًا مَذْنُونًا

باب ۵۲ سَوِيَّةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَدَّةٍ أَفْزَلَتْهُ
وَعَلَقَمَةُ بْنُ مُجَزِّ بْنِ مُدَلِّجٍ وَيُقَالُ
إِنَّمَا سَوِيَّةُ الْأَنْصَارِ

۱۴۷۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَحِيدِ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً
فَأَسْرَعُوا رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ
يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَمْرُكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُوهُ قَالُوا بَلَى قَالَ
قَالَ فَاجْتَمِعُوا إِلَى حَظْبٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ أَوْ قَدْ ذَا
نَارًا فَادْفُدْوهَا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَهَمُّوا
جَمْعًا بَعْضُهُمْ يُسَبِّحُ بَعْضًا وَيَقُولُونَ فَرَرْنَا
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا
ذَلِكُمْ أَحْتِ حِمَاتِ النَّارِ فَسَكَنَ عَذْبُهُ فَسَبَّحَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَوُودُ خُلُوهَا
مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى تَحْوِيلِ الْيَمِينِ مِمَّا الطَّاعَةُ
فِي الْمَعْرُوفِ

باب ۵۲ بَعَثَ أَبِي مُوسَى وَمُعَاذٌ إِلَى الْيَمِينِ

بن ولید رضی اللہ عنہ نے انھیں اسلام کی دعوت دی لیکن انھیں "اسلم" اور اسلام
لائے کہنا نہیں آتا تھا، اس کے بجائے وہ "صباٹا، صباٹا،" کہتے تھے یعنی اپنے آبائی دین سے کہنے لگے۔ خالد رضی اللہ عنہ نے انھیں قتل کرنا اور
قتل کرنا شروع کر دیا، اور پھر ہم میں رجسٹری میں شریک تھے، اسے ہر شخص کو
اس کا قیدی دے دیا۔ پھر جب دن کا وقت ہوا تو انھوں نے ہم سب کو حکم دیا
کہ ہم اپنے قیدیوں کو قتل کر دیں، میں نے کہا، خدا کی قسم، میں اپنے قیدی کو قتل نہیں
کر دوں گا اور نہ میرے ساتھیوں میں کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے۔ آخر جب
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے صورت
حال کا تذکرہ کیا تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اے اللہ! میں اس فعل سے
برأت کرتا ہوں جو خالد نے کیا۔ دو مرتبہ آپ نے یہ جملہ دہرایا۔

۵۲۷ - عبد الرحمن بن علقمہ بن مجزہ مدنی رضی اللہ عنہ
کی مہم پر مدنی سے سرتیہ الانصار و انصار کی مہم، کہا
جاتا تھا۔

۱۴۷۱ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث
بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعد بن عبیدہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابو عبد الرحمن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور اس کا امیر ایک انصاری صحابی رہا کہ
بنایا اور ہم کے شرکا کو حکم دیا کہ سب لوگ اپنے امیر کی اطاعت کریں۔ پھر امیر کسی
بات پر غصہ ہوئے اور اپنے فوجیوں سے پوچھا کہ کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ سب نے کہا کہ دیا ہے انھوں نے کہا، تم
سب کڑیاں جمع کرو، انھوں نے کڑیاں جمع کیں تو امیر نے حکم دیا کہ اس میں لگاؤ
انھوں نے آگ لگا دی۔ اب انھوں نے حکم دیا کہ سب اس میں کود جاؤ، مہم میں
شریک صحابہ، رجم کو دیکھنا ہی چاہتے تھے کہ انھیں میں سے بعض نے بعض کو رجم
کودنا چاہتے تھے، روکا اور کہا کہ تم لو اس آگ ہی کے خوف سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پناہ میں آئے میں ان باتوں میں وقت نہ گزار گیا اور آگ بجھ گئی، اس کے
بعد امیر کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ جب اس کی اطلاع ملی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنی
تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ اس میں کود جاتے تو پھر قیامت تک اس میں سے نہ
نکلے، اطاعت و فرمانبرداری کا حکم نیک کاموں کے لیے ہے۔

۵۲۸ - حجة الوداع سے پہلے ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۱۲۷۲- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ ثَلَاثَ وَبَعَثَ كُلًّا وَاحِدٍ مَعَهُمَا عَلَى خِلَافٍ قَالَ وَيُيَمِّنُ خِلَافًا فَإِنْ ثَمَّ قَالَ يَسِيرًا وَلَا تَحْسِرًا وَبَشِيرًا وَلَا تَنْفِيرًا فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مَعَهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِمْ كَانَ قَرِيبًا مِنْ مَحَابِبِهِمُ أَحَدُثَ بِهِمْ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِمْ قَرِيبًا مِنْ مَحَابِبِهِمْ أَبِي مُوسَى فَبَاءَ بِيَدِهِ عَلَى بَعْلَتِهِ حَتَّى أَتَاهُ عَلَى لَبَدِهِ وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَهَذَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مِنْهُمْ جُمِعَتْ سَيَاكُهُ إِلَى عُنُقِهِ فَقَالَ لِمَا مُعَاذُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنَ تَلَيْسَ أَجَبًا هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ قَالَ لَا أُزِلُّ حَتَّى يُقْتَلَ قَالَ إِنَّمَا جِئْتُ بِهِ لِيَذِلَّ فَإِنْ نَزَلَ قَالَ مَا أَنْزَلُ حَتَّى يُقْتَلَ فَأَمَرَهُمْ فَفُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ أَقْرَأُهُ تَفْوُتًا قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ السَّيْلِ فَأَتَمُّهُمْ وَقَدْ قَضَيْتُ حُبِّي مِنَ الشُّؤْمِ فَأَقْرَأُ

مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي

فَأَحْسِبُ نَوْمِي كَمَا

أَحْسِبُ

نَوْمِي ۝

ابو موسیٰ اور معاذ رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا

۱۲۷۲- ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن (معاصل بنا کر) بھیجا۔ بیان کیا کہ دونوں حضرات کو اس کے ایک ایک صحابہ میں بھیجا۔ بیان کیا کہ یمن کے دو صوبے تھے پھر اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، ان کے لیے آسانیاں پیدا کرنا، دشواریاں نہ پیدا کرنا، انھیں خوش رکھنے کی کوشش کرنا، رنجیدہ اور ملول کرنے کی نہیں۔ دونوں حضرات اپنے حدود و عمل کی طرف روانہ ہو گئے۔ دونوں حضرات میں سے جب کوئی اپنے حدود کی آرائشی کی دیکھ بھال کے لیے نکلتے اور اپنے دوسرے ساتھی کے حدود عمل سے قریب پہنچ جاتے تو ان سے تجدید عہد ملاقات کے لیے آتے اور سلام کرتے۔ ایک مرتبہ معاذ رضی اللہ عنہ اپنی آرائشی میں اپنے صاحب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ گئے اور حسب معمول اپنے پھر پران سے ملاقات کے لیے چلے، جب ان کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے پاس کچھ لوگ جمع ہیں اور ایک شخص ان کے سامنے ہے جس کی شکلیں گئی ہوئی ہیں۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا، اے عبد اللہ بن قیس! کیا ہوا؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے اسلام لانے کے بعد پھر کفر اختیار کر لیا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ پھر جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں اپنی سواری سے نہیں اتروں گا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل کرنے کے لیے ہی اسے یہاں لایا گیا ہے، آپ اترا جائیے، لیکن انھوں نے اب بھی یہی فرمایا کہ جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں نہ اتروں گا۔ آخر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا، جب آپ اپنی سواری سے اترے اور پوچھا، عبد اللہ! آپ قرآن کس طرح پڑھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں وقفے کے ساتھ ایک حصہ قرآن کا پڑھتا ہوں۔ پھر انھوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ معاذ! آپ قرآن مجید کس طرح پڑھتے ہیں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رات کے ابتدائی حصے میں سوتا ہوں، پھر اپنی نیند کا ایک حصہ پورا کر کے میں اٹھ بیٹھتا ہوں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے مقدس رکھ رکھا ہے، اس میں قرآن مجید پڑھتا ہوں، اس طرح بیداری میں جس ثواب کی امید اللہ تعالیٰ سے رکھتا ہوں، سونے کی حالت کے ثواب کا بھی اس کی بارگاہ سے متوقع ہوں۔

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ
الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الرَّضِيِّ عَنْ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَنَالَكَ عَنْ أَشْرَبَةِ
نُصْنَعٍ بِهَا فَنَالَ وَمَا هِيَ قَالَ الْبَيْتُ
وَالْمِزَّةُ فَقُلْتُ يَذِي بُرْدَةَ مَا الْبَيْتُ؟
كَانَ نَبِيذُ الْعَسَلِ وَالْمِزَّةُ نَبِيذُ
الشَّعِيرِ فَقَالَ كُلُّ مَسْكِرٍ حَرَامٌ۔ رَوَاهُ
حَبْرِيٌّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ۝

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ
بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى وَمَعَاذُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَبِيسًا
وَلَا تَبْسِيرًا وَبَشِيرًا وَلَا تَفْخِيرًا وَنَطَاوَعًا فَقَالَ أَبُو
مُوسَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ الْمِزَّةِ
وَشَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ الْبَيْتُ فَقَالَ كُلُّ مَسْكِرٍ
حَرَامٌ فَانْطَلَقَا فَقَالَ مَعَاذُ لِي فِي مُوسَى كَيْفَ تَقْرَأُ
الْقُرْآنَ قَالَ قَاتِلًا وَفَاعِلًا وَفَاعِلًا وَاعِلًا رَاحِلًا
وَأَنْفَوْتُهُ تَفْوُوقًا قَالَ أَنَا قَاتِلًا وَفَاعِلًا وَفَاعِلًا
فَأَحْسِبُ نَوْمِي كَمَا أَحْسِبُ نَوْمِي وَصَرَبُ
فُسْطَاظًا فَجَعَلَ يَنْزِلُ وَأَمَّا أَنْ ذَرَا مَعَاذُ أَبُو مُوسَى
فَإِذَا رَجُلٌ مُؤْتَقٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَهُودِيٌّ
أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مَعَاذُ
لَا ضَمِيرَ عُنُقِهِ تَابَعَهُ ...
الْعَقْدِيُّ وَذَهَبَ عَنْ
شُعْبَةَ وَ قَالَ وَ كَيْفَ
وَالشَّعِيرُ وَابْنُ دَاوُدَ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

۱۴۷۳۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی،
ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے
والد نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
انھیں یمن بھیجا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مشروبات
کا حکم پوچھا جو یمن میں بنائے جاتے تھے، ان حضور نے دریافت فرمایا کہ وہ کیا ہیں؟
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ”الْبَيْتُ“ اور ”الْمِزَّةُ“ (سعید بن ابی بردہ نے بیان
کیا کہ) میں نے ابو بردہ (پنپنے والد) سے پوچھا، البیت کیا چیز ہے؟ انھوں نے
بتایا کہ خمر سے تیار کی ہوئی شراب۔ اور المیزہ، جو سے تیار کی ہوئی شراب، اس
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔ اس کی
روایت جریر اور عبد الواحد نے شیبانی کے واسطے سے کی اور انھوں نے ابو بردہ
کے واسطے سے۔

۱۴۷۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے
سعید بن ابی بردہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان کے دادا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا
عامل بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ آسانی پیدا کرنا، دشواریوں میں نہ ڈالنا، لوگوں کو خوش
اور راضی رکھنے کی کوشش کرنا، رنجیدہ اور طول دہنا، اور نہ دونوں آپس میں
مراقت رکھنا۔ اس پر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے نبی! ہم اے
ملک میں جو سے ایک شراب تیار ہوتی ہے جس کا نام ”المرزہ“ ہے۔ اور شہر سے ایک
شراب تیار ہوتی ہے جو ”الْبَيْتُ“ کہلاتی ہے۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ہر نشہ آور (مخمر) حرام ہے۔ پھر دونوں حضرات روانہ ہوئے۔ معاذ رضی اللہ عنہ
نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ قرآن کس طرح پڑھتے ہیں؟ انھوں نے بتایا
کہ کھڑے ہو کر بھی، بیٹھ کر بھی اور اپنی سواری پر بھی!۔ اور میں حقوڑے حقوڑے
دھنکے کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن میرا معمول یہ ہے
کہ (ابتداءً) شب میں، میں سو جاتا ہوں اور پھر بیدار ہو جاتا ہوں، اسی طرح میں اپنی نیند
پر بھی خواب کے لیے متوق ہوں جس طرح میدان پر (عبادت کرنے پر) خواب کی
مجھے توقع ہے۔ اور انھوں نے ایک خیر نصیب کر دیا، اور ایک دوسرے سے
لغات برابر ہوتی رہتی۔ ایک مرتبہ معاذ رضی اللہ عنہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ملنے کے
لیے آئے، دیکھا کہ ایک شخص بندھا ہوا ہے، پوچھا، یہ کیا قصہ ہے؟ ابو موسیٰ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ایک یہودی ہے، پہلے خود اسلام لایا اور اب پھر توبہ کر گیا۔

معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے قتل کیے بغیر رہوں گا۔ اس روایت کی علت عقوی اور وہب شہید کے واسطے سے کی ان سے حدیث نے ان سے ان کے والدین ان کے دادا کے واسطے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اس کی روایت تیر بن عبد الحمید نے شیبانی کے واسطے سے کی انھوں نے ابو بردہ کے واسطے سے۔

۱۴۷۵۔ محمد بن عباس بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن عازن نے ان سے قیس بن مسلم نے بیان کیا، انھوں نے طارق بن شہاب سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ حججہ سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کے وطن (میں) بھیجا پھر میں آیا حضور اکرم (مکہ کی) داؤی ابطح میں پڑاؤ کئے ہوئے تھے، اُن حضورؐ نے دریافت فرمایا، عبد اللہ بن قیس، اتم حج کا احرام باندھ لیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں، یا رسول اللہ! اُن حضورؐ نے دریافت فرمایا دکھاتے احرام کس طرح کئے؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ لوگوں کے ادا کئے ہیں اسے اللہ میں حاضر ہوں، اور جس طرح اُن حضورؐ نے احرام باندھا ہے میں نے اسی طرح باندھا ہے۔ دریافت فرمایا اتم اپنے ساتھ قرآنی کا جانور بھی لاتے ہو؟ میں نے کہا کہ کوئی جانور تو میں اپنے ساتھ نہیں لایا، فرمایا، پھر تم اپنے بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مردہ کی سعی کرو، ان افعال کی ادائیگی کے بعد حلال پر جانا۔ میں نے اسی طرح کیا اور بن قیس کی ایک خاتون نے میرے سر میں انگلی کیا۔ عرضی اللہ عنہ کے بعد خلافت تک ہم اسی طرح عمل کرتے رہے۔

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبَّةَ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكِيمِ وَاسْطَرَّ رَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْحَكِيمِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ -

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبَّةٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شَهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ اللَّهِ بِطَيْمٍ فَقَالَ أَحْبَبْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَلِمَةً قُلْتُ كَلِمَتِكَ أَهْلًا لَكَ أَهْلًا لَكَ قَالَ فَهَلْ سَفَقَ مَعَكَ هَذَا قُلْتُ لَمْ أَسُقْ قَالَ فَطَفَّ بِالْبَيْتِ وَاسْمِعْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ فَعَلَّتْ حَتَّى مَشَطَتْ فِي أَمْرَةٍ مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ - وَكُنْتُ بَيْنَهُمَا حَتَّى اسْتَخْلَفَ عُمَرُ -

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنِي جَبَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عِيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفِيَّةٍ عَنْ أَبِي مُعْبِدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَعَاذِهِمْ جَبَلٍ حِينَ بَعَثُوا إِلَى النَّبِيِّ - إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَأِذَا جِئْتَهُمْ فَأَذْعُمُهُمْ إِلَى أَنْ تَنْتَهَدُوا وَإِنْ لَمْ تَلَوْا إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَإِنْ هَمَدُوا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ طَاعُوا اللَّهَ بِذَلِكَ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ دَفَعَهُمْ عَلَيْهِمْ خَمْسَ مَلَكُوتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَكَيْفَ فَإِنَّهُمْ طَاعُوا اللَّهَ بِذَلِكَ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ دَفَعَهُمْ عَلَيْهِمْ مَدَنَةً تَوْحَدٌ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ فَتَرَدُّ عَلَى فَقَرَاءِهِمْ فَإِنَّهُمْ طَاعُوا اللَّهَ بِذَلِكَ فَأَيَّاكَ وَكَذَلِكَ أَمَرُوا بِهِمْ وَأَتَوْا دَعْوَةَ

۱۴۷۶۔ محمد بن جہان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں زکریا بن اسحاق نے، انھیں یحییٰ بن عبد اللہ صیفی نے انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا ابو معبد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بن (عامل بنا کر) بھیجے وقت انھیں یہ ہدایت کی تھی کہ تم ایک ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب میں سے ہیں، اسی لیے جب تم ان کے بیان پہنچو تو انھیں اس کی دعوت دو کہ وہ کوئی دین کو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اگر اس میں دھڑکری مان میں تو پھر انھیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدق بھی فرما دیا ہے، جو ان کے مالدار افراد سے لیا جائے گا۔ اور انھیں کے غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے گا جب یہ بھی مان جائیں تو پھر صدق رسول کرتے وقت، ان کا سب سے عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی آہ سے ہر وقت ڈرتے رہنا اگر اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ ابو عبد اللہ نے کہا

طوعت، طاعت اور اطاعت ایک لغت ہے اسی سے طُغْتُ، طُغْتُ اور اَطَعْتُ مشتق ہے۔

۱۴۷۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے عمرو بن مہیون نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب وہ یمن پہنچے اور یمن والوں کو صبح کی نماز پڑھائی اور نمازیں آیت واتخذنا اللہ إبراہیم خلیلاً، کی قرات کی تو ان میں سے ایک صاحب (نماز ہی میں) بولے کہ ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہو گئی ہوئی معاذ نے شعبہ کے واسطے سے اپنی روایت میں اضافہ کیا، ان سے حبیب نے، ان سے سعید نے، ان سے عمرو نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا۔ وہاں انھوں نے صبح کی نمازیں سورہ نساء پڑھی، جب اس آیت پر پہنچے ”وَإِتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا“ تو آیا۔ صاحب نے جو ان کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے کہا کہ ابراہیم کی والدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہو گئی ہوگی۔

۵۲۹۔ حجة الوداع سے پہلے علی بن ابی طالب اور خالد بن

ولید رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا

۱۴۷۸۔ محمد سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شرح بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور انھوں نے براہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن بھیجا، بیان کیا کہ پھر اس کے بعد ان کی جگہ علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ان حضو نے انھیں ہدایت کی کہ خالد کے ساتھیوں سے کہو کہ جو ان میں سے تمہارے ساتھ یمن رہنا چاہے وہ رہ سکتا ہے اور جو وہاں سے واپس آنا چاہے اسے بھی اختیار ہے، میں ان لوگوں میں سے تھا جو ان کے ساتھ یمن رہ گئے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھے غنیمت میں بہت سے اذیت ملے تھے۔

۱۴۷۹۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسعود بن مخوف نے حدیث بیان کی، ان سے

۱۵۔ یعنی ابھی یمن کے لوگوں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ نمازیں بات کرنے سے نماز خاسر ہو جاتی ہے۔ اس لیے انھوں نے نماز پڑھتے ہی میں جب ابراہیم علیہ السلام کا وصف قرآن مجید سے سنا تو بول پڑے۔ آنکھ کے ٹھنڈی ہونے سے مراد مسرت و سرور ہے۔

الْمُظْلَمُونَ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ طَوَعْتُ طَاعَتَهُ وَاطَاعَتُ لَعَنَ طِعْتُ وَطَعْتُ وَاطَعْتُ۔ ۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مَعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا حَادَثَ الْيَمَنَ مَتَى بِهِمُ الصُّبْحُ فَقَرَأَ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَقَالَ رَحِبٌ مِّنَ الْعَرَمِ لَعَنَ قَدَرْتُ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ زَادَ مَعَاذُ عَنْ مُثَنَّةٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي النَّثِيِّ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَرَأَ مَعْلًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ سُورَةَ النَّسَاءِ فَلَمَّا قَالَ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ قَدَرْتُ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ

باب ۵۲۹ بَعَثَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا سُورِجُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا تَبِعَهُ ذَلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ مَدَّ صَبَبَ خَالِدٍ مِّنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَهُ فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ فَكُنْتُ خَبِئْتُ عَقَبَ مَعَهُ قَالَ فَغَنِمْتُ أَوَاقٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رُوْمُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ ابْنُ مَخْضُوفٍ عَنْ

عبداللہ بن بریدہ نے اور ان سے ان کے والد (بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی حاکم علی رضی اللہ عنہ کو (میں) بھیجا تاکہ عنایت کے خمس رہا بخوان حسد) کو اپنی تحریل میں لے لیں۔ مجھے علی رضی اللہ عنہ سے بہت بُدھتا اور میں نے انھیں غسل کرتے دیکھا تھا۔ میں نے خالد رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ ان صاحبِ بونہیں دیکھتے (اشارہ علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا) پھر جب ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ سے بھی اس کا ذکر کیا۔ اُس حضورؐ نے درایت فرمایا، بریدہ! کیا انھیں علیؑ کی طرف سے کمیدگی ہے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ فرمایا، اس کی طرف سے کمیدگی نہ رکھو، کیونکہ خمس (عنایت کے مانگوں حصے) میں اس کا اس سے بھی زیادہ حق ہے۔

۱۲۸۰۔ ہم سے تنبیہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمار بن قنفذ بن شبر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن ابی نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بری کے پتوں سے داغ دے دیئے، بوئے چڑھے کے ایک مہینے میں سونے کے چند ڈبے بھیجے، ان سے رکان کی امٹی ابھی ابھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ بیان کیا کہ پھر اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا چارہ فزاد میں تقسیم کر دیا۔ عبید بن بدر، اقرب بن حابس، زبیر بن خیل اور چچہ علقمہ تھے یا عامر بن طفیل۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے اس پر کہا کہ ان لوگوں سے زیادہ ہم اس مال کے مستحق تھے۔ بیان کیا کہ جب اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم مجھ پر اطمینان نہیں کرتے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا امین بنایا ہے اور اس کی وحی میرے پاس صبح و شام آتی ہے۔ بیان کیا کہ پھر ایک شخص جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، جسرا راٹھے ہوئے تھے، پیشانی بھی ابھری ہوئی تھی، گھٹی داڑھی اور سر منڈا ہوا، تنہ بندھاٹھے ہوئے تھا، کھڑا ہوا، اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! اللہ سے ڈریئے۔ اُن حضور نے فرمایا، افسوس، کیا میں اس روئے زمین پر اللہ سے ڈرنے کا سب سے زیادہ مستحق نہیں ہوں۔ بیان کیا کہ پھر وہ شخص چلا گیا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں کیوں اس شخص کی گردن مار دوں؟ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں، ممکن ہے، لیکن اس سے ہم بستر ہوئے ہیں اور اسی دجر سے نسل کیا ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ بَوَّكُ الشَّيْءِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلِيًّا وَخَالِدَ بْنَ كَيْفِيزِ الْخُضْنِ وَكَانَتْ
أُبَيْضُ عَيْتٍ وَفَدَا غُثْلُ فَقُلْتُ لِمَالِدٍ
الَّذِي تَرَى فِي هَذَا خَلْمًا قَدَامًا عَلَيَّ
الشَّيْءِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ ذَلِكَ كَلِمَةً
فَقَالَ يَا مُرَيْدَةَ أَيْ تَبْغِزُ عَلِيًّا فَقُلْتُ
نَعَمْ قَالَ لَا تَبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ
فِي خَيْرٍ أَكْثَرَ مِنْ
ذَلِكَ

١٢٨٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّاحِمِ
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُضَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نَعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ
الْحَدَّادِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْهُمُ اللَّهَ
عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
النِّمَنِ بِذَهَبِيَّةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ يَحْصُلْ
مِنْ تَرَاهِيهَا قَالَ فَتَسَمَّيْنِ أَرْبَعَةَ نَفَرَيْنِ
عُمَيْيَّةَ بْنَ عَبْدِ رَزَّاقٍ وَبَنِي حَابِسَ وَزَيْدَ الْخُدَلِ
وَالرَّابِعَ إِمَّا عُلْفَمَةَ وَإِمَّا عَامِرَ بْنَ الْغَفِيلِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُحَابِبِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ
هَؤُلَاءِ وَقَالَ ضَبْلَخُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا نَأْمُوؤِي وَأَنَا أَمِينٌ مَنْ
فِي السَّمَاءِ يَا بَنِي خُبْرٍ مَنْ فِي السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً
قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مَشُوقُ الْوَجْهَتَيْنِ
نَازِلُ الْجَهَنَّمَ كَثُ الدَّخْيَةِ يَخْلُوقُ الرِّاسِ مُسْتَمِرُّ
الِيَمِّ يَفْقَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ قَالَ وَنَيْكَ
أَوْ لَسْتُ أَحَقَّ هَلِ الْأَرْضُ أَنْ يَبْقَى اللَّهُ قَالَ ثُمَّ
وَقَى الرَّجُلُ ذَلِكَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۱۰۔ انھیں شہر بورہ کا معنی اللہ عزوجل نے ناجائز طریقہ پر جنس میں سے ایک بائزلی سے اور اس سے ہم بستہ ہوئے ہیں اور اسی درجہ سے غسل کیا ہے۔

أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّكَ أَنْ تَكُونَ
بِصَلَاتِي فَقَالَ خَالِدٌ وَكَفَّ مِنْ مُصَلِّي يَقُولُ
بَلَسَا بِهِ مَا كَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَكْرَهُ فَمَنْ أَوْ حَقَّبَ
قُلُوبَ النَّاسِ وَلَا أَشَقُّ بَطْشَهُمْ قَالَ
ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفِّ فَقَالَ إِنَّهُ
يَخْدُرُ مِنْ شَيْءٍ هَذَا أَتَوْمْ يَتَلَوْنَ كِتَابَ
اللَّهِ رُطْبًا لَا يُجَاوِرُ حَنَاجِرَهُمْ كَيْدُ قُذُنِ
مِنَ السَّيِّئِينَ كَمَا كَيْدُ قُذُنِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ
وَأُظْلِمَتْهُ قَالَ لَيْتَ آدَمَ كُنْهَمُ لَكَ فَتَلَمَّهَمُ
مَثَلُ شَمُودَ

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا الْفَرُّوخِيُّ بْنُ إِدْرَاسٍ عَنْ ابْنِ
جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاؤُ قَالَ جَابِرٌ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يَقْبِلَهُ عَلَى أَحْرَامِهِ زَادَ
مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاؤُ قَالَ
جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
بِسَعَايَتِهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَهْلَ بَيْتِ أَبِي قَالَ يَا أَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْلِي وَأَمْلِكُ حَرَامًا كَمَا
أَنْتَ قَالَ وَأَهْلِي لَهُ عَلِيٌّ هَذَا يـ

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ
عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ حَدَّثَنَا بَكْرٌ أَنَّ ذَكَرَ
لِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَشَقَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ يَعْصَرَةَ وَخَبْرَةَ فَقَالَ
أَهْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَ
أَهْلَنَا بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا خَدِمْنَا مِنْهُ قَالَ مَنْ
لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَ
كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِي
فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا

نماز پڑھتا ہو۔ اس پر خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ بہت سے نماز پڑھنے والے
ایسے ہیں جو زبان سے اسلام و ایمان کا کلمہ کہتے ہیں اور ان کے دل میں نہیں
ہوتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس کا حکم نہیں پڑا ہے کہ لوگوں
کے دل کی کھوج لگاؤں اور نہ اس کا حکم پڑا ہے کہ ان کے پیٹ چاک کر دوں
پھر ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا تو وہ چہرہ دوسری طرف کئے
ہوئے تھا، ان حضور نے فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک ایسی قوم نکلی گی جو
کتاب اللہ کی تلاوت بڑی خوش الحانی کے ساتھ کرے گی، لیکن ان کے حلق
سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ لوگ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے
تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور میر خیل ہے کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ بھی فرمایا، اگر میں ان کے دود میں پڑا تو ان کا اس طرح استیصال کر دوں گا جیسا
قوم ثمود کا استیصال ہو گیا تھا۔

۱۲۸۱۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے نہ
عطاؤ نے بیان کیا اور ان سے جابر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی
رضی اللہ عنہ سے مدح وہ یمن سے مکہ آتے، فرمایا تھا کہ وہ اپنے احرام پر اتاریں
محمد بن ابی بکر نے ابن جریج کے واسطے سے اس کا ذکر کیا ہے کہ ان سے عطاؤ نے بیان کیا کہ
جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، علی رضی اللہ عنہ اپنی ولایت (یمن) سے آئے تو ان حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، علیؑ! تم نے احرام کس طرح باندھا ہے؟
عرض کی کہ جس طرح احرام آل حضور نے باندھا ہو، فرمایا کھچ کر بانی کا جانور بھیج
وہ او جس طرح احرام باندھا ہے اسی کے مطابق عمل کرو۔ بیان کیا کہ علی رضی
اللہ عنہ نے ایک قربانی کا جانور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا۔

۱۲۸۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشیر بن مفضل نے حدیث
بیان کی، ان سے حمید طویل نے، ان سے بکر نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر
رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تھا کہ انس رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا تھا۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم نے حج کا احرام باندھا تھا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ
حج ہی کا احرام باندھا تھا۔ پھر جب ہم مکہ آئے تو آل حضور نے فرمایا کہ جس کے
ساتھ ہدی نہ ہو وہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کا کر لے (اور عمرہ کے بعد حج کسے)
اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہدی (قربانی) کا جانور تھا۔ پھر علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ یمن سے حج کا احرام باندھ کر آئے ان حضور نے ان سے دریافت فرمایا

کہ کس طرح احرام باندھا ہے؟ ہمارے ساتھ تمہاری اہل (غافلہ رضی اللہ عنہا) بھی ہیں۔ انھوں نے عرض کی کہ میں نے یہی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا آنحضرتؐ نے باندھا ہو، ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اپنے احرام پر قائم رہو۔ کہیں نہ ہمارے ساتھ ہدی ہے۔

۵۳۔ غزوہ ذوالخلفہ۔

۱۲۸۳۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جاہلیت میں ایک بتکدہ تھا اور اس کے بت کا نام ذوالخلفہ تھا، اسے کعبہ مایمہ اور کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، ذوالخلفہ کے وجود کا ذیت سے مجھے کون نہیں نجات دلائے؟ چنانچہ میں نے ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ کوچ کیا، پھر ہم نے اس بت کدہ کو مسمار کر دیا اور اس میں ہم نے حسین کو پایا قتل کر دیا۔ پھر میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپؐ کو اس کی اطلاع دی تو آپؐ نے ہمارے اور قبیلہ احس کے لیے دعا کی۔

۱۲۸۴۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم مجھے ذوالخلفہ سے کیوں نہیں نجات دلاتے؟ یہ ربت (قبیلہ ختم کے ایک بتکدہ کا تھا، اسے کعبہ بیانیہ بھی کہتے تھے۔ چنانچہ میں ڈیڑھ سو قبیلہ احس کے سواروں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا یہ سب شہسوار تھے میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا چنانچہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہار، پس نے آپؐ کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا۔ پھر آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے گھوڑے کا اچھا سوار بنا دیجئے اور اسے یرات کہنے والا اور خود ہدایت یافتہ بنا دیجئے۔ پھر وہ اس بتکدہ کی طرف روانہ ہوئے اور اسے منہدم کر کے آگ لگا دی۔ پھر آنحضرتؐ کی خدمت میں اطلاع بھیجی۔ جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے اگر عرض کی، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں اس وقت تک آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے نہیں چلا جب تک وہ خارش زدہ اونٹ کی طرح (سیاہ اور دیران) نہیں ہو گیا۔ بیان کیا کہ پھر ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احس کے سواروں اور سپاہیوں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَهْلَكْتَ خَاتَمًا مَعَنَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَكْتَ مِمَّا أَهَلَ حِيَوَانِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاْمِسْكَ خَاتَمًا مَعَنَا هَذَا -

بَابُ ۵ غَزْوَةُ ذِي الْخَلْفَةِ

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلْفَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيدُنِي مِنْ ذِي الْخَلْفَةِ فَتَقَرَّرْتُ فِي بَانَتِهِ وَخُسَيْنٍ رَاكِبًا فَكَسَرْنَا كَاهِدًا فَتَلْنَا مِنْ وَحْدٍ نَاعِنْدَا فَخَاتَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْبَرْتُهُ فَمَا عَالَمًا وَلَا حَسَنًا -

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لُثَيْمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ثَنِيٌّ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيدُنِي مِنْ ذِي الْخَلْفَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَتَمِ قَبِيلَةِ الْيَمَانِيَّةِ فَانْطَلَقْتُ فِي خُسَيْنٍ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَدَا شَبْتٍ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبْتُ فِي مَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَشْرَ أَصَابِعِهِ فِي مَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ شَتِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا قَهْدِيًا فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَدَّ فِيمَا ثُمَّ بَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ ذَلِكَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا حِثُّكَ حَتَّى تَذَكُّهُمْ كَمَا تَهْمُ جَمْلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْسَ وَرِجَالِهَا خُسَيْنٌ

کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

مَرَاتِ ۶

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْوَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَبْرِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَرَوُنِي مِثْنِ ذِي الْخُلْمَةِ فَقُلْتُ بَلَى فَأَنْطَلَقْتُ فِي حَمْسِينَ وَمِائَةٍ فَأَرِسَ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَتَشَبُّهُ عَلَى الْخَيْلِ فَمَنْ كَرِهْتُ ذَلِكَ لِبَشَرِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَشْرَكِيذَ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ شَيْئَتُهُ وَأَجْعَلْهُ هَادِيًا يَهْدِي بَنِي النَّاسِ عَنْ فَرْسٍ بَعْدُ - قَالَ وَكَانَ ذُو الْخُلْمَةِ بَنِي الْيَمَنِ لِحَنَعَمَ وَجَيْلَةَ فَبِيْرُ نَصَبٌ تَعْبُدُ يَقَالُ لَهُ الْكُفْبَةُ قَالَ فَأَتَاهَا فَخَرَّ قَتْلَهَا بِالنَّارِ وَكُسْرُهَا قَالَ وَلَمَّا قَتَلَهُمْ جَبْرِ يُوسُفَ كَانَ بِهَا رَحْبٌ لَيْسَتْ قَبِيْمٌ بِالْأَسَدِ لَمْ يَقْبَلْ لَهُ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَإِنْ قَدَّرَ عَلَيْكَ فَغَرِبَ عَنْكَ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَجْزِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَبْرِ فَقَالَ لَشَكْرَتُهَا وَلَشَهْدَتُهَا لَأَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ لَا ضَرِيْبٌ عَنْكَ - قَالَ فَكُسْرُهَا وَشَهْدَتُهَا ثُمَّ بَعَثَ جَبْرٌ رَحْبًا مِنْ أَحْمَسَ مِثْنَى أَبَا رُطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرَهُ بِذَلِكَ فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ تَعَبْتُ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتَّى تَكْفُرَ كَمَا كَفَرْتُ بِكَ قَالَ أَخْبَرْتُ قَالَ فَبَدَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلٍ أَحْمَسَ وَرَجَعَ إِلَى أَحْمَسَ

مَرَاتِ ۶

باب ۵۳ - غزوة ذات السلاسل

وهي غزوة لخيم وحذام قاله إسماعيل

۵۳۱ - غزوة ذات السلاسل

یہ وہ غزوہ ہے جہاں خیم و حذام کے ساتھ پیش آیا تھا۔ ابن اسحاق نے

نیز دیکھ کے واسطے اور انھوں نے عروہ کے واسطے کہ ذات السبکال
قبائل بلی، عذرہ اور بنی القین کو کہتے ہیں۔

۱۲۸۶۔ ہم سے احاق نے حدیث بیان کی، انھیں خالد بن عبداللہ نے خبر دی
انھیں خالد جندلہ نے، انھیں ابو عثمان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عروہ بن
عاص رضی اللہ عنہ کو غزوہ ذات السلاسل کے لیے بھیجا۔ عروہ بن عاص رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ غزوہ سے واپس آکر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے پوچھا کہ آپ کو سب سے زیادہ عزیز کون شخص ہے؟ فرمایا
کہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے پوچھا، اور مردوں میں؟ فرمایا کہ اس کے والد میں نے پوچھا۔
اس کے بعد؟ فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ اس طرح آپ نے کئی اصحاب کے نام لیے اور میں خاموش
ہو گیا کہ کہیں مجھے سب سے بعد میں نہ آپ کر دیں۔

۵۳۲۔ جریر رضی اللہ عنہ کی من کو ردائیگی

۱۲۸۷۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ عسلی نے حدیث بیان کی، ان سے میں اور اس
نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس نے اور ان سے
جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کہیں سے واپسی میں مدینہ آنے کے لیے میں بحری
راستے سے سفر کر رہا تھا۔ اس وقت میں کمن کے دو افراد، ذکوان اور ذوعروس میری
طاقت ہوئی۔ میں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں بیان کرنے لگا۔ اس پر
ذوعروس نے کہا کہ اگر تمھارے صاحب یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی ہیں جن کا
تم ذکر کر رہے ہو تو ان کی وفات کو بھی تین سال گزر چکے۔ یہ دونوں میرے ساتھ ہی
مدینہ چل رہے تھے۔ راستے میں ہمیں مدینہ کی طرف سے آتے ہوئے کچھ سوار دکھائی
دے۔ ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے اس کی تصدیق کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم وفات پا گئے ہیں۔ آپ کے خلیفہ ابو بکر رضی اللہ عنہ منتخب ہوئے ہیں اور وہ لوگ اب
بھی خدائرس اور صالح ہیں۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اپنے صاحب ابو بکر رضی اللہ
عنہ سے کہنا کہ ہم آئے تھے لیکن ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سن کر
واپس جا رہے ہیں اور انشاء اللہ پھر مدینہ آئیں گے۔ دونوں میں واپس چلے گئے۔
پھر میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ان کی باتوں کا اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کہ پھر انھیں
اپنے ساتھ لائے کہیں نہیں؟ بہت دنوں بعد ذوعروس نے ایک مرتبہ مجھ سے کہا کہ جریر! تمھارا
مجھ پر احسان ہے اور انھیں میں ایک بات بناؤں گا کہ تم اہل عرب اس وقت
تک خیر و بھلائی کے ساتھ رہو گے جب تک تمھارا طرز عمل یہ ہوگا کہ جب تمھارا کوئی
امیر وفات پا جائے تو تم راہی صلاح و مشورہ سے اپنا کوئی دور امیر منتخب کر لیا

بْنِ أَبِي خَالِدٍ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ
عُرْوَةَ هِيَ بَيْتُ بِلَاحٍ وَ عَدْنَةُ وَ بَنِي النَّقِيبِ
۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ عَلَى
جَبِيشَ ذَاتِ السَّلْسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيْ النَّاسِ
أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ. قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ
قَالَ أَبُو هَارٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ
فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكْتُ هَنَاءً أَنْ يَجْعَلَ لِي
فِيهِ أَحَدٌ هِجَرًا

۵۳۲۔ ذہاب جریر رضی اللہ عنہ کی من کو ردائیگی

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعُصَيْبِيُّ
حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ
قَيْسِ بْنِ خَبْرٍ قَالَ كُنْتُ بِالْبَحْرِ فَلَقَيْتُ رَجُلَيْنِ
مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ إِذَا الْكَلَامِ وَذَا عَمْرٍو فَجَعَلْتُ
أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهُ ذُو عَمْرٍو وَلَكِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُونَ
أَمْرًا صَاحِبِي فَقَدْ مَرَّ عَلَيَّ أَحَدُهُمْ مِنْدُ ثَلَاثِ دُ
أَقْبَلَا مَعِيَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ رَفِيعُ
لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ نِسَاءً لَنَا هُمْ فَقَالُوا أَتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ
أَبُو بَكْرٍ وَ النَّاسُ صَالِحُونَ فَقَالَ أَخْبِرْ صَاحِبَكِ أَنَا
فَدَجَّيْنَا وَ لَعَلَّنَا سَخَوْدُ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ وَ رَجَعَا
إِلَى الْيَمَنِ فَ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ قَالَ أَفَلَا
جِئْتُمْ بِهِمْ؟ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِي ذُو
عَمْرٍو يَا جَرِيرُ إِنَّ بَيْتَ عَلِيٍّ كَرَامَةٌ وَ إِيَّايَ
مُخْبِرُكَ خَبِّرْ أَتَكُمُ مَشْعَرُ الْعَرَبِ لَنْ تَذْأُلُوا
مَعِي مَا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكْتَ أَمِيرُ تَأْمُرْتُمْ
فِيهِ أَخْرَفًا إِذَا كُنْتَ بِالسَّيْفِ كَأَنْتُمْ أَمْلُو كَا

کر دے لیکن جب (مارت کے لیے) توازنک بات پہنچ جائے گی تو تمہارے امیر بادشاہ بن جائیں گے، بادشاہوں کی طرح غصہ نہ کرے گی اور انیس کی طرح راضی اور خوش ہو کر رہے گی۔

۵۳۳ - غزوہ سیف البحر

بر دستہ قریش کے فائدہ تجارت کی گھات میں تھا۔ امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۲۸۸ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے دسب بن کیسان نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحل سمندر کی طرف ایک مہم بھیجی اور امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ اس میں تین سو افراد شریک تھے۔ ہم روانہ ہوئے اور ابھی راستے ہی میں تھے کہ زاد راہ ختم ہو گیا۔ جو کچھ بچ رہا تھا وہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا گیا تو دو ہتھیار کھجوروں کے جمع ہو گئے۔ اب ہمیں روزانہ تھوڑا تھوڑا اسی سے کھانے کو ملتا تھا۔ آخر جب یہ بھی ختم کے قریب پہنچ گیا تو ہمارے حصے میں صرف ایک ایک کھجور آتی تھی۔ میں نے عرض کی کہ ایک کھجور سے کیا ہوتا رہا ہوگا؟ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کی قدر صحیح معنوں میں اس وقت ہوئی جب کھجور بالکل ختم ہو گئی تھی۔ آخر ہم سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ اتفاق سے سمندر سے ہمیں ایک مچھلی ملی جو بہاڑی جیسی تھی۔ اس مچھلی کو سارا لشکر اٹھا رہا دن تک کھاتا رہا بعد میں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کی سیس کی دو ٹپاں کھڑکی لگیں اور ایک سواری کا وہ سمیت اس کے نیچے سے گزاری گئی وہ سواری نیچے سے گذر گئی اور ٹپوں کو چھڑا تک نہیں۔

۱۲۸۹ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے عمرو بن دینار کے حوالے سے جو یاد کیا ہے وہ یہ ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو سوواروں کے ساتھ بھیجا اور بنا امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنایا، تاکہ ہم قریش کے فائدہ تجارت کی گھات میں رہیں۔ ساحل سمندر پر ہم پندرہ دن تک پڑاؤ ڈالے رہے۔ ہمیں اس سفر میں (طبی سخت بھوک اور فاقے کا سامنا کرنا پڑا۔ بیان تک نوبت پہنچی کہ ہم نے بھول کے پتے رخصت کھا کر وقت گزارا، اسی لیے اس مہم کا نام "جیش الخبط"۔

يَغْضَبُونَ غَضَبَ الْمُلُوكِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَرْضَى
الْمُلُوكَ:

۵۳۳ غَزْوَةُ سَيْفِ الْبَحْرِ
وَهُمْ يَتْلَقُونَ عِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَ
أَمِيرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ رَضِيَ

۱۲۸۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ دُهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قَبْلَ السَّاحِلِ وَأَمْرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ فَخَرَجُوا وَكُنَّا بَعْضُ الطَّرِيقِ فَنَظَرْنَا زَادًا مَرَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَسَدٍ وَادِّ الْجَيْشِ فَجَمَعَهُ فَكَانَ مِرْدَدًا نَسْرُفَكَانَ يَقُولُ تَنَا كَلًا نِيْمَ قَلِيلٌ قَلِيلٌ حَتَّى حَتَّى فَكَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ مَا تَعْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَهَبْنَا فَقَدْ هَاجِنُ فَنِيْتُ ثُمَّ انْتَقَيْنَا إِلَى النَّجْرَانِ إِذِ احْوَتْ مِثْلُ الطَّلَبِ فَكُلْنَا مِنْهُ الْقَوْمَ ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِصُلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِمْ فَصَبَّاهُمَا أَمْرًا بِرَاحِلَةٍ فَرَحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَكَلَمْ نَعْبَهُمَا:

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ التَّيْمِيُّ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةٍ رَاكِبٍ أَمِيرُهُمَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَزَادَهُمْ عِيْرًا لِقُرَيْشٍ فَاقْتَنَّا بِالسَّاحِلِ نَصْفَ شَهْرٍ فَاصْبَا حَوْجُ شَبَدِيدٍ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبْطَ نَسِيًّا ذَلِكَ الْجَيْشُ حِينَئِذٍ الْخَبْطُ فَانْتَقَيْنَا الْبَحْرَ وَابْتَدَأَ يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ

بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے پہلے جس حج کا میرنا کر بھیجا تھا اس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے چند صحابہؓ کے ساتھ قربانی کے دن (مئی میں) یا اعلان کرنے کے لیے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک دہشت انداز (کا حج نہیں کر سکے گا۔ اور وہ کوئی شخص بیت اللہ کا ظرف بننے پر کڑھ کر سکے گا۔

۱۴۹۲۔ مجھ سے عبد اللہ بن رجا نے حدیث بیان کی، ان سے اسیر بن عیث بیان کی، ان سے ابو احقاس نے اور ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری سورۃ جس کا اکثر حصہ ایک ساتھ نازل ہوا وہ سورۃ برات ہے اور آخری سورۃ جس کا آخری حصہ نازل ہوا وہ سورۃ نساء کی یہ آیت ہے "لَا تَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ"۔

۵۳۵۔ بنی تمیم کا وفد

۱۴۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یوسف نے، ان سے صفوان بن محرز زانی نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو تمیم کے چند افراد (کا ایک وفد) بنا کر عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا، اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو۔ وہ کہنے لگے کہ بشارت تو آپ ہمیں دے چکے، کچھ اور دیجئے بھی۔ ان کے اس جواب پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناگواری کا اثر دیکھا گیا پھر بنی کے چند افراد پر مشتمل ایک وفد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ بنو تمیم نے بشارت نہیں قبول کی، تم قبول کرو، انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ!

۵۳۶۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ غزوہ عبیدہ بن حصین بن حذیفہ

بن بدر رضی اللہ عنہ، آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی تمیم کی شاخ بنو العنبر کی طرف بھیجا تھا۔ آپ نے ان پر حمل کیا، ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں کو قید کیا

۱۴۹۴۔ مجھ سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمار بن قنقاع نے، ان سے ابو زرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اس وقت سے ہمیشہ بنو تمیم سے محبت رکھتا ہوں، جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ان کے تین اوصاف کے متعلق میں نے سنا

فَلْيَعْلَمَنَّ عَنْ الدُّهُبِيِّ عَنْ حَبِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ الْفُجْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَدِّنُ فِي النَّاسِ لِيُحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا وَرَأَى يَكُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سُرَيْلُ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اخْرُجُوا فِي ذَلِكَ كَامِلَةً بَدَاؤَةً وَاخْرُجُوا فِي ذَلِكَ خَاتِمَةً سُورَةُ النَّبَاِ يَسْتَفْتُونَا قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

باب ۵۳۵ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْحَرِثِ الْمَازِنِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى نَفَرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْبِلُوا النَّبَشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا نَبَشْرُنَا فَأَعْطَيْنَا فَرَدَّ فِي ذَلِكَ فِي رُجُوعِهِمْ فَجَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ أَقْبِلُوا النَّبَشْرَى إِنْ لَمْ يَمْلِكْهَا صَبَوْا تَمِيمًا قَالُوا أَفَدَّ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

باب ۵۳۶ قَالَ ابْنُ اسْحَاقَ غَزَوْهُ عُبَيْدَةُ

بَنُ حَضْرَةَ بْنِ هَذِيفَةَ بْنِ بَدْرِ بْنِ الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَغَارُوا أَهْلَ مَدِينَتِهِمْ نَاسًا وَسَبَى مِنْهُمْ نِسَاءً۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَزْرَةُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذُرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَدَا لَأَلِ أَحِبَّ بَنِي تَمِيمٍ كَجَدِّ ثَلَاثٍ سَمِعْتُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اُن حضورؐ نے ان کے متعلق فرمایا تھا کہ بنو تمیم دجال کے حق میں میری امت کے سب سے زیادہ سخت افراد ثابت ہوں گے، اور بنو تمیم کی ایک فیزی خاتون عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں، اُن حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو، کیونکہ یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔ اور ان کے یہاں سے صدقہ وصول ہو کر آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک قوم کا۔ یا یہ فرمایا کہ یہ میری قوم کا صدقہ ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفُرُ لَهَا فِيهِمْ هُمْ أَشَدُّ
أُمَّتِي عَلَى الدَّجَالِ وَكَانَتْ فِيهِمْ سَبِيَّةٌ
عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ
وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَكَانَتْ صَدَقَاتُكُمْ
فَقَالَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ
أَوْ كُفْرِي :

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
هَيْثَامُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ
عَنْ ابْنِ أَبِي مَسْكِةٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ
أَخْبَرَهُمْ أَنَّ قَدِيمَ رَكْبٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ مَدَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبُدٍ بِنِ زُرَّارَةَ
قَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِيرُ الْقُرَى بِنِ حَارِيسٍ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ مَا أَمَرْتُ إِلَّا خِلَافِي قَالَ هُمُ
مَا أَرَدْتُ خِلَافِي فَتَمَارَاضًا حَتَّى انْفَقَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا
فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ يَأْتِيهِمَا الشَّيْطَانُ أَمَنُوا الرَّقِيقَةَ
حَتَّى انْقَضَتْ :

باب ۵۳۷ وَفَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ
۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ
الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي جَبْرَةَ قُلْتُ
لِإِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كُنْتُ فِي بَجْرَةَ
يَسْتَبْدِي بَنِيئُ فَأَشْرَبُهُ حُلُوةً فِي حَبْرٍ
إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ فَأَلَسْتُ الْقَوْمَ فَأَطْلُتُ
أَلْحَبُوسَ تَحْشِيْتُ أَنْ أَتَنْصَحَهُ فَقَالَ تَدْرِي
وَفَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرِ خَزَايَا وَكَأَنَّ
الْمَدَائِحِي فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَ
بَيْنِكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مَثَرَةٍ وَإِنَّا لَا نَقْبَلُ
إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَرَمِ حَتَّى تَأْتِيَ بِحَمَلٍ مِنْ

۱۲۹۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں ابن ابی ملیک نے اور انھیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ بنو تمیم کے چند سوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ ہمارا کوئی امیر منتخب کر دیجئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ قعقاع بن معبد بن زرارہ کو ان کا امیر منتخب کر دیجئے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! بلکہ آپ اقرع بن حابس کو امیر منتخب فرما دیجئے۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا (عمر رضی اللہ عنہ سے) کہ تمھارا مقصد صرف مجھ سے اختلاف کرنا ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھیں کبھی میرا مقصد صرف تمھاری رائے سے اختلاف کرنا ہی ہے۔ دونوں حضرات میں بات بڑھ گئی اور کوازد بید ہو گئی، اسی واقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا“ آخر آیت تک۔

۵۳۷۔ وفد عبد القیس

۱۲۹۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عامر عقدی نے خبر دی، ان سے قرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجبرہ نے کہیں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے لیے نبیذ تیار کی جاتی ہے، میں وہ میٹھی نبیذ انجور سے پیتا ہوں۔ (اس میں معمولی سا نشہ بھی پیدا ہو جاتا ہے) چنانچہ اگر میں اسے زیادہ پی لوں، پھر لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھوں اور دین تک بھیجا ہوں تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں رسولؐ نے اٹھانی پڑ جائے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تنبیذ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُن حضورؐ نے فرمایا: خوش آمدید اس قوم کے لیے جو رسولؐ کی اور نہ امت اٹھانے بغیر آئی ہے۔ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے (مدینہ کے) درمیان میں مشرکین مقرر کئے قبائل پڑے ہیں۔ اس لیے ہم آپ کی خدمت میں صرف باج و ترمیم نہیں بلکہ حاضر

ہر سکتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گمراہی پر عمل کرتے دیکھ کر
جنت میں داخل ہوں اور جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں آسکتے ہیں، انھیں بھی وہابیات
پہنچا دیں۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں
اور چار چیزوں سے روکتا ہوں۔ میں تمھیں حکم دیتا ہوں، اللہ پر ایمان لانے کا،
تمھیں معلوم ہے، اللہ پر ایمان لانا کہسے کہتے ہیں؟ اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنے کا، زکات دینے اور رمضان کے روزے رکھنا اور
مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ بیت المال کو ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور میں
تمھیں چار چیزوں سے روکتا ہوں، یعنی دبا، نفیر، حنتم اور مرفت (منہیہ دینا)
کے مرتبہ اسے جس میں بندہ بنائی جاتی ہے۔

۱۲۹۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث
بیان کی، ان سے ابو جہرہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا
آپ بیان کرتے تھے کہ جب عبید بن العقیس کا دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا تو انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم لوگ تمہیں ربیعہ سے لے کر رکھتے
ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کے قبائل پر تھے ہیں، ہم ان حضور
کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں، اس لیے آپ چند
ایسی چیزوں کا حکم دیجیے کہ ہم بھی ان پر عمل کریں اور جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں آسکتے
میں انھیں بھی اس کی دعوت دیں۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھیں
چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں، (میں تمھیں حکم دیتا ہوں)
اللہ پر ایمان لانے کا یعنی اس کی گواہی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، پھر آپ
نے (اپنی انگلی سے) ایک کا اشارہ کیا، اور نماز قائم کرنے کا، زکات دینے کا اور اس
کا مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ بیت المال کو ادا کرتے دینا۔ اور میں تمھیں دبا،
نفیر، مرفت اور حنتم کے استعمال سے روکتا ہوں۔

۱۲۹۸۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان
کی، انھیں عمر نے خبر دی۔ اور یحییٰ بن مضر نے بیان کیا، ان سے عمر بن حارث نے
ان سے بکیر نے اور ان سے کریب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مرنے کے بیان کی کہ ابن
عباس، عبدالرحمن بن ازہر و مسور بن حمزہ رضی اللہ عنہم نے انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا
کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ اے ام المومنین سے ہمارا سب کا سلام کہنا اور عمر کے بعد دو
رکعتوں کے متعلق ان سے پوچھنا اور یہ کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ انھیں پڑھتی ہیں ادا
میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں پڑھنے سے روکا تھا ان

الْمَدِينَةِ مِنْ عَمَلِنَا بِهِ وَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو
بِهِ مِنْ وَرَاءِ مَا قَالُوا أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَ
أَنْفَعُكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ
الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُقَطَّعُوا
مِنَ الْغَنَائِمِ الْخُمْسَ وَأَعْفَاكُمْ عَنْ
أَرْبَعٍ مَا أَنْتُمْ فِي الدُّبَابِ وَالْتَقِيرُ
الْحَنْتِ وَالْمَرْفَتِ:

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَهْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
يَقُولُ قَدِمَ وَحْدَهُ عَبْدُ الْعَقِيسِ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا
هَذَا النَّحْيَ مِنْ تَبِيعَةٍ وَتَدَاخَلَتْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكَ كُفَّارٌ مَضَرِّي فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي
شَهْرٍ حَرَامٍ فَمَرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَ
نَدْعُو إِلَيْهَا مِنْ وَرَاءِ مَا قَالُوا أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَ
أَنْفَعُكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدُ وَاحِدَةٍ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ
الزَّكَاةِ وَأَنْ تُقَطَّعُوا مِنَ الْخُمْسِ مَا غَنِمْتُمْ
وَأَعْفَاكُمْ عَنِ الدُّبَابِ وَالْتَقِيرِ
الْحَنْتِ وَالْمَرْفَتِ:

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكِّي بْنِ كَرْنِيَا
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ اللَّهِ
بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ الْمَوْدُودِ بْنُ خُزَيْمَةَ أَدْرَسُوا إِلَى
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالُوا أَفَدَّرَ عَلَيْهَا السَّلَامُ
مِنْ جَنَّتِهَا وَأَسْأَلُكَ عَنْ التَّكْنِيزِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّا

أَخْبَرَنَا أَنَّكَ تَهْلِيئَهُمَا وَقَدْ مَلَفْنَا أَنَّ الْبَيْتِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَصُوبُ مَعَ عُمَرَ الثَّانِي عَنْهُمَا -
قَالَ كَرِيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا وَبَلَّغْتُهُمَا مَا أُرْسَلُونِي
مَقَالَتِ سَلِّ أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْبَرْتُهُمَا فَكَرَدُوْنِي
إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِشَيْءٍ مَا أُرْسَلُونِي إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ
أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
عَنْهُمَا وَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي
نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِي حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا
فَأُرْسَلْتُ إِلَى الْخَادِمِ فَقُلْتُ قَوْنِي إِلَى جَنَاحِهِ
فَقَوْنِي - فَقَوْلُ أُمِّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَسْمَعْكَ
سَمِعْتُهُ عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكَعَتَيْنِ فَأَذَاكَ تَصَلَّيَهُمَا
فَأَبْنِ أَشَارَ بَيْدٍ ۖ فَاسْتَأْذَنِي ۖ فَفَعَلْتُ
الْحَابِرِيَّةُ فَاسْتَأْذَنِي ۖ فَاسْتَأْذَنِي ۖ فَاسْتَأْذَنِي
عَنْهُمَا مَعَهُمَا أَنْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ
سَأَلْتُ عَنْهُمَا الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ
أَتَانِي أُنَاسٌ مِّنْ عِبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ
قَوْمِهِمْ فَتَخَلَّوْنِي عَنِ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ
بَعْدَ الظُّهْرِ فَمِمَّا هَاكُنَا ۖ

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ

حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيلُ بْنُ
أَبْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَيْنَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجَوَافِي كَعْبِي

بَابُ ۵۳۸ وَفَدَّ بَنِي حَنِيفَةَ وَحَدَّثَنَا شَائِبُ بْنُ أَبِي

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَحْنُ الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَبَلًا قَبْلَ نَحْبِ نَجْدَاتٍ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ

عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر عمر رضی اللہ عنہ کے
ساتھ لوگوں کو مارا کرتا تھا (ان کے دو خلافت میں) اگر کرب نے بیان کیا کہ پھر
میں ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان حضرات کا پیغام پہنچایا یا انشاء رضی
اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس کے متعلق ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو میں نے ان حضرات
کو اگر اس کی اطلاع دی تو انھوں نے مجھے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں
بھیجا، وہ باتیں پوچھنے کے لیے جو عمر رضی اللہ عنہا سے انھوں نے پچھوائی تھیں۔
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خود بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
کہ آپ عصر بعد دو رکعتوں سے منع کرتے تھے، لیکن ایک مرتبہ آپ نے عصر کی نماز پڑھی
پھر میرے بیان کی تشریف لائے، میرے پاس اس وقت انصار کے قبیلہ بنو ترمذ کی
کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں، اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، یہ دیکھ کر میں نے غلام
کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور اسے ہدایت کر دی کہ ان حضرات کے پہلو میں کھڑی ہو جانا
اور عرض کرنا کہ ام سلمہ نے پوچھا ہے، یا رسول اللہ! میں نے تو آپ سے ہی سنا تھا اور
آپ نے عصر بعد ان دو رکعتوں کے پڑھنے سے منع کیا تھا، لیکن آج میں خود آپ کو دو
رکعت پڑھتے دیکھ رہی ہوں، اگر ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کریں تو پھر
بھیجے بٹ جانا، غلام نے میری ہدایت کے مطابق کیا اور ان حضرات نے ہاتھ سے
اشارہ کیا تو وہ بھیجے بٹ گئی، پھر جب فارغ ہوئے تو فرمایا اسے سنت الی امیر!
عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق تم نے سوال کیا ہے، وجہ یہ ہوئی تھی کہ قبیلہ
عبد القیس کے کچھ لوگ میرے یہاں اپنی قوم کا اسلام لے کر آئے تھے اور ان کی وجہ سے
ظہر کے بعد کی دو رکعتیں میں نہیں پڑھ سکتا تھا، یہ انھیں رکعتوں کی فقہا ہے۔

۱۴۹۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعامر عبد الملک

نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، یہ طہان کے صاحبزادے ہیں۔

ان سے ابو جمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مسجد نبوی صلی

صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے پہلا تہجد جو ان کی مسجد عبد القیس میں

منعقد ہوا، بحرین کی ایک بستی ہے۔

۵۳۸۔ وفد بنو حنیفہ اور ثمامہ بن اثال کا واقعہ

۱۵۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے

حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجر کی طرف

کچھ سواری بھیجے۔ وہ قبیلہ بنو حنیفہ کے (سرمدوں میں سے) ایک شخص، ثمامہ بن

لَمْ تَأْمَرْهُ بِأَنْ تَأْتِيَ فَدَعَاكَ بِسَارِيَةٍ مِنْ
سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَيْنُكَ يَا ثَمَامَةُ فَقَالَ عَيْنِي
خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ تَقَشُّبِي تَقَشُّدَ ذَا دِمٍ وَإِنْ
تُنْعَمُ تُنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ
فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ حَتَّى كَانَ الْعَدُوُّ نَحْدَ قَالَ
لَهُ مَا عَيْنُكَ يَا ثَمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ
تُنْعَمُ تُنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ
الْعَدُوِّ فَقَالَ مَا عَيْنُكَ يَا ثَمَامَةُ فَقَالَ عَيْنِي
مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ أَطْلِقُوا ثَمَامَةَ فَأُطْلِقَ إِلَى
مَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ
الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ
مَا كَانَ عَلَى الْوَدَنِ وَحَبُّهُ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ
وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهِي أَحَبَّ الْوُجُوهِ
إِلَيَّ وَاللَّهُ مَا كَانَ مِنْ دُونِ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ
دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ
وَاللَّهُ مَا كَانَ مِنْ بَدَلٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَدَلِكَ
فَأَصْبَحَ بَدَلُكَ أَحَبَّ الْبَدَلِ إِلَيَّ وَإِنْ
خِيلَكَ أَخَذْتُ شَيْئًا وَأَنَا رِيْدُ الْعُسْرَةِ
فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَتَنَبَّأَ فَلَمَّا قَدِمَ
مَكَّةَ قَالَ لَهُ فَابْتَئِ صَبُوتَ قَالَ لَا وَلَكِنْ
أَسْأَلُكَ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حَبْطَةٌ
حَتَّى يَأْتِيَنَّ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ :-

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا فَوْحُ بْنُ جُبَيْرٍ

آمال نامی کو کچھ لائے اور مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا، ثمامہ! اب کیا خیال ہے؟ انھوں نے کہا، محمد! میرے پاس خیر ہے (اس کے باوجود) اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جو قتل کا مستحق ہے اور اگر آپ مجھ پر احسان کریں گے تو ایک ایسے شخص پر احسان کر دے گے جو احسان کرنے والے کا شکر ادا کیا کرتا ہے، لیکن اگر آپ کا مال مطلوب ہے، تو جتنا چاہیں مجھ سے طلب کر سکتے ہیں۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے آئے دوسرے دن آپ نے پھر فرمایا، اب کیا خیال ہے ثمامہ! انھوں نے کہا، وہی جو میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اگر آپ نے احسان کیا تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر ادا کیا کرتا ہے۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر چلے آئے، تیسرے دن پھر آپ نے ان سے فرمایا، اب کیا خیال ہے، ثمامہ! انھوں نے کہا کہ وہی جو میں آپ سے پہلے کہہ چکا ہوں۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ رسی کھول دی گئی تو وہ مسجد نبوی سے قریب ایک باغ میں گئے اور غسل کر کے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور پڑھا: "اشھد ان لا اله الا الله واشھد ان محمداً رسول الله"، (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)، اسے محمد خدا گواہ ہے، روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرے سے مغفون مجھے نہیں تھا لیکن آج آپ کے چہرہ سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں ہے۔ خدا گواہ ہے، کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجھے مغفون نہیں تھا لیکن آج آپ کا دین مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور عزیز ہے، خدا گواہ ہے، کوئی شہر آپ کے شہر سے مجھے زیادہ مغفون نہیں تھا لیکن آج آپ کا شہر میرا سب سے زیادہ محبوب شہر ہے آپ کے سوا دل نے جب مجھے پکارتا تو میں عمرہ کا ارادہ کر چکا تھا۔ اب آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کا حکم دیا جب وہ مکہ پہنچے تو کسی نے کہا اے دین ہو گئے، انھوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لایا ہوں اور خدا کی قسم اب تمہارے یہاں پیامہ سے گھول کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آسکتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دے دیں۔ رضی اللہ عنہ،

۱۵۰۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی انھیں عبد اللہ بن ابی حنین نے، انھیں نافع بن جبر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّبِيُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَعَلَ يَقُولُ إِنَّ جَعَلَ لِي حَسَنَةً مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ
وَقَدْ مَعَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالُوا كَذَلِكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ
بْنُ كَيْسٍ بْنُ شَمَّاسٍ وَفِي جَدِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَسِيلَةٍ
فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ كَذَلِكَ لَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةُ مَا
أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ نَعُدَّ وَأَمَّا اللَّهُ فَبِكَذَاكَ وَلَنْ أَدْبُرَتْ
لَبْعُفَرَتِكَ اللَّهُ وَكَأَنِّي لَأَسْأَلُكَ الْبَدَا أُرِيْتُ فِيهِ مَا دَانَتْ
وَهَذَا ثَابِتُ يُحِبُّكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَسْأَلُكَ الْبَدَا أُرِيْتُ فِيهِ مَا دَانَتْ فَخَبَّرَنِي
أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
نَبِيًّا أَنَا نَأْتِيهِ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَنِي
شَا نَهْمَا فَأَوْحَى إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنْ أَنْفُخَهُمَا فَنُفْخُهُمَا
فَلَمَّا فَادَا لَتَهُمَا كَذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا
الْعَشِيُّ وَالْآخَرُ مَسِيلَتُهُ

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْحَاقَ ابْنُ نَصْرَةَ شَاعِبُ الدَّرَاقِ
عَنْ مَعْبَرٍ عَنْ هَمَّارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا أَنَا نَأْتِيهِ أُنَبِّئُ بَعْضَ ابْنِ الْإِزْمِ
فَوْضِعَ فِي كَفِّي سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرَ اعْلَى فَأَوْحَى
إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخَهُمَا فَنُفْخُهُمَا فَذَهَبَا فَأَذَلَّتَهُمَا
النَّكَابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ
الْمِصَاةِ

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا الصَّبَّاحُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ مَهْدِيَّ
ابْنَ مَهْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَحَابَةَ الْعَطَارِدِيَّ
يَقُولُ لَمَّا نَفَعْتُ الْحَجَرَ فَادَا وَجَدْنَا حَجَرًا

عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسیلہ کذاب آیا، اس دعوے کے
ساتھ کہ اگر مجھ سے اپنے بعد اپنا نائب و خلیفہ اسنادیں تو میں ان کی اتباع کروں
اس کے ساتھ اس کی قوم (جو عینہ) کا بہت بڑا لشکر تھا۔ اس حضور اس کی قوم
تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے
آپ کے ہاتھ کھجور کی ایک ٹہنی تھی، جہاں مسیلہ اپنی فوج کے ساتھ بڑا ڈکٹے
ہوئے تھا، آپ وہیں جا کر ٹھہر گئے، اور آپ نے اس سے فرمایا اگر تم مجھ سے یہ
ٹہنی مانگو گے تو میں تمہیں یہ بھی نہیں دوں گا، اور تم اللہ کے اس فیصلے سے
آگے نہیں بڑھ سکتے جو تمہارے بارے میں پہلے ہی ہو چکا ہے، تم نے اگر یہی
اطاعت سے روگردانی کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کر دے گا، میرا تو خیال ہے
کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے، اب تمہاری باتوں کا جواب ثابت
دیے گئے۔ پھر آپ واپس تشریف لائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے متعلق پوچھا کہ "میرا تو
خیال ہے کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے، تو اب وہی وہی اللہ
عز و جل نے مجھ سے کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سوچتا تھا کہ میں
نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو ٹکٹے دیکھے، مجھے انھیں دیکھ کر ڈر رہا تھا پھر
خواب میں مجھ پر وحی کی گئی کہ میں انھیں چھو نہ دوں، چنانچہ میں نے انھیں چھو نہ
تو وہ اڑ گئے، میں نے اس کی تعبیر دو چھوٹوں سے لی جو میرے بعد نکلیں گے ایک
اسود عسی تھا اور دوسرا مسیلہ کذاب۔

۱۵۰۲۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث
بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انھوں نے ابوبکر بن عبد اللہ
سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خواب میں میرے
پاس زمین کے نزلانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو ٹکٹے رکھ
دیئے گئے، یہ مجھ پر طریشان گزارا، اس کے بعد مجھے وحی کی گئی کہ میں انھیں چھو نہ
دوں۔ میں نے چھو نہ تو وہ اڑ گئے، میں نے اس کی تعبیر دو چھوٹوں سے لی جن کے
درمیان میں میں ہوں یعنی صاحب صنعاء (اسود عسی) اور صاحب میامہ
(مسیلہ کذاب)

۱۵۰۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مہدی بن حمیر
سے سنا، کہا کہ میں نے ابوجار عطاردی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ
ہم پتھر کی پوجا کرتے تھے اور اگر کوئی پتھر ہمیں اس سے اچھا مل جاتا تو ہمیں کی ہم

لو چاکر رہے ہوتے تو اس سے چھینک دیتے اور اس دوسرے کی پوجا شروع کر دیتے۔ اگر ہمیں پھر نہ ملتا تو مٹی کا ڈھیر جمع کر لیتے اور بکری لاکر اس پر دوہتے اور اس کے گرد چکر لگاتے۔ پھر حرب کا مہینہ آجاتا تو ہم کہتے کہ یہ مہینہ نیزول کو دور رکھنے کا ہے، چنانچہ ہمارے پاس لوہے سے بنے ہوئے جتنے بھی نیزے یا تیرے ہوتے ہم حرب کے مہینے میں انھیں اپنے سے دور رکھتے اور انھیں کسی طرف چھینک دیتے۔ اور میں نے ابوجہاد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں ابھی کم عمر تھا اور اپنے گھر کے اڑھائی چرایا کرتا تھا۔ پھر حرب ہم نے آپ کی دفترش پر چڑھائی اور بیچ مکہ کی خبر سنی تو آگ میں جا کر ہم نے پناہ لے لی، یعنی مسیلہ کذاب کے یہاں۔

۵۳۹۔ اسود غسانی کا واقعہ

هُوَ أَخْبَرَنَا مِنْهُ الْفَيَّانَةُ وَاحِدَةً نَا الْأَخِيرَةَ فَإِذَا لَحْدًا مَجْدًا حَجَرًا جَمْعًا حَبْوَةً مِنْ تَرَابٍ ثُمَّ حَبْنًا بِالْمَاءِ فَحَلَبْنَا لَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ ظَفَانِيهِ فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مَنْصِلُ الْأَسْبَةِ فَلَا مَدَامَ رُفْعَانِيهِ حَبْوَةً فَإِذَا نَزَعْنَا لَهُ وَ الْفَيَّانَةُ شَهْرُ رَجَبٍ وَ سَمِعْتُ أَبَا رَحْبَاءَ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ تَبْعَثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَا مَا أَدْعَى إِلَيْهِ عَلَى أَهْلِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِمُحَمَّدٍ فَرَرْنَا إِلَى النَّبَارِ إِلَى مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ

باب ۵۳۹ قصۃ الاسود الغسانی

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُهَيْشٍ الْخَزَنَدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ أَهْبِيمُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ نَجِيحٍ وَكَانَ فِي مَوْجِعٍ أَخْرَأَ سَمْعَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ نَبَعْنَا أَنَّ مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَخَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الْحَارِثِ ابْنُ بَكْرٍ وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ فَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَكَّةَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَسَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضِيحٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَلَكَمَهُ فَقَالَ لَهُ مُسَيْلَمَةُ إِذْ شِئْتَ حَلَبْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأَمْثَلِ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوُ مَا لَيْتِي هَذَا الْفَضِيحُ مَا أَعْطَيْتُكَه وَإِنِّي لَأَرَاكَ السَّيِّئَ أَرَيْتَ فَبَيْنَمَا أَمْرِي وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَ سَمِعْتُكَ عَمِي فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُثَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ

۱۵۰۴۔ ہم سے سعید بن محمد حرمی نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن عبیدہ ابن نشیط نے، دوسرے موقوف پر (ابن عبیدہ) کے نام کی تفریق ہے یعنی عبداللہ۔ اور ان سے عبداللہ بن عبداللہ بن علی نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم ہے کہ جب مسیلہ کذاب مدینہ آیا تو بنت حارث کے گھر اس نے قیام کیا، کیونکہ بنت حارث بن کزیز اس کی بیوی تھی۔ یہی عبداللہ بن عامر کی اولاد کی بھی مال ہے۔ پھر حضور اکرم اس کے یہاں تشریف لائے (تبلیغ کے لیے) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے، ثابت رضی اللہ عنہ وہی ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب کے نام سے مشہور تھے حضور اکرم کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آل حضور اس کے پاس آکر ٹھہر گئے اور اس سے گفتگو کی، مسیلہ نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو آپ ہمارے اور نبوت کے درمیان حائل نہ ہوں اور اپنے بعد میں اسے سوئپ دیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے ریچھڑی مانگو گے تو میں انھیں یہ بھی نہیں دے سکتا میرا خیال تو یہ ہے کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے۔ یہ ثابت بن قیس ہیں اور میری طرف سے تمہاری باتوں کا جواب یہی دیں گے پھر آل حضور واپس تشریف لائے۔ عبید اللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے متعلق پوچھا جس کا ذکر آپ نے کیا تھا تو انھوں نے بتایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا، مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میرے ہاتھوں پر سونے کے دو کسکے

دکھ دیتے گئے ہیں اس سے بہت گھرا ہوا اور ان کنگڑوں سے مجھے تشویش ہوئی، پھر مجھے حکم ہوا اور میں نے انھیں چھونک دیا تو یہ دونوں کنگڑے اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جو خردج کرنے والے ہیں، عیسیٰ اللہ نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک اسود عیسیٰ تھا جسے فیروز نے یمن میں قتل کیا اور دوسرا مسیلہ کذاب تھا۔

۵۴۰۔ اہل بخران کا واقعہ

۱۵۰۵۔ مجھ سے عباس بن حسین نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی ان سے اسلم بن ابراہیم نے ان سے ابو اسحاق نے ان سے مسلم بن زفر نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بخران کے دوسرا راقبہ اور سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مبارک کرنے کے لیے آئے تھے لیکن ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ خدا کی قسم، اگر یہ نبی ہوئے اور پھر بھی تم نے ان سے مبارک کیا تو ہم سب پتھریں گے اور تمہارے بعد ہماری تسلیں۔ پھر ان دونوں نے اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جو کچھ آپ کا مطالبہ ہے، ہم اسے پورا کرنے کے لیے تیار ہیں، آپ ہمارے ساتھ کوئی امانتدار شخص بھیج دیجیے جو بھی آدمی آپ ہمارے ساتھ بھیجیں اسے امانتدار ضرور رہنا چاہیے۔ اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجوں گا جو امانت دار ہوگا اور پورا پورا امانتدار ہوگا صحابہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے منظر تھے۔ اہل حضور نے فرمایا۔ ابوعبیدہ بن الجراح، انھو جب وہ کھڑے ہوئے تو اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔

۱۵۰۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق سے سنا، انھوں نے مسلم بن زفر سے اور ان سے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل بخران، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی امانت دار آدمی بھیجیے، اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا آدمی بھیجوں گا جو ہر حیثیت سے امانت دار ہوگا صحابہ منظر تھے، آخر اہل حضور نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

۱۵۰۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے ابوقلاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر امت میں امین (امانت دار) ہوتے ہیں اور اس امت

ذکر فقال ابن عباس ذکر لي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نبينا انا نأثركم اريدت الله وضع في نبت سواران من ذهب ففطعتهم ذكرهم ما فاذن لي فنفختهم ما فاذن فاذن لهم كذا ابن جبرحان فقال عبيد الله احدثها العنق الذي تملكه فيروم باليمن والآخر مسيلة الكذاب:

باب ۵ قصه اهل بخران

۱۵۰۵۔ حدثني عباس بن الحسين عن أبي يحيى بن آدم عن اسلم بن ابراهيم عن ابي اسحاق عن مسلم بن زفر عن حذيفة قال حياة العاقب والسيد صاحب بخران الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يريدان ان يلبه عناه قال فقال احدهما لصاحبه لا تفعل فوالله لئن كان نبيا فدا عنتا لا نفليخ عنك ولا عقبنا من بعدنا قال انا نعطيكم ما سالتنا والبعث معنا رجلا امينا ولا تبعث معنا رجلا امينا فقال لا بعثت معكم رجلا امينا حقا امين فاستشرف له اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال فدا يا ابا عبيدة ما بن الجراح فلما قام قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا امين هذه الامية:

۱۵۰۶۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر شعبة قال سمعت ابا اسحاق عن مسلم بن زفر عن حذيفة رضي الله عنه قال جاء اهل بخران الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا البعث لنا رجلا امينا فقال لا بعثت اليكم رجلا امينا حقا امين فاستشرف له الناس فبعث ابا عبيدة بن الجراح.

۱۵۰۷۔ حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة عن خالد عن ابي حذيفة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لكل امية وامين هذه

الْمَدَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ :

کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔

۵۴۱۔ عمان و بحرین کا واقعہ

باب ۵۳۱ خُصَّةُ عَمَانَ وَالْبَحْرَيْنِ

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسْكِدِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُوا حَمَاءَ مَالِ الْبَحْرَيْنِ لَعَنَهُمُ اللَّهُ أَعْطَيْتُكُمْ هَذَا وَهَذَا أَثَلًا ثَانًا فَلَمَّا قَفِذَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى بَيَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى أَبِي سُبَيْرٍ أَمَرَهُمْ بِأَنْ يَأْتُوا ذِي مَن كَانَ لَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَيْنِ أَوْ عِدَّةً فَلَمَّا بَيَضَ جَابِرٌ فَجِئْتُ أَبَا سُبَيْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ حَمَاءَ مَالِ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكُمْ هَذَا وَهَذَا أَثَلًا ثَانًا قَالَ فَأَعْطَانِي قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا بَيَضَ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَمَا يُعْطِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَمَا يُعْطِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّلَاثَةَ فَمَا يُعْطِي فَقُلْتُ لَهُ قَدْ أَتَيْتُكَ فَمَا تُعْطِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَمَا تُعْطِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَمَا تُعْطِي فَأَمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِنَّمَا أَنْ تُبْخَلَ عَنِّي فَقُلْتُ تُبْخَلُ عَنِّي وَأَمَّا أَمِنْ الْبُخْلِ فَأَلْهَمْتُ مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَتَاعٍ إِنَّكَ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جِئْتُ فَقَالَ لِي أَبُو سُبَيْرٍ عَدَا هَا فَعَدَا وَهَذَا فَوَحَلَ تَهَا خَمْسَ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ :

باب ۵۳۲ قُدُورُ الرَّاشِعِيِّينَ وَأَهْلُ الْيَمَنِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هُمْ مَوْتِي وَأَنَا مِنْهُمْ

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَوْسَى

۱۵۰۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ ابن المسکد نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا، اگر میرے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا اتنا تین مرتبہ دوں گا لیکن بحرین سے جس وقت مال آیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ہو چکی تھی، اس لیے وہ مال ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ نے اعلان کر دیا کہ اگر کسی کا حضور اکرم پر فرض یا کسی سے حضور اکرم کا کوئی وعدہ ہو تو وہ میرے پاس آئے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان کے یہاں گیا اور انہیں بتایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر میرے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا اتنا تین مرتبہ دوں گا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ان سے ملاقات کی اور ان سے اس کے متعلق کہا لیکن انہوں نے اس مرتبہ بھی مجھے نہیں دیا یہی پھر ان کے یہاں گیا، لیکن اس مرتبہ بھی انہوں نے مال دیا یہی تیسری مرتبہ گیا۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے مال دیا۔ اس لیے میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کے یہاں ایک مرتبہ آیا، آپ نے نہیں دیا، پھر باور آپ نے نہیں دیا، پھر تیسری مرتبہ آیا ہوں اور آپ اس مرتبہ بھی مال دے دیں، اگر آپ کو مجھے دینا ہے تو دے دیجئے یا پھر میرے معاملے میں بخل سے کام لیجئے۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم نے کہا ہے کہ میرے معاملے میں بخل کرو، بھلا بخل سے بڑھ کر اور کیا بیماری ہو سکتی ہے تب میں نے انہوں نے یہ جملہ دہرایا، اور کہا میں نے تمہیں جب بھی ملا تو میرا راز دہی تھا کہ تمہیں ہر حال دینا ہے۔ اور عروسے روایت ہے ان سے محمد بن علی نے بیان کیا، انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں حاضر ہوا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اسے گن لو میں نے گنا تو پانچ سو تھا فرمایا کہ دو مرتبہ اتنا ہی اور لے لو۔

۵۴۲۔ قبیلہ اشعر اولیٰ میں کی آمد

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا

کہ اشعری مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔

۱۵۰۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد اور اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو اسحاق نے ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری

رضی اللہ عنہ نے کہ میں اور میرے بھائی یمن سے آئے تو ہم (ابتداء میں) بہت دنوں تک یہ سمجھتے رہے کہ ابن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما اہل بیت سے ہیں، کیونکہ یہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کثرت آیا گیا کرتے تھے اور ہر وقت ان حضور کے ساتھ رہا کرتے تھے۔

۱۵۱۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد السلام نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے ان سے ابو ظاہر بنے اور ان سے تہم نے بیان کیا کہ ابن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ (کوڑے امیر بن کر، عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں) آئے تو اس قبیلہ حرم کا انھوں نے بہت اعزاز کیا۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ مرغ کا گوشت کھا رہے تھے حاضرین میں ایک اور صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے انھیں کھانے پر بلایا تو ان صاحب نے کہا کہ جب سے میں نے مرغیوں کو کچھ (گندے) چیزیں کھاتے دیکھا ہے اسی وقت سے مجھے اس کے گوشت سے گھن آئے گی ہے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آدمی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ ان صاحب نے کہا لیکن میں نے اس کا گوشت دکھانے کی قسم کھا رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا، تم آؤ جاؤ، میں تمہیں تمہاری قسم کے بارے میں بھی بتاؤں گا۔ ہم قبیلہ اشعر کے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سواری کے لیے جانور مانگے (غزوہ تبوک کے لیے)۔ آل حضور نے ہمیں جانور مہیا کرنے سے معذوری کا برکی، ہم نے پھر آپ سے مانگا تو آپ نے اس مرتبہ قسم کھالی کہ میں تم لوگوں کو کوئی سواری نہیں دوں گا لیکن ابھی کچھ زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ غنیمت میں کچھ لوٹ آئے اور ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس میں سے پانچ اونٹوں کے دینے جانے کا حکم عنایت فرمایا جب ہم نے انھیں لے لیا تو پھر ہم نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے، آل حضور اپنی قسم بھول گئے ہیں، ایسی صورت میں تو ہمیں کبھی کامیابی و فلاح حاصل نہیں ہو سکتی، چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! پہلے آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں آپ سواری کے جانور نہیں دیں گے اور پھر آپ نے عنایت فرمائے ہیں۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ٹھیک ہے لیکن جب بھی میں کوئی قسم کھاتا ہوں اور پھر اس کے سوا دوسری صورت مجھے اس سے بہتر نظر آتی ہے تو میں وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔

۱۵۱۱۔ مجھ سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو محرزہ جامع بن شداد نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن محرزہ انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَدِمْتُ أَنَا وَآخِي مِنْ الْيَمَنِ فَمَكَّنَا جَيْشًا مَا نَرَاهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَ أُمَّةٌ إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كَثَرَةِ دُخُولِهِمْ وَلَزْدٍ مَعَهُمْ لَهُ۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اسْلَامَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَكْرَةَ عَنْ نَهْدَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو مُوسَى أَكْرَمَ هَذَا الْخَلْقَ مِنْ جَدِيمٍ وَأَنَا لِحُلُوسٍ عِنْدَهُ وَهُوَ يَتَعَدَّى وَجَا جَا وَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ فَدَعَا إِلَى الْعَدَا وَقَالَ إِيَّيْكَ يَا كُلُّ شَيْئًا فَقَدَرْتُهُ فَقَالَ هَلُمَّ فَإِيَّيْكَ لَأَنْتَ الْبَيْتُ مَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلُّهُ فَقَالَ إِيَّيْكَ حَلَفْتُ لَكَ كُلُّهُ فَقَالَ هَلُمَّ أَخِيكَ عَنْ يَمِينِكَ إِنَّا أَتَيْنَا الشَّيْبَةَ مَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَرَّرْنَا مِنَ الْأَشْعَرِيَّةِ فَاسْتَحْمَلْنَا هَلُمَّ فَإِنَّا أَنْ يَحْمِلْنَا فَاسْتَحْمَلْنَا هَلُمَّ فَخَفْتُ أَنْ مَلَا يَحْمِلْنَا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ الْبَيْتُ مَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْبَى بِهَبِّ ابْنِ فَا مَرَلْنَا بِخَيْسِ ذُوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَا هَا قُنْنَا تَغَفَّلْنَا الْبَيْتُ مَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ لَكَ فَنَفَلَهُ نَعَدَ هَا أَمَدًا فَا تَمَنَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا نَحْمِلْنَا وَقَدْ حَمَلْنَا قَالَ أَحِلْ وَ لَكِنْ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَا دَى عَنِي هَا خَيْرًا مِنْهَا رَشَا أَكَلْتُ الشَّيْءَ هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَخْزُومٍ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحَرَّزٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبوتہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا، اے نبوتہم بشارت قبول کرو انہوں نے کہا کہ جب آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو کچھ عنایت بھی فرمائیے۔ اس پر آل حضورؑ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر مین کے کچھ لوگ آئے، ان حضروؑ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ نبوتہم نے بشارت قبول نہیں کی، تم قبول کرو۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم نے قبول کی یا رسول اللہ!

۱۵۱۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان تو اچھ رہا ہے اور آپ نے اپنے ائمہ سے مین کی طرف اشارہ کیا۔ اور بے رحمی اور سخت دلی اورٹ کی دم کے پیچھے پیچھے رہنے والوں میں سے ہے جدھر سے شیطان کے دونوں سینک نکلتے ہیں (یعنی مشرق)، قید رہو اور مضری۔

۱۵۱۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے سلیمان نے ان سے ذکوان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے یہاں اہل مین آگئے ہیں، یہ لوگ رقیق القلب، نرم دل ہوتے ہیں، ایمان مین کا ہے اور حکمت بھی مین کی ہے اور فرخ و تکبر اورٹ والوں میں ہوتا ہے اور سکینت و وقار بکری والوں میں ہوتا ہے اور غرر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، انہوں نے ذکوان سے سنا، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۵۱۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے ثورابن زید نے، ان سے ابو الغیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان مین کا ہے اور فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کے سید نکلتے ہیں۔

۱۵۱۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابوالانزاد نے حدیث بیان کی، ان سے عرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے یہاں اہل مین آگئے ہیں، نرم دل، رقیق القلب سمجھ مین کی ہے اور حکمت مین کی ہے۔

۱۵۱۶۔ ہم سے عمران نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے، ان سے عمار نے ان سے ابوبکر بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے

عمران بن حصین قال جاءت بنو تميم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا نبي نعيم قالوا اما اذ نبشرتنا ما عطينا فنعقد وحيه رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ناس من اهل اليمن فقالوا النبي صلى الله عليه وسلم اقبلوا النبشري اذ لكم يقبلها بنو تميم قالوا قد قبلنا يا رسول الله

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَبْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الذين يمان همنا وأشار بيده إلى اليمن والنجباء وغلط القلوب في الفتنة الذين عندنا أصول أذئاب النبل من حيث يطعم قرن الشيطان ربيعة ومضر

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقَى أَفْئِدَةً وَالَّذِينَ قُلُوبُ الْيَمَانِ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَالْفَضْرُ وَالْخِلَاصَةُ فِي أَهْمَابِ الْيَمِيلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ عَنْهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِينَ يَمَانُ يَمَانٌ وَالْفِتْنَةُ هَهُنَا هَهُنَا بَطْنُ الشَّيْطَانِ

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيِّدِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفَ قُلُوبًا وَأَرْقَى أَفْئِدَةً أَفْئِدَةُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي خُزَيْمَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ

اپس بیٹھ ہوئے تھے۔ اتنے میں باب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہا، ابو عبد الرحمن! کیا یہ نوجوان اسی طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں جیسے آپ پڑھتے ہیں؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو میں کسی سے تلاوت کے لیے کہوں۔ انھوں نے فرمایا کہ ضرور! اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، علقمہ! تم پڑھو، زید بن حارثہ زید بن حارثہ کے بھائی بولے آپ علقمہ سے تلاوت قرآن کے لیے فرماتے ہیں، حالانکہ وہ ہم سب سے اچھے قاری نہیں ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ حدیث سنادوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری قوم اور اس کی قوم کے بارے میں فرمائی تھی۔ آخر میں نے سورہ مہریم کی پچاس آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا رائے ہے؟ جناب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بہت خوب پڑھا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حوایت بھی میں جس طرح پڑھتا ہوں یہ بھی اسی طرح پڑھتا ہوں۔ پھر آپ جناب رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے، ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی، آپ نے فرمایا، کیا ابھی وقت نہیں آیا ہے کہ یہ انگوٹھی پھینک دی جائے۔ جناب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آج کے بعد آپ یہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں نہیں دیکھیں گے۔ چنانچہ آپ نے انگوٹھی اتار دی۔ اس کی روایت غزدر نے شعبہ کے واسطے سے کی ہے۔

۵۴۳۔ قبیلہ دوس اور طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ

کا واقعہ

۱۵۱۷۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذکوان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ قبیلہ دوس نوتاہ ہوا۔ نافرمانی اور انکار کیا (اللہ کے حکم سے) آپ اللہ سے ان کے لیے بد دعا کیجئے، ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہریت دے اور انھیں بیان پہنچا دے۔

۱۵۱۸۔ مجھ سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہونے کے لیے چلا تو راستے میں، میں نے پرشہر پڑھا (ترجمہ) اے رات! تو نے اپنی ولایتی اور مسافت کے باوجود مجھے علاقر کفر سے نجات تو دی۔

فَجَاءَ خَبَابٌ فَقَالَ يَا أبا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيَسْطِيعُ هَؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَأُوا كَمَا تَقْرَأُ قَالَ أَمَّا إِنَّكَ لَوِ شِئْتَ أَمَرْتَ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَحَبُّ قَالَ اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَبْنِي أَخُو بِنِ يَدِ بْنِ حُدَيْبٍ تَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَكِنْ بَأَقْرَبْنَا قَالَ أَمَّا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ ذَوُو مِهْ فَقَرَأْتُ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى؟ قَالَ فَمَا أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا أَقْرَأُ سُبُّنًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَأُ لَا شُعْبَةَ انْتَفَتَ إِلَى خَبَابٍ وَعَلَيْهِ خَاشَعَةٌ مِنْ دَهَبٍ فَقَالَ أَكْثَرُ مَا يَنْ لِهَذَا الْخَاشِعِ أَنْ يُلْفَى قَالَ أَمَّا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَى تَعْدِ الْيَوْمِ فَالْتَقَاهُ رَوَاهُ عَنْهُ عَنْ شُعْبَةَ - :

باب ۵۴۳ قِصَّةُ دَوْسٍ وَالتُّفَيْلِ بْنِ

عَمْرِو الدَّيْسِيِّ

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ التُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الدَّيْسِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَمَتْ وَابْتَدَأَ دَوْمُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ - :

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْتُ فِي الطَّرِيقِ يَا نَسِيلَةَ مِنْ مَوَالِبِهَا وَعَنَانِهَا عَلَى أَهْلِهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ فَجَحَّتْ

اور میرا غلام بھاگ گیا تھا۔ پھر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی۔ ابھی آپ کے پاس میں بیٹھا ہی ہوا تھا کہ غلام دکھائی دیا حضور اکرم نے مجھ سے فرمایا، ابوہریرہ! یہ ہے تمہارا غلام! میں نے کہا، وہ لو جو اللہ ہے، میں نے اسے آزاد کر دیا۔

۵۴۴۔ قید طے کے وف اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔

۱۵۱۹۔ ہم سے موسیٰ بن امیال نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن حریرہ نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (ان کے دو خلافت میں) ایک وفد کی صورت میں آئے آپ ایک ایک شخص کو نام لے کر بلاتے جاتے تھے میں نے آپ سے کہا، کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ یا امیر المؤمنین! فرمایا، تمہیں بھی نہیں پہچانوں گا، تم اس وقت اسلام لائے تھے جب یرسب کفر پر قائم تھے، تم نے اس وقت توحید کی جب یرسب اعراض کر رہے تھے، اس وقت وفا کی، جب یرسب غدر کر رہے تھے اور اس وقت پہچانا جب ان سب نے انکار کیا تھا عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر اب مجھے کوئی پروا نہیں۔

وَأَبَتْ عَلَّامٌ لِّي فِي الطَّرِيقِ فَلَمَّا دَبَمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَبَيَّنَا أَنَا عِنْدَكَ إِذَا هَلَمْ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ يُوَجِّدُ اللَّهُ فَأَعْتَقْتُهُ

باب ۵۴۴ قِصَّةُ وَخْدِ طَيِّ وَحَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَمِيَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْرَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فِيْ وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُو رَحْبَدَ وَيُسَبِّحُهُمْ فَقُلْتُ أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ بَلَى اسَلَّمْتُ إِذْ كَفَرُوا وَأَقْبَلْتُ إِذَا دَبَرُوا وَفَيْتُ إِذَا غَدَرُوا وَعَرَفْتُ إِذَا أَسْلَمُوا فَقَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ إِذَا دَبَرُوا

الحمد لتفہیم النبیاری کا ستر ہواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اٹھارواں پارہ

باب ۵۵ حَجَّةُ الْوُدَّاعِ +

۵۴۵۔ حجۃ الوداع +

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ
هَدْيٌ فَلْيَهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ
حَقَّ عَجَلٍ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا
خَائِضٌ وَلَوْ أَطُفَ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَ
الْمُدَّةِ فَشَكُوتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ الْقَضَى رَأْسُكَ وَامْتِصِطِي وَاهْجِي بِالْحَجِّ وَ
دَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَرْسَلَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَعْتَمَرْتُ فَقَالَ
هَذِهِ مَكَانٌ عُمَرُكَ قَالَتُ قَطَاعَاتِ الَّذِينَ أَهْلُوا
بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمُدَّةِ ثُمَّ حَلُّوا
ثُمَّ حَلُّوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى
وَأَمَّا الَّذِينَ يَجْمَعُونَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا حَلُّوا
طَوَافًا وَاحِدًا +

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَفِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدَّ حَلَّ فَقُلْتُ مَنْ
أَبْنُ قَالَ هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
ثُمَّ يَحْلُوهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ - وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ

۱۵۲۰۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے امدان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ہری ہو اسے پابندی کے عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لے اور جب تک دونوں کے افعال ادا نہ کر لے احرام سے نہ نکلے۔ پھر میں آپ کے ساتھ جب مکہ آئی تو میں حائفہ ہو گئی۔ اس لیے نہ بیت اللہ کا طواف کر سکی امد نہ صفا و مردہ کی سہی۔ میں نے اس کی شکایت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے فرمایا کہ سرکھول لٹا دو اور لنگھا کر لو۔ اس کے بعد حج کا احرام باندھو اور عمرہ چھوڑ دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب ہم حج ادا کر چکے تو آنحضرتؐ نے مجھے دیرے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم سے (عمرہ کرنے کے لیے) بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کی قضا ہے جو تم نے چھوڑ دیا تھا، بیان کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا، وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مردہ کی سہی کے بعد حلال ہو گئے۔ پھر منی سے واپسی کے بعد انھوں نے دوسرا طواف (حج کا) کیا لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا تھا، انھوں نے ایک ہی طواف کیا +

۱۵۲۱۔ مجھ سے عمرو بن عفیہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا کہ عطاء سے عطا نے حدیث بیان کی امدان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمرہ کرنے والا صرف بیت اللہ کے طواف سے حلال ہو سکتا ہے (ابن جریج نے کہا) میں نے عطاء سے پوچھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کیا فرمایا، انھوں نے

كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ بِي فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ
قُلْتُ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمَعْرِفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يُرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ ۝

تایا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فَلَمَّا جَاءَ إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ" سے، اور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی وجہ سے جو آپ نے اپنے اصحاب کے
حجۃ الوداع میں احرام کھول دیجے کے لیے دیا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ حکم تو
وقوف عرفہ کے بعد کے لیے ہے۔ انھوں نے بیان کیا، لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما اسے دوقوف عرفہ سے پہلے اور بعد دونوں کے لیے
سمجھتے تھے ۝

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنِي بَيَّانٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ
فَقَالَ أَجَبْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهَلَّتْ قُلْتُ
كَبَيْتُ يَاهَلَالُ كَاهَلَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالْقَصَا وَالْمَرْوَةِ نَحْوَ
حِجْلِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالْقَصَا وَالْمَرْوَةِ وَآتَيْتُ
امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَكَلَّمْتُ دَارِجِي ۝

۱۵۲۲۔ مجھ سے بیان نے حدیث بیان کی ۱۰ ان سے نضر نے حدیث بیان
کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے قیس نے بیان کیا، انھوں نے طارق
سے سنا اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ دادی
بطحاء میں قیام کیے ہوئے تھے حضور اکرم نے دریافت فرمایا تم نے حج
کا احرام باندھا یا؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں! دریافت فرمایا احرام کس طرح
باندھا ہے؟ عرض کی اس طرح! لبیک باہلال کاہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی میں بھی اسی طرح احرام باندھتا ہوں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
باندھا ہیں! حضور نے فرمایا پہلے (عمرہ کے لیے) بیت اللہ کا طواف کرو۔ پھر صفا اور مردہ کی سعی اور حلال ہو جاؤ۔ چنانچہ میں بیت اللہ کا طواف
اور صفا اور مردہ کی سعی کے قبیلہ قیس کی ایک خاتون کے یہاں آیا اور انھوں نے میرے سرے جو میں نکالیں ۝

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَنَا
أَبُو عِيَّاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَنَا إِذْ جَاءَهُ أَنْ نَحْمِلَ لَكَ حَامَ حَجَّةِ الْوَدَّاعِ فَقَالَتْ
حَفْصَةُ فَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ كَبَدْتُ دَارِجِي وَكَلَّمْتُ
هَدِجِي فَلَسْتُ أَجِلُ حَتَّى أَنْتَحِرَ هَدِجِي ۝

۱۵۲۳۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، انھیں انس بن عیاض
نے خبر دی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے
انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ
حفصہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ حضور اکرم نے حجۃ الوداع کے
موقع پر اپنی ازواج کو حکم دیا کہ (عمرہ کے اخلاص ادا کرنے کے بعد) حلال
ہو جائیں۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی (یا رسول اللہ!) پھر آپ کیوں
نہیں حلال ہوتے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے بالوں کو
جمایا ہے اور اپنی ہری کوتاہی پہنا دیا ہے اس لیے میں جب تک ہری کی قربانی نہ کروں حلال نہیں ہو سکتا ۝

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْأَوْدَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَرِبَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
يَسَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَشَمٍ اسْتَفْتَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ وَ
الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۵۲۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور امام بخاری علیہ الرحمۃ نے کہا، اور
مجھ سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے اوداعی نے حدیث بیان کی
کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں سلیمان بن یسار نے اور انھیں
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قبیلہ خشم کی ایک خاتون نے حجۃ الوداع کے
موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مسئلہ پوچھا۔ فضل بن عباس

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نَرِيْمَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ
أَذْرَكْتُ ابْنِي يَمِيحًا كَيْفَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى
السَّاجِدَةِ قَهْلٌ يَفْضَحِي أَنْ أَحْجَرَ عَنْهُ قَالَ لَعَنَهُ
بُرْهَانُ بْنُ كَافٍ وَجِهَ مِنْهُ أَنْ كَالْتِ يَرْجِعُ سِدْرُهُ
فَرَاكَرُ الْبُحَارِ

۱۵۲۵۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے سر سبز بن نمان نے
حدیث بیان کی ان سے فیح نے حدیث بیان کی ان سے تافع نے اور ان سے
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نفع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے آپ کی سواری پر بیٹھے اسامہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے
اور آپ کے ساتھ بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ آخر آپ نے
بیت اللہ کے پاس اپنی سواری بٹھادی اور عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ
اب کبھی لاؤ۔ وہ کبھی لائے اور دروازہ کھولا۔ آنحضور اندر داخل ہوئے
تو آپ کے ساتھ اسامہ، بلال اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی اندر گئے پھر دروازہ
اندر سے بند کر لیا اور دیر تک اندر ہی رہے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو
لوگ اندر جانے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے
لگے۔ میں سب سے آگے بڑھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ دروازے
کے پیچھے کھڑے ہیں، میں نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
کہاں پڑھی تھی؟ انھوں نے بتایا کہ آگے کے ان دوستوں کے درمیان آپ
نے نماز ادا کی تھی۔ بیت اللہ میں چھ سون تھے دو قطاروں میں اور آنحضور نے
آگے کی قطار کے دوستوں کے درمیان نماز پڑھی تھی۔ بیت اللہ کا دروازہ آپ کی
پشت پر تھا۔ اور چہرہ مبارک اس طرف تھا حدھر دروازے سے اندر چلنے
سوئے چہرہ کرنا پڑتا ہے۔ آپ کے اور دروازے کے درمیان زمین کا فاصلہ

۱۵۲۶۔ اَبُو الْإِيْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ مَيْمُونَةَ بَذَتْ حَبِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِصَةً فِي حَبَّةِ الْوَدَّاجِ فَقَالَ

۱۵۲۶۔ اَبُو الْإِيْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ مَيْمُونَةَ بَذَتْ حَبِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِصَةً فِي حَبَّةِ الْوَدَّاجِ فَقَالَ

۱۵۲۶۔ اَبُو الْإِيْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ مَيْمُونَةَ بَذَتْ حَبِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِصَةً فِي حَبَّةِ الْوَدَّاجِ فَقَالَ

موقع پر جریر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ لوگوں کو خاموش کر دو۔ پھر فرمایا میرے بعد کا قرظ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

۱۵۳۰۔ مجھے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زناہ اپنی اصل بیست پر آگیا ہے، اس دن کی طرح جب اللہ نے زمین و آسمان کی تخلیق کی تھی۔ سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں۔ چار ان میں سے حرمت والے مہینے ہیں۔ تین مسلسل، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم (اور چوتھا) جب مضر جو جمادی الاول اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے (پھر آپ نے دریافت فرمایا) یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے، ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے مشہور نام کے علاوہ۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں؟ پھر دریافت فرمایا یہ شہر کونسا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔

آپ پھر خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا شاید اس کا کوئی اور نام آپ رکھیں گے۔ مشہور نام کے علاوہ۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں دیکھ ہی ہے؟ پھر آپ نے دریافت فرمایا اور یہ دن کونسا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ بہتر علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا نام اس کے مشہور نام کے سوا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں؟ اس کے بعد آپ نے فرمایا پس تمہارا خون اور تمہارا مال، محمد نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزت تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ دن تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں اور تم بہت جلد اپنے رب سے ملو گے

اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ ہاں، پس میرے بعد تم کراچی میں مبتلا نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔ ہاں اور جہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جسے وہ پہنچائیں ان میں سے کوئی ایسا بھی ہو جو جہاں بعض سننے والوں سے زیادہ اس حدیث کو محفوظ رکھ سکتا ہو۔ محمد بن میر بن جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سچ فرمایا پھر انھوں نے فرمایا تو کیا میں نے پہنچا دیا۔ آپ نے دہرہ یہ جملہ فرمایا :

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ۱۵۳۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان ثوری

تَحْتَهُ الْوُدَّاعِ لِيَجْزِيَوا اسْتَنْصِبَ النَّاسُ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَارِئِصِمْ بِمَعْنَى رِقَابِ بَعْضٍ ۝ ۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُمَوَّلِيَّاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمِ وَرَجَبُ مَضَرَ الَّذِي بَيْنَ جَمَادَى وَشَعْبَانَ أَيْ شَهْرٌ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّمُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ بَلَدَهُ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّمُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبِلَدَةُ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ يَوْمَهُ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّمُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْبَبُهُ قَالَ دَاغِمَا صُكُّكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا أَيْ بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَتَسْلَقُونَ رَبَّكُمْ فَسَبِّحُوا لَهُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي صُلَا لَا تَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُسَلِّحَ الشَّاهِدُ الْقَارِبَ فَلَعَلَّ بَعْضٌ مِنْ يَتْلُوهُ أَنْ يَكُونَ أَدْنَى لَهُ مِنْ بَعْدٍ مِنْ سَمْعِهِ كَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ مَدَنِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ ۝

نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن مسلم نے، ان سے طارق بن شہاب نے کہ چند یہودیوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہمارے یہاں نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن عید منا کر سکتے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی آیت؟ انھوں نے کہا ”الیدوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی“ آج میں نے تم پر اپنے دین کو کامل کیا اور اپنی نعمت پوری کر دی اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے خراب معلوم ہے کہ یہ آیت کہاں نازل ہوئی تھی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ عرفہ میں کھڑے تھے۔

۱۵۳۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن بن نوفل نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ریح کے لیے نکلے تو کچھ لوگ ہم میں سے عروہ کا احرام باندھ ہوئے تھے، کچھ ریح کا اور کچھ عروہ اور ریح دونوں کا۔ حضور اکرم ﷺ نے بھی ریح کا احرام باندھا تھا۔ جو لوگ ریح کا احرام باندھے ہوئے تھے یا جنھوں نے ریح اور عروہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ یومِ نحر میں حلال ہوئے تھے۔

۱۵۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی اور انھوں نے اپنی روایت اس تفریع کے ساتھ بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجتہ الوداع کے لیے ہم نکلے، ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے مالک نے حدیث بیان کی، اسی طرح۔

۱۵۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، آپ سعد کے صاحبزادے ہیں، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ حجتہ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ بیماری نے مجھے موت کے من میں لا ڈالا تھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ مرض اس حد کو پہنچ گیا ہے اور میرے پاس مال ہے، وارث تنہا میری لڑکی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی ادھا کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی پھر تہائی کر دوں۔ آنحضور نے فرمایا کہ تہائی بھی بہت ہے۔ تم اپنے وارثوں کو صاحب مال چھوڑ کر باوجود تو یہ اس سے

اَشْرَيْتُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَنَا سَامِعًا مِنَ الْيَهُودِ قَالُوْا لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْاَيَةُ فَبَيْنَا لَا نَخْذُ نَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اَيُّهُ اَيُّهَا فَقَالُوْا الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيَكُمْ نِعْمَتِيْ فَقَالَ عُمَرُ لَاقِلَّكَ اَنْ تَكُنْ اَنْزِلَتْ اَنْزِلَتْ وَ رَسُوْلُ اللهِ مَعِيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَقْبَتْ بِعَرَفَةَ ۝

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ اَلْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا مِنْ اَهْلِ بَعْمُرَةَ وَمِنَّا مِنْ اَهْلِ بَحْجَةَ وَمِنَّا مِنْ اَهْلِ بَحْجَةَ وَ عُمَرُ وَ اَهْلُ رَسُوْلِ اللهِ مَعِيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجَّةِ فَاَمَّا مَنْ اَهْلٌ بِالْحَجَّةِ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّةَ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى يَوْمَ النَّحْرِ ۝

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَ قَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ . حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَوْلُهُ ۝

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ بَلِّغْنِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى دَاوُدُ مَا لِي وَلَا تَبْرِئْنِي اِلَّا ابْنَةً لِّي دَاوُدُ اَفَا تَصَدَّقُ بِشَيْءٍ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ اَفَا تَصَدَّقُ بِشَيْءٍ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَا لَشَيْءٍ قَالَ وَ اَنْتَ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرُوْا تَخَلُّوْا اَحْيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرُوْهُمُ عَالَةً يَتَكَفَّمُوْنَ النَّاسَ وَ لَسْتُ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللهِ اِلَّا اُجِرْتَ

يَحَا حَقَّ النُّفْسَةَ تَجْعَلُنِي فِي أَمْرَائِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَخْلَفَ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ
فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُرْدِدْتَ
بِهِ دَرَجَةً وَرَفْعَةً وَتَعْلَمُكَ تُخْلَفُ حَتَّى يَسْتَفِيعَ
بِكَ أَقْرَأُ وَبُضْرُوكَ أَخْرَوْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَأَتُوبُ
إِلَيْكَ تَهْمُ وَلَا تَرُدُّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ
سَعْدُ بْنُ حُلَاقَةَ رَأَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْتَى بِمَكَّةَ ۝

بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑ داور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے، اگر اس سے اللہ کی رضا جوئی مقصود ہے تو تمھیں اس پر اجر ملے گا۔ اس نکتہ پر بھی تمھیں اجر ملے گا جو تم اپنی بیوی کے متہ میں رکھو گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (دینا ری کی وجہ سے) کیا میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ (مدینہ) نہیں جا سکوں گا؟ فرمایا اگر تم نہیں جا سکتے تب بھی اگر تم اللہ کی رضا جوئی کے لیے کوئی عمل کرو تو تمھارا درجہ اور مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور تم سے کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو نفع پہنچے گا اور کچھ لوگوں (اسلام کے دشمنوں) کو نقصان! نہ بڑا لیکن محتاج و ضرورت مند تو سعد بن خولہ ہیں (رضی اللہ عنہ) حضور اکرم

١٥٣٥- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو
صَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ +

۱۵۳۶۔ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقیب نے، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ آپ کے بعض اصحاب نے حجتہ الوداع کے موقع پر سر منڈایا تھا اور بعض دوسرے صحابہ نے ترشوا لینے پر اکتفا کیا تھا۔

۱۵۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن قززعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب بنے، اور میث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب بنے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ ایک گروہ پر سوار ہو کر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں کھڑے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے حجۃ الوداع کے موقع پر۔ آپ کا گروہ صفت کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا۔ پھر آپ انہیں لوگوں کے ساتھ صفت میں کھڑے ہو گئے۔

٥٣٦ | حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ
ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَلَقَ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاعِ وَالْأَنَاسِ مِنْ أَصْحَابِهِ
وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ :

١٥٣٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُرْعَةَ حَدَّثَنَا مَا لِكُ
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شَهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى جِمَارٍ وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ بَيْنِي فِي حَبَّةِ
الْوَدَاعِ يَبْكِي يَا لَيْتَا فِئَا الْجِمَارَ بَيْنَ يَدَيِ
بَعْضِ الصَّفِّ لَوْ نَزَلَ عَنْهُ كُصِفَ مَعَ النَّاسِ ؛

۱۵۳۸۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی ان سے بچی نے حدیث بیان کی
ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی انھوں نے

١٥٣٨ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ
عَنْ قَالٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ سُبَيْلُ أَسَمَةَ وَآثَا شَاهِدٌ عَنْ

سَيِّدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ أَلَعَلَّيْ
فَإِذَا وَجَدَ فَجَعَلَهُ نَقْبًا ۚ

کہ سواری کا کجاوہ حرکت کرتا رہتا تھا اور جب کثادہ جگہ ملتی تو اس سے تیز چلتے تھے ۚ

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ تَالِثِ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ يَزِيدَ الْخَطَّابِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّكَ صَلَّى
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا ۚ

باب ۵۲۶ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ
الْعُسْرَةِ ۚ

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ
عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوَيْ
قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْمُحْرَكِينَ لَهْرًا ذَهُمَ مَعَهُ فِي
جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا
أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ ۚ وَدَاخِلَتْهُ دَهْرٌ غَضَبَانٌ وَلَا أَهْجُرُ
وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِّنْ مَّنْعِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمِنْ تَخَافَةٍ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَىٰ وَرَجَعْتُ إِلَىٰ أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمْ
أَلَذَّيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلُوا أَلَبَتْ
إِلَّا سُرُيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِإِلَاءِ ثِيَارِي أَيْ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنِ قَيْسٍ فَأَحْبَبْتُهُ فَقَالَ آجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاكَ فَلَمَّا آتَيْنَاهُ قَالَ خُذْ
هَذَيْنِ الْقَرِيبَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِيبَيْنِ لِيَسْتَوِ أَبْعِدَ
بَيْنَهُمَا حَتَّىٰ يَخْلُفَ بَيْنَ سَعْدٍ فَأَطْلُقْ بِهِمَا إِلَىٰ
أَصْحَابِكَ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ وَلَكِنِّي وَاللَّهِ
لَا أَدْعُكُمْ حَتَّىٰ يَنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ مَنْ سَمِعَ

کہا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی (سوزی) رفتار کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ اس طرح چلتے تھے

۱۵۳۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عدی بن ثابت نے،
اور ان سے عبد اللہ بن یزید خطابی نے اور انھیں ابویوب رضی اللہ عنہ نے
خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقعہ پر
مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی تھیں ۚ

۵۲۶۔ غزوہ تبوک، اس کا نام غزوہ عسرت (تنگی کا غزوہ)
بھی ہے ۚ

۱۵۴۰۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے
حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، اور ان سے
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے میرے ساتھیوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپ سے ان کے لیے سواری
کے جانور کی درخواست کروں۔ وہ لوگ آپ کے ساتھ جیش عسرت میں شریک
ہونا چاہتے تھے، یہی غزوہ تبوک ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ!
میرے ساتھیوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ ان کے لیے
سواری کے جانوروں کا انتظام کر دیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا خدا کا ماہر میں
انھیں کسی قیمت پر سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔ میں جب آپ کی
خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپ غصہ تھے۔ اور میں اسے محسوس نہ کر سکا تھا
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے میں بہت غمگین واپس ہوا۔ یہ خوف
بھی دامگیر تھا کہ کہیں آپ میری وجہ سے مکہ نہ ہو گئے ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں
کے پاس آیا اور انھیں حضور اکرمؐ کے ارشاد کی خبر دی۔ لیکن ابھی زیادہ دیر
نہیں ہوئی تھی کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سنی۔ وہ بیکار رہے تھے
اے عبد اللہ بن قیس! میں نے جواب دیا تو انھوں نے کہا کہ حضور اکرمؐ تمہیں
بلا رہے ہیں۔ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دو
جوڑے اودیہ دو جوڑے لے لو، اس طرح آپ نے چھ اونٹ غایت فطرت
ان اونٹوں کو آپ نے اسی وقت سعد رضی اللہ عنہ سے خرید لیا اور فرمایا کہ
انھیں اپنے ساتھیوں کو دیدو۔ اور انھیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے، یا آپ نے فرمایا

مَقَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْلُقُوا آفِي حَدَّثْتُمْ شَيْئًا تَدْرِي قُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي إِيَّاكَ عِنْدَنَا لِمَصَدَّقِي وَلَنَفْعَتِكَ مَا أَجَبْتُ فَاذْهَبْ أَبُو مُوسَى يَنْقَرُ مِنْهُمْ حَتَّى أَتُوا أَلَدِ بْنِ سَعْدٍ أَقُولَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَهُ إِيَّاهُمْ فَمَرَّ عَطَاءٌ هُوَ بَعْدُ فَحَدَّثَ ثَوَمُ بْنُ مَيْمُونٍ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى :

آپ کی سچائی میں ہمیں قطعی کوئی شبہ نہیں لیکن اگر آپ کا اصرار ہے تو ہم ایسا بھی کر لیں گے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے چند حضرات کو لے کر ان صحابہ کے پاس آئے جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد دیا تھا کہ آنحضرت نے پہلے تو دینے سے انکار کیا تھا لیکن پھر عنایت فرمایا۔ ان صحابہ نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کی تھی :

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّجَ إِلَى بَنِي إِسْرَافِيلَ وَاسْتَخْلَفَ عِيسَى قَتَالَ أَنْتَخِلْنِي فِي الْقَبِيلِ كَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هُزْدَنَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بِنَبِيٍّ بَعْدِي وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا :

کہ میرے بھوکے نبی نہیں ہوگا۔ اور ابو داؤد نے بیان کیا، ان سے شبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، اور انہوں نے مصعب سے سنا۔
۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ عَزَمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ قَالَ كَأَن لَيْتَنِي يَقُولُ يَذَلُّ الْعَزْمَةُ أَوْ تَنِي أَحْمَانِي حُنْدِي قَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ لَيْتَنِي فَكَأَن لِي أَجِدُ فَقَاتِلَ نِسَاءً فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَدَ الْأَخِي قَالَ عَطَاءٌ فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَنَّهُمَا عَصَى الْأَخَرُ فَلَيْسَتْهُ قَالَ فَا تَنَزَّعَ الْعَصَا مِنْ يَدِهِ مَنْ فِي الْعَاقِبِ فَا تَنَزَّعَ أَحَدُ ثَوْبَيْهِمَا فَاتَّيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْدَرَ ثَوْبَيْهِمَا قَالَ عَطَاءُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری سواری کے لیے انہیں دیا ہے، ان پر سوار ہو جاؤ۔ میں ان آدمیوں کو لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری سواری کے لیے عنایت فرمائی ہیں لیکن خدا گواہ ہے کہ اب تمہیں ان صحابہ کے پاس چلنا پڑے گا جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دجہ میں نے ادنیٰ آپ سے مانگے تھے سنا تھا کہیں تم یہ خیال نہ کر بیٹھو کہ میں نے تم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے متعلق غلط بات کہہ دی تھی انہوں نے کہا کہ،

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بیان کی تھی :

۱۵۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شبہ نے، ان سے حکم نے، ان سے مصعب بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ہموک کے لیے تشریف لے گئے تو علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے چلے جا رہے ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میرے لیے تم ایسے ہر جیسے مرثیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے لیکن فرق یہ ہے

۱۵۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بکر نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ میں نے عطاء سے سنا، انہوں نے خبر دیتے ہوئے کہا کہ مجھے صفوان بن یحییٰ بن امیہ نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ عسرت میں شریک تھا، بیان کیا کہ یحییٰ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اپنے تمام اعمال میں اعلیٰ پر سب سے زیادہ اعتماد ہے۔ عطاء نے بیان کیا، ان سے صفوان نے بیان کیا کہ یحییٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے ایک مرد دو بھی اپنے ساتھ لے لیا تھا۔ وہ ایک غصی سے لڑ پڑا اور ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا۔ عطاء نے بیان کیا کہ مجھے صفوان نے خبر دی کہ ان دونوں میں سے کس نے اپنے مقابل کا ہاتھ کاٹا تھا۔ یہ مجھے یاد نہیں ہے۔ بہر حال جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا اس نے

وَحَبِطَتْ آتَاهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفِيدَ عِيْدَهُ فِي فَيْتِكَ تَقْضِيهَا كَمَا تَهَا فِي فَيْتِكَ
تَقْضِيهَا ۝

اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو کاٹنے والے کا آگے کا ایک
دانت بھی ساتھ چلا آیا۔ وہ دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے تو آنحضورؐ نے دانت کے ٹوٹنے پر کوئی مواخذہ نہیں
کیا، عطار نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ پھر کیا وہ تمہارے منہ میں اپنا ہاتھ دیتا تاکہ

تم اسے اونٹ کی طرح چبا جاتے ۝

باب ۵۳۷ حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَقَوْلِ

اللَّهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الْكَذِبِيْنَ
خُلِقُوا ۝

۵۳۷۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔
اور اللہ عزوجل کا ارشاد "وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الْكَذِبِيْنَ
خُلِقُوا"

۵۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے
عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے، ان سے عبد اللہ بن کعب بن
مالک نے کہ جب کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے تو ان کے صاحبزادوں
میں سے آپ ہی کعب رضی اللہ عنہ کو راستے میں لے کر چلا کرتے تھے، انھوں
نے بیان کیا کہ میں نے کعب رضی اللہ عنہ سے ان کے غزوہ تبوک میں شریک
نہ ہو سکے کا واقعہ سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ غزوہ تبوک کے سوا اور کسی غزوہ
میں ایسا نہیں ہوا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہ
ہوا ہوں۔ البتہ غزوہ بدر میں بھی میں شریک نہیں ہوا تھا لیکن جو لوگ غزوہ
بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے، ان کے متعلق حضور اکرمؐ نے کسی قسم کی ناگواری
کا اظہار نہیں کیا تھا۔ کیونکہ آپ اس موقع پر قریش کے قافلے کی تلاش میں
نکلے تھے (جنگ کا ارادہ نہیں تھا) لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی سابقہ
تیاری کے بغیر آپ کی دشمنوں سے ٹھیسڑ ہو گئی اور میں لیلۃ عقبہ میں
دائیا کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ یہ وہی رات ہے
جس میں ہم نے دکن میں، اسلام کے لیے عہد کیا تھا اور مجھے تو یہ غزوہ بدر
سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اگرچہ بدر کا لوگوں کی زبانوں پر چرچا بہت
ہے۔ میرا واقعہ یہ ہے کہ میں اپنی زندگی میں کبھی اتنا قوی اور اتنا صاحب
مال نہیں ہوا تھا جتنا اس موقع پر۔ جبکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تبوک کے غزوے میں شریک نہیں ہو سکا تھا۔ خدا گواہ ہے کہ اس سے
پہلے کبھی میرے پاس دو اونٹ جمع نہیں ہوئے تھے لیکن اس موقع پر
میرے پاس دو اونٹ تھے۔ حضور اکرمؐ جب کبھی کسی غزوے کے لیے تشریف

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ
ابْنَ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنَ بَنِي حِمْيَرَ عَمِي
قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ
قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ عَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ
تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ
يُعَايَنِّي أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا رَأَيْتُمَا حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَيْرَ مُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ
اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ
شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ
الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنْ
يُنَظَّرَ بَيْنَ مَشْهَدِ بَدْرٍ قُلَانِ كَأَنْتَ بَدْرٌ أَوْ كَرُ فِي
النَّارِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَيْرٍ لِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَوَّلِي
وَلَا أَيْسَرِ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَ
اللَّهُ مَا اجْتَمَعَتْ عِيْدِي تَبْلُهُ رَاجِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى
جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَوْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَدَّيَ يَغِيرُهَا
حَقِّي كَأَنْتَ تِلْكَ الْغَزْوَةُ عَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيِّ شَيْدٍ وَاسْتَقِيلَ سَفَرًا

ے جاتے تو آپ اس کے لیے ذمہ داری اٹھانا چاہتے تھے۔ تاکہ معاملہ راز میں رہے، لیکن اس غزوہ کا جب موقع آیا تو غریبی شریعتی سفر بھی بہت طویل تھا۔ بیابانی راستہ اور دشمن کی فوج کی شہرت تعداد تمام مشکلات سامنے تھیں۔ اس لیے حضور اکرم نے مسلمانوں سے اس غزوہ کے متعلق بہت مزاحمت کے ساتھ بتا دیا تھا تاکہ اس کے مطابق پوری طرح تیاری کر لیں۔ چنانچہ آپ نے اس سمت کی بھی نشان دہی کر دی۔ جدھر سے آپ کا جانے کا ارادہ تھا۔ مسلمان بھی آپ کے ساتھ بہت تھے۔ اتنے کسی رجسٹر میں سب کے ناموں کا اندراج بھی مشغول تھا۔ کعب بنی النضر نے بیان کیا کہ کوئی شخص اگر اس غزوہ میں شریک نہ بنا چاہتا تو وہ یہ خیالی کہنت کہ اس کی غیر حاضری کا کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔ دشمن کی شہرت کی وجہ سے (الایہ کہ اس کے متعلق وہی مادل ہو) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس غزوہ کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو بھل چکے کا زمانہ تھا اور سایہ میں بیٹھ کر لوگ لطف اندوز ہوتے تھے۔ حضور اکرم بھی تیاریوں میں مصروف تھے اور آپ کے ساتھ مسلمان بھی۔ لیکن میں روزانہ یہ سوچا کرتا تھا کہ اس سے میں بھی تیاری کروں گا۔ اور اس طرح ہر روز اسے مانتا رہا۔ مجھے اس کا یقین تھا کہ میں تیاری کروں گا۔ مجھے ذرائع میسر ہیں۔ اپنی دقت گزرتا رہا۔ اور آخر لوگوں نے اپنی تیاریاں مکمل بھی کر لیں اور حضور اکرم مسلمانوں کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے۔ اس وقت تک میں نے کوئی تیاری نہیں کی تھی۔ اس موقع پر بھی میں نے اپنے دل کو یہی کہہ کر سمجھا لیا کہ کل یا پیر سون تک تیاری کروں گا اور پھر لشکر سے جا ملوں گا۔ کوچ کے بعد دوسرے دن میں نے تیاری کے لیے سوچا لیکن اس دن بھی کوئی تیاری نہیں کی۔ پھر تیسرے دن کے لیے سوچا اور اس دن بھی کوئی تیاری نہیں کی۔ یوں وقت گزرتا گیا اور اسلامی لشکر بہت آگے بڑھ گیا۔ غزوہ میں شرکت میرے لیے بہت دور کی بات ہو گئی اور میں بھی ارادہ کرتا رہا کہ یہاں سے چل کر انھیں پاؤں گا۔ کاش میں نے ایسا کر لیا ہوتا لیکن یہ میرے مقدر میں نہیں تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے بڑا رنج ہوتا کیونکہ یا تو وہ لوگ نظر آتے جس کے پیروں سے نفاق چمکتا تھا۔ یا پھر وہ لوگ جنھیں اللہ تعالیٰ نے معذور اور ضعیف قرار دے دیا تھا۔ حضور اکرم نے میرے متعلق کسی سے کچھ نہیں پوچھا تھا لیکن جب آپ بموک پہنچ گئے تو وہیں ایک مجلس میں آپ نے ہدایت فرمایا کہ کعب نے

بَعِيدًا وَمَقَارًا وَعَدَدًا كَثِيرًا أَهْلًا لِلْسُلَيْبِ أَمْرَهُمْ
لَيْتَا أَهْبَأُ أُمَّةَ عَزْدِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي
يُرِيدُ وَالسُّلَيْبُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ لَيْتَا بِي حَافِظٌ يُرِيدُ الدِّيَّانَ نَالَ
كَمَيْتٍ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَّبِعَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيُخْفَى
لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحَى اللَّهُ وَهَرَارَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغُرَّةَ حِينَ طَابَتِ الثَّيَابُ
وَالْظَّلَالُ رَتَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالسُّلَيْبُونَ مَعَهُ فَطَفِقَتْ أَعْدَاؤُهُ أَنْ تَجْهَرَ مَعَهُ
فَارْجِعْ وَلَمْ أَفِضْ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ
عَلَيْهِ نَعْمُ يَزِلُّ سَيْمَادِي فِي حَتَّى اسْتَدَّ يَأْتَانِ الْيَهُودُ
فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسُّلَيْبُونَ
مَعَهُ وَلَمْ أَفِضْ مِنْ جَهَارِي شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجْهَرُ
بَعْدَهُ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ فَقَدْ دُنْتُ بَعْدًا
أَنْ تَصْلُوا إِلَّا تَجْهَرُوا فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَفِضْ شَيْئًا ثُمَّ
عَدَدْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَفِضْ شَيْئًا نَعْمُ يَزِلُّ فِي
حَتَّى اسْرَحُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَسْتُ أَنْ أَرْتَجِلَ
فَأُدْرِكُهُمْ وَلَيْتَنِي قَعَلْتُ فَلَمْ يَقْدِرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ
إِذَا أَخْرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفْتُ فِيهِمْ أَحَدِيْنِي إِنْ لَأَ أَرَى إِلَّا
رَجُلًا مَعَهُ مَا عَلَيْهِ الْيَقَانُ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَدَدَ اللَّهُ
وَيَنْ الضُّعْفَاءُ وَلَمْ يَبْدُ كُنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ بَرُوقَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ
يَتَبَوَّكُ مَا تَعَلَّ لَعَبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بَرْدًا وَنَظَرَهُ فِي عِطْفِهِ فَقَالَ
مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ بِنْسٍ مَا قُلْتُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَبَسَكَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي آتُهُ
كَوَجَّهَ تَائِلًا حَضَرَنِي دَهْيَتِي وَتَفَقَّتُ أَتَدَّ كَرًا لَكَذِبَتْ

وَأَقُولُ بِمَا ذَا آخِرُ مِنْ تَحْطِطِهِ عَدَاؤًا سَتَعَنَّتْ عَلَى
ذَلِكَ يَكُلُّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِ قَلْبًا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظْلَمَ قَائِمًا زَا مَعِيَ أَبَا طَلْحَةَ
دَعَرْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا يَتْنِي فِيهِ كَذِبٌ
فَاجْتَمَعْتُ بِمَدَنِهِ وَاصْبِرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَائِمًا مَا كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَا بِالنَّسِيدِ فَبَزَكَرَهُ
فِيهِ دُعَاتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لَنَا مِنْ قَلْبًا فَعَلَّ ذَلِكَ جَاءَهُ
الْمُحَلِّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْذِرُونَ لِي بِهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَ
كَأَنَّا يُضَعَّةٌ وَتَمَانِينَ رَجُلًا قِيلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَاؤُنِي تَنْتَهَمُ وَبَالِعِزْمٍ وَاسْتَعْفَرَ
لَهُمْ وَوَكَلَى سَرَارَهُمْ إِلَى اللَّهِ فَجَبَّتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ
عَلَيْهِ تَبَسَّوْا تَبَسُّو الْمُتَقَبِّبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى جِئْتُ
أَمْسِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَفَكَ أَلَمْ
تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ طَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلَى إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ

عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَمَّا يَتَّ أَنْ سَأَخْرُجَ مِنْ
تَحْطِطِهِ بَعْدَ ذَلِكَ قَدْ أُعْطِيتُ جَدًّا وَكَيْتِي وَاللَّهِ لَقَدْ
عَمِلْتُ لَكِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ
عَنِّي لِيُؤْشِرَكَ اللَّهُ أَنْ يُسَوِّطَكَ عَلَى دَلِيلِي حَدَّثْتُكَ
حَدِيثَ صَدَقَ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوُ اللَّهِ
لَا وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُدُوِّ اللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى
وَلَا أَلَسَرُ مَتْنِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقَطُّ حَتَّى
يَقْضَى اللَّهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَكَانَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي سُلَيْمَةَ
كَاتِبُ عُرْنِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ
ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونُ أَهْدَرْتَ
لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَدَّ رَأْيِيهِ
الْمُتَحَلِّفُونَ قَدْ كَانَ كَافِكَ ذَنْبِكَ اسْتَغْفَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَوْلَ اللَّهِ مَا زَالُوا يُؤْتِيُونِي
حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأَكْذِبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ

کیا کیا۔ جو سلسلہ کے ایک صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کے کہو غزوہ
نے اسے آنے نہیں دیا اس پر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بولے۔ تم نے بڑی
بات کہی۔ یا رسول اللہ! خدا گواہ ہے میں ان کے متعلق خیر کے سوا اور
کچھ معلوم نہیں، آنحضرتؐ نے کچھ نہیں فرمایا۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ واپس تشریف لا رہے ہیں، تو اب
مجھ پر لگ کر تردد سوار ہوا اور میرا ذہن کوئی ایسا جھوٹا بہانہ تلاش کرنے لگا
جب سے میں کل آنحضرتؐ کی ناراضگی سے بچ سکوں، اپنے گھر کے ہر ذی راہ
سے اس کے متعلق میں نے مشورہ لیا۔ لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ
مدینہ سے بالکل قریب آچکے ہیں تو باطل خیالات میرے ذہن سے چھٹ گئے
اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس معاملہ میں جھوٹ بول کر میں اپنے آپ کو کسی طرح
محفوظ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں نے سچی بات کہنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ صبح
کے وقت حضور اکرمؐ تشریف لائے۔ جب آپ کسی سفر سے واپس تشریف
لائے تو یہ آپ کی عادت تھی کہ پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت
نماز پڑھتے، پھر لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھتے۔ دستور کے مطابق جب آپ
فارغ ہو چکے تو آپ کی خدمت میں وہ لوگ آئے جو غزوہ میں شریک نہیں
ہو سکے تھے اور قسم کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنے لگے، ایسے لوگوں کی
تعداد تقریباً اتنی تھی۔ حضور اکرمؐ نے ان کے ظاہر کو قبول فرمایا، ان سے
عذر لیا، ان کے لیے مغفرت کی دعا کی اور ان کے باطن کو اللہ کے سپرد کیا
اس کے بعد میں حاضر ہوا۔ میں نے سلام کیا تو آپ مسکرائے۔ آپ کی
مسکراہٹ میں نئی تھی، پھر فرمایا آؤ۔ میں چند قدم چل کر آپ کے سامنے بیٹھ
گیا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم غزوہ میں کیوں شریک نہیں ہوئے
کیا تم نے کوئی سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کی میرے پاس سواری
موجود تھی، خدا گواہ ہے، اگر میں آپ کے سوا کسی دنیا دار شخص کے سامنے
آج بیٹھا ہوا ہوتا تو کوئی عذر گھر کر اس کی ناراضگی سے بچ سکتا تھا۔
مجھے خوبصورتی اور صفائی کے ساتھ گفتگو کا سلیقہ حاصل ہے لیکن خدا گواہ
ہے مجھے یقین ہے کہ اگر آج میں آپ کے سامنے کوئی جھوٹا عذر بیان
کر کے آپ کو راضی کر لوں تو بہت جلد اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر
دے گا اس کی بجائے اگر میں آپ سے سچی بات بیان کر دوں تو یقیناً آنحضرتؐ
کو میری طرف سے کسب کی ہوگی لیکن اللہ سے مجھے غمزدہ گردن کی پوری امید ہے۔

نہیں، خدا گواہ ہے مجھے کوئی عذر نہیں تھا، خدا گواہ ہے اس وقت سے پہلے کبھی میں اتنا قوی اور فاسخ ابال نہیں تھا اور پھر بھی میں آپ کے ساتھ شریک نہیں ہو سکا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھوں نے سچی بات بتادی ہے۔ اچھا اب جاؤ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمھارے بارے میں خود کوئی فیصلہ کر دے۔ میں اٹھ گیا اور میرے پیچھے جو سہلہ کے کچھ افراد بھی دوڑے ہوئے آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ بخدا! ہمیں تمھارے متعلق یہ معلوم نہیں تھا کہ اس سے پہلے تم نے کوئی گناہ کیا ہے اور تم نے بڑی کوتاہی کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ویسا ہی کوئی عذر نہیں بیان کیا جیسا دوسرے نہ شریک ہونے والوں نے بیان کر دیا تھا، تمھارے گناہ کے لیے تمھارے لیے حضور اکرم کا استغفار ہی کافی ہو جاتا، بخدا! ان لوگوں نے مجھے اس پر اتنی ملامت کی کہ مجھے خیال آیا کہ واپس جا کر حضور اکرمؐ سے کوئی جھوٹا عذر کراؤں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کیا میرے علاوہ کسی اور نے بھی مجھ جیسا عذر بیان کیا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ ہاں دو حضرات نے اسی طرح معذرت کی جس طرح تم نے کی اور انھیں جواب بھی دی ملا جو تمھیں ملا۔ میں نے پوچھا کہ ان کے نام کیا ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ مرہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما۔ ان دو ایسے صحابہؓ کا نام انھوں نے لے دیا تھا جو صالح تھے اور بدر کی جنگ میں شریک ہوئے تھے ان کا طرز عمل میرے لیے نمونہ بن گیا۔ چنانچہ انھوں نے جب ان حضرات کا نام لیا تو میں اپنے گھر چلا آیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات حیت کرنے کی ممانعت کر دی۔ بہت سے جو غزوے میں شریک نہیں ہوئے تھے ان میں سے صرف ہم تین سے۔ لوگ ہم سے الگ تھلگ رہنے لگے اور سب لوگ بدل گئے، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ساری کائنات بدل گئی ہے۔ ہمارا اس سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔ پچاس دن تک ہم اسی طرح رہے میرے دو ساتھیوں (یعنی مرہ اور ہلال رضی اللہ عنہما) نے تو اپنے گھروں سے نکلا ہی چھوڑ دیا بس روتے رہتے تھے لیکن میرے اندر بہت وجہات تھیں۔ میں باہر نکلتا تھا مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا تھا اور بازاروں میں گھومنا کرتا تھا۔ لیکن مجھ سے بولنا کوئی نہ تھا۔ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی حاضر ہوتا تھا، آپؐ کو سلام کرتا۔ جب آپؐ نماز کے بعد مجلس میں بیٹھے تھے۔ میں اس کی جستجو میں لگا رہتا تھا کہ دیکھوں سلام کے جواب میں حضور اکرمؐ

ہَلْ تَقِيْ هَذَا مَعِيَ اَحَدًا قَالُوْا نَعُوْزُ بِكَ وَ قَالُوْا مِغْلَ مَا قُلْتَ قَبِيْلَ لَهْمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوْا امْلَاكُ بَنِ التَّرِيْمِ الْعَمْرُوِيْ وَ دِهْلَانُ بَنِ اُمِيَّةِ الْوَقِيْفِ فَتَكُوْنُوْا فِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا اَبَدًا فِيْهَا سُوْرَةٌ فَمَضَيْتُ حَتّٰى ذَكَرُوْهُمَا فِي وَتَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامَتَا اَيْتِهَآ الشَّكَّةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاَجْتَنَبْنَا النَّاسَ وَ كَتَبُوْا لَنَا حَتّٰى تَتَكَرَّرَتْ فِي نَفْسِي الْاَرْضُ فَمَا هِيَ اِلَّا اَعْرُفُ قَبِيْلَتَنَا عَلٰى ذٰلِكَ تَحْسِبُنِ كَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاَسْتَسَاكَنَا وَ قَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا بِبُكْيَيْنِ وَ اَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشْبَثُ الْقَوْمِ وَ اَجَدُّهُمُ فَكُنْتُ اَخْبَرَهُمْ فَاَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اَطُوْفُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا يَكِلُنِيْ اَحَدًا وَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلِمُ عَلَيْهِ وَ هُوَ فِيْ تَجْلِيْسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَاَقُوْلُ فِي لَفْظِيْ هَلْ حَزَنَ مَقْنِيْ بِرَدِّ الْاِسْلَامِ عَلٰى اَمْ لَا قُلُّوْا مَآ لَكُمْ كَرِيْهًا مِنْهُ فَاَسَارِقُهُ اَلْتُنْظَرُ قَاذًا اَنْ تَكُنْتُ عَلٰى صَلَوٰتِيْ اَتَّكِلُ اِلٰى وَاذَا اَلْتَقَفْتُ نَحْوَهُ اَعْرَضَ عَنِّيْ حَتّٰى اِذَا كَالَ عَلٰى ذٰلِكَ مِنْ جَنُوْدِ النَّاسِ مَمِيْدٌ حَتّٰى تَسُوْرْتُ جِدَارًا رَّحِيْطًا اِنِّيْ قَتَاةٌ وَ هُوَ اَبْنُ عَجْبِيْ وَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَللّٰهُ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا اَبَا قَتَادَةَ اَنْشُدْكَ يَا اللّٰهُ هَلْ تَعْلَمُنِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ وَ رَسُوْلُهُ تَسَكَّتْ فَعُدْتُ لَهْ فَنَشَدْتُهُ فَسَلَّمْتُ فَعُدْتُ لَهْ فَسَعَدْتُ ثُمَّ قَالَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُوْا فَمَا مَثَ هِنَاكَ وَ تَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسُوْرْتُ الْجِدَارَ قَالَا قَبِيْلَتَا اَنَا اَمْنِيْ بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا تَبَطَّحْنِيْ مِنْ اَنْبَاطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِيْمٌ بِالطَّلَامِ يَمِيْنُهُ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ مَنْ يَدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَكُلْفِقِ النَّاسُ يَشِيْرُوْنَ لَهْ حَتّٰى اِذَا جَاؤُنِيْ دَفَعْتُ اِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مِلْكِكَ عَسَانُ قَاذًا اِنِّيْهِ اَمَّا بَعْدُ

کے مبارک منٹ بے یا نہیں۔ پھر آپ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگ جاتا اور آپ کو نکلیوں سے دیکھتا رہتا۔ جب میں اپنی نماز میں مشغول ہو جاتا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھتے مگر جوہی میں آپ کی طرف دیکھتا آپ چہرہ پھیر لیتے۔ آخر جب اس طرح لوگوں کی بے رخی پڑھتی ہی گئی تو میں (ایک دن) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ وہ میرے چچا زاد بھائی تھے اور مجھے ان سے بہت تعلق خاطر تھا۔ میں نے انھیں سلام کیا لیکن خدا گواہ ہے انھوں نے بھی میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا ابو قتادہ! تمہیں اللہ کا واسطہ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ اور اور اس کے رسول سے مجھے کتنی محبت ہے؟ انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا خدا کا واسطہ دے کر۔ لیکن اب مجھی وہ خاموش تھے۔ پھر میں نے اللہ کا واسطہ دے کر ان سے یہی سوال کیا۔ اس مرتبہ انھوں نے صرف اتنا کہا کہ اللہ واس سے رسول کو زیادہ علم ہے۔ اس پر میرے آنسو پھوٹ پڑے۔ میں واپس چلا آیا اور دیوار پر چڑھ کر (نیچے باہر) اتر آیا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک دن میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ شام کا ایک کاشتکار جو غنہ فروخت کرنے مدینہ آیا تھا، پوچھ رہا تھا کہ کعب بن مالک کہاں رہتے ہیں۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا تو وہ میرے پاس آیا اور ملک غسان کا ایک خط مجھے دیا اس خط میں یہ تحریر تھا۔

”ابا بعد! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے صاحب (یعنی حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے ساتھ زیادتی کرنے لگے ہیں، اللہ تعالیٰ

نے تمہیں کوئی ذیل نہیں پیدا کیا ہے کہ تمہارا حق ضائع کیا جائے۔ تم

ہمارے یہاں آ جاؤ، ہم تمہارے ساتھ بہتر سے بہتر معاملہ کریں گے۔“

جب میں نے یہ خط پڑھا تو میں نے کہا کہ یہ ایک اور مصیبت آگئی۔ میں نے اس خط کو تنویر میں جلادیا، ان پچاس دونوں میں سے جب چالیس دن گزر چکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد میرے پاس آئے اور کہا کہ حضور اکرم نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اپنی بیوی کے بھی قریب نہ جاؤ۔ میں نے پوچھا، میں اسے طلاق دے دوں یا پھر مجھے کیا کرنا چاہیے؟ انھوں نے بتایا کہ نہیں صرف ان سے جدار ہو، ان کے قریب نہ جاؤ۔ میرے دونوں ساتھیوں کو دجنھوں نے میری طرح معذرت کی تھی، مجھی بھی حکم آپ نے بھیجا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اب اپنے سیکے چلی جاؤ۔ اور اس وقت تک دیں رہو

فَاتَتْهُ قَدْ بَلَغَتْ أَنْ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَحْضَرْكَ
اللَّهُ يَذَرُ هَوَانٍ ذَلًا مَضِيحَةً فَأَلْحَنَ بَنَاتُ لَوَاسِكَ فَقُلْتُ
لَسْتُ قَرَأْتُهَا وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبُكَاءِ فَتَمَثَّلْتُ بِهَا التَّنَوُّ
فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَدْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخُسَيْنِ
إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ فَقَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزَلَ
أَمْرًا تَكُ فَقُلْتُ أَطْلَعُهَا أَمْ مَا خَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ
اعْتَزَلِي لَهَا وَلَا تَبْرَحِيهَا دَارِ رَسَلٍ لِي صَاحِبَتِي مِثْلَ ذَلِكَ
فَقُلْتُ لَا مَرَأَتِي أَنَحِيَّ يَا هَلِكُ فَقُلْتُ فِي عَيْنِهِمْ حَتَّى
يَقْضِي اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ كَعْبُ نَجَافَتِ امْرَأَةً
هَلَكُ بْنُ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَلَكُ بْنُ أُمَيَّةَ شَيْخٌ
صَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَعَلْتُ تَكْرُةً أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ
وَلَكِنْ لَا يَفْرَبُكَ قَالَ رَسُلًا وَاللَّهِ مَا يِهِ حَرْكُهُ
إِلَى شَيْءٍ وَاللَّهِ مَا زَالَ يَنْبِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا
كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوَاسْتُ أَذْنَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ
لِلْامْرَأَةِ هَلَكُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا
أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِي
مَا يَقُولُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْتَأْذَنْتُهُ
فِيهَا دَارَ رَجُلٍ شَابٌ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ
حَتَّى كَمَلْتُ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حَيْثُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ
الْفَجْرِ صُبَّحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتِي وَفِي
بُيُوتِنَا قَبِيلَتُنَا أَجَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الْيَتِي ذَكَرَ اللَّهُ قَدْ
صَانَتْ عَلَى نَفْسِي وَصَانَتْ عَلَى الْأَرْضِ بِمَا وَجَبَتْ
سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِيحٍ أَدْنَى عَلَى جَبَلٍ سَلِيمٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ
يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَبْشُرْ قَالَ خَرَفْتُ سَاحِدًا وَقَعَرْتُ
أَنْ قَدْ جَاءَ قَرَجٌ وَأَذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَبَوَّكَ اللَّهُ عَلَيْنَا جِبِينَ عَلَى مَلَوَةِ الْفَجْرِ قَدْ هَبَ
النَّاسُ يَبْتَهِرُونَ وَذَهَبَ تَبَلٌ صَاحِبِي مَبْتَرُونَ وَ
رَكَعَ إِلَى رَجُلٍ قَدْ سَأَلَ سَاعِي مِّنْ أَسْكَرٍ فَأَوْفَى
عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا
جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ تَوْبَةً
فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهَا بِبُشْرَاهُ وَاللَّهُ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا
يَوْمَئِذٍ وَاشْعَرْتُ تَوْبَتَيْنِ فَلَيْسَتْ بَيْنَهُمَا وَأَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا
فَوْجًا يَهْتَفُونَ يَا تَوْبَةً يَقُولُونَ لَيْتَ هَذِهِ تَوْبَةُ اللَّهِ
عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَى
طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ يَهْرُولُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَانِي
وَاللَّهُ مَا قَامَ إِلَى رَجُلٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرَهُ وَلَا
أَنْسَاهَا لَطْلَحَةً قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَمِعْتُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَهْوَى بَرْقٍ وَجْهَهُ مِنَ السُّودِ رَأَيْتُ بَعْضَ يَوْمٍ
مَعَرَّعِيكَ مِنْذُ وَكَدَدْتُكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ آمِنٌ عِنْدَكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مَنِ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ مَنِ عِنْدَ اللَّهِ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ
وَجْهَهُ حَتَّى كَانَتْ تَطْلَعُهُ قَمَرٌ وَكَانَتْ تُعْرِفُ ذَلِكَ
مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ
مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ عَالِي صَدَقَةٍ إِلَى اللَّهِ وَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمْلِكُ عَلَيْكَ بَعْضَ مَا لَيْكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَإِنِّي
أَمْلِكُ سَهْمِي الَّذِي عَيْبَرْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
اللَّهِ إِنَّمَا تَجَافَى بِالْقِدَافِ لَرَّانٍ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحْدِثَ
إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ
الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مِنْذُ ذَكَرْتُ
ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِثْقًا

جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے میں کوئی فیصلہ کرے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بلال بن امیر رضی اللہ عنہ دجن کا مقابلہ ہوا تھا، کی بڑی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! بلال بن امیر بہت ہی بوڑھے اور ناتوان ہیں ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے کیا اگر میں ان کی خدمت کر دیا کروں تو آپ ناپسند فرمائیں گے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ صرف ان سے صحبت نہ کرو، انھوں نے عرض کی خدا گواہ ہے وہ تو کسی چیز کے لیے حرکت بھی نہیں کر سکتے جب سے یہ عقاب ان پر ہوا ہے وہ دن ہے اور آج کا دن، ان کے آنسو تھکنے کو نہیں آتے میرے گھر کے بعض افراد نے کہا کہ جس طرح بلال بن امیر رضی اللہ عنہ کی بیوی کو ان کی خدمت میں رہنے کی اجازت آنحضرتؐ نے دے دی ہے آپ بھی اسی طرح کی اجازت آنحضرتؐ سے لے لیجیے۔ میں نے کہا نہیں خدا کی قسم! میں اس کے لیے آنحضرتؐ سے اجازت نہیں لوں گا۔ میں جوان ہوں معلوم نہیں جب اجازت لینے جاؤں تو آنحضرتؐ کیا فرمائیں۔ اس طرح دس دن اور گزر گئے اور جب سے آنحضرتؐ نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت فرمائی تھی اس کے پچاس دن پورے ہو گئے۔ پچاسویں رات کی سح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ چکا اور اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا اس طرح جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ میرا دم کھٹا جا رہا تھا اور زمین اپنی تمام دستوں کے باوجود میرے لیے تنگ ہوتی جا رہی تھی کہ میں نے ایک پیکارنے والی کی آواز سنی جہاں سلع پر چڑھ کر کوئی بلند آواز سے کہہ رہا تھا اے کعب بن لک! تجھیں بشارت ہو! انھوں نے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب کشافش ہو جائے گی۔ فجر کی رات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان کر دیا تھا۔ لوگ میرے یہاں بشارت دینے کے لیے آئے گئے۔ درمیرے دو ساتھیوں کو بھی جا کر بشارت دی۔ ایک صاحب (دربار بن العوام رضی اللہ عنہ) اپنا گھوڑا دوڑائے آ رہے تھے اور قبیلہ اسم کے ایک صحابی نے پہاڑی پر چڑھ کر آواز دی اور آواز گھوڑے سے زیادہ تیز تھی۔ جن صحابی نے سلع پہاڑی پر سے آواز دی تھی جب وہ میرے پاس بشارت دینے آئے تو اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس بشارت کی خوشی میں نے جنھیں دیدیے خدا گواہ کہ اس وقت ان دو کپڑوں کے سوا دینے والے باقی اور میری ملکیت

أَيُّهَا مَا تَعَمَّدَتْ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَكُونُ يَا وَدَّيْ لَأَرْجُو أَنَّ
 تَحَقِّقَنِي اللَّهُ فَمَا كَيْفَتُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْدِيبَاتُ اللَّهِ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ
 إِلَى قَوْمِهِ دُكُوبًا مَعَ الصَّادِقِينَ - قَوْلًا لِلَّهِ مَا أَلْعَمَ
 اللَّهُ عَلَى مَنْ يَعْصِي قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ
 أَغْفِرُ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَمَا بَشَّرَكَ كَمَا هَدَيْتَ الَّذِينَ
 كَذَبُوا قَوْلَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ
 شَرًّا مَا قَالَ لِأَحِبِّ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيَحْفُوتُونَ بِاللَّهِ
 تَكْمُلُ ذَا الْقَلْبَتُ إِلَى تَوَلَّيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ
 الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَفَبْتُ وَكُنَّا تَخْلِفْنَا أَيُّهَا الْقَلْبَةُ
 عَنْ أَمْرِ أَوْلِيَاكَ الَّذِينَ تَبِيلُ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَلَفُوا لَهُ تَبَايَعَهُمْ وَاسْتَفَقَرُوا
 لَهُمْ دَرَجَاتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا
 حَتَّى قَضَى اللَّهُ رِيبَهُ كَيْدًا لَكَ قَالَ اللَّهُ وَعَلَى الشَّلَاةِ
 الَّذِينَ خَلَفُوا أَوَّلِينَ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خَلَفْنَا
 عَنِ الْغُرِّ لَمَّا هُوَ تَخْلِفُهُ إِيَّا تَا وَارْجَاءُ أَمْرًا
 حَتَّى خَلَفَتْ لَهُ دَا عَمْدَتِ إِلَيْهِ فَقِيلَ مِنْهُ :

میں کوئی چیز نہیں تھی پھر میں نے (البرقۃ رضی اللہ عنہ سے) دو کپڑے الگ کر
 پہنے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چون درجوق لوگ
 مجھ سے ملاقات کرتے جاتے تھے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر بشارت دیتے
 جاتے تھے کہتے تھے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت مبارک ہو۔
 کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آخر میں مسجد میں داخل ہوا۔ حضور اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ چاروں طرف صحابہ رہا کا جمع تھا۔
 طلحہ بن عبید اللہ درود کریم کی طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد
 دی۔ خدا گواہ ہے (وہاں موجود) مہاجرین میں سے کوئی بھی ان کے سوا میرے
 آنے پر کھڑا نہیں ہوا۔ طلحہ کا یہ احسان میں کمی نہیں بھولوں گا۔ کعب رضی
 اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا
 تقاب نے فرمایا۔ چہو مبارک خوشی اور سرت سے دھک اٹھا تھا۔ اس
 عمارک دن کے لیے تمہیں بشارت ہو۔ جو بھاری عمر کا سب سے مبارک
 دن ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بشارت
 آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا نہیں بلکہ اللہ کی
 طرف سے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بات پر خوش ہوتے تو جہرہ
 مبارک منور ہو جاتا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔ آپ کی
 سرت ہم چہرہ مبارک سے سمجھ جاتے تھے۔ پھر جب میں آپ کے سامنے بیٹھ
 گیا تو عرض کی یا رسول اللہ! اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ
 اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا لیکن کچھ مال
 اپنے پاس بھی رکھ لو، یہ زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی پھر میں خبر کا حصہ اپنے پاس رکھ لوں گا۔ میں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے
 مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی۔ اب میں اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا، سچ کے سوا اور کوئی
 بات زبان پر نہ لاؤں گا۔ پس خدا گواہ ہے۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ عہد کیا۔ میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جسے اللہ
 تعالیٰ نے سچ بولنے کی وجہ سے اتنا نوازا ہو جتنی نوازشات و انعامات اس کے مجھ پر سچ بولنے کی وجہ سے ہیں۔ جب سے میں نے حضور اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سامنے یہ عہد کیا پھر آج تک کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں مجھ اس سے محفوظ رکھے گا
 اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت (ہمارے بارے میں) نازل کی تھی "بَقِيْنَا اللّٰهُ تَعَالٰی نَبِیْ، مَہَاجِرِیْنَ اَوْرَاقَہُ اَکْرِیْہُ" (اس کے
 ارشاد "وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ" تک۔ خدا گواہ ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے لیے ہدایت کے بعد میری نظر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم کے سامنے اس سچ بولنے سے بڑھ کر اللہ کا مجھ پر اور کوئی انعام نہیں ہوا ہے کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ اور اس طرح اپنے کو ہلاک نہیں کیا جیسا کہ
 جھوٹ بولنے والے ہلاک ہو گئے تھے۔ نزول وحی کے زمانہ میں جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے اتنی شدید وعید فرمائی ہے جتنی شدید کسی دوسرے
 کے لیے نہیں نوازی ہوگی۔ فرمایا ہے سَيَحْفُوتُونَ بِاللَّهِ لَعْنًا خَا انْقَلَبْتُمْ "ارشاد "فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰی عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِیْنَ" تک۔ کعب

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چنانچہ ہم میں ان لوگوں کے معاملے سے جہاد ہے جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھالی تھی اور آپ نے ان کی بات مان لی تھی۔ ان سے بیعت بھی لی تھی اور ان کے لیے طلب مغفرت بھی فرمائی تھی۔ ہمارا معاملہ حضور اکرم نے جوڑ دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے خود اس کا فیصلہ فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ نے آیت ”وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا“ میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے غزوہ میں شریک نہ ہو سکنے کا تذکرہ نہیں کیا ہے بلکہ اس کا تذکرہ کیا کہ حضور اکرم نے ہمارے معاملے کو پیچھے ڈال دیا تھا اور فیصلہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا تھا، بخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے قسم کھالی تھی اور اپنے غدر بیان کیے تھے کہ آنحضرتؐ نے ان کے غدر قبول کر لیے تھے۔

باب ۵۲۸ تَذْوِيلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجْعَ.

۵۲۸۔ مقام حبر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام۔

۱۵۲۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی اسود نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حبر سے گزرے تو آپؐ نے فرمایا ان لوگوں کی آبادیوں سے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا جب گزرا ہے تو رو تے ہوئے ہی گزرو، ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا پھر آپؐ نے مسبارک پر چاڑھ ڈال لی اور بڑی تیزی کے ساتھ چلنے لگے یہاں تک کہ اس وادی سے نکل آئے۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي اسْوَدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاحُجْرُ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا آمَأَ بِهِمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بِأَكْبَرِ تَعَرَّفَ نَحْنُ لَأَسَنَّهُ فَاسْرِعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَا زَ الْوَادِي.

۱۵۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب حجر کے متعلق فرمایا، اس معذب قوم کی بستی سے جب تمہیں گزرنا ہی ہے تو تم رو تے ہوئے گزرو کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا آمَأَ بِهِمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بِأَكْبَرِ تَعَرَّفَ نَحْنُ لَأَسَنَّهُ فَاسْرِعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَا زَ الْوَادِي.

۱۵۲۶۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے۔ ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے، ان سے سعد بن ابی سلمہ نے، ان سے نافع بن جبر نے، ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے تھے پھر جب آپؐ قضاء حاجت سے فارغ ہو کر واپس آئے تو آپؐ کے دھوکے لیے میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ جہاں تک مجھے یقین ہے انہوں نے یہی بیان کیا کہ یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک دھویا اور جب کہیں تک ہاتھ دھوئے گا ارادہ کیا

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُعْطِيَ حَاجَتَهُ فَقَدْتُ أَشْكِبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا مَاءَ لَعَلَّهُ لَا قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَفَسَلَ وَجْهَهُ وَذَهَبَ يُفْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَنَظَرَ عَلَى كَفِّ الْيَدِ مَا خَرَجَ مِنْهُ مِنْ تَحْتِ جَبَّتَيْهِ فَفَسَلَ مَا تَرَاهُمْ عَلَى حَقَائِقِهِ.

لہ ”حجر“ حدیث مداح علیہ السلام کہ تم خود کی بستی کا نام ہے یہ وہی قوم ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب زلزلہ، شدید صاعوں اور بجلی کی کڑک کی صورت میں نازل ہوا تھا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو یہ مقام راستے میں پڑا تھا۔ حجر شام اور مدینہ کے درمیان ایک بستی تھی۔

توجہ کی آستین تنگ نکلی۔ چنانچہ آپ نے ہاتھ جپے کے نیچے سے نکال لیا اور انھیں دھویا پھر خضیں پر مسح کیا :

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ أَيْقَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هَذِهِ طَابَةٌ وَهَذَا أَحَدُ جَيْلٍ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ :

۱۵۴۷۔ ہم سے خالد بن حنبل نے حدیث بیان کی، ان سے سیبان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن سہل ابن سعد نے اور ان سے ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ”طابہ“ ہے اور یہ انہی پہاڑی ہے۔ یہ ہم سے محبت رکھتی ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں :

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ قَدْ نَامَ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْدَامًا تَمَسُّوهُمْ مَسِيرًا وَلَا تَقْطَعُهُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ هُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُدَّةُ :

۱۵۴۸۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی۔ انھیں حمید طویل نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا مدینہ میں بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جہاں بھی تم چلے اور جس وادی کو بھی تم نے قطع کیا وہ (اپنے دل سے) تمھارے ساتھ ساتھ تھے صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ اگرچہ ان کا قیام اس وقت بھی مدینہ میں ہی رہا ہو یا حضورؐ نے فرمایا ہاں، وہ مدینہ میں رہتے ہوئے بھی اپنے دل سے تمھارے ساتھ تھے وہ کسی عذر کی وجہ سے رک گئے تھے :

۱۵۴۹۔ يَابُ كَسْرَى كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَسْرَى وَتَبُوكَ :

۱۵۴۹۔ کسری اور قیصر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط :

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ فِي كِتَابِهِ إِلَى كَسْرَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَذَافَةَ الشَّهْبِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَبْدُوَ نَعْمًا إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَذَقَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كَسْرَى فَلَمَّا تَرَاكَ مَرَّقَهُ فَحَسِبَتْ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَذَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْرُقُوا كُلُّ مَمْرُقٍ :

۱۵۴۹۔ ہم سے اسحاق بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ملک فارس) کسری کے پاس اپنا گرامی نامہ عبد اللہ بن حذافہؓ بھی بھیجا۔ اور انھیں حکم دیا کہ ایک توبہ بحرن کے گورنر کو دیدیں (جو کسری کی طرف سے مسیبن تھا) کسری نے جب آپ کا مکتوب پڑھا تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ میرا خیال ہے کہ ابن مسیب نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے بد دعا کی کہ وہ بھی پاش پاش ہو جائیں۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ لَقَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَبَلِ :

۱۵۵۰۔ ہم سے عثمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ جمل کے موقع پر وہ جمل میرے کام آ گیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا تھا۔ میں ارادہ کرچکا تھا کہ اصحاب جمل (عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ کا لشکر) کے ساتھ شریک ہو کر (علی رضی اللہ عنہ کی فوج سے) لڑوں۔ آپ نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ اہل فاس نے کسریٰ کی لڑکی کو وارثت تحت و تاج بنا دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ تو کم کبھی صلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنا حکمران کسی عورت کو بنایا ہو۔

۱۵۵۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہہا کہ میں نے زہری سے سنا، انھوں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ مجھے یاد ہے، جب میں بچوں کے ساتھ ثنیۃ اوداع کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے گیا تھا، سفیان نے ایک مرتبہ مع الغلمان کے بجائے مع العبیان بیان کیا۔

۱۵۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور ان سے سائب رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے یاد ہے جب میں بچوں کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے گیا تھا، آپ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لارہے تھے۔

۵۵۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت اور آپ کی وفات۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”آپ کو بھی مرنا ہے اور انھیں بھی مرنا ہے۔ پھر تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے حضور میں حاضر کرو گے۔“ اور یونس نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں فرماتے تھے کہ خیر میں (زہراؓ) لقمہ جو میں نے اپنے منہ میں رکھ لیا تھا اس کی اذیت آج بھی میں محسوس کرتا ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری شہ رگ اس زہر کی اذیت کی وجہ سے کٹ جائے گی۔

۱۵۵۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے، ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اہان سے ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں والمرسلات عرفا کی قراوت کر رہے تھے، اس کے بعد پھر

بَعْدَ مَا كُنْتُ أَنِ الْخَقَّ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأَقَابِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَنَا بَلَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ أَهْلَ نَارِيسٍ قَدْ مَكَّوْا عَلَيْهِمْ يَنْتَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُغْلِبَهُ قَوْمٌ وَكَوْا أَمْرَهُمْ أَمْرًا ۝

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ يَقُولُ أَذْكُرُ أَنِّي حَدَّثْتُ مَعَ الْغُلَامَانِ إِلَى ثُنَيْيَةِ الْوُدَاعِ تَمَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الْعَبْيَانِ ۝

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ أَذْكُرُ أَنِّي حَدَّثْتُ مَعَ الْعَبْيَانِ تَمَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثُنَيْيَةِ الْوُدَاعِ مُتَّحِدَةً مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ۝

بَابُ ۵۵۰ مَرَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ - وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّكَ مَيِّتٌ وَأَنْتُمْ مَيِّتُونَ - ثُمَّ أَتَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْدَ رَبِّكُمْ تَحْتَصُورُونَ وَقَالَ يُوسُفُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ غَزْوَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَنَا إِلَّا أَحَدٌ أَلْعَاظِعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ عَجِيْبَرَفَهَذَا أَدَانُ وَحَدَّثْتُ الْقَطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ الشَّعْرَ ۝

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عَرَفًا ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا يَعْدَهَا

حَقِّ قَبْضَتِهِ اللَّهُ ۖ

آپ نے جس کبھی نماز تھیں پڑھائی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد
قبض کر لی ۖ

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي يَسِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَ حُذْرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءَ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ
مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُوا فَسَأَلَ حُذْرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ
الَّذِي إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ
مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ ۖ

۱۵۵۴۔ ہم سے محمد بن عمرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ آپ کو مجلس میں
اپنے قریب بٹھاتے تھے، اس پر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اعتراض
کیا کہ اس جیسے تو ہمارے بچے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے
یہ طرز عمل جس وجہ سے اختیار کیا وہ آپ کو معلوم بھی ہے، پھر عمر رضی اللہ
عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت یعنی ”اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ
وَالْفَتْحُ“ کے متعلق پوچھا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے (آیت میں) اسی کی اطلاع دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو تم نے بتایا میں بھی اس
آیت کے متعلق جانتا ہوں ۖ

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ
الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ
الْخَيْبِ وَمَا يَذُرُّ الْخَيْبِ اسْتَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَجَعَهُ فَقَالَ اسْتَوْفَى الْكُتْبُ كَكُوتٍ كَبَا
لَنْ تَعْلَمُوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَنَارَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ كَيْفٍ
تَنَارَعُ فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهْجَرَ اسْتَفْهَمُوهُ فَذَهَبُوا
بِرُؤُوسِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي فَأَكْذِبُ أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا
تَدْعُونِي لِأَنِّي وَأَصَاْهُمُ بَخْلٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ
مِنْ حَزِينَةِ الْعَرَبِ وَاجْزُوا الْوَفْدَ يَنْحَوِ مَا كُنْتُ
أُجِزُهُمْ وَسَكَنَ عَنِ النَّبَا لِيَنْفَعِ أَوْ قَالَ فَتَنِيَتْهَا ۖ

۱۵۵۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث
بیان کی، ان سے سلیمان احول نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا۔
کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا معلوم بھی
ہے جمعرات کے دن کیا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں
شدت اسی دن ہوئی تھی۔ اس وقت آپ نے فرمایا تھا کہ لاؤ میں تمھارے
ہے ہدایات لکھ دوں۔ کہ اس کے بعد پھر تم کبھی صحیح رہتے کونہ چھوڑو گے
لیکن وہاں اختلاف و نزاع ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شدت
کی حالت میں لکھوانے کی تکلیف دینی چاہیے یا نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا
نبی کے سامنے اختلاف و نزاع نہ ہونا چاہیے۔ بعض حضرات نے کہا، کیا
بات ہے شاید آپ کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اس کے متعلق خود آنحضرت
جی سے پوچھا جائے (کہ آپ کے حکم کی تعمیل کجائے یا آپ کی تکلیف کے پیش نظر اسے ملتوی کر دیا جائے) یہ جملہ صحابہ نے آپ کے سامنے کئی بار
دہرایا۔ پھر آپ نے خود ہی فرمادیا کہ مجھے چھوڑ دو۔ میں جس احوال و کیفیات میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو تم چاہتے ہو۔ اس کے بعد آپ کے صحابہ کو
تین چیزوں کی وصیت کی۔ فرمایا کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔ وفود و جو قبائل کے تمھارے پاس آئیں، انھیں اس طرح دیا کرو جس طرح میں
دیتا آیا ہوں اور سلیمان احول نے بیان کیا کہ سعید بن جبیر نے تیسری وصیت کے متعلق سکوت اختیار فرمایا یا انھوں نے یہ کہا کہ میں اسے بھول گیا ہوں ۖ

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۵۵۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے
حدیث بیان کی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن
عبد اللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا تو گھر میں بہت سے صحابہ موجود تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لاؤ۔ میں تمہارے لیے ایک دستاویز لکھ دوں کہ اس کے بعد پھر تم گمراہ نہ ہو سکو۔ اس پر بعض صحابہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کرب جے چینی کے عالم میں ہیں۔ تمہارے پاس قرآن موجود ہے۔ ہمارے لیے تو اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پھر اہل بیت میں اس مسئلہ میں اختلاف و نزاع ہونے لگا۔ بعض نے تو یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز دے دو کہ اس پر آپ دستاویز لکھوادیں۔ اور تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ بعض حضرات نے اس سے مختلف دوسری رائے پر اصرار کیا جب اختلاف و نزاع زیادہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔ عبد اللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مصیبت سب سے بڑی یہ تھی کہ لوگوں نے اختلاف اور شُرک کے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ وَجَاهٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا لَكُمُ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ دَعَيْنَا لَكُمُ الْقُرْآنَ حَسْبَتْ لَنَا بِلِلَّهِ تَاخَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاجْتَمَعُوا فِيمَهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِئُوا يَكْتُبُ لَكُمُ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرُ ذَلِكَ فَلَمَّا اكْتَرَدُوا اللَّغْوَ وَالْإِخْلَافَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِئُوا قَالُوا عَيْدُ اللَّهِ نَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ الرِّزْيَةَ كُلَّ الرِّزْيَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِإِخْلَافِهِمْ وَلَفْطِهِمْ

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَبْرِ الدَّخِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي شَأْنِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَأَلَهَا بِشَيْءٍ رُبَّكَ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَأَلَهَا بِشَيْءٍ فَصَحَّحَتْ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقْبِضُ فِي وَجْهِهِ الَّذِي تُوْفِّي فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّ أَهْلَهُ يَتَّبِعُهُ فَصَحَّحَتْ

۱۵۵۷۔ ہم سے میرے بن صفوان بن جیل لجنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مرض الوفا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور آہستہ سے کوئی بات ان سے کہی جس پر وہ رونے لگیں۔ پھر دوبارہ آہستہ سے کوئی بات کہی جس پر وہ ہنسنے لگیں۔ پھر ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ آپ کی وفات اسی مرض میں ہو جائے گی۔ میں یہ سن کر رونے لگی۔ دوسری مرتبہ آپ نے مجھ سے جب سرگوشی کی تو یہ فرمایا کہ آپ کے گھر کے افراد میں سب

پہلے میں آپ سے جا ملوں گی تو میں ہنسی مٹی

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَمِيعَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَآخَذَتْهُ مَجَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَعَمَّ اللَّهُ عَلَيْهِمُ ۞ الْوَيْبَةُ قَطَنَتْ أَنَّهُ خَيْرٌ

۱۵۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عند بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں سنتی آئی تھی کہ ہر نبی کو وفات سے پہلے دنیا اور آخرت کے بارے میں اختیار دیا جاتا ہے پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سنا آپ اپنے مرض الوفا میں فرما رہے تھے۔ آپ کی آواز بھاری ہو چکی تھی۔ آپ آیت مع الذین النعماء اللہ علیہم الخ کی تلاوت کر رہے تھے یعنی ان لوگوں کے ساتھ

جس پر اللہ نے انعام کیا ہے، مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا ہے (اور آپ نے آخرت کی زندگی پسند فرمائی ہے)

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرَّ مَرَضُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ فِي الْكَرْبِيِّ الْأَعْلَى :

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَسَافٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لَقِيَ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجْعَلُ يَقُولُ إِذَا لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَعْقِدَهُ وَمَنْ لِمَجْعَدَةٍ لَمْ يَحْيَا أَوْ يَخْبِرَ فَلَمَّا اشْكَلَى وَصَّيْرَهُ الْقَبْعُ قَدَاسُهُ عَلَى فَيْحٍ عَائِشَةَ غُضِيَّ عَلَيْهِ نَكَمًا آفَاقَ شَحْصَ بَصَرَهُ نَحْوَ مَنَافِئِ الْبَلْبِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذَا لَا يُجَاوِرُنَا فَعَفُوتُ أَتَى حَيَاتِي ثُمَّ الْآنَ يَحْيَى مَنَا دَهْوٌ مَعِي :

جنت کی طرف اٹھ گئیں اور آپ نے فرمایا اللہم الرفیق الاعلیٰ۔ میں سمجھ گئی کہ اب حضور اکرم ہیں یعنی دنیاوی زندگی کو پسند نہیں فرمائیں گے، مجھے وہ

حدیث یاد آگئی جو آپ نے صمت کے زمانے میں بیان فرمائی تھی :

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَمَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَا مُسْنَدُهُ إِلَى صَدْرِي وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَوْمَئِذٍ زَلْطٌ يَسْتَقِ بِمَ قَامَبَدَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَأَخَذَتْ السَّيَاطُ فَقَصَمَتْهُ وَلَقِضَتْهُ وَطَلَبَتْهُ ثُمَّ دَفَعَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَرَعَ بِهِ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَرَعَ ابْتِغَاءً قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا حَذَا أَنْ فَرَّخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ ذُلَّ مَبْعَدُهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى لَمَّا قَضَى وَكَانَتْ تَقُولُ مَاتَ

۱۵۶۱۔ ہم سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے عمار نے حدیث بیان کی۔ ان سے حضرت جویریہ نے۔ ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے بھائی (عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور اکرم میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک تازہ مسواک استعمال کے لیے تھی۔ حضور اکرم اس مسواک کی طرف دیکھتے رہے۔ چنانچہ میں نے ان سے مسواک لے لی اور اسے اپنے دانتوں سے چبا کر اچھی طرح جھاڑنے اور صاف کرنے کے بعد آنحضرت کو دے دی۔ آپ نے وہ مسواک استعمال کی جتنے عرصہ طریقہ سے آنحضرت اس وقت مسواک کر رہے تھے۔ میں نے آپ کو اتنی اچھی مسواک کرتے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ مسواک سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ یا اپنی انگلی اٹھائی اور فرمایا فی الرفیق الاعلیٰ "تین مرتبہ اور

یَعْنِ حَا قَتْنِي وَذَا قَتْنِي : آپ کا انتقال ہو گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو سر مبارک میری ہتھلی اور ٹھوڑی کے درمیان میں تھا۔

۱۵۶۲۔ مجھ سے جہان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے مروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑتے تو اپنے اوپر مودتین (سورۃ غلق اور سورۃ اناس) پڑھ کر دم کر لیتے تھے۔ اور اپنے جسم پر اپنے ہاتھ پھیر دیا کرتے تھے۔ پھر جب وہ مرض آپ کو لاحق ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو میں مودتین پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی تھی۔ اور ہاتھ پر دم کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر پھیرا کرتی تھی۔

۱۵۶۳۔ ہم سے معنی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے عباد بن عبد اللہ بن زہیر نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ وفات سے کچھ پہلے آنحضرت سے آپ کا سہارا لیے ہوئے تھے۔ آپ نے کان لگا کر سنا کہ حضور اکرم کہہ رہے ہیں "اے اللہ! میری مغفرت فرما کیسے مجھ پر رحم کیجیے اور رفیقوں سے مجھے ملا دیجیے۔"

۱۵۶۴۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال و ثمان نے، ان سے عروہ بن زہیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفا میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو اپنی رحمت سے دور کر دیا کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر بھی کھلی رکھی جاتی لیکن آپ کو یہ خطرہ تھا کہ کہیں آپ کی قبر کو بھی سجدہ نہ کیا جائے گا۔

۱۵۶۵۔ ہم سے سمیع بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہو گیا اور آپ کے مرض نے سخت اختیار کر لی تو تمام ازواجِ مطہرات سے آپ نے میرے گھر میں ایام مرض گزارنے کے لیے

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنِي جَبَانٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفْسَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ يَدَيْهِ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الْكَذِي تَوَضَّعَ فِيهِ طِفْطُ أَنْفِثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ الْكُتْبِي كَانَ يَنْفُثُ وَاسْمُ بَيْدِ الْكُتْبِي مَكِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ : ۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مَعْنَى بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْبَغَتْ إِلَيْهِ قَوْلَ أَنْ يَمُوتَ دَهُوْ مِنْدًا إِلَى ظَهْرِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْحَمْنِي يَا لَتَرْنِي :

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ الْوُثَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الْكَذِي لَمْ يَقْرَأْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ لَا تَخْذُوا مُؤْمِدَ أَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْلَا ذَلِكَ لَابْرَزَ قَبْرُهُ خَشِيَ أَنْ يَتَّخَذَ مَسْجِدًا :

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا سَيْدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَعْمُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أَفْضَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اشْتَادَ أَنْ زَوَاجَةً أَنْ يَمُوتَ فِي بَيْتِي :

فَأَذِنَ لَهُ فَخَرَجَ دَهُوْبَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخَطَّى رَجُلَاهُ
 فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ
 أُخْرَى قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِأَنِّي قَالْتُ
 عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بَيْنَ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنِ
 الرَّجُلُ الْأُخْرَى الَّذِي كُنْتُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لَا
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَوْحَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ
 هَرَبُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَوَاطِفٍ كَمْ تَحْدِلُ أَوْ لَيْسَتْهُنَّ لَعَلِّي
 أَهْمُهُ إِلَى النَّاسِ فَأَجَلَسْنَاهُ فِي غُضْبٍ يَحْفَظُهُ رَوْحُ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَضُبُّ عَلَيْهِ
 مِنْ يَلَدِ الْقَرْبِ حَتَّى طَفِقَ يُبْشِرُ الْبَنَاتِ بِمَيْدِهِ أَنْ قَدْ
 قَعَلَتْهُ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَقَعَلِي لَهُمْ
 خُطْبَهُمْ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ
 أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يُطَرِّمُ خَمِيصَةً لَهُ
 عَلَى وَجْهِهِ قَالَا أَعْتَمَرَ كَشْفَهَا عَنْ وَجْهِهِ دَهُوْ
 كَذَلِكَ يَقُولُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى إِخْتَدَا
 قُبُورَ أَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْدِثُونَ مَا صَنَعُوا أَخْبَرَنِي
 عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى
 كَعْرَةٍ مَرَّاجَةٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقْعِمَ فِي قَلْبِي أَنْ تُحِبَّ
 النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَلَا كُنْتُ
 أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدًا مَقَامَهُ إِلَّا تَسَاءَلَمُ النَّاسُ
 بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ تَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَاهُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو مُوَيْسَى وَابْنُ عَبَّاسٍ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

نہیں رکھ سکتے بلکہ میرا خیال تھا کہ لوگ اس سے بدفالی لیں گے اس لیے میں چاہتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر کھڑا ہوگا لوگ اس سے محبت
 اس کی روایت ابن عمر ابو موسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ۝

اجازت مانگی۔ سب نے جب اجازت دیدی تو آپ دمیدہ رضی اللہ عنہا کے
 گھر سے نکلے۔ آپ دو حضرات کا سہارا لیے ہوئے تھے اور آپ کے پاؤں
 زمین سے گھسٹ رہے تھے۔ جن دو صحابہ کا آپ سہارا لیے ہوئے تھے ان
 میں ایک عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے اور ایک اور صاحب۔
 عبید اللہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت
 کی خبر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دی تو آپ نے فرمایا: معلوم ہے وہ
 دوسرے صاحب جن کا نام عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں بیا، کون ہیں؟
 بیان کیا کہ میں نے عرق کی مجھے تو نہیں معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ علی
 رضی اللہ عنہ تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ
 عنہا بیان کرتی تھیں کہ حضور اکرم جب میرے گھر میں آگئے اور تکلیف بہت
 بڑھ گئی تو آپ نے فرمایا کہ سات مشکیزے پانی کے بھر کر لاؤ اور مجھ پر
 دھار دو۔ ممکن ہے اس طرح میں لوگوں کو کچھ نصیحت کرنے کے قابل ہو جاؤں
 چنانچہ ہم نے آپ کو آپ کی زوجہ مطہرہ حضور اکرم رضی اللہ عنہا کے ایک گن میں
 بٹھایا اور انھیں مشکیزوں سے آپ پر پانی دھارنے لگے۔ آخر آنحضرت
 نے اپنے اٹھ کے اشارہ سے روکا کہ بس ہو چکا۔ بیان کیا کہ پھر آپ لوگوں
 کے جمع میں گئے اور نماز پڑھا لی اور لوگوں کو خطاب کیا اور مجھے عبید اللہ بن
 عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ
 عنہا نے بیان کیا کہ شدت مرض کے ایام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
 چادر کھینچ کر بار بار اپنے چہرے پر ڈالتے تھے پھر جب دم گھسنے لگا تو چہرے
 سے ہٹا دیتے، آپ اسی شدت کے عالم میں فرماتے تھے: یہود و نصاریٰ اللہ
 کی رحمت سے دور ہوئے۔ کیونکہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قزوں کو سجدہ گاہ
 بنالیا تھا، اس طرح آپ (اپنی امت کو) ان کا عمل اختیار کرنے سے بچتے
 رہنے کی تاکید کر رہے تھے۔ مجھے عبید اللہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا
 نے فرمایا: میں نے اس معاملہ (یعنی ایام مرض میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام
 بنانے کے سلسلے) میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار پوچھا: میں بار بار
 آپ سے صرف اس لیے پوچھ رہی تھی کہ مجھے یقین تھا کہ جو شخص (حضور اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں) آپ کی جگہ پر کھڑا ہوگا لوگ اس سے محبت
 نہیں رکھ سکتے بلکہ میرا خیال تھا کہ لوگ اس سے بدفالی لیں گے اس لیے میں چاہتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم نہ دیں۔
 اس کی روایت ابن عمر ابو موسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ۝

۱۵۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن البہاد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ میری ہنسی اور ٹھوڑی کے درمیان میں اصرار رکھے ہوئے تھے۔ حضور اکرم کی شدت (سکرات) دیکھنے کے بعد اب میں کسی کے لیے بھی نزع کی شدت کو برا نہیں خیال کرتی۔

۱۵۶۷۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن شیبہ بن ابی حمزہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ بن کعب بن مالک انصاری نے خبر دی۔ اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین صحابہ میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول ہوئی تھی (غزوہ تبوک میں شرکت کرنے کی) انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر آئے۔ یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آپ نے وفات پائی تھی۔ صحابیؓ نے آپ سے پوچھا ابراہیم بن الحنفیہ اکرم نے صبح کیسے گزاری؟ انھوں نے بتایا کہ محمد اللہ اب آپ کو افاقہ ہے پھر عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ تم خدا کی قسم! تین دن کے بعد مجھ کو مائتہ زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ خدا گواہ ہے مجھے تو ایسے آتا نظر آ رہے ہیں کہ حضور اکرم اس مرض سے افاقہ نہیں پاسکیں گے۔ موت کے وقت بنو عبد المطلب کے چہروں کی مجھے خوب شناخت ہے۔ اب ہمیں حضور اکرم کے پاس چلنا چاہیے۔ اور آپ سے پوچھنا چاہیے کہ خلافت ہمارے بعد کسے ملے گی، اگر ہم اس کے مستحق ہیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا امداد کوئی دوسرا مستحق ہوگا تو وہ بھی معلوم ہو جائے گا امداد حضور ہمارے متعلق اپنے خلیفہ کو ممکن ہے کچھ وصیتیں کر دیں۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر ہم نے اس وقت آپ سے اس کے متعلق کچھ پوچھا اور آپ نے انکار کر دیا

تو ہر لوگ ہمیں بھیفہ کے لیے اس سے محروم کر دیں گے۔ میں تو ہرگز آنحضورؐ سے اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھوں گا۔

۱۵۶۸۔ ہم سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَلْبَسُ لَبِيْنًا حَاقِيْنِي وَذَا قَتْنِي فَلَوْ أَنَّكَ شِدَّةُ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بَشَرُ بْنُ شَيْبَةَ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَيَّنَ عَلَيْهِمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَهُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ التَّنَدِي تَوَفَّى فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا حَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْبَحَ مُحَمَّدٌ اللَّهُ بَارِئًا مَا حَدَّثَ يَسِيْرَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ وَاللَّهِ بَعْدَ ثَلَاثِ حُدُودِ الْعَصَا قَرَأَ وَاللَّهُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوفَ يَتَوَفَّى مِنْ وَجْهِهِ هَذِهِ الْأَيُّ لَا عُرْفَ وَجْهًا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ إِذْ هَبَّ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَسْنَا لَهُ فِيمَنْ هَذَا الْأَمْرُ لَئِنْ كَانَ فِينَا عِلْمًا ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلَيْنَا مَا وَضَعِي بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّا وَاللَّهِ لَنَرُحَ سَأَلْنَا هَارِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْعَنَا هَا لَا يُعْطِينَا هَا النَّاسُ بَعْدَهُ وَرَفَى وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تو ہر لوگ ہمیں بھیفہ کے لیے اس سے محروم کر دیں گے۔ میں تو ہرگز آنحضورؐ سے اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھوں گا۔

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَمَا هُمْ

بیان کیا کہ پیر کے دن مسلمان فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کا پردہ اٹھا کر صحابہ کو دیکھ رہے تھے۔ صحابہ نماز میں مصبستہ کھڑے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تاکہ صف میں آجائیں آپ نے سمجھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں۔ اس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، قریب تھا کہ مسلمان اس خوشی کی وجہ سے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اٹھیں ہوئی تھی۔ اپنی نماز کے واسطے میں آزمائش میں پڑ جاتے لیکن آنحضرت نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ نماز پوری کر دو۔ پھر آپ حجرہ کے اندر تشریف لے گئے اور پردہ ڈال لیا ۛ

۱۵۶۹۔ مجھ سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید نے حدیث بیان کی، انھیں ابن ابی لمیہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ ابو عمر ذکوان نے، کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں۔ اللہ کی بہت سی نعمتوں میں ایک نعمت مجھ پر یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر میں اور میری باری کے دن ہوئی۔ آپ اس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی وفات کے وقت میرے اور آنحضرت کے شکوک کو ایک ساتھ جمع کیا تھا، کہ جہاں جن رضی اللہ عنہ گھر میں آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی۔ آنحضرت مجھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ اس مسواک کو دیکھ رہے ہیں میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے میں نے آپ سے پوچھا یہ مسواک آپ کے لیے لے لوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے وہ مسواک ان سے لے لی۔ آنحضرت اسے چبانے لگے۔ میں نے پوچھا آپ کے لیے میں اسے نرم کر دوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے مسواک نرم کر دی، آپ کے سامنے ایک بڑا بال تھا، چڑھے کا یا مکڑی کا (درادی حدیث) عمر کو

اس سلسلے میں ٹیک تھا۔ اس کے اندر پانی تھا۔ آنحضرت بار بار اپنے ہاتھ اس کے اندر داخل کرتے اور پھر انھیں اپنے چہرے پر پھیرتے۔ اور فرماتے لا الہ الا اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، موت کے وقت شدت ہوتی ہے۔ پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے۔ فی الرقیق الاعلیٰ یہاں تک کہ آپ رملت فرما گئے اور ہاتھ نیچے آگیا ۛ

فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْاَوَّلِ يُصَلِّي لَهَا ثُمَّ تَعْرِفُجَاهُمْ اِلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَثَفَتْ سِتْرَ مُحَمَّدٍ عَائِشَةَ تَنْظُرُ إِلَيْهِمْ دَهُمٌ فِي مَقُوعِ الصَّلَاةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَتَكْصُرُ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَوْنِهِ لِيَصِلَ الصَّمْتُ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ أَسَى وَهَمَ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَنَ بِهَا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَجَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ آمِنُوا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ دَاخِلًا سِتْرًا ۛ

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُدَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَنِي أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَقَّى فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ نَحْرِي وَخَيْبِي وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَ دَرِيْقِهِمْ حِينَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَبَيَّيْتُ التَّوَكُّلَ وَأَنَا مُسْتَدِدَّةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأْتُهَا تَنْظُرُ إِلَيْهِ دَعَوْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ التَّوَكُّلَ فَقُلْتُ اخْذْهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ الْيَتَمُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيْتَنَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ دَلْوَةٌ أَوْ حُلْبَةٌ يَشْكُ حَمْرُفَهَا مَا رَجَمَكَ يَدُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ ثُمَّ تَصَبَّ يَدَهُ فَبَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّقِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى تُفَيِّقَ وَمَالَتْ يَدَهُ ۛ

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ بْنُ
لَإِلٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي
مَوْصِيهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَقُولُ آيِنَ أَنَا عَدَا آيِنَ
أَنَا عَدَا يُبْرِئُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ
حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا
قَالَتْ عَائِشَةُ مَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدْعُو عَلَى
فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَارِثَ رَأْسِهِ لَبِيبٌ سَحْرِي
وَسَحْرِي وَمَخَالِطٌ رِيْقُهُ رِيْقِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَالُكُ يَسْتَنِي بِهِ فَنَظَرُ
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ
أَعْطَيْتَ هَذَا السِّوَالُكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْطَانِي فَقَصَصْتُهُ
ثُمَّ مَضَعْتُهُ فَأَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَسْتَنِي بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌّ إِلَى صَدْرِي *

۱۵۷۰۔ ہم سے اسمعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن لیل
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی۔ اسمعیل
کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مرضی الوفا میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے رہتے تھے کہ کل میرا قیام کہاں ہوگا، کل میرا قیام
کہاں ہوگا؟ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے منتظر تھے۔ پھر ازواج
مطہرات نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر قیام کی اجازت دے دی اور آپ کی
وفات انھیں کے گھر میں ہوئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ کی
وفات اسی دن ہوئی جس دن قاعدے مطابق میرے یہاں آپ کے قیام کی
باری تھی۔ رحلت کے وقت سر مبارک میرے سینے پر تھا اور میرا خنجر آپ
کے متوک کے ساتھ ملا تھا انھوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ
عنه داخل ہوئے اور ان کے ہاتھ میں استعمال کے قابل مسواک تھی۔ آنحضرت
نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے کہا کہ عبدالرحمن! یہ مسواک مجھے دے دو۔
انھوں نے مسواک مجھے دے دی میں نے اسے اچھی طرح چھایا اور جھاڑ
کر آنحضرت کو دی۔ پھر آپ نے وہ مسواک کی۔ اس وقت آپ میرے سینے
سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْيَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ تَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَ
فِي بَيْتِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَخَوْرِي وَكَانَتْ إِحْدَانَا لَعُوْذُهُ
يُدْعَا بِهَا إِذَا مَرَّ مِنْ مَذْهَبٍ أَوْ ذُوْهُ مَوْقِعَ رَأْسِهِ
إِلَى السَّمَاءِ قَالَتْ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى
وَمَعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ
رَطْبِيَّةٌ فَنَظَرْنَا إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ
أَنَّهُ لَهَا بِهَا حَاجَةٌ فَأَخَذْتُهَا فَصَعَقْتُ رَأْسَهَا وَ
لَفَضْتُهَا مَدَّ فَعَبَّهَا إِلَيْهِ فَأَسْتَنَى بِهَا كَمَا حَسَنِي مَا
كَانَ مُسْتَنَدًّا ثُمَّ نَادَى لِي بِهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ أَوْ سَقَطَتْ
مِنْ يَدِهِ فَحَسَمَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ
مِنَ الدُّنْيَا دَاوِلَ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ *

۱۵۷۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے
حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی مریہ نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
میرے گھر میں، میری باری کے دن ہوئی آپ اس وقت میرے سینے سے
ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب آپ بیمار پڑتے تو ہم آپ کی سمت کے لیے
دعائیں کیا کرتے تھے۔ اس بیماری میں بھی آپ کے لیے دعا کرنے لگیں۔ لیکن
آپ نہ رہے تھے۔ فی الرفیق الاعلیٰ۔ فی الرفیق الاعلیٰ اور عبدالرحمن بن
ابی بکر رضی اللہ عنه آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک تازہ ٹہنی تھی۔ آنحضرت
نے اس کی طرف دیکھا تو میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ
وہ ٹہنی میں نے ان سے لے لی، پہلے میں نے اسے چھایا۔ پھر جھاڑ کر آپ کو
دے دی۔ آنحضرت نے اس سے مسواک کی۔ جس طرح پہلے آپ مسواک
کیا کرتے تھے اس سے بھی اچھی طرح سے۔ پھر آنحضرت نے وہ مسواک مجھے
عنایت فرمائی اور آپ کا ہاتھ جھک گیا یا وہاں سے یہ بیان کیا کہ مسواک آپ کے
ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور آنحضرت کے متوک کو اس دن جمع کر دیا جو آپ کی دنیا کی زندگی کا سب سے آخری اور

آخرت کی زندگی کا سب سے پہلا دن تھا :

۵۷۲۔ **اَحَدَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرًا قَبَّلَ عَلٰی مَدْرَسٍ مِنْ مَسْجِدِهِ بِالشَّيْخِ حَتَّى نَزَلَ مِنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَكَلِمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ فَنِيَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَمِلٌ بِتَوْبٍ حَبْرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ اَلَبَّ عَلَيْهِ فَعَبَلَهُ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ يَا بَنِي اُمَّتٍ دَارُوا بِاللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي نَبَيْتَ عَلَيْكَ فَقَدْ مَتَّهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ خَرَجَ دَعَمَرُ بْنُ كَلْبٍ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ يَا عُمَرُ مَا بِي عُمَرُ اَنْ يَجْلِسَ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اَمَّا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْذُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْذُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ سَحَى لَا يَمُوتُ قَالَ اللَّهُ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِلَى قَوْلِهِ النَّافِرِينَ - وَقَالَ وَاللَّهِ كُنَّا نَحْنُ اَنَّا نَسْأَلُ لَوْ يَعْلَمُوا اَنَّ اللَّهَ اَنْزَلَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا اَبُو بَكْرٍ فَمَتَّلَقَهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِمَّا اسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ اِلَّا يَتْلُوَهَا فَاَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ قَالَ مَا لَكُمْ مَا هُوَ لَوْ اَنْ سَمِعْتُمْ اَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعَرَفْتُمْ حَتَّى مَا تُعَلِّمُنِي رِجَالِي وَحَتَّى اَهْوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ :**

۵۷۲۔ اہم سے یعنی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی قیام گاہ منہ سے گھوڑے پر آئے۔ اور اگر اتارے۔ پھر مسجد کے اندر گئے۔ کسی سے آپ نے کوئی بات نہیں کی اس کے بعد آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آئے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے۔ نعش مبارک ایک مٹی چادر سے ڈھکی ہوئی تھی۔ آپ نے حجرہ کو لایا اور جھک کر چہرہ مبارک کا بوسہ لیا اور دھونے لگے پھر کہا میرے ماں باپ آپ پر قرآن ہوں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دومر تہ موت طاری نہیں کرے گا۔ جو ایک موت آپ کے مقدس میں تھی وہ آپ پر طاری ہو چکی ہے۔ زہری نے بیان کیا۔ اور ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کئے تو عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمر! بیٹھ جائیے لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اتنے میں لوگ عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے۔ آپ نے فرمایا۔ اُمّا بعد! تم میں جو بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پرستش کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ ان کی وفات ہو چکی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو اس کا معبود اللہ ہمیشہ زندہ رہے والا ہے اور اس پر کبھی موت طاری نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ محمد صرف رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں! ارشاد ”النّٰفِرِیْنَ“ تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، خدا گواہ ہے۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے پہلے سے لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے۔ اور جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کی تو سب نے آپ سے یہ آیت سیکھی ہے۔ اب یہ حال تھا کہ جو بھی سنتا تھا وہی اس کی تلاوت کرنے لگ جاتا تھا زہری نے بیان کیا کہ پھر مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا گواہ ہے مجھے اس وقت محسوس آیا جب میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا۔ جس وقت میں نے انھیں تلاوت کرتے سنا کہ حضور اکرم کی وفات ہو گئی ہے تو میں کہتا ہوں اور ایسا محسوس ہوا کہ میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا پائیں گے اور میں زمین پر گر جاؤں گا :

۵۷۳۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ

۵۷۳۔ **حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا**

ابن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سقیان نے، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے اور ان سے عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو برسہ دیا تھا۔

۱۵۷۴- ہم سے ٹکلی نے حدیث بیان کی، ان سے بھی بن سعید نے حدیث بیان کی (عبداللہ بن ابی شیبہ کی حدیث کی طرح) لیکن انھوں نے اپنی (اس روایت میں یہ اضافہ کر کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آنحضرتؐ کے مرض میں ہم آپ کے منہ میں دوا دینے لگے تو آپؐ نے اشارہ سے دوا دینے سے منع کیا۔ ہم نے سمجھا کہ مرین کو دوا پینے سے (بعض اوقات) جو ناگواری ہوتی ہے یہ بھی اسی کا نتیجہ ہے (اس لیے ہم نے اصرار کیا) تو آپؐ نے فرمایا کہ گھر میں جتنے افراد ہیں سب کے منہ میں میرے سامنے دوا ڈالی جائے صرف عباس اس سے مستثنیٰ ہیں کہ وہ بچا ہے ساتھ اس فعل میں شریک نہیں، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم

۵۷۵) ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں اذہر نے خبر دی، انھیں ابن عون نے خبر دی، انھیں ابراہیم نے اور اس سے اسود نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس کا ذکر آیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو کوئی (خاص) وصیت کی تھی تو آپ نے فرمایا۔ یہ کون کہتا ہے۔ میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھی۔ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ نے طشت منگوایا۔ پھر آپ ایک طرف جھک گئے اور آپ کی وفات ہو گئی۔ اس وقت مجھے بھی کچھ احساس نہیں ہوا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کو آپ نے کس طرح وصیت کی تھی؟

۱۵۷۶)۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، ان سے ظہر نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی (علی رضی اللہ عنہ کو، یا اپنے ترکہ وغیرہ کے متعلق؟) انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا کہ ہجر مسلمانوں کو کس طرح (موت کے وقت) وصیت کرنی چاہیے؟ انھوں نے فرمایا کہ کتاب اللہ کے مطابق ۛ

۱۵۷۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاحوص نے حدیث

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَ
أَبِي حَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَتَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ :

١٥٤٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَزَادَ قَالَتْ
عَائِشَةُ كُنَّا دَنَاكَ فِي مَرَمِهِ فَعَلَّ يُعْبِرُ لَيْتَا أَنْ
لَا تَلِدُ فِيَّ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّاءِ فَلَمَّا
أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَهْكُمُ أَنْ تَلِدُ فِيَّ قُلْنَا كَرَاهِيَةَ
الْمَرِيضِ لِلدَّاءِ فَقَالَ لَا يُبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا
لَهُ دَاءٌ أَنْظِرُوا إِلَّا عَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْ كُنَّا دَنَاكَ
ابْنُ أَبِي التَّوَادِّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

تھے۔ اس کی روایت ابن ابی الزناد نے بھی کی۔ ان سے ہشام
 بنی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

١٥٤٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا
أَزْهَرًا نَحْنُ ابْنُ عَدْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ
قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى حَلِيٍّ فَقَالَتْ مَنْ قَالَ
لَقَدْ بَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَسِيدُهُ
إِلَى مَدْرِي فَقَدْ عَابَ بِالطُّسْتِ فَأُخْبِتُ فَمَاتَ مِنْهَا
فَعَبْتُ فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى حَلِيٍّ :

٥٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ
عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْفَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَعُلْتُ كَيْفَ
كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِهَا قَالَ أَدْنَى
بِكِتَابِ اللَّهِ :

٥٤٤ | حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم چھوڑے تھے نہ دینار نہ کوئی غلام نہ باندی۔ سوا اپنے سفید چمکے جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور آپ کا ہتھیار اور درہ زمین جو آپ نے مجاہدوں اور مسافروں کے لیے وقف کر رکھی تھی۔

۱۵۴۸۔ ہم سے یحییٰ بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن قیس نے، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شہید رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرب بے چینی بہت بڑھ گئی تھی۔ فاطمہ میباہ السلام نے کہا: اے والدہ کو کتنی بے چینی ہے۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا آج کے بعد تمہارے والد کی یہ کرب دیکھ بے چینی نہیں رہے گی۔ پھر جب آنحضرتؐ کی وفات ہو گئی۔ تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کبھی تھیں لمبے ابا جان! آپ کے رب کے بلا سے پر چلے گئے۔ لمبے ابا جان! آپ جنت الفردوس میں اپنے مقام پر چلے گئے۔ ہم جبریل علیہ السلام کو آپ کی وفات کی خبر سنا رہے ہیں۔ پھر جب آنحضرتؐ دفن کر دیے گئے تو آپ نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: انس! تمہارے دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغض پر مٹی ڈالنے کے لیے کس طرح آمادہ ہو گئے تھے؟

۱۵۵۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلمہ جو زبان مبارک سے نکلا:

۱۵۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن یونس قال الزہوی أخبرنی سعید بن المسیب فی رجال من اهل النجاشی قال قال رسول الله عليه وسلم يقول وهو مصير رثته لم يقبض نبي حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخبر فلما نزل به دراسته على فحدي غشي عليه ثم اتفق فاشخص بصره الى سقف البيت ثم قال اللهم ارحمني الا على فقلت اذا لا يمتارنا و عرفته انه الحديث الكذبي كان يحدثنا وهو مصير قال قلت فكم انت اخبرك كلمة تكلم بها اللهم ارحمني الا على

۱۵۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن یونس قال الزہوی أخبرنی سعید بن المسیب فی رجال من اهل النجاشی قال قال رسول الله عليه وسلم يقول وهو مصير رثته لم يقبض نبي حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخبر فلما نزل به دراسته على فحدي غشي عليه ثم اتفق فاشخص بصره الى سقف البيت ثم قال اللهم ارحمني الا على فقلت اذا لا يمتارنا و عرفته انه الحديث الكذبي كان يحدثنا وهو مصير قال قلت فكم انت اخبرك كلمة تكلم بها اللهم ارحمني الا على

۱۵۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن یونس قال الزہوی أخبرنی سعید بن المسیب فی رجال من اهل النجاشی قال قال رسول الله عليه وسلم يقول وهو مصير رثته لم يقبض نبي حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخبر فلما نزل به دراسته على فحدي غشي عليه ثم اتفق فاشخص بصره الى سقف البيت ثم قال اللهم ارحمني الا على فقلت اذا لا يمتارنا و عرفته انه الحديث الكذبي كان يحدثنا وهو مصير قال قلت فكم انت اخبرك كلمة تكلم بها اللهم ارحمني الا على

۱۵۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن یونس قال الزہوی أخبرنی سعید بن المسیب فی رجال من اهل النجاشی قال قال رسول الله عليه وسلم يقول وهو مصير رثته لم يقبض نبي حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخبر فلما نزل به دراسته على فحدي غشي عليه ثم اتفق فاشخص بصره الى سقف البيت ثم قال اللهم ارحمني الا على فقلت اذا لا يمتارنا و عرفته انه الحديث الكذبي كان يحدثنا وهو مصير قال قلت فكم انت اخبرك كلمة تكلم بها اللهم ارحمني الا على

۱۵۴۸۔ ہم سے یحییٰ بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن قیس نے، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شہید رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرب بے چینی بہت بڑھ گئی تھی۔ فاطمہ میباہ السلام نے کہا: اے والدہ کو کتنی بے چینی ہے۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا آج کے بعد تمہارے والد کی یہ کرب دیکھ بے چینی نہیں رہے گی۔ پھر جب آنحضرتؐ کی وفات ہو گئی۔ تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کبھی تھیں لمبے ابا جان! آپ کے رب کے بلا سے پر چلے گئے۔ لمبے ابا جان! آپ جنت الفردوس میں اپنے مقام پر چلے گئے۔ ہم جبریل علیہ السلام کو آپ کی وفات کی خبر سنا رہے ہیں۔ پھر جب آنحضرتؐ دفن کر دیے گئے تو آپ نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: انس! تمہارے دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغض پر مٹی ڈالنے کے لیے کس طرح آمادہ ہو گئے تھے؟

۱۵۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن یونس قال الزہوی أخبرنی سعید بن المسیب فی رجال من اهل النجاشی قال قال رسول الله عليه وسلم يقول وهو مصير رثته لم يقبض نبي حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخبر فلما نزل به دراسته على فحدي غشي عليه ثم اتفق فاشخص بصره الى سقف البيت ثم قال اللهم ارحمني الا على فقلت اذا لا يمتارنا و عرفته انه الحديث الكذبي كان يحدثنا وهو مصير قال قلت فكم انت اخبرك كلمة تكلم بها اللهم ارحمني الا على

۱۵۵۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلمہ جو زبان مبارک سے نکلا:

۱۵۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن یونس قال الزہوی أخبرنی سعید بن المسیب فی رجال من اهل النجاشی قال قال رسول الله عليه وسلم يقول وهو مصير رثته لم يقبض نبي حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخبر فلما نزل به دراسته على فحدي غشي عليه ثم اتفق فاشخص بصره الى سقف البيت ثم قال اللهم ارحمني الا على فقلت اذا لا يمتارنا و عرفته انه الحديث الكذبي كان يحدثنا وهو مصير قال قلت فكم انت اخبرك كلمة تكلم بها اللهم ارحمني الا على

نکلا مدینہ منورہ کا رہنے والا علیؑ

باب ۵۵۱ وَفَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

وفات

۱۵۸۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے شعیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے بعد مکہ میں دس سال تک قیام کیا جس میں آپ پر وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں بھی دس سال تک آپ کا قیام رہا۔

۱۵۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تیرہ گھنٹہ سال تھی، ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے بھی اسی طرح خبر دی تھی۔

۵۵۳۔

۱۵۸۲۔ ہم سے قیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی زندہ ایک یہودی کے ہاتھ میں مارے ہوئے بادل کے پتے کی گودی رکھی ہوئی تھی۔

۵۵۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ بن زید رضی

اللہ عنہ کو مرض الوفا میں ایک مہم پر روانہ کرتے

ہیں۔

۱۵۸۳۔ ہم سے ابوعامر ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد رجب اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک مہم کا امیر بنایا تو بعض صحابہ نے ان کی امارت پر اعتراض کیا اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اسامہ پر اعتراض کر رہے ہو حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ عَجْجَانٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَالْمَدِينَةُ عَشْرًا.

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَرِسْتَيْنِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ.

باب ۵۵۲

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا قَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرْعَةُ مَرْحُومَةٍ عِنْدَ يَهُودِيٍّ يَتْلُوْنِ.

باب ۵۵۳ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِي مَرْحَلِهِ الْكَدِّي تُوُفِّيَ بِهِ.

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الطَّنَاجِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ فَتَقَاتُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَلَفَنِي أَتَاكُمْ قَدْ لُمْتُ فِي أَسَامَةَ ذِي نَفْسٍ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ.

حنبل بن ہلال نے حدیث بیان کی ان سے معمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے کہس نے ان سے ابن بریدہ نے اور ان سے ان کے والد دبریدہ بن حبیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ غزووں میں شریک رہے تھے :

اِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ حَنْبَلٍ بْنَ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَانَ عَنْ كَهْشَبٍ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ عَزَامَةُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ مَثَرَةٍ غَزَاَهُ :

کتاب التفسیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ سَمَاءٍ مِنَ الرَّحْمَةِ
الرَّحِيمِ وَالرَّاحِمِ مَعْنَى وَاحِدٍ كَأَعْلَمِ
وَأَعْلَمِ :

باب ۵۵۵ مَا جَاءَ فِي قَائِمَةِ الْكِتَابِ
وَسُمِّيَتْ أُمُّ الْكِتَابِ أَيْ بَدَأُ كِتَابَتِهَا
فِي الْمَصَاحِفِ وَبَدَأُ يَقْرَأُهَا فِي
الصَّلَاةِ وَالَّذِينَ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَ
الشَّرِّ كَمَا تَدْرِي تَدَانُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ
بِالَّذِينَ بِالْحِسَابِ مَدْرُسِينَ مُحَاسِبِينَ :

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ
قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ
عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي
الْمَسْجِدِ فَنَادَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ أَجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي
فَقَالَ أَلَمْ يَقُلْ اللهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا
دَعَاكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ قَالَ لِي لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ هِيَ أَعْظَمُ
السُّورِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ
أَخَذَ يَبْدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ أَلَمْ
تَقُلْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ سُوْرَةٌ هِيَ أَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّنْبُعُ الْمَغَارِيُّ
وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أَوْثَقَهُ :

کتاب التفسیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (اللہ تعالیٰ کی) دو صفتیں "الرحمة"
سے مشتق ہیں۔ الرحیمہ اور الرّاحمہ دونوں ہم معنی ہیں
جیسے اَلْعَلِيمُ اور اَلْعَالِمُ :

۵۵۷۔ (سورہ فاتحہ) کتاب سے متعلق روایات :
ام الکتاب اس سورہ کا نام اس لیے رکھا گیا کہ قرآن میں اسی
سے کتابت کی ابتداء کرتے ہیں اور غنائم میں بھی قراءت کی ابتداء
اسی سے ہوتی ہے اور الدین" جزاء کے معنی میں ہے۔ خواہ
خیر میں ہو یا شر میں (دبوتے ہیں) "کہا تین تدان" (جیسا
کردگے ویسا بھرو گے) مجاہد نے فرمایا کہ "الدین" حساب کے
معنی میں ہے "مدینین" بمعنی "محاسبین" :

۵۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی ان سے شعبہ نے بیان کیا ان سے حبیب بن عبد الرحمن نے حدیث
بیان کی ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوسعید بن معنی رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے اسی حالت میں بلایا۔ میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر بعد میں حاضر ہو کر
عرصہ کی کہ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا، کیا
اللہ تعالیٰ نے تم سے نہیں فرمایا ہے : "استجیبوا للہ وللرّسول اذا
دعاکم" (اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو جواب دو) پھر آنحضرت
نے مجھ سے فرمایا کہ آج میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت
کی تعلیم دوں گا جو قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ
اپنے ہاتھ میں لے لیا اور جب آپ باہر نکلنے لگے تو میں نے یاد دلایا کہ آنحضرت
نے مجھے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتانے کا وعدہ کیا تھا آپ نے فرمایا

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہدایہ فی موانع البیِّنات جلد ۱	مولانا ابوالوفاء محمد عثمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
تفسیر مظہری اردو	۱۲ جلدیں
قصص القرآن	۴ حصے دار ۲ جلدیں
آرٹ آف القرآن	مدرسہ اسلامیہ دہلی
قرآن اور توحید	ڈاکٹر سید سعید عثمانی
قرآن نامہ از ترجمین و تفسیر	ڈاکٹر مفتی انیس قادی
نظائر القرآن	مولانا عبدالرشید عثمانی
قاموس القرآن	ڈاکٹر قرین العتایدی
قاموس الفاظ القرآن الکرم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرحمن عسکری
ملک الیقین فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حبیب الرحمن
احسن قرآنی	مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد
تفسیر مسلم	۳ جلد
جامع ترمذی	۱۰ جلد
سنن ابوداؤد شریف	۳ جلد
سنن نسائی	۳ جلد
معارف الحديث ترجمہ و شرح	۳ جلد ۲ حصے
مشکوٰۃ شریف مترجم عنوانات	۳ جلد
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد
الادب المفرد کامل ترجمہ و شرح	۱۰ جلد
مناہج برقی بدیع شریف مشکوٰۃ شریف	۱۰ جلد
تقریر بخاری شریف	۴ حصے کامل
تحریر بخاری شریف	۱۰ جلد
تفہیم السنن	۱۰ جلد
شرح الیعین نووی	۱۰ جلد

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور
 ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں
 ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں